12

Provincial Assembly of the Punjab
Acc. N .....
LIBRARY

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2003

جمعہ المبارک 17، پیر 20، منگل 21، بدھ 22، جمعرات 23، جمعہ المبارک 24 اکتوبر 2003

(یوم الجمع 20، یوم الاثنین 23، یوم الثلاثہ 24، یوم الاربعاء 25، یوم الخمیس 26، یوم الجمع 27۔ شعبان المعظم 1424ھ)

چودھویں اسمبلی : بارھواں اجلاس

جلد 12 حصہ اول شمارہ جات 1 تا 6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بارھواں اجلاس

جمعۃ المبارک' 17۔ اکتوبر 2003

جلد 12، شمارہ 1

نمبر شمار		صفحہ
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3
3۔	ایوان کے عہدیدار	5
4۔	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	11
5۔	چیئرمینوں کا پینل	12

تعزیت

6۔	محترمہ نسیم لودھی ایم۔پی۔اے کے والد محترم' نوابزادہ نصر اللہ خان' مولانا اعظم طارق اور احمد شاہ کھگہ کی ارواح کے ایصالِ ثواب کے لئے دعائے مغفرت	12
7۔	نوابزادہ نصر اللہ خان (مرحوم) کی جمہوری کاوشوں کو خراج تحسین	15

پیر 20-1 اکتوبر 2003

جلد 12 ، شمارہ 2

نمبر شمار		صفحہ

8۔ ایجنڈا ---------- 43

9۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 45

پوائنٹ آف آرڈر

10۔ صحافی راجہ اعجاز کے قتل کے سلسلے میں صحافیوں کا ایوان سے ٹوکن واک آؤٹ ---------- 46

تعزیت

11۔ صحافی پیر بخش بروہی کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت ---------- 50

سوالات (محکمہ صحت)

12۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 72

13۔ غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------- 112

توجہ دلاؤ نوٹس

14۔ پراترباند ڈیرہ پر ڈاکوؤں کا مسلح حملہ ---------- 122

تحاریک استحقاق

15۔ تحصیل ناظم مکھوال کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہونے کے موقع پر پولیس کا ایم پی اے کے ساتھ تضحیک آمیز سلوک ---------- 135

تحاریک التوائے کار

16۔ ہسپتالوں میں جراثیم والا مواد تلف نہ کرنے سے بیماریاں پھیلنے کے شدید خطرے سے عوام میں اضطراب ---------- 147

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

17۔ مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب' مصدرہ 2003 ---------- 156

منگل' 21۔اکتوبر 2003

جلد 12 ، شمارہ 3

نمبر شمار		صفحہ

18۔ ایجنڈا ---------- 159

19۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 161

پوائنٹ آف آرڈر

20۔ نعت رسول مقبول پڑھنے پر چیئر کا فیصلہ مؤخر ---------- 162

21۔ ٹریفک پولیس کانسٹیبل کی برگیڈیر کے سامنے پیشی ---------- 162

سوالات (محکمہ اوقاف)

22۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------- 168

23۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 204

24۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ---------- 227

پوائنٹ آف آرڈر

25۔ داتا دربار کے لئے تشکیل کردہ کمیٹی کی خوردبرد ---------- 235

26۔ مل مالکان کے باہمی اتحاد سے ملوں کی بندش ---------- 236

27۔ رکن اسمبلی کے گھر داخل ہو کر زدوکوب کرنا ---------- 239

تحاریک استحقاق

28۔ تحریک التوائے کار نمبر 10 کا غلط جواب ---------- 247

29۔ وزیراعلیٰ کی نکالی ہوئی تختی کو ایس ایس پی اوکاڑہ
کے حکم پر اسے ایس پی کا توڑنا ---------- 253

تحاریک التوائے کار

30۔ فارسٹ سکول اور اس کے پرنسپل کی منتقلی ---------- 267

31۔ انٹرکنڈیشنڈ کوچز میں نصب وی سی آر پر اخلاق باختہ حرکات ---------- 268

32۔ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال کی Thalassaemia ward
میں میڈیکل اور پیرامیڈیکل سٹاف کی عدم دستیابی ---------- 272

33۔ کھجور پر تحقیق کے لئے قائم ادارے میں بہاولپور
کے حقوق پر ڈاکا ---------- 274

رپورٹ

34۔ مجلس قائمہ برائے بہبود، ترقی نسواں اور بیت المال
کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ---------- 286

غیر سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

35۔ مسودہ قانون، گھروں میں تشدد کی ممانعت پنجاب مصدرہ 2003 ---------- 287

بدھ، 22۔ اکتوبر 2003

جلد 12، شمارہ 4

نمبر شمار		صفحہ
36۔	ایجنڈا	299
37۔	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	301

پوائنٹ آف آرڈر

38۔	گھریلو تشدد بل 2003 پر اعتراضات پیش کرنے والے اراکین اسمبلی کو کمیٹی میں شمولیت کی اجازت	302
39۔	معزز اراکین حزب اختلاف کی ایل۔ایف۔او کے خلاف نعرہ بازی اور ایوان سے واک آؤٹ	302

سوالات (محکمہ تعلیم)

40۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	305
41۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	355
42۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	384

تحاریک استحقاق

43۔	ڈی۔پی۔او گوجرانوالہ مسعود عزیز کا رکن اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز رویہ	402
44۔	پنجاب سوشل سروس بورڈ میں اراکین اسمبلی کو نمائندگی کے حق سے محروم رکھنا	407
45۔	چودھری بشیر احمد ای۔ڈی۔او ورکس اینڈ سروسز جھنگ کی طرف سے رکن اسمبلی میاں عصور احمد ساجد ہنجوعہ پر الزام	411

تحاریک التوائے کار

46۔ ڈکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کی اشتراحات (---جاری) ---------- 417

رپورٹیں

47۔ چیئرمین مجلس استحقاقات کی جانب سے استحقاقات پر مبنی رپورٹوں کا پیش کیا جانا ---------- 424

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو پیش کیا گیا)

48۔ مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2003 ---------- 425

49۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 159 کے ذیلی قاعدہ (2) میں ترمیم ---------- 426

رپورٹیں

50۔ حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور اُن پر عملدرآمد کی رپورٹ بابت سال 2002 ---------- 428

51۔ صوبائی محتسب کے دفتر کی کارکردگی کی رپورٹ بابت سال 2002 ---------- 428

52۔ پنجاب بیت المال کی رپورٹ بابت سال 2002 ---------- 428

جمعرات، 23۔1 اکتوبر 2003

جلد 12، شمارہ 5

نمبر شمار		صفحہ
53۔	ایجنڈا	429
54۔	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	431

پوائنٹ آف آرڈر

55۔ مجلس قائمہ برائے داخلی امور کے چیئرمین کا انتخاب ---------- 433

سوالات (محکمہ امداد باہمی و تحفظ ماحولیات)

56۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ---------- 438

57۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 470

58۔ غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب ---------- 508

توجہ دلاؤ نوٹس

59۔ تحصیل بورے والا پولیس ملازمین کی حافظ قرآن بچی
سے زیادتی اور حکومتی اقدامات کی تفصیل ---------- 513

60۔ زیر حراست ملزم راجہ محمد اشرف کی تھانہ دینہ (جہلم) میں ہلاکت ---------- 521

پوائنٹ آف آرڈر

61۔ اراکین سندھ اسمبلی کو پنجاب اسمبلی میں مدعو کرنے کی ضرورت ---------- 531

62۔ اراکین اسمبلی کی رخصت ---------- 533

تحاریک استحقاق

63۔ ٹریفک پولیس کے اہلکاروں کا رکن اسمبلی
کے ساتھ نامناسب رویہ ---------- 541

تحاریک التوائے کار

64۔ وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کی ابتر حالت (---جاری) ---------- 556

65۔ رورل واٹر سپلائی سکیم جنت آباد کے لئے مزید فنڈز کی فراہمی ---------- 557

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو پیش کیا گیا)

66۔ مسودہ قانون، ترقیاتی ادارہ نیو مری مصدرہ 2003 ---------- 565

جمعۃ المبارک، 24۔ اکتوبر 2003

جلد 12 ، شمارہ 6

نمبر شمار		صفحہ
67۔	ایجنڈا	567
68۔	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	569

سوالات (محکمہ جات جنگلات و ماہی پروری اور خزانہ)

69۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	571
70۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	607
71۔	غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب	642

تحاریک استحقاق

72۔	ایم۔ڈی واسا کا ایم۔پی۔اے سے ملاقات سے انکار	647
73۔	پی پی 156 ریلوے پولیس کے عملے کی عوام کے ساتھ زیادتی اور ایم۔پی۔اے کے ساتھ بدتمیزی	651
74۔	اراکین اسمبلی کے خلاف جھوٹے دہشت گردی کے مقدمے کا اندراج	654

تحاریک التوائے کار

75۔	فارسٹ سکول کا بہاولپور سے گھوڑا گلی مری میں منتقل کیا جانا (---جاری)	669

دعائیے مغفرت

76۔ سابق ایم پی اے ضیاء صاحب کے بھائی
کے قتل پر دعائے مغفرت ---------- 675

سرکاری کارروائی

رپورٹ

77۔ مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب
صدرہ 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون
و پارلیمانی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ---------- 680

پوائنٹ آف آرڈر

78۔ پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ کے الحاق کا مسئلہ ---------- 681
79۔ انڈکس

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

13-اکتوبر 2003

No . PAP-Legis-1(161)/2003/525/dated 13th October , 2003 . The following Order , made by the Governor of the Punjab , is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan . **I, Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 17th October, 2003 at 3.00 p.m in the Assembly Chambers, Lahore

Dated Lahore,
the 9th October, 2003

LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL.
Governor of the Punjab"

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17 ۔اکتوبر 2003

1۔ **سوالات** (محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

(i) نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(ii) غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2۔ **سرکاری کارروائی**

(i) مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی اسمبلی پنجاب استحقاقات مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 32بابت 2003)

(ii) تحریک زیر قاعدہ 244-A قواعد انضباط کار' صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997

(iii) حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور ان پر عملدر آمد کے بارے میں رپورٹ بابت سال 2002

(iv) ادارہ محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2002

(v) پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2002

صوبائی اسمبلی پنجاب

1 - ایوان کے عہدیدار

(1)	جناب سپیکر	،	چودھری محمد افضل ساہی
(2)	جناب ڈپٹی سپیکر	،	سردار شوکت حسین مزاری
(3)	قائد ایوان	،	چودھری پرویز الٰہی
(4)	قائد حزب اختلاف	،	جناب قاسم ضیاء

2 - چیئرمینوں کا پینل

(1)	رائے اعجاز احمد	،	پی پی-171
(2)	سردار حسن اختر موکل	،	پی پی-180
(3)	گروپ کیپٹن (ر) مشتاق احمد کیانی	،	پی پی-5
(4)	راؤ اعجاز علی خان	،	پی پی-279

3 - کابینہ

(1)	جناب محمد بشارت راجہ	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی/ قانون و پارلیمانی امور*/ اطلاعات*/ انفارمیشن ٹیکنالوجی*/ داخلہ */ جنگلی حیات*
(2)	چودھری محمد اقبال	وزیر خوراک/ ایس اینڈ جی اے ڈی*/ منصوبہ بندی و ترقیات */ زراعت*
(3)	سید اختر حسین رضوی	وزیر محنت و افرادی قوت
(4)	میاں عمران مسعود	وزیر تعلیم
(5)	چودھری ظہیر الدین خان	وزیر مواصلات و تعمیرات/ سماجی بہبود*/ صحت*/ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ*
(6)	جناب گل حمید خان روکھڑی	وزیر مال، ریلیف و اشتمال
(7)	ڈاکٹر محمد شفیق چودھری	وزیر آبکاری و محصولات
(8)	جناب مناظر حسین رانجھا	وزیر کالونیز
(9)	جناب محمد سبطین خان	وزیر کانیں و معدنیات
(10)	چودھری عامر سلطان چیمہ	وزیر آبپاشی و قوت برقی
(11)	جناب خادم حسین وٹو المعروف محمد اختر خادم	وزیر زکوٰۃ و عشر، اوقاف*/ سیاحت*

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB-II/2-3/2003، مورخہ 16-17 اکتوبر 2003، وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات برائے اجلاس (17-13 اکتوبر تا 3 نومبر 2003) تفویض کئے گئے۔

(12)	رانا شمشاد احمد خان	:	وزیر ٹرانسپورٹ
(13)	کرنل (ریٹائرڈ) ملک محمد انور	:	وزیر امداد باہمی
(14)	جناب حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
(15)	مخدوم اشفاق احمد	:	وزیر تحفظ ماحولیات
(16)	جناب محمد اجمل چیمہ	:	وزیر صنعت
(17)	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
(18)	جام محمد ہاشم گجیہ	:	وزیر بہبود آبادی
(19)	ڈاکٹر اشفاق الرحمان	:	وزیر جنگلات و ماہی پروری
(20)	سردار حسنین بہادر دریشک	:	وزیر خزانہ
(21)	سردار نعیم اللہ خان شاہانی	:	وزیر کھیل
(22)	چودھری شوکت علی بھٹی	:	وزیر ثقافت و امورِ نوجوانان

4 - پارلیمانی سیکرٹریز

(1)	راجہ راشد حفیظ	:	مقامی حکومت و دیہی ترقی
(2)	سیدہ بشریٰ نواز گردیزی	:	امور داخلہ
(3)	ملک رضا شاہد وسیر	:	انفارمیشن ٹیکنالوجی
(4)	چودھری نذر حسین گوندل	:	تعلیم
(5)	جناب محمد وارث کلو	:	کالونیز
(6)	چودھری محمد کامران علی خان	:	مال

* بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر Legis 4-62/2003/2722 مورخہ 1-1 اگست 2003 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

(7)	چودھری خالد محمود	:	لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
(8)	جناب مدثر قیوم نہرا	:	ماہی پروری
(9)	چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ	:	قانون
(10)	مس حمیدہ وحید الدین	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
(11)	جناب محمد عامر اقبال شاہ	:	محنت و افرادی قوت
(12)	جناب ولایت شاہ کھگہ	:	زراعت
(13)	لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد عباس	:	مواصلات و تعمیرات
(14)	جناب اعجاز احمد سیہول	:	آبکاری و محصولات
(15)	ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ)	:	پارلیمانی امور
(16)	دیوان اخلاق احمد	:	آبپاشی و قوت برقی
(17)	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	صنعتیں، تجارت و سرمایہ کاری
(18)	جناب طارق احمد گورمانی	:	جنگلی حیات
(19)	سید محمد قائم علی شاہ	:	مذہبی امور و اوقاف
(20)	مہر فضل حسین سئرا	:	جیلیں
(21)	محترمہ لبنیٰ طارق	:	سیاحت
(22)	محترمہ ظلِ ہما عثمان	:	منصوبہ بندی و ترقیات
(23)	سردار محمد دریا خان فیاض	:	امداد باہمی
(24)	ڈاکٹر فرزانہ نذیر	:	صحت

* بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر Legis 4-62/2003/2722 مورخہ 7-1 اگست 2003 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

(25)	ملک شبیب اعوان	:	اطلاعات
(26)	چودھری خالد اصغر گھرال	:	کھیلیں
(27)	جناب محمود احمد	:	خوراک
(28)	جناب اعجاز حسین فرحت	:	مکانات، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینیئرنگ
(29)	ملک اللہ بخش سمتیہ	:	ٹرانسپورٹ
(30)	جناب جاوید اقبال خان کھچی	:	جنگلات
(31)	جناب جاوید منظور گل	:	کانیں و معدنی ذخائر
(32)	محترمہ سعدیہ ہمایوں	:	تحفظ ماحولیات
(33)	محترمہ زاہدہ سرفراز	:	بہبود آبادی
(34)	محترمہ شگفتہ انور	:	انسداد رشوت ستانی
(35)	محترمہ شہلا راٹھور	:	سماجی بہبود
(36)	میاں امتیاز علیم قریشی	:	زکوٰۃ و عشر
(37)	جناب ظہور احمد خان ڈاہا	:	خزانہ
(38)	ملک احمد سعید خان	:	اشتمال
(39)	جناب تنویر اسلم ملک	:	خدمات و انتظام عمومی
(40)	آغا علی حیدر	:	ثقافت و امورِ نوجوانان
(41)	بیگم زینت خان	:	ترقی خواتین
(42)	جناب آفتاب احمد خان **		

* بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر Legis 4-62/2003/2722 مورخہ 7۔ اگست 2003 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

(43) چودھری وحید اصغر ڈوگر**

(44) کرنل (ر) سلطان سرخرو اعوان**

(45) ملک محمد آصف بھا**

(46) ملک احمد کریم قنور لنگڑیال**

5 ۔ ایڈووکیٹ جنرل

سید شبر رضا رضوی

6 ۔ ایوان کے افسران

(1) سیکرٹری ، ڈاکٹر سید ابو الحسن نجمی

(2) ایڈیشنل سیکرٹری ، جناب سعید احمد

(3) ڈپٹی سیکرٹری (قانون سازی) ، ملک مقصود احمد

---

* بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر Legis: 4-62/2003/3587 مورخہ 8۔ اکتوبر 2003 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

* بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر Legis: 4-62/2003/2722 مورخہ 7۔ اگست 2003 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس)

جمعۃ المبارک' 17۔1 اکتوبر 2003

(یوم الجمع' 20۔ شعبان المعظم 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس' اسمبلی چیمبرز' لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 57 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ
مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ
بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
دَآئِبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۝ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا
سَاَلْتُمُوْهُ ۚ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۗ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝

سورۃ ابراھیم آیات: 32 تا 34

خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا o اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا o اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو (مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے) کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف (اور) ناشکرا ہے o

وما علینا الا البلاغ o

چیئرمینوں کا پینل

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے گزارش کروں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت سپیکر صاحب نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے چار معزز اراکین پر مشتمل بحسب ترتیب و تقدیم ذیل صدر نشینوں کی جماعت تشکیل فرمائی ہے۔

1۔ رائے اعجاز احمد	پی پی 171
2۔ سردار حسن اختر موکل	پی پی 180
3۔ گروپ کیپٹن (ر) مشتاق احمد کیانی	پی پی 5
4۔ راؤ اعجاز علی خان	پی پی 279

(اذان عصر)

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! اذان ہو رہی ہے لہذا خاموشی سے اذان سن لی جائے۔

جناب سپیکر، اذان سن لی جائے۔

تعزیت

محترمہ نسیم لودھی ایم۔پی۔اے کے والد محترم، نوابزادہ نصر اللہ خان، مولانا اعظم طارق اور احمد شاہ کھگہ کی ارواح کے ایصالِ ثواب کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ پروین سکندر گل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سپیکر! ہماری معزز رکن نسیم لودھی صاحبہ کے والد صاحب وفات پا گئے ہیں

ان کی روح کے ایصالِ ثواب کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک مسئلہ کی جانب دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو: بات یہ ہے کہ آج سے بارہ روز پہلے سیالکوٹ موضع آکو چک میں پولیو مہم کے دوران انجیکشن لگائے گئے جن سے 25 کے قریب بچے فوراً ہی بیمار ہو گئے اور دو بچے انتقال کر گئے جن میں سے ایک بچے کی عمر 11 ماہ تھی اور دوسری بچی کی عمر 8 ماہ تھی۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت نے اس سلسلے میں کوئی کارروائی کی ہے؟ کیا انہوں نے investigation کی ہے اور ان لوگوں کو سزا دی گئی ہے جو اس گھناؤنی صورت حال کے ذمہ دار ہیں؟

جناب سپیکر: وزیر صحت تو تشریف نہیں رکھتے۔ وزیر قانون صاحب! آپ اس سلسلے میں کچھ فرمائیں گے؟

وزیر قانون: جناب سپیکر! معزز رکن نے ابھی جس واقعہ کی نشاندہی کی ہے وہ میں نے نوٹ کر لیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ معلومات حاصل کر کے آپ کو آگاہ کر دوں گا۔

قائد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میں محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کروں گا کہ جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ نسیم لودھی صاحبہ کے والد صاحب کی روح کے ایصالِ ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے تو پچھلے دنوں نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب جو اس ملک کی عظیم سیاسی شخصیت تھے ان کا بھی انتقال ہوا ہے۔ ان کے علاوہ مولانا اعظم طارق صاحب کا بھی انتقال ہوا ہے ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کر لی جائے اور میری آپ سے یہ استدعا ہو گی کہ نوابزادہ نصر اللہ خان ایسی شخصیت تھے کہ جنہوں نے ساری عمر اس جمہوری ادارے کی بالادستی کے لئے اور عوام کی بالادستی کے لئے کام کیا۔ دعا کے بعد آج اگر ان کے حوالے سے کوئی بات کرنا چاہے تو اس کو اجازت دی جائے اور ان کے احترام میں اس ہاؤس کو آج adjourn کیا جائے۔

پیر ولایت شاہ کھگہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ میری گزارش یہ ہے کہ پیر احمد شاہ کھگہ چار دفعہ اس ایوان کے ممبر رہ چکے ہیں۔ ان کا پچھلے دنوں انتقال ہو گیا ہے۔ ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے ابھی جس طرح فرمایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ بلاشبہ نوابزادہ نصر اللہ صاحب ایک بزرگ سیاست دان تھے اور سب کے لئے قابل احترام تھے۔ قومی اسمبلی میں بھی ان کی تعزیت کے لئے دعا کی گئی اور اس کے علاوہ ان کی سیاسی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ریفرنس بھی ہوا تو اگر معزز قائد حزب اختلاف یہ چاہتے ہیں کہ یہاں پر اسی عمل کو دہرایا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ چونکہ مولانا اعظم طارق صاحب کی بھی اسی دوران وفات ہوئی ہے، محترمہ نسیم لودھی صاحبہ کے والد صاحب کا بھی انتقال ہوا ہے، اسی طرح ہمارے پرانے پارلیمنٹیرین احمد شاہ کھگہ صاحب کا بھی انتقال ہوا ہے تو سب حضرات کے لئے اجتماعی طور پر دعائے مغفرت بھی کر لی جائے اور پھر جس دوست نے بات کرنی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ نسیم لودھی صاحبہ کے والد صاحب، نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب، مولانا اعظم طارق صاحب اور احمد شاہ کھگہ صاحب کی ارواح کے ایصالِ ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

چودھری عبدالغفور خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری عبدالغفور خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ لاہور میں دو تین دن پہلے ہونے والے ایک واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو کہ بہت اہم ہے۔ آپ نے بھی اخبار میں دیکھا ہو گا اور سب دوستوں کو بھی پتا ہے کہ ایک آرمی کی گاڑی کو روکا گیا۔۔۔

وزیر قانون: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایک معاملہ طے ہو چکا ہے کہ اب ہم نے اس کے بعد کیا کرنا ہے۔ اگر اس قسم کے معاملات کو اٹھانا ہے تو پھر ہاؤس کی کارروائی چلنے دیں۔ پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔ اس کے بعد وقفۂ سوالات ہے' اس کے بعد تحاریک استحقاقات ہیں' اگر ہاؤس کی کارروائی کو اس طرح چلانا ہے اور اگر قائد حزب اختلاف کی بات ماننی ہے تو پھر جو ایک اصول طے ہو گیا ہے ہمیں اس کے مطابق چلنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: جی' قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! جیسا کہ وزیر قانون صاحب نے کہا ہے۔ آج معاملہ طے ہے۔ میرے دوست کچھ دیر سے آئے ہیں اور انہوں نے پہلے بات سنی نہیں اور آپ کا شکریہ۔

جناب سپیکر: اب طے یہ ہوا ہے کہ آج سوائے نوابزادہ صاحب اور اعظم طارق صاحب کے یا جو بھی ہمارے دوست فوت ہوئے ہیں اگر کوئی ان کی سیاسی خدمات کے بارے میں کہنا چاہے تو وہ بات کرے گا اس کے علاوہ کوئی کارروائی' کوئی پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں کیا جائے گا۔

نوابزادہ نصر اللہ خان (مرحوم) کی جمہوری کاوشوں کو خراج تحسین

قائد حزب اختلاف: شکریہ' جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومتی بنچوں کی طرف سے راجہ بشارت صاحب نے آج ایک اچھی روایت قائم کی ہے کہ ہمارے ملک کے ایک سینئر پارلیمنٹیرین و مایہ ناز ممتاز سیاستدان جناب نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کی ایک طویل جدوجہد سیاست اس ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لئے تھی کیونکہ جب بھی کبھی اس ملک میں جمہوریت کو سلب کیا گیا یا کسی طالع آزما اور آمر نے اس ملک کو قبضے میں لیا تو وہ واحد شخصیت ہیں' جب سے یہ ملک معرض وجود میں آیا تب سے وہ اسی کوشش میں رہے اور ان کی یہ جدوجہد رہی۔ ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ساتھی بدلتے رہے لیکن ان کی جدوجہد' راستہ' ان کی سوچ اور ان کی جدوجہد کا جو طریقہ کار تھا وہ وہی رہا کیونکہ وہ ہمیشہ اس ملک میں جمہوریت' عوام اور پارلیمنٹ کی بالادستی چاہتے تھے اور آخری دنوں میں بھی ان کی یہی کوشش تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ پورا ملک اس بات سے محروم ہو گیا ہے کہ کوئی ایسی شخصیت جو کہ تمام ملک اور پوری قوم کو یکجا کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی اور جو

مختلف سمت میں جانے والی سیاسی اور مذہبی جماعتوں کو اکٹھا ایک ٹیبل پر بٹھا سکتی تھی۔ وہ کسی بھی بڑی cause کے لئے، جمہوریت کے لئے اور اس ملک میں عوام اور پارلیمنٹ کی بالادستی کے لئے انہیں اکٹھا کرتے رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا خلاء شاید صدیوں میں بھی پورا نہ ہو۔اس موقع پر میں دکھ سے کہوں گا کہ آج ایک بار پھر ایسا موقع تھا کہ جب ہم ان کی اشد ضرورت محسوس کر رہے ہیں کیونکہ آج ایک آمر نے طالع آزما کی طرح ہمارے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے کر نئے نئے تجربات اور ایل۔ایف۔او کے ذریعے اس ملک سے اپنا حصہ لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کے اس دور میں اس شخصیت کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے کیونکہ مختلف سیاسی و مذہبی جماعتیں کم از کم اس بات پر ان کے ساتھ متفق تھیں کہ اس ملک میں صحیح جمہوریت ہونی چاہئے، عوام اور پارلیمنٹ کی بالادستی ہونی چاہئے اور کسی غیر منتخب آدمی کو اس بات کا اختیار نہیں ہونا چاہئے کہ آپ کے منتخب ہاؤس کو ختم کر سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنے والے دنوں میں ان کی کمی محسوس ہو گی لیکن جتنا بھی خراج تحسین اور خراج عقیدت انہیں پیش کیا جائے وہ کم ہو گا اور میں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نوابزادہ نصر اللہ خان کے اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے کہ اس ملک میں صحیح جمہوریت آئے۔ اس ملک میں عوام، پارلیمنٹ اور آئین کا راج ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی وہ مشعل راہ ہے جو وہ ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں اور آج on the floor of the House اپوزیشن کی طرف سے میں کہوں گا کہ انشاء اللہ ہم ان کی اس راہ پر جو انہوں نے تعین کی ہے اور جو صحیح معنوں میں عوام کی راہنمائی کرتی رہی ہے ہم ان کے اس مشن کو جاری رکھیں گے اور ان کے خلاء کو شاید پُر کرنا مشکل ہو۔ شکریہ

جناب سپیکر، راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد: شکریہ، جناب سپیکر! آج میں اس ہاؤس میں اس ہستی کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں جو کہ صدیوں میں پیدا ہوتی ہے اور جس نے اصولوں کی خاطر اس ملک میں جمہوریت کی گاڑی کو رواں رکھنے کے لئے بھرپور قربانیاں دیں۔ ایک ایسی ہستی جن کے بارے میں دوستوں نے اور دوسرے لوگوں نے بہت کچھ کہا لیکن ہم اس ہستی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہیں گے کہ نوابزادہ نصر اللہ خان ایک ایسی شخصیت تھی جنہوں نے اس ملک میں ہر آمر کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ انہوں نے اپنی زندگی میں صرف پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت میں کشمیر کمیٹی کا چیئرمین بن کر کسی حکومت میں شمولیت حاصل کی تھی جو کہ پیپلز پارٹی کا ایک اعزاز ہے۔ انہوں نے اس کمیٹی کا چیئرمین بن کر کشمیر کاز کو جس طریقے سے اجاگر کیا وہ

پوری قوم کے سامنے ہے۔ کشمیر کاز اور کشمیری بھائیوں کے لئے پوری دنیا میں آواز اٹھائی اور انہوں نے کشمیر ایشو کو بھرپور طریقے سے اجاگر کر کے دنیا پر یہ ثابت کیا کہ کشمیری عوام کے ساتھ زیادتی اور ظلم ہو رہا ہے اور یہ کریڈٹ نوابزادہ نصر اللہ خان کو جاتا ہے۔ [**********]

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! نوابزادہ نصر اللہ خان کے حوالے سے جب میں بات کروں گا کہ جس کے خلاف وہ جدوجہد کر رہے تھے اس کا ذکر نہ کروں تو یہ نہیں ہو سکتا۔ [**********]

جناب سپیکر: راجہ صاحب! انہوں نے تو ماشاء اللہ بہت جدوجہد کی' پی۔پی۔پی کے خلاف جدوجہد کی۔ مسلم لیگ (ن) کے خلاف بھی جدوجہد کی۔ انہوں نے تو بہت کچھ کیا ہے۔ آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن آپ نوابزادہ نصر اللہ خان کی حد تک رہیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ میری باتوں کا بُرا نہ منایا کریں۔

جناب سپیکر: نہیں' راجہ صاحب! میں تو آپ کی باتوں سے ناراض نہیں بلکہ خوش ہوتا ہوں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! مجھے یہ لگ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سپیکر بنایا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ اس صوبے کے چیف منسٹر بھی بنیں گے اور اپنے بڑھاپے میں اے۔ آر۔ڈی کے لئے نوابزادہ نصر اللہ خان کا رول بھی آپ ادا کریں گے۔

جناب سپیکر: ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے چیف منسٹر صاحب کو زندگی دے اور وہی ہمارے چیف منسٹر رہیں۔

راجہ ریاض احمد: آپ کی شخصیت ایسی ہے کہ جو نوابزادہ نصر اللہ خان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی جگہ لے سکتی ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! ابھی تو میں نے بات شروع کی ہے اور آپ مجھے بیٹھنے کا کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا جلدی مکمل کریں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! نوابزادہ صاحب آج ہم میں نہیں ہیں لیکن آج ہم سب کو یہ عہد کرنا ہوگا' چاہے کوئی حکومت میں ہے یا اپوزیشن میں کہ ہم سب نے مل کر اس ملک میں جمہوریت کی گاڑی کو رواں دواں رکھنا ہے۔ اس ملک میں عوامی نمائندے جنہیں عوام منتخب کریں وہی اس ملک میں حکومت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ نوابزادہ صاحب نے ایک پریس کانفرنس میں بڑا زور دے کر یہ بات کہی تھی اور اس وقت میں بھی وہاں موجود تھا کہ سیالکوٹ جیل میں سول ججوں کے قتل کا جو واقعہ ہوا تھا' اس وقت آپ ملک میں نہیں تھے اور یہ ایک بہت بڑا واقعہ رونما ہوا تھا تو میں راجہ بشارت صاحب' وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ نوابزادہ صاحب کی خواہشات میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اس واقعہ کی انکوائری کروائی جائے اور جو لوگ اس میں ملوث ہیں انہیں سزا دی جائے۔ میں آخری بات کر کے اجازت چاہوں گا کہ یہ لوگ حکومت میں بیٹھے ہیں بے شک نوابزادہ صاحب کے نقش قدم پر چلیں یا نہ چلیں لیکن ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں گے اور اس ملک میں انشاء اللہ تعالیٰ حقیقی جمہوریت لا کر رہیں گے اور آمر کو بھگا کر رہیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ راجہ صاحب' جی ملک اصغر علی قیصر!

ملک اصغر علی قیصر: شکریہ: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ اور حکومتی بنچوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج ایک ایسی شخصیت کے لئے پنجاب اسمبلی کا دن مقرر کیا جو پاکستان کے سیاسی میدان میں ایک بیناء کی حیثیت رکھتی ہے۔ آج کا دن مقرر ہونا ہی ان کے لئے خراج تحسین ہے۔ یہ ان کی عظمت اور جدوجہد کا اعتراف ہے کہ آج ہم اس شخص کے لئے بات کر رہے ہیں اور خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ ان کی وفات ایک شخص کی وفات نہیں ہے۔ نوابزادہ نصر اللہ خان اپنی ذات میں ایک انجمن تھے' ایک ادارہ تھے' ایک ایسی ادبی شخصیت جو اشعار کے حوالے سے' تشبیہہ و استعاروں کے حوالے سے اپنا مقام آپ رکھتی تھی۔ ان کی شخصیت نے پاکستان کی سیاست میں ایک ایسا راستہ دیا کہ جدوجہد پرامن بھی ہو سکتی ہے' اصولوں کو اپنا کر

بھی ہو سکتی ہے' لازمی نہیں کہ اس کے لئے حکومتوں کے ساتھ ٹکراؤ کیا جائے۔ انھوں نے اپنی روش پر رہ کر ایک پُرامن جدوجہد کا راستہ دیا کہ اس طرح بھی ڈکٹیٹروں اور آمروں کے خلاف جدوجہد کر کے اس ملک میں جمہوریت لائی جا سکتی ہے۔ پاکستان کے وجود سے لے کر آج تک سیاست میں نوابزادہ نصر اللہ جیسی کوئی شخصیت ہمیں نظر نہیں آئی اور مستقبل میں بھی اس کا کوئی امکان نہیں ہے کیونکہ کوئی ایک دن کے لئے نوابزادہ نصر اللہ بن سکتا ہے' دس دن کے لئے بن سکتا ہے' ایک سال کے لئے بن سکتا ہے لیکن ہمیشہ نوابزادہ نصر اللہ خان رہنا بہت مشکل ہے جو کہ اس مردِ عظیم نے نبھایا۔ کوئی بھی لالچ' حکومتوں کے عہدے اور پیشکش انھیں زندگی بھر اپنے اصولوں سے نہ ہٹا سکی۔ وہ اس ملک میں سماجی انقلاب کے لئے' سیاسی انقلاب کے لئے اور سیاسی شعور کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ آج میں اس ایوان کے حوالے سے ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، ملک صاحب! ذرا مختصر کر لیں۔

ملک اصغر علی قیصر، جی' بہتر ہے۔ جناب والا! میں ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں رکھے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

جناب سپیکر، وزیر خوراک' چودھری محمد اقبال صاحب!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! نوابزادہ صاحب (مرحوم و مغفور) کی شخصیت پاکستان میں نہایت ہی اعلیٰ شخصیت گزری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کی شخصیت کو خراج تحسین پیش کرنے کی نہایت اچھی روایت ڈالی گئی ہے اور اس کی ابتداء قائد حزب اختلاف نے کی ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نوابزادہ صاحب جس طرح upright, honest اور strong character کے آدمی تھے اس طرح کی مثالیں پاکستانی سیاست میں بہت کم ملتی ہیں۔ میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور ان کے لئے کروٹ کروٹ جنت کی دعا کرتا ہوں اور ان کی اولاد کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی بھی نصیحت کرتا ہوں۔ جس طرح کی باغ و بہار شخصیت نوابزادہ صاحب تھے اور جس طرح stand لینے والے تھے ایسی شخصیات بہت کم پیدا ہوتی ہیں۔ وہ بہت اچھی روایات چھوڑ کر گئے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسی شخصیات کا وجود کسی معاشرے میں پھولوں کی مانند ہوتا ہے۔ مصطفیٰ زیدی نے اس کو یوں کہا تھا کہ

جشن بادِ صبا نہیں رُکتا ' پھول کا قافلہ نہیں رُکتا
جب کبھی پھول سوکھ جاتے ہیں اور آتے ہیں اور آتے ہیں

جناب سپیکر، شکریہ' چودھری جاوید احمد!

چودھری جاوید احمد، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی تاریخ میں یہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا کہ اپوزیشن اور حکومت دونوں مل کر نوابزادہ نصر اللہ خان کی شخصیت کو خراجِ تحسین پیش کر رہے ہیں۔ ان کی شخصیت کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ ان کا political career، partition سے لے کر اس دور تک رہا ہے۔ ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی جمہوری خدمات کو مدنظر رکھا جانا چاہئے اور اس میں یہ فرق نہیں رکھا جانا چاہئے کہ وہ جمہوری جدوجہد ایوب خان صاحب کے دور میں کر رہے تھے' ایک سویلین چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے دور میں کر رہے تھے یا وہ اب کر رہے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو آج میرے اپوزیشن بھائیوں نے خراج عقیدت پیش کیا ہے یا خراج تحسین پیش کر رہے ہیں وہ ان کے ان ادوار کو نہیں بھولیں گے اور ان کی اس جدوجہد کو بھی وہ خراج تحسین پیش کریں گے۔ آئیے! ہم سب مل کر ان کی ذات اور ان کی شخصیت کو خراج تحسین پیش کریں اور ان کے لئے جنت الفردوس کی دعا مانگیں۔ ان کے ورثاء کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے' ہم سب کو جمہوریت اور جمہوری اداروں کو قائم رکھنے کے لئے اپنی اپنی جگہ پر ثابت قدم رکھے اور ان کے لئے قربانی دینے کا جذبہ بھی عطا فرمائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ شکریہ' جناب سپیکر! میں اس بات پر حکومت پنجاب کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے اے۔ آر۔ ڈی جو کہ حکومت کے خلاف ایک محاذ تھا' اس کے قائد کی وفات پر پنجاب اسمبلی کا ایک دن مختص کیا ہے۔ میں نوابزادہ نصر اللہ صاحب کو اس حوالے یاد کروں گا کہ وہ صرف سیاست کار ہی نہیں تھے بلکہ ایک ادیب اور بہترین شاعر بھی تھے۔ وہ ایک جدوجہد کرنے والے انسان تھے۔ میرا خیال ہے کہ پاکستان کے اندر اتنی لمبی جدوجہد شاید کسی اور سیاستدان نے نہ کی ہو جتنی انہوں نے جمہوریت کے حق میں کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انہی کا خاصا تھا کہ انتہائی متضاد خیالات رکھنے والے

گروپوں کو وہ ایک میز پر اکٹھا کر دیتے تھے اور ایسا انھوں نے ایک بار نہیں کیا بلکہ کئی بار کیا۔ پاکستان کے اندر مختلف خیالات رکھنے والی پارٹیوں کو انھوں نے اکٹھا کر کے اس کے ثبوت فراہم کئے۔ نوابزادہ صاحب کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ انہوں نے بلا امتیاز پاکستان کے ہر اس حکمران کے خلاف جدوجہد کی جس کسی نے بھی اپنی گرفت کو آمریت میں بدلنے کی کوشش کی اور یہ ان کا انتہائی قابل تحسین اقدام ہے۔ ان کی پسندیدہ کوئی شخصیت نہیں تھی' ان کی پسندیدہ چیز اگر تھی تو وہ صرف جمہوریت تھی۔ میں اس ایوان کے اندر دل کی گہرائیوں اور عقیدت سے ان کے لئے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں' ان کی لغزشوں اور ان کی غلطیوں کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ شکریہ' مہربانی۔

جناب سپیکر، چودھری خضر الیاس ورک!

چودھری خضر الیاس ورک، جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ ہم نوابزادہ نصر اللہ خان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ خاص طور پر ان خواتین بہنوں اور نئے منتخب ہونے والے ممبران کے لئے نوابزادہ صاحب نے بہت کام کیا ہے۔ انہوں نے سویلین مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے خلاف جدوجہد کی اور پھر انہوں نے ایک جمہوری تاجر کے خلاف جدوجہد کی جو کہ جمہوریت کے نام پر تجارت کرتے تھے۔ نوابزادہ صاحب نے سب پارٹیوں کو اکٹھا کیا تھا اور انہوں نے ایک نکتہ پر' "نواز ہٹاؤ" نکتے پر سب کو متفق کرایا تھا۔ یہ تاریخ میں لکھا ہے اور اخباروں میں لکھا ہے۔ موجودہ set up کو لانے میں انھوں نے سب سے اہم کردار ادا کیا تھا۔ جب وہ اکثر اپنی پرائیویٹ محفلوں میں بیٹھے ہوئے ہوتے اور اگر کبھی ان کی محفل میں بیٹھے بجلی چلی جاتی تو وہ ایک شعر فرمایا کرتے تھے کہ

اے شمع تجھ پہ رات بھاری ہے اس طرح
ہم نے تمام عمر گزاری ہے اس طرح

جناب والا! مجھے بھی ان کی کئی محفلوں میں جانے کا موقع ملا۔ وہ اصولوں کی بات کرتے تھے۔ جب انھوں نے جمہوری تاجر کو ہٹایا تو انھوں نے سب پارٹیوں کو ایک نکتے پر اکٹھا کیا اور آپ اخبارات اٹھا کر دیکھ لیں کہ اس وقت تمام پارٹیاں 'نواز ہٹاؤ' پر متفق اور متحد تھیں۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے لیڈر ہیں' وہ ہمارے لیڈر ہیں لیکن دراصل وہ تو اصولوں کے لیڈر تھے۔ یہ بھی ان کے اصول اپنائیں۔ انھوں نے کبھی بھی سیاست میں تشدد کا عنصر داخل نہیں کیا تھا۔ وہ ہمیشہ گفت و شنید اور ڈائیلاگ پر یقین رکھتے تھے۔ میں اس

سلسلے میں انھیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور دعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہمارے ان بھائیوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: شکریہ' جناب سپیکر! سب سے پہلے تو ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے آج کا دن قائد جمہوریت نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کے لئے مختص کیا۔ میں اپنے بھائیوں کی باتیں سن رہا تھا کہ وہ سنہرے حروف میں لکھے جانے کی باتیں کر رہے ہیں کہ ایک ایسی شخصیت کے بارے میں بات کرنے کے لئے ٹائم دیا گیا جس نے پاکستان کی سیاست کی تاریخ کے اندر ایک نیا باب رقم کیا ہے۔یہاں پر ہر کوئی اپنے کپڑے جھاڑ رہا ہے اور یہ بات کر رہا ہے کہ ہم نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ نوابزادہ صاحب کی خدمات کو' جو ان کی سیاسی جدوجہد تھی اس کو صحیح طور پر اس طرح خراج تحسین پیش کیا جا سکتا ہے کہ انھوں نے جس مقصد کے لئے ساری عمر جدوجہد کی' یہاں پر میرے دوستوں نے بات کی کہ جہاں پر انھوں نے آمریت کے خلاف جدوجہد کی وہاں پر انھوں نے سول حکومتوں کے خلاف بھی جدوجہد کی تو ان کی وہ جدوجہد بالکل بجا تھی کیونکہ وہ ان حکومتوں کے خلاف نہیں تھے بلکہ ان حکومتوں میں بیٹھے ہوئے ان لوگوں کے خلاف تھے جو ان حکومتوں کو غلط راستے دیتے تھے' ان کو غلط سمتوں میں لے کر جاتے تھے اور وقت نے یہ ثابت کیا کہ جن لوگوں کی وہ نشاندہی کرتے تھے وقت نے ان کو خود بخود علیحدہ کر دیا۔ آج ہم نوابزادہ صاحب کو اس طرح خراج تحسین پیش کر سکتے ہیں کہ انھوں نے سیاست میں جو زریں اصول متعین کئے تھے اگر ہم ان کو follow کریں' اگر آج ہم سب اپنے گریبانوں میں جھانکیں' اپنے ضمیر کو ٹٹولیں اور یہ فیصلہ کریں کہ نوابزادہ صاحب نے سیاست کے اندر جو زریں باب رقم کیا ہے ہم اسے کس طرح follow کر سکتے ہیں۔ میں یہاں پر ایک مثال بھی دینا چاہوں گا کہ پچھلے سیشن کے اندر اسی ہاؤس میں جناب لاء منسٹر صاحب کے سامنے ایک سوال put ہوا تھا کہ راوی ٹاؤن اور داتا گنج بخش ٹاؤن میں حکومت جو کچھ کر رہی ہے' جس طرح وہاں پر دندناتی پھر رہی ہے' جس طرح اس نے اپنے غنڈوں کو وہاں پر آزادانہ چھوڑا ہوا ہے اس پر حکومت کیا ایکشن لے رہی ہے؟ یہ بھی جمہوری عمل کا ایک حصہ ہے۔ اس پر جناب لاء منسٹر نے فرمایا تھا کہ حکومت اس کے اندر کوئی عمل دخل نہیں کر رہی تو آج میں اس ہاؤس کے floor پر ان سے پوچھوں گا کہ وہ اخبار جن کے اندر یہ خبریں تھیں کہ راوی ٹاؤن کے کونسلروں کو اٹھا کر

وزیراعلیٰ ہاؤس میں لے جایا گیا' ان کو اٹھا کر مری میں لے جایا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ بڑی اہم بات ہے۔ جہاں پر جمہوریت کے لئے بات کرنے کی بات ہے' جہاں پر نوابزادہ نصر اللہ خان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کی بات ہے وہاں پر ان کے اصولوں کو follow کرنا بھی ضروری ہے۔ آج میں ضرور اس بات کا جواب جناب لاء منسٹر صاحب سے چاہوں گا کہ جب ہم جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو ہم غلط باتوں پر یقین نہیں کرتے ہم وہاں پر عمل کی بات کرتے ہیں۔ اگر آج ہم نوابزادہ صاحب کے لئے بات کریں گے تو اس کے اوپر عملی مظاہرہ بھی ہونا چاہئے۔ میری بات مکمل ہونے دیں۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔ بات یہ ہے کہ اخبارات میں تو یہاں تک آ گیا کہ سپریم کورٹ کے ایک جج نے اپنی عدالت میں بیٹھ کر یہ ہنڈ کرد کیا کہ کیا یہ لوگ راوی ٹاؤن کے کونسلرز ہیں جنھیں تم اٹھانے کی بات کرتے ہو تو میں آج لاء منسٹر صاحب سے یہ بات بھی پوچھوں گا کہ جب وہ اپنی تقریر کریں گے اور نوابزادہ نصر اللہ خان کو خراج تحسین پیش کریں گے تو انھیں اپنے خیالات کا اظہار کرنے سے پہلے اس بات کا جواب دینا پڑے گا کہ کیا ملک میں جمہوریت کی گاڑی چلنے کا یہی دستور ہے کہ اپنے لوگوں کو لانے کے لئے آپ داتا گنج بخش ٹاؤن میں دیکھ لیں کہ ہائی کورٹ نے stay دے دیا' سپریم کورٹ نے stay دے دیا لیکن وہاں کے ناظم کو کام نہیں کرنے دیا جا رہا۔ اگر جمہوری روایات کو چلنے دیا جانا چاہئے تھا تو ان کو خود بخود وہاں پر دخل اندازی کرنی چاہئے تھی کہ جب سپریم کورٹ کا آرڈر آ گیا ہے تو good gesture show کرتے۔ آج ہم یہ بات کر رہے ہیں کہ ہم لوگوں کو show کرنا چاہئے کہ سیاست میں ہم سب مل کر بھی چل سکتے ہیں۔ اگر سسٹم کو چلانا ہے تو اس کے اندر آپ کو بھی کچھ steps لینے پڑیں گے۔ یہ نہیں کہ آپ ہماری طرف سے تو demand کرتے رہیں کہ آپ یہاں سیاست چلنے نہیں دے رہے' آپ یہاں پر سیاسی حکومت کو چلنے نہیں دے رہے۔ [**********]

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ کافی بات ہو گئی ہے۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! ایک آخری بات ہے۔

جناب سپیکر، میں آپ کو floor نہیں دے رہا۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! مجھے بھی موقع دیں۔

جناب سپیکر، صدیقی صاحب! تشریف رکھیں۔ ایک منٹ میری بات بھی سن لیں۔ پلیز! تشریف رکھیں اور ایک منٹ مجھے موقع دیں۔ میں آپ کو موقع دوں گا۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ میری تمام معزز اراکین اسمبلی سے گزارش ہے کہ آپ کو موقع دیا گیا ہے کہ آپ نوابزادہ نصر اللہ خان کو خراج تحسین پیش کر سکیں لیکن خراج تحسین پیش کرنے کی بجائے کوئی لاء منسٹر صاحب سے سوال کر رہا ہے۔ جب بھی موقع آئے گا آپ سوال کریں گے تو لاء منسٹر صاحب پہلے بھی جواب دیتے رہے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ پھر بھی جواب دیں گے آج آپ نے جو بھی بات کرنی ہے صرف نوابزادہ نصر اللہ خان کی حد تک اپنے آپ کو محدود رکھیں۔ مجھے بار بار کہنا پڑ رہا ہے۔ اس کے بعد اجلاس ہونے ہیں۔ آپ کو موقع ملے گا کہ آپ حکومت پر سوال کریں اور حکومت اس کا جواب دے گی لیکن پلیز! آج اسے سیاسی مسئلہ نہ بنائیں بلکہ صرف انھیں خراج تحسین پیش کرنے کی حد تک محدود رکھیں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب سپیکر! آپ مجھے موقع دیں۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب سپیکر! شکریہ آپ نے مجھے آج نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کی وفات پر اپنے خیالات اور جذبات کے اظہار کا موقع دیا ہے۔ میں اسی ضلع مظفر گڑھ سے منتخب ہو کر آیا ہوں جہاں اتنی بڑی شخصیت پیدا ہوئی کہ انھوں نے اپنی تمام سیاسی جدوجہد کے اندر 75 سال سیاسی جدوجہد کے اندر آج اس اسمبلی کے اندر جتنی بھی سیاسی پارٹیوں کے افراد موجود ہیں مجھے اس بات کا اقرار کرتے ہوئے ذرا بھی تامل نہیں ہے کہ جب بھی انھوں نے سیاسی جدوجہد کا آغاز کیا تو تمام سیاسی پارٹیوں کی حکومتوں کے خلاف جدوجہد کی۔ ان سیاسی حکومتوں نے اپنے طریقوں سے ان کے راستے کو روکنے

کی کوشش کی۔ ان کی عظمت، ان کا کردار کہ یہ تمام سیاسی جماعتیں جو ان کی فکر کے ساتھ ٹکراتی رہیں لیکن آج جب یہ لوگ حکومت اور اپوزیشن میں بیٹھنے کے باوجود ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی خدمات اور ان کے کردار کا اس سے بڑا اور کیا اعتراف ہو سکتا ہے؟ میں آج ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ۔

نظر دل پیش کروں نظر وفا پیش کروں
کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ تجھے کیا پیش کروں
جو تیرے دل کو لبھا لے وہ ادا مجھ میں نہیں
کیوں نہ تجھ کو کوئی تیری ہی ادا پیش کروں

جناب سپیکر! میں آج اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ سیاسی جماعتوں نے آمریت اور فوجی حکومت کے خلاف اور یہاں پر عوام اور آئین کے تقدس کی خاطر جتنی بھی جدوجہد کی ہے تو ان کا کردار کیا رہا ہے کہ ایک فوجی حکومت کے تحت دس سال وزارت میں رہنے کے بعد جب وہ سیاسی حکومت میں آئے تو انھوں نے کہا کہ آمریت نہیں ہونی چاہئے، فوجی نہیں ہونے چاہئیں، جمہوریت ہونی چاہئے لیکن اگلے مارشل لاء کے اندر جس سیاسی حکومت نے حصہ لیا اور جب اس پر آمریت مسلط کی گئی تو انھوں نے کہا کہ یہ آمریت غلط ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔۔۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آج کے حکمران بھی ہماری ان سیاسی پارٹیوں کے قائدین کی طرح جب سیاسی حکومت میں آئیں گے اور ان پر کوئی نیا مارشل لاء نافذ ہو گا تو پھر یہ کہیں گے کہ یہ مارشل لاء غلط ہے۔ ہمارا یہ behaviour رہا ہے کہ جب ہم مارشل لاء کی چھتری کے نیچے آتے ہیں تو اس وقت یہ تمام باتیں درست ہوتی ہیں لیکن جب ہمیں وہاں سے نکالا جاتا ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ سب غلط ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں اپنی بات کو اس چیز کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ آج جب تمام لوگ اور حکومتی ارکان یہ کہتے ہیں کہ وہ بہت اچھے تھے۔ بہت اعلیٰ تھے اور ان کو اعزاز کے ساتھ دفنایا جاتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ۔

عمر بھر طنز زنی کرتے رہے اہل وطن
یہ الگ بات کہ دفنائیں گے اعزاز کے ساتھ

جناب سپیکر! میں اس بات کا برملا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ آج جب ہم یہ بات کرتے ہیں کہ نوابزادہ نصر اللہ کا کردار' ان کی ذاتی پسند و ناپسند اور ان کے کردار کی بات کرتے ہیں تو پھر ماننا چاہئے کہ ان کی شخصیت کن کن بنیادوں پر احترام' تقدس اور عظمت کی روادار ہے۔ کیا رواداری ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ ملک کے اندر عوام کو آزادی ہونی چاہئے' آئین کو آزادی ہونی چاہئے اور یہاں پر سیاسی حکومتیں ہونی چاہئیں۔

جناب سپیکر، محترمہ' آپ فرمائیں۔ آپ کی کافی تقریر ہو گئی ہے' آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر! پہلے میں آپ کا اور راجہ بشارت صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے جمہوریت کی صحیح روایت ڈالی۔ میں یہ بھی امید کرتی ہوں کہ اگر اسی طرح سے آپ جمہوریت کو صحیح معنوں میں اور صحیح راستوں پر چلائیں گے تو ہمارے ملک میں جمہوریت مستحکم ہو گی۔ اسی طرح میری یہ بھی گزارش ہو گی کہ اپوزیشن کی بات کو بھی مانا کریں کیونکہ اپوزیشن غلط نہیں کہتی۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم مخالفت برائے مخالفت کرتے ہیں۔ آج میں بھی بابائے جمہوریت نوابزادہ نصر اللہ خان کی وفات پر گہرے رنج کا اظہار کرتی ہوں اور میں یہ کہنے پر بھی حق بجانب ہوں کہ وہ جمہوریت کا ستون تھے۔ جنہوں نے ساری زندگی جمہوریت کی بالادستی' آئین کی بالادستی اور بحالی کے لئے گزاری۔ وہ ہمیشہ اس کے لئے کام کرتے رہے اور وہ ہمیشہ فوج کے خلاف تھے وہ کہتے تھے کہ فوج آئین کے اندر اور حکومتوں کے اندر مداخلت نہ کرے۔ وہ کہتے تھے کہ فوج کا کام صرف سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے۔ حکومتوں کے کاموں میں مداخلت کے وہ سخت خلاف تھے۔ اس کے لئے انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا لیکن ان کے پاؤں میں کبھی لغزش نہیں آئی انہوں نے ہمیشہ آئین اور جمہوریت کو ہر دور میں بالادست رکھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر پاکستان اور اس کی عوام ان کے نقش قدم پر چلے گی تو ضرور ہم ایک دن پاکستان کو ایک حقیقی جمہوری ملک بنا سکیں گے۔ ایک بات میں اور کہوں گی کہ انہوں نے اپنے آخری انٹرویو کے دوران یہ بات کہی کہ میاں نواز شریف اور شہباز شریف کو ملک بدر کرنے کا فیصلہ غلط تھا اور اس کے لئے ہمارے ملک میں یا کسی بھی ملک میں کوئی قانون نہیں ہے۔ لہذا ان کو ملک سے باہر رکھنا غیر آئینی ہے۔ وہ اس ملک بدری کے سخت خلاف تھے اور ہم بھی اس کے سخت خلاف ہیں لیکن آج تک کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں

رہیگی۔ کل کو اسی طرح کوئی اور بھی دربدر ہوگا تو پھر ان کو پتا چلے گا کہ جمہوریت کیا چیز ہے؟ آخر میں' میں نواب زادہ نصر اللہ خان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ان کے درجے بلند کرے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب والا! میں نے بھی گزارش کرنی تھی۔

جناب سپیکر: جی' صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب والا! آج سارا ہاؤس پاکستان کے عظیم الشان راہنما' عظیم الشان سیاسی لیڈر نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے تمام پولیٹیکل پارٹیز کے جو نمائندے ہیں اور پورا پنجاب اس بات پر متفق و متحد نظر آتا ہے کہ یقیناً نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب ایک عظیم الشان کردار کے مالک تھے اور باقی پنجاب کی تمام سیاسی جماعتوں کی طرح میں بھی نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پاکستان میں اصولوں کی سیاست کی اور یہ بات خاص طور پر میں اپنے ہاؤس کے اندر اقتدار میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو جنہوں نے یہ ایک اچھی' صحت مند روایت قائم کی' اس کارروائی میں حصہ لیا اور اس کی مخالفت نہیں کی اس کے لئے میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ نوابزادہ نصر اللہ خان کا تعلق اگرچہ جنوبی پنجاب سے تھا' جس پل سے گزر کر وہ جاتے تھے وہ شکستہ حال پل تھا' وہ سنگل روڈ تھی۔ وہاں پر ٹوٹی ہوئی سڑکیں تھیں' وہاں پر نہ مال روڈ تھا اور نہ جیل روڈ تھا' نہ آبشاریں تھیں' نہ فوارے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کی بڑی شخصیت بننے کے لئے ضروری نہیں کہ بندے کی گزرگاہ بڑی سڑکیں یا بڑی شاہراہیں ہوں تو وہ قائد بن سکتا ہے۔ قائد بننے کے لئے آپ جنوبی پنجاب کے ایک پسماندہ ضلع مظفر گڑھ کے ایک چھوٹے سے قصبے خان گڑھ میں بھی پیدا ہو کر تاریخ رقم کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے آخری بات میں یہ عرض کرتا ہوں کہ بہت اچھی بات کی ہے میرے ایک دوست اور بھائی نے جنہوں نے کہا ہے کہ ہمیں نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ میں بھی ان کی اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ جس طرح نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب سیاسی قوتوں کو اکٹھا کر کے آمریت اور آمریت پسندوں کے خلاف جدو جہد کرتے رہے ہیں۔ مجھے اپنے اور اپنے دوستوں کے یہ جذبات سن

کر بڑی خوشی ہوئی ہے اور آج پیغام بھی یہی جانا چاہئے کہ دیکھیں ایک جمہوریت پسند لیڈر کو تمام سیاسی قوتیں مل کر خراج تحسین پیش کر رہی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم کسی کے سائے میں یا چھتری میں کچھ لوگ آئے بھی ہیں لیکن جمہوریت پسند لوگ یقیناً ایسی شخصیت کو پسند کرتے ہیں جس نے آمریت کے خلاف جدوجہد کی۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب ریاض شاہد!

جناب محمد ریاض شاہد: شکریہ' جناب سپیکر! یہ آپ نے جو نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کے لئے تمام دن مخصوص کیا ہے اس کے لئے تمام اسمبلی اور جمہوری قوتیں آپ کی ممنون ہیں کہ آپ نے نوابزادہ نصر اللہ خان کے بارے میں بات کرنے کا موقع فراہم کیا کیونکہ انہوں نے پوری زندگی مسلسل جدوجہد کی ہے اور انہوں نے اپنے ساتھیوں کو بھی اس بارے میں معاف نہیں کیا کہ جب وہ حکمرانی میں آئے اور انہوں نے آمریت کی طرف سفر شروع کر دیا تو نوابزادہ نصر اللہ خان نے انہیں روکا' ٹوکا اور ان کے خلاف جدوجہد کی۔ یہ انہی کا حصہ ہے کہ انہوں نے کبھی شرافت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ شائستگی سے بات کرتے تھے کبھی انہوں نے لچر بات نہیں کی' کبھی کسی کو گالی نہیں دی' کبھی کسی کے خلاف ایسی بات نہیں کی جو اس کے ذاتی معاملات کے بارے میں ہو۔ انہوں نے ہمیشہ جمہوریت کے لئے بات کی۔ شہری آزادیوں کے لئے بات کی۔ جمہوری سفر کے لئے بات کی اور پوری زندگی اسی میں انہوں نے گزار دی۔ علامہ اقبال نے ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا تھا کہ:

جس سے گل لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

میں زیادہ تقریر تو نہیں کر سکتا لیکن ان کے ساتھ چونکہ میں نے کافی عرصہ کام کیا ہے تو جو باتیں میں نے ان کے بارے میں دیکھی ہیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ میں تحریری طور پر ان کے بارے میں لکھوں گا تو اس کے بارے میں میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مہربانی کی۔ نوابزادہ نصر اللہ خان کی شخصیت کسی تعارف کی تو محتاج نہیں۔ گو ان کا تعلق ہمارے جنوبی پنجاب سے تھا اور دور دراز علاقے خان گڑھ سے تھا جو مظفر گڑھ کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ مظفر گڑھ جس کی بنیاد نواب مظفر (شہید) نے 1794-96 میں رکھی تھی کیونکہ مظفر گڑھ کا پہلا نام محسن ہٹی تھا اور اس کے ساتھ خان گڑھ جو ان کی بہن کا نام تھا "خان بی بی" جن کے نام پر یہ خان گڑھ معرض وجود میں آیا وہاں سے ان کا تعلق تھا۔ مظفر گڑھ ویسے تو کافی اہمیت کا حامل ضلع رہا ہے۔ آپ دیکھیں کہ دو گورنر بھی وہاں سے رہے۔ جناب مشتاق گورمانی، جناب غلام مصطفیٰ کھر اور اس کے علاوہ وہاں سے دو وزیر اعلیٰ بھی رہے۔ جناب عبدالحمید خان دستی اور جناب غلام مصطفیٰ کھر، نوابزادہ نصر اللہ صاحب بھی اسی علاقے سے تعلق رکھتے تھے اور میں تو یہاں تک بھی کہوں گا کہ یہ مظفر گڑھ ڈسٹرکٹ کو جتنی اہمیت ملی تو شاید انہی کی وجہ سے ملی اور ان کی مرہون منت تھی کیونکہ انہوں نے ہمیشہ جو ایک جمہوریت کا فلسفہ ہے کہ Money can not purchase the will of the people اسی کے اوپر ہمیشہ وہ کاربند رہے اور انہوں نے ہمیشہ اصولوں کے لئے جدوجہد کی اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جو قومیں اصولوں کی خاطر لڑتی ہیں فتح ہمیشہ انہی کا مقدر ہوتی ہے اور جو قومیں یا فرد واحد اصول قربان کر دیتے ہیں تو پھر شکست ہی ان کا مقدر ہوتی ہے تو اسی نظریے کے تحت نوابزادہ نصر اللہ صاحب نے تحریک احرار سے اپنی جدوجہد شروع کی۔ یہ دنیا فانی ہے ہر ایک نے چلے جانا ہے مگر جب ان کی وفات ہوئی تو پورے ملک میں محسوس ہوتا تھا کہ آج ہم سے کوئی شخصیت جدا ہو گئی ہے۔ یہی ان کی ایک عظمت تھی۔ حضرت علی علیہ السلام کا یہ فرمان ہے کہ زندہ رہیں تو لوگ آپ سے ملنے کی خواہش کریں، مر جائیں تو لوگ آپ کے متعلق افسوس کریں۔ آپ اسی بات کو دیکھیں کہ نوابزادہ نصر اللہ کی شائستگی کی وجہ سے مختلف مکاتب فکر کے لوگ ان کی محفل میں جانا پسند کرتے تھے۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ہم بھی وہاں پر موجود تھے۔ میرا حلقہ بھی ان سے ملحقہ ہے اور وہ ہمیشہ مجھ پر دست شفقت ہی رکھا کرتے تھے۔ ان کے ساتھ آباؤ اجداد سے ہماری نیاز مندی ہے۔ میں نے وہاں پر دیکھا کہ ہر مکاتب فکر کے لوگ وہاں پر آئے ہوئے تھے تو یہی کسی کی عظمت ہوتی ہے۔ ان کی عظمت اسی بات کی تھی کہ نوابزادہ نصر اللہ صاحب نے ہمیشہ اصولوں کا پرچم بلند رکھا۔

جناب سپیکر! آپ ملک کی عزت اور وقار کی خاطر لاکھوں لوگوں کی قربانی دیتے ہیں۔ کسی ملک کا پرچم صرف ایک گز کا کپڑا ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ کسی ملک کی عظمت کا نشان ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کے دفاع کے لئے لاکھوں لوگ قربانی دیتے ہیں۔ نوابزادہ نصر اللہ صاحب نے جمہوریت کے اسی پرچم کو بلند کرنے کے لئے ہمیشہ جدوجہد کی اور اسی پرچم کو مرتے دم تک بلند کئے رکھا۔ انہوں نے ہمیشہ آمریت کے خلاف جمہوریت کو ترجیح دی اور اسی جمہوریت کی خاطر لڑتے لڑتے وہ اس دنیائے فانی سے چلے گئے۔ ہم انہیں صرف خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور آج ہم واقعی ان کی کمی محسوس کرتے ہیں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی چودھری صاحب!

چودھری عبدالغفور خان: جناب سپیکر! میں آپ کا ذاتی طور پر مشکور ہوں۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ وہ بہترین سیاستدان ہونے کے علاوہ ایک سچے اور سچے مسلمان بھی تھے۔ پاکستان کے اندر صحیح اور سچی جمہوریت کی بحالی کے لئے ان کی جدوجہد کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ نوابزادہ صاحب نے اپنی ساری عمر پاکستان کو اقبال اور قائد کا پاکستان بنانے کے لئے گزار دی اور وہ ایک ایسے سیاست دان تھے کہ ان کی موت کے بعد ان کے سیاسی دوستوں کے علاوہ ان کے سیاسی مخالفین نے بھی دکھ کا اظہار کیا۔ نوابزادہ صاحب پاکستان کے اندر یقیناً قیادت کا ایک خلا چھوڑ گئے ہیں جو شاید بہت جلدی پُر نہیں ہو سکے گا۔ ہم انہیں پنجاب اسمبلی کے اس floor سے خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے دوست رانا مشہود صاحب نے بھی بات کی۔ ایسے ہی لگ رہا تھا کہ وہ شاید detrack ہو رہے ہیں لیکن جب نوابزادہ صاحب کا ذکر ہوتا ہے تو پھر جمہوریت کی بحالی کے لئے ان کی جدوجہد کو زیر بحث لایا جائے گا تو پھر بہت سے لوگوں کے نام زیر بحث آتے ہیں۔ بستر مرگ پر بھی نوابزادہ صاحب کی آخری خواہش یہی تھی کہ پاکستان کے اندر صحیح جمہوریت بحال ہو۔ ان کی وفات سے اے۔ آر۔ ڈی کو بھی نقصان ہوا ہے۔ ہم اس موقع پر عہد کرتے ہیں کہ ہم نوابزادہ نصر اللہ صاحب کے مشن کو انشاء اللہ تعالیٰ پورا کریں گے۔ شکریہ

Provincial Assembly of the Punjab LIBRARY Acc. No.

جناب سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! پنجاب کے اس سب سے معزز ایوان میں جس شخصیت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے تذکرہ ہو رہا ہے اس حوالے سے میں صرف دو تین باتیں کرنا چاہوں گا۔ ہم اتنی بڑی شخصیت کی زندگی اور اس کے اصولوں پر بات کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں اس میں ہمیں کوئی سیاسی point score نہیں کرنا چاہئے۔ کچھ لوگ حالات کی پیداوار ہوتے ہیں اور نوابزادہ صاحب ایسے راہنما تھے کہ وہ ان حالات میں کھڑے ہو کر اصولوں کی بات کرتے ہیں۔ میرے خیال میں میرے وطن عزیز کے قیام کے ساتھ ہی جب غیر جمہوری قوتوں نے اس ملک کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لیا تو ان کے ذہن میں کچھ استفسار تھے وہ استفسار یہ تھے کہ۔

i) اس ملک کو کوئی فرد واحد چلائے گا یا اس ملک کے عوام چلائیں گے؟
ii) اس ملک کا کوئی آئین ہونا چاہئے یا جس کا جیسے جی چاہے اس ملک کو چلائے؟
iii) اس ملک میں قانون کی حکمرانی ہونی چاہئے یا کسی اور کی حکمرانی ہونی چاہئے؟

آج پنجاب اسمبلی اتفاق رائے سے ان معاملات پر نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کو خراج عقیدت پیش کر رہی ہے تو میرے خیال میں یہ ایک بڑی خوش آئند بات ہے۔ نوابزادہ صاحب نے اپنی زندگی میں اگر کسی لفظ سے سب سے زیادہ محبت کی ہے تو وہ لفظ "جمہوریت" تھا اور اگر نوابزادہ نصر اللہ خان نے اپنی زندگی میں کسی لفظ سے سب سے زیادہ نفرت کی ہے اور بار بار اس لفظ کا ذکر نفرت سے کیا ہے تو وہ لفظ "طالع آزما" تھا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو اس لفظ سے محبت کرنے کی توفیق دے جس لفظ سے نوابزادہ صاحب محبت کرتے تھے یعنی "جمہوریت" اور جس لفظ سے انہوں نے ساری زندگی شدید نفرت کی یعنی "طالع آزما"۔ اللہ تعالیٰ پاکستانی عوام کو اس لفظ "طالع آزما" سے شدید نفرت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اب میں گزارش کروں گا کہ کافی تفصیل سے بات ہو چکی ہے۔ بار بار ہم وہی الفاظ دہرا رہے ہیں۔ ابھی ارشد محمود بگو صاحب بات کریں گے۔ اس کے بعد رانا ثناء اللہ صاحب بات کریں گے اور اس کے بعد لاء منسٹر صاحب بات کریں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری معزز خواتین ممبران کو بہت کم موقع ملا ہے۔

جناب سپیکر، موقع ملا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، ایک خاتون کو اور بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے' ایک اور خاتون بات کر لیں۔

محترمہ ثمینہ نوید، شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں قائد جمہوریت نوابزادہ نصر اللہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جنھوں نے اپنی زندگی میں جمہوریت کے لئے بھرپور کوششیں کی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ پارلیمانی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ حکومتی اراکین نے اس بات پر اتفاق کا اظہار کیا ہے کہ نوابزادہ نصر اللہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ٹائم دیا جائے۔

جناب سپیکر! جمہوریت کی بحالی کے حوالے سے نوابزادہ صاحب واحد شخصیت تھے کہ جنھوں نے ساری عمر جمہوریت کے لئے جدوجہد کی ہے اور یہاں تک کہ زندگی کے آخری دنوں میں بھی انھوں نے اس کوشش کو جاری رکھا۔ میرے خیال میں ان کی وفات سے ہماری سیاست میں جو خلاء پیدا ہوا ہے وہ ساری عمر پُر نہیں ہو سکتا۔ عوام اور پارلیمنٹ کی بالادستی کے لئے انھوں نے ہمیشہ کوشش کی ہے اور انشاء اللہ ہم بھی ان کے اس مشن کو قائم و دائم رکھیں گے۔ ایسی شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہے' ہمیں ان کی قدر کرنی چاہئے۔ نوابزادہ نصر اللہ خان ایسی شخصیت تھے کہ جنھوں نے نہ صرف کشمیر کے مسئلے کو اُبھارا بلکہ دنیا کو بھی اس سلسلے میں بتایا اور آخری دم تک جمہوریت کی بحالی کے لئے کوشاں رہے۔ وہ واحد شخصیت تھے جنھوں نے ڈکٹیٹرز کو tough time دیا' ہم بھی انشاء اللہ اس بات کو follow کریں گے۔

جناب سپیکر، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! شکریہ' اسلام میں جب کوئی آدمی دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "اس شخص کی نیکیوں اور اچھی باتوں کا تذکرہ کرو۔" لہذا میں سمجھتا ہوں کہ نوابزادہ نصر اللہ خان اپنی شخصیت میں ایک آدمی کا نام نہیں تھا بلکہ وہ مرجع اخلاق تھے۔ ان میں ایسی خوبیاں تھیں جن کی آج ہر سیاستدان کو ضرورت ہے کہ ان اچھی چیزوں کو اپنائے۔

جناب سپیکر! ایک بڑی بات جو نوابزادہ نصر اللہ خان میں تھی کہ وہ اپنے شدید ترین مخالف کا نام بھی بڑے ادب اور احترام سے لیتے تھے۔ پرویز مشرف کے ساتھ ان کی جمہوریت کے نقطہ نظر سے بے جا مخالفت نہ تھی۔ اس کے باوجود اخبارات ملاحظہ فرمالیں' ان کی پریس کانفرنسیں دیکھ لیں کہ "جناب پرویز مشرف صاحب" وہ اس کے ساتھ جناب اور صاحب کا لفظ بھی لگاتے تھے۔ ان کی دوسری خوبی یہ تھی کہ وہ بڑے اچھے شاعر تھے' مقرر بھی بڑے اچھے تھے۔ میں دسویں جماعت میں پڑھتا تھا اور موچی دروازے کا جلسہ تھا' اس میں ایسٹ پاکستان کے حوالے سے بات ہو رہی تھی کہ جب ایسٹ پاکستان بنگلہ دیش بن گیا۔ وہ یحییٰ خان کا تذکرہ کر رہے تھے' میں اس کا ذکر ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے اس وقت تقریر کرتے کرتے کہا کہ ایسٹ پاکستان میں یحییٰ خان یہ کر رہا تھا تو انھوں نے بڑا خوبصورت شعر پڑھا کہ:

وہ شاخ گل پہ زم زموں کی دھن تراشتے رہے
اور آشیاں پہ بجلیوں کا کارواں گزر گیا

جناب سپیکر! میں آخر میں مسلمان ہونے کی حیثیت سے کہ اللہ تعالیٰ ان کی غلطیاں' کوتاہیاں اور ان کی چھوٹی بڑی خطائیں معاف کرے اور ان کو وہ اعلیٰ مقام عطا فرمائے جو وہ اپنے خاص بندوں کو دیتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کے گھر کے بالکل ساتھ بڑا مشہور بوہڑ والا چوک ہے۔ میری وزیر قانون صاحب سے بھی گزارش ہے کہ اس چوک کو نوابزادہ نصر اللہ صاحب کے نام سے منسوب کر دیا جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب!

محترمہ زاہدہ سرفراز: جناب سپیکر! ہم تو ان کی تقاریر سننے کے لئے بیٹھے ہیں لیکن ان کے اپنے بنچ خالی ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات جو میری بہن نے کی ہے۔ اس سے پہلے بھی جب ہاؤس کے دونوں اطراف سے نوابزادہ نصر اللہ کو خراج عقیدت پیش کیا جا رہا تھا تو مجھے ان کی ایک بات بار بار یاد آ رہی تھی' وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ جمہوری دور' سول دور کتنا ہی گیا گزرا کیوں نہ ہو وہ "آمریت" سے بہتر ہوتا ہے۔ ان کی یہ commitment تھی کہ ان اداروں میں خواہ کوئی "طالع آزما" کسی طرح سے بھی کیسے کیسے لوگوں کو ہی لا کر بٹھا دے تو پھر بھی وہ "آمریت" اور "طالع آزما" کی ٹیم سے بہتر ہو گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج جب ہاؤس کے دونوں اطراف سے انھیں خراج عقیدت پیش کیا جا رہا ہے تو ان کی یہ بات سچ ثابت ہو رہی ہے۔ نوابزادہ نصر اللہ صاحب ایک عظیم انسان تھے' وہ ایک ادارہ تھے' ایک تحریک تھے اور ایک تاریخ تھے۔

جناب سپیکر! انھوں نے جو struggle کی' انھوں نے تقریباً ساٹھ سال کا عرصہ جدوجہد میں گزارا۔ ان کی جدوجہد کا ایک ہی محور تھا کہ وہ اس ملک میں جمہوریت چاہتے تھے' وہ آئین کی پاسداری چاہتے تھے' وہ rule of law چاہتے تھے۔ انھوں نے جب بھی دیکھا کہ کوئی بھی دور خواہ وہ جمہوری دور ہو' خواہ وہ سول دور ہو' جب وہ rule of law سے پیچھے ہٹا' جب وہ جمہوری روایات سے پیچھے ہٹا تو نوابزادہ نصر اللہ اس کے سامنے اپنے پورے قد کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ انھوں نے اس بات کو نہیں دیکھا کہ کس کے ساتھ ان کا کتنا تعلق ہے؟ جمہوری روایات وہ اس لئے چاہتے تھے' یہ کہنا بجا ہو گا کہ انھیں جمہوریت سے یا جمہوریت کے لفظ سے بہت پیار تھا۔ ان کا ایک ہی vision تھا۔ نوابزادہ نصر اللہ یہ سمجھتے تھے کہ اس ملک کا مسئلہ اور اس قوم کا مسئلہ صرف اور صرف یہ ہے کہ جب تک اچھی حکومت good governance نہیں ہو گی تو اس قوم کے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ اس ملک سے بیروزگاری ختم نہیں ہو گی۔ اس ملک سے مہنگائی ختم نہیں ہو گی۔ اس ملک سے غریب کی بدحالی ختم نہیں ہو گی۔ اس ملک میں امن و امان کا مسئلہ رہے گا۔ وہ اس بات کی مثال دیتے تھے کہ بتاؤ! دنیا میں کسی معاشرے' کسی ملک اور کسی ریاست میں good governance جمہوریت کے بغیر آئی ہے؟ وہ اسلام میں بھی اس بات کو ثابت کرتے تھے اور سچ ثابت کرتے تھے کہ اسلام کی بنیاد جمہوریت میں ہے۔ وہ اسٹیٹ جس کی مدینہ منورہ میں بنیاد رکھی گئی تھی' اس کی بنیاد بھی جمہوریت میں تھی' تب ہی تو اس وقت کے ایسے فکر ان جس سے سلطنت فارس اور سلطنت روم کانپتے تھے اس سے ایک بدو کھڑا ہو کر پوچھتا تھا کہ جناب! آپ کے حصے میں چادر تو ایک آئی ہے' آپ نے یہ دوسری کہاں سے لی ہے؟ یہ ان کی

commitment تھی' ان کا vision تھا لیکن ہمیں افسوس ہے کہ وہ ساری زندگی اس ملک میں جمہوریت کے لئے جدوجہد کرتے رہے لیکن وہ جس طرح کی جمہوریت اور جس حد تک اس ملک میں rule of law چاہتے تھے' وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے لیکن وہ اپنے پیچھے ایسی روایات اور ایسی مثالیں چھوڑ کر گئے ہیں کہ ان کے بتائے ہوئے راستے پر جدوجہد کر کے ان کے مقصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! انھوں نے ساری زندگی مفاد پرستی' ابن الوقتی اور ضمیر فروشی کی مخالفت کی اور ہمیشہ ان کی مخالفت کا خوب انداز تھا۔ میں حکومتی بنچوں کے صاحبان کو ان کی اچھی باتیں جو ان کے متعلق ہیں وہ شاید اس بات سے agitate ہو رہے ہیں کہ جب ہمارے کسی دوست نے ایسی بات کی' ان سے جب بھی کوئی بات ہوئی کہ جناب! ہم ایک ڈکٹیٹر کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں' اس کے ساتھ فلاں ٹیم ہے' انھوں نے ہمیشہ یہ کہا کہ آپ ان کے متعلق نامناسب لفظ استعمال نہ کریں' وہ مجبور ہیں۔ انھوں نے اس سے زیادہ کبھی کوئی لفظ نہیں کہا۔

جناب سپیکر! وہ حالات کی خواہش پر سیاست میں آئے۔ وہ 1951 میں اسی ہاؤس کے ممبر منتخب ہوئے' اس دور کے جو مباحث یہاں لائبریری میں available ہیں میں نے انھیں دو دن بڑی تفصیل سے دیکھا ہے لیکن یہ اتنی حیران کن بات ہے کہ پورے دو سال کی ہاؤس کی proceeding میں نوابزادہ نصر اللہ صاحب کا بہت کم ذکر ہے۔ انھوں نے خود اپنے شعر میں کہا کہ،

ہم خاک نشیں کوئے سیاست میں نہ آتے
لیکن یہ تھی ہر دور کی خواہش

جناب سپیکر! ان کی commitment اس وجہ سے تھی کہ وہ اس ملک و قوم کو جمہوریت کی طرف' بہتری اور خوشحالی کی طرف لے کر جانا چاہتے تھے اور ان کا کیا خوب انداز تھا جیسا میرے بھائی ارشد بگو صاحب نے کہا کہ انہوں نے واقعی اپنے کسی مخالف کے خلاف کبھی بھی کوئی نامناسب لفظ نہیں کہا۔ ایک دورِ آمریت میں انہیں تقریباً سات سال جیل میں رکھا گیا اور اس دور کے جو "طالع آزما" اور "آمر" تھے انہوں نے ان کے خلاف بھی کبھی کوئی لفظ نہ بولا۔ شعروں میں ان کے نام سے منسوب کر کے بات کہی کہ،

کتنے بے درد ہیں کہ صَر صَر کو صبا کہتے ہیں
کتنے ظالم ہیں کہ ظلمت کو ضیاء کہتے ہیں

اور ایک جگہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ،

جبر کو میرے گناہوں کی سزا کہتے ہیں
میری مجبوری کو تسلیم و رضا کہتے ہیں

جناب سپیکر! انہوں نے لوگوں کو ایک اچھے انداز سے اختلاف کرنا' جدوجہد کرنا سکھایا اور یہی ان کا انداز تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ اس دنیا سے گئے تو نہ صرف وہ لوگ جو ان کے ساتھ جدوجہد کر رہے تھے انہوں نے انہیں خراج عقیدت پیش کیا بلکہ وہ لوگ جن کے خلاف وہ جدوجہد کر رہے تھے ان لوگوں نے بھی انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ آج کی صورت حال میں کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ایل۔ایف۔او یا فلاں فلاں چیزیں جمہوریت کی موت ہیں۔ اس سے ملک آگے نہیں بڑھ سکتا لیکن نوابزادہ صاحب کے الفاظ آپ دیکھیں' انہوں نے یہ فرمایا کہ جب ان سے یہ کہا جاتا کہ کس کو تسلیم کر لیا جائے۔ ان باتوں کو تسلیم کر کے آگے راستہ نکالا جائے تو وہ یہ کہا کرتے تھے اور یہ ان کا اپنا شعر ہے کہ،

یہ مسیحائی بھی کیا خوب مسیحائی ہے
چارہ گر موت کو تکمیلِ شفاء کہتے ہیں

میں سمجھتا ہوں کہ جو انہوں نے مزاحمت کی سیاست اور اس ملک میں جو روایات چھوڑی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کی روح کو گواہ ٹھہرا کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اس ملک سے ابن الوقتی' مفاد پرستی اور ضمیر فروشی کی سیاست کو ختم کرنے کے لئے بھرپور جدوجہد کرتے رہیں گے۔ ہم اس ملک میں جمہوریت' rule of law' عوام کے حقوق' آئین کی پاسداری و بالادستی اور پارلیمنٹ کی بالادستی کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ جدوجہد جاری رکھیں گے اور یہی ان کے لئے خراج عقیدت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر، راجہ بشارت صاحب!

وزیر قانون، بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے آج تمام ممبران کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ نوابزادہ صاحب کے متعلق اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ بلاشبہ نوابزادہ صاحب ایک مدبر اور انتہائی اصول پسند سیاستدان تھے اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہ ایک مستقل مزاج سیاستدان تھے۔ ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ آج کل کے سیاستدان صبح کچھ اور شام کچھ ہوتے ہیں۔

مستقل مزاجی اور اصول پسندی کا آج کے سیاستدانوں میں یہ عالم ہے کہ ابھی ہمارے ایک بھائی نوابزادہ صاحب کے اصولوں کی بات کر رہے تھے تو درمیان میں راوی ناؤن کی بات آ گئی' انہوں نے مجھ سے جواب مانگا اور میرا جواب سنے بغیر اپنی بات ختم کرنے کے بعد گھر چلے گئے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ نوابزادہ صاحب نے سیاست میں ہمیشہ اچھی روایات قائم کیں اور جب ہم اچھی روایت کی بات کرتے ہیں تو جس طرح رانا ثناء اللہ صاحب فرما رہے تھے تو یقین کیجئے کہ میں بھی یہاں بیٹھے ہوئے سوچ رہا تھا کہ

بدلتا ہے آسماں رنگ کیسے کیسے

آج پاکستان پیپلز پارٹی لیجئے' پاکستان مسلم لیگ (نواز) لیجئے۔ آج ہم نوابزادہ صاحب کی بات کر رہے ہیں' نوابزادہ صاحب کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں اور اس ملک کی سیاسی تاریخ اس بات کی گواہ ہے' اسی ملک کے سیاستدانوں نے نوابزادہ صاحب کو بحیرۂ عرب میں پھینکنے کی بات کی تھی۔ اسی ملک کے سیاستدانوں نے نوابزادہ صاحب کے متعلق یہ کہا تھا کہ جب وہ اقتدار میں تھے کہ ان سے جان چھڑائی جائے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ مکافاتِ عمل ہوتا ہے۔ میں ہمیشہ یہ بات کہا کرتا ہوں کہ یہ مکافاتِ عمل تھا کہ انہی سیاستدانوں کو پھر پناہ لینے کے لئے نوابزادہ صاحب کے گھر پر انہی کے گملوں کے نیچے بیٹھنا پڑا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ مکافاتِ عمل ہے۔ یہاں انسان جیسا کرتا ہے ویسا بھرتا ہے۔ مجھے اس لحاظ سے بھی اعزاز حاصل ہے کہ نوابزادہ صاحب میرے والد صاحب کے colleague تھے۔ ان کے ساتھ اسی اسمبلی کے ممبر رہے ہیں۔ ہمارے ساتھ ان کا ایک ذاتی تعلق بھی بنتا تھا لیکن یقین کیجئے کہ ہم نے ہمیشہ نوابزادہ صاحب کو ایک اصول پسند سیاستدان کے طور پر ہی پایا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نوابزادہ صاحب نے ہمیشہ اصولوں کی بات کی' آئین اور قانون کی حدود سے کبھی بھی باہر رہ کر سیاسی جدوجہد کی کوشش نہیں کی۔ یہاں میرے ایک بھائی کہہ رہے تھے کہ نوابزادہ صاحب نے آخری ایام میں راوی ناؤن کے متعلق بات کی تھی اس کے حالات کے متعلق بڑے پریشان تھے۔ دوسرے میرے بھائی نے کہا کہ وہ سیالکوٹ کے سانحہ پر بہت زیادہ پریشان تھے۔ اگر ان دونوں باتوں کا ذکر کیا جائے تو یہ نوابزادہ صاحب کی ذات کو کم کرنے کی باتیں ہیں لیکن میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حقیقت ہے اور بعض اخبارات میں' پاکستانی اخبارات میں ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی اخبارات میں بھی یہ باتیں آئیں کہ اس ضعیفی کے عالم میں بھی' اس ناتوانی کے عالم

میں بھی جب نوابزادہ صاحب حال ہی میں لندن گئے تو انہوں نے باہر بیٹھے ہوئے سیاستدانوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ آئیں اور اپنے ملک کے اندر رہتے ہوئے جمہوری جدوجہد کریں اور اپنے ملک کو مت چھوڑیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

یہ نوابزادہ صاحب کے اصول تھے اور وہ ہمیشہ ان اصولوں پر کاربند رہے اور دوسرے سیاستدانوں کو یہ مشورہ دیا کہ آئیں اور یہی اصول اپنائیں۔ انہوں نے ہمارے باہر بیٹھے ہوئے سیاستدانوں کو کہا کہ جمہوری جدوجہد باہر بیٹھ کر نہیں ہوسکتی' جدوجہد کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ملک کے اندر بیٹھ کر بات کی جائے۔ اگر آپ عوام کی بات کرتے ہیں تو عوام کے اندر رہ کر بات کریں' عوام کے حقوق کی بات کرتے ہیں تو عوام میں رہ کر ان کے حقوق کے حصول کی بات کیجئے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نوابزادہ صاحب کی یہ اعلیٰ ظرفی تھی کہ ان کے دل میں اس ملک کے مختلف سیاستدانوں کے متعلق بے شمار reservations ہوں گی کیونکہ اس ملک کی سیاسی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ نوابزادہ صاحب نے ہر اس حکومت کے خلاف جدوجہد کی جس نے جمہوری اصولوں سے انحراف کیا۔ میرے بھائی ابھی "طالع آزما" کی بات کر رہے تھے تو یہ صرف ایک "طالع آزما" کی بات نہیں ہے' اس ملک میں جمہوری طور پر منتخب وزرائے اعظم نے بھی کبھی جمہوریت سے ہٹ کر کوئی ماورائے جمہوریت اقدامات کرنے کی کوشش کی تو نوابزادہ صاحب نے ان کی بھی مخالفت کی اور ان کے خلاف بھی اسی طرح تحریک چلائی۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ ہماری جماعت جس کے متعلق میرے ایک بھائی نے کہا اور رانا صاحب نے بھی اپنی بات کا آغاز اسی بات سے کیا تھا کہ نوابزادہ صاحب ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ "لولی لنگڑی جمہوریت بھی آمریت سے بہتر ہے۔" یہ بات آج ثابت ہوگئی ہے کہ اس معزز ایوان کے دونوں اطراف نوابزادہ صاحب کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ لاجسٹر صاحب کی چونکہ یہ routine ہے کہ جو ہم بات کریں انہوں نے اس کا جواب دینا ہوتا ہے مگر یہ جو references ہوتے ہیں اس میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس میں ہم نے اپنے انداز سے جو بھی ہم صحیح سمجھتے ہیں ہم

نے انہیں خراج عقیدت پیش کر لیا ہے تو انہوں نے بھی ان کو خراج عقیدت پیش کرنا ہے۔

جناب سپیکر، رانا مسعود صاحب نے جواب مانگا تھا شاید یہ اس لئے کہہ رہے ہیں۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں محترم رانا صاحب کی بات کا جواب نہیں دے رہا تھا۔ میں نے یہ quote کیا تھا کہ آپ نے یہ فرمایا اور میں اپنے حوالے سے یہ کہہ رہا تھا کہ ہماری جماعت کو یہ اعزاز حاصل ہے۔ جہاں پر میں نے یہ کہا کہ نوابزادہ صاحب نے سارے "طالع آزما" خواہ وہ فوجی ہوں یا سیاسی 'سب کے خلاف جدوجہد کی ہے۔ میں عرض یہ کرنے لگا تھا کہ ہماری جماعت کے قائدین چودھری شجاعت حسین صاحب اور صوبائی صدر پنجاب مسلم لیگ جناب چودھری پرویز الٰہی صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آج تک نوابزادہ صاحب نے اس گھرانے کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا اور مرتے دم تک اس گھرانے کے ساتھ عزت کا اور احترام کا رشتہ قائم رہا اور آج اگر ایوان میں ہم نے اس بات کا اعتراف کیا ہے اور آپ سے اتفاق کیا ہے اور ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل کی ہے کہ آج ہم متفقہ طور پر نوابزادہ صاحب کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں تو اس کا کریڈٹ ہماری قیادت کو جاتا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ دو دن پہلے میں نے کہا تھا کہ میں اپنے قائد ایوان سے پوچھ کر اس بات کا فیصلہ کروں گا کہ آج کے دن ہم نے کیا کارروائی کرنی ہے؟ ہماری قیادت نے کھلے دل سے اس بات کی اجازت دی کہ نوابزادہ صاحب کو متفقہ طور پر خراج تحسین پیش کیا جائے۔ میں نے یہ مثال اس لئے دی ہے کہ شاید یہ تالی ہمیشہ دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے اور یہ reciprocal respect تھی کہ نوابزادہ صاحب اس خاندان کی عزت کرتے تھے اور آج اسی خاندان نے سیاسی طور پر اپنی جماعت کو اس بات کی اجازت دی کہ اپوزیشن کے ساتھ مل کر نوابزادہ صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا جائے۔

جناب سپیکر! نوابزادہ صاحب کی خدمات کو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ نوابزادہ صاحب کی ذات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ہم ان کا احترام کرتے ہیں اور ہمیشہ ان کا احترام کیا ہے اور نہ صرف ہم نے کیا بلکہ ہماری قیادت نے بھی ہمیشہ ان کا احترام کیا ہے اور یہاں پر میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نوابزادہ صاحب ایک اعتدال پسند سیاستدان تھے۔ یہاں میرے بھائی مجھ سے اتفاق کریں گے کہ ان کی اعتدال پسندی کی یہ ایک مثال ہے کہ ایک وقت میں انہوں نے ایک جماعت کی مخالفت کی اور ایک وقت میں اسی جماعت میں وہ شامل اقتدار بھی رہے۔ یہ اعتدال کی بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کے لئے یہ بات لمحہ فکریہ ہے کہ ایک دوسرے کی مخالفت میں ہمیں اتنی hardline اختیار نہیں کرنی چاہئے بلکہ اپنے قائدین جن

میں نوابزادہ صاحب شامل ہیں' جو آج ہم سے جدا ہو چکے ہیں ان کے ان اقدامات کی پیروی کرنی چاہئے اور ایک political adjustment اور سیاست کو سیاست تک ہی رکھنا چاہئے نہ کہ اس میں ذاتیات ہونی چاہئے۔ میں ایک دفعہ پھر جناب سپیکر آپ کا اور اس معزز ایوان کے تمام اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی احترام کے ساتھ' عزت کے ساتھ' نوابزادہ صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نوابزادہ صاحب کے درجات کو بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔

سردار امجد حمید خان دستی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

سردار امجد حمید خان دستی، جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میرا نوابزادہ صاحب سے چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ وہ ایم۔این۔اے کی سیٹ سے الیکشن لڑتے تھے اور میں ایم۔پی۔اے کی سیٹ سے لڑتا تھا۔ کبھی وہ کامیاب ہو جاتے تھے اور کبھی کامیاب نہیں ہوتے تھے اور میں اپنی سیٹ پر کامیاب ہو جاتا تھا۔ ہمارا سالہا سال یہ تعلق رہا۔ ہمارے سیاسی اختلافات کے باوجود مجھے یہ کہنے میں کوئی خوف نہیں ہے کہ نوابزادہ صاحب اپنی ذات میں ایک انجمن تھے' نڈر تھے' بے باک تھے' دلیر تھے اور بہادر تھے۔ ہمیں ان سے اختلافات بھی رہے ہیں اور بعض اوقات انہوں نے غلط stand بھی لئے ہیں۔ جس وجہ سے ہمارا ان سے اختلاف رہا ہے لیکن جس بات کو وہ سمجھتے تھے کہ میں صحیح ہوں اس پر وہ ڈٹ جاتے تھے۔ نوابزادہ صاحب کے ساتھ میرا یہ تعلق بھی ہے کہ 1933 میں انہوں نے بھی میرے ساتھ سکول میں میٹرک کا امتحان دیا اور میں نے بھی 1933 میں میٹرک کا امتحان دیا اور اتفاق ایسا کہ خان گڑھ سے جتنے بھی طالبعلموں نے امتحان دیا تھا وہ سارے فیل ہو گئے ماسوائے نوابزادہ صاحب کے' تو ہمارا 1933 سے یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے۔ میں ان کا ایک شعر آپ کے روبرو پیش کرتا ہوں۔ ضیاء الحق (مرحوم) کی حکومت عرصہ دراز تک قائم و دائم رہی۔ گیارہ سال تک ان کی حکومت رہی اور پنجابی میں کہتے ہیں کہ "اوہناں دی حکومت مگروں نئیں سی لہندی" اس پر نوابزادہ صاحب نے ایک شعر کہا،

کتنے سنگ دل ہیں کہ صر صر کو صبا کہتے ہیں
کتنے ظالم ہیں کہ ظلمت کو ضیاء کہتے ہیں

اس میں "ضیاء" جنرل ضیاء الحق (مرحوم) کے متعلق استعمال کیا گیا ہے۔ آج یہ موقع نہیں ہے کہ ان کی کسی کمزوری کا ذکر کیا جائے۔ کبھی موقع آیا تو اس پر ضرور ذکر کریں گے۔ آج ان کی تعریف ہی کرنی چاہئے۔ اچھی یادیں چھوڑ گئے ہیں۔ اپنی بہادری کی 'دلیری کی مثالیں چھوڑ گئے ہیں اور جس بے باکی سے انہوں نے باتیں کی ہیں یہ انہی کا حصہ تھا اور شاید ہی کوئی ایسا پھر آج کے زمانے میں آئے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آج ماشاء اللہ خواتین و حضرات نے بڑے احسن طریقہ سے نوابزادہ صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا۔ میں بھی ایک دو جملے ان کی شان میں کہنا چاہوں گا۔ ویسے تو کافی تفصیل سے بات چیت آپ دوستوں نے کی ہے۔ نوابزادہ صاحب ایک مخلص اور محب وطن انسان تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی میں جمہوریت کے استحکام کے لئے جدوجہد کی اور اصولوں کی لڑائی لڑی 'اصولوں کی سیاست کی اور اپنی پوری زندگی ایک دفعہ بھی انہوں نے اصولوں پر سودے بازی نہیں کی۔ دوستوں نے بڑی تفصیل کے ساتھ بات کی ہے لیکن دو ایسی چیزیں جہاں ان میں ہزاروں خوبیاں تھیں' دو ایسی خوبیاں جو میں محسوس کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ ان کی زبان میں بڑی شائستگی تھی۔ اتنی دیر سیاست میں رہنے کے باوجود 'ہمارے سیاسی لوگوں کے اختلافات بھی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ارشد محمود بگو صاحب نے کہا کہ پوری زندگی میں ان کی زبان سے کسی سیاسی مخالف کے بارے میں ایک جملہ بھی نہیں کہا گیا۔ ان کو اپنی زبان پر اتنا کنٹرول تھا کہ پوری زندگی انہوں نے شائستہ زبان ہی استعمال کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان میں جو دوسری خوبی تھی وہ یہ کہ انہوں نے سیاست کو سیاست کی حد تک محدود رکھا' اسے ذاتی عداوت یا دشمنی میں نہیں بدلا۔ جیسے مختلف دوستوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جیسے کبھی وقت تھا کہ پی پی پی کی قیادت کے خلاف بھی انہوں نے آواز اٹھائی۔ "(ن) لیگ" کی قیادت کے خلاف بھی آواز اٹھائی لیکن آج وہ سب ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے تھے۔ نوابزادہ صاحب کی کوئی بھی ایسی بات جیسا کہ راجہ صاحب نے کہا کہ چودھری پرویز الٰہی یا چودھری شجاعت حسین پوری اس family کے بارے میں آج تک انہوں نے ایک جملہ بھی ایسا نہیں کہا جو کہ ان کو ناگوار گزرے۔ اسی طرح دوسرے جتنے بھی سیاست دان اس ملک 'اس صوبے کے اندر رہے ہیں انہوں نے کسی کے خلاف بھی کوئی ایسی بات نہیں کی جو کہ ان کو ناگوار گزرے۔ میری تمام خواتین و حضرات

سے یہ گزارش ہے کہ جس طرح انہوں نے اصولوں کی سیاست کی اور جمہوریت کے استحکام کے لئے جدوجہد کی وہ تو شاید ہم نہ کر پائیں لیکن یہ دو چیزیں جو میں نے عرض کیں کہ جس طرح ان کی زبان میں شائستگی تھی تو ہم کوشش کریں کہ اپنی زبان میں بھی شائستگی پیدا کریں اور کسی کے خلاف کوئی اخلاق سے گری ہوئی بات نہ کہیں اور دوسرا یہ کہ سیاست کو سیاست کی حد تک ہی محدود رکھیں۔ اسے ذاتی عداوت یا دشمنی میں نہ بدلیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نوابزادہ نصر اللہ خان (مرحوم) کے صغیرہ و کبیرہ گناہ جو ان کی زندگی میں سرزد ہوئے وہ معاف فرمائے اور ان کی مغفرت کرے اور ان کے لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ (آمین) بہت مہربانی، شکریہ۔

اب اجلاس کی کارروائی مورخہ 20۔اکتوبر 2003 بروز سوموار 3.00 بجے سہ پہر تک adjourn کی جاتی ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20 ۔اکتوبر 2003

1۔ سوالات (مختصر)

(1) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(2) غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

2۔ توجہ دلاؤ نوٹس

3۔ سرکاری کارروائی

(1) مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی اسمبلی پنجاب استحقاقات مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 32 بابت 2003)

(2) تحریک زیر قاعدہ 244-A قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997

(3) حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور ان پر عملدرآمد کے بارے میں رپورٹ بابت سال 2002

(4) ادارہ محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2002

(5) پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2002

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس)

پیر 20۔ اکتوبر 2003

(یوم الاثنین 23۔ شعبان المعظم 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر، لاہور میں سہ پہر 4 بج کر 23 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ
الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ يَوْمَ
نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ
يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ
اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ
عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ
خَلِيْلًا ۝

سورہ بنی اسرائیل آیات 70 تا 73

اور ہم نے بنی آدم کو عزت دی ہے اور ہم نے انہیں خشکی اور دریا (دونوں) میں سوار کیا اور ہم نے ان کو نفیس چیزیں عطا کیں اور ہم نے ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر بڑی فضیلت دی ہے۔ (یاد رکھو) وہ دن جب ہم تمام انسانوں کو ان کے نامہ اعمال سمیت بلائیں گے سو جس کسی کو اس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا سو ایسے لوگ اپنا نامہ اعمال پڑھنے لگیں گے اور ان کا نقصان ذرہ بھر بھی نہ کیا جائے گا۔ اور جو کوئی اس (دنیا) میں اندھا رہے گا سو وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور راہ سے بالکل بھٹکا ہوا۔ اور یہ کافر آپ کو اس سے پھسلایا چاہتے تھے جو ہم آپ پر وحی کر چکے ہیں تاکہ آپ اس کے حکم وحی کے سوا ہم پر کوئی بات گھڑیں اور وہ اس حالت میں آپ کو گہرا دوست بنا لیتے۔ وما علینا الا البلاغ۔

(اس مرحلہ پر پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے صحافی ایوان سے ٹوکن واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر پریس والے کسی بات پر ناراض ہو کر جا رہے ہیں تو انہیں واپس بلایا جائے۔

پوائنٹ آف آرڈر

صحافی راجہ اعجاز کے قتل کے سلسلے میں صحافیوں کا ایوان سے ٹوکن واک آؤٹ

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیے!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ کسی ناراضگی کا اظہار نہیں ہے۔ اس سے قبل پریس گیلری کے صدر صاحب نے لکھ کر دیا تھا کہ وہ سندھ میں صحافیوں کے ساتھ ہونے والے واقعہ اور ایک صحافی راجہ محمد اعجاز جو کہ پنجاب میں قتل ہوئے تھے، کے سلسلے میں ان کا ٹوکن بائیکاٹ ہے۔ میں آپ سے یہ Request کروں گا کہ اگر آپ اجازت دیں تو حکومتی اور اپوزیشن بنچوں سے ایک ایک نمائندہ جا کر پریس کے ساتھیوں کو واپس لے آئے۔ شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیے!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! راجہ بشارت صاحب نے درست فرمایا ہے کہ صحافی بھائیوں نے جو واک آؤٹ کیا ہے وہ ناراض نہیں ہیں بلکہ انہیں حکومت کی نااہلی پر اعتراض ہے۔ ان کا اعتراض یہ ہے کہ ان کے ایک صحافی بھائی راجہ محمد اعجاز جو کہ تقریباً دو ماہ پہلے قتل ہوئے تھے، ان کے ملزمان آج تک نہیں پکڑے گئے جبکہ ایک ایف۔ آئی۔ آر نمبر 103 تھانہ جی سٹی میں درج ہوئی وہ میرے پاس موجود ہے جس میں دو صحافیوں کو حبس بے جا میں رکھا گیا، ان کے موبائل فون اور کیمرے چھین لئے گئے، پرچہ درج ہو گیا مگر ان کے ملزمان کو گرفتار نہیں کیا گیا لہذا حکومت کی نااہلی پر انہیں اعتراض ہے۔ امن و امان کی

صورتحال انہوں نے خراب کی ہوئی ہے جسے یہ کنٹرول نہیں کر رہے اگر تو ہم نے اسے کنٹرول کرنا ہے یا امن و امان کنٹرول کرنے والی فورسز اپوزیشن کے ماتحت ہیں تو پھر ٹھیک ہے کہ ہم انہیں منا کرنے آتے ہیں اور انہیں یقین دہانی کرواتے ہیں ورنہ وزیر قانون کو چاہئے کہ وہ خود تشریف لے کر جائیں اور وہاں جا کر حالات کا جائزہ لیں۔ ایف۔ آئی۔ آر میں پوری تفصیل درج ہے۔ مقدمہ درج ہوا ہے اور زیادتی کرنے والے ملزمان باقاعدہ نامزد ہیں۔ وزیر قانون صاحب اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ وہ کب گرفتار ہوں گے؟ یہ دونوں مقدمے ایک سندھ اور دوسرا چکوال کی طرف کا ہے۔ ایک مقدمہ راجہ اعجاز صاحب اور دوسرا بروہی صاحب کا ہے۔ اس سلسلے میں ان سے پہلے بھی بات ہوئی تھی' وہ ان سے ملے تھے اور وزیر قانون صاحب نے یہ کہا تھا کہ ہم سندھ حکومت سے رابطہ کریں گے اور اس سلسلہ میں ہم efforts کریں گے۔ دوسرا معاملہ پنجاب' ضلع جہلم کا ہے تو اس سلسلے میں یہ جا کر انہیں یقین دہانی کرائیں کہ حکومت کیا efforts کر رہی ہے اور آئندہ ان کی ان grievances کے ازالہ کے لئے یہ کیا کرنے والے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ میں نے بالکل حقیقت پر مبنی بات کی تھی۔ انھوں نے مجھے بتایا تھا کہ ان کے ایک ساتھی کا سندھ میں قتل ہوا ہے اور اس سلسلے میں یہ نو کن بائیکاٹ کرنا چاہتے ہیں لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ انہوں نے سندھ کے سلسلے میں مجھ سے بات کی ہے تو اس بابت قطعی طور پر میری کسی صحافی سے کوئی بات نہیں ہوئی کیونکہ یہ ہمارے صوبے سے متعلقہ مسئلہ ہی نہیں تھا۔ دوسرا جو رانا صاحب نے فرمایا کہ یہ حکومت کی نااہلی ہے تو میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اپنی اپنی سوچ اور اپنا اپنا خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موجودہ حکومت کو برسر اقتدار آئے ہوئے آج تقریباً ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس ایک سال کے عرصہ کے دوران اپوزیشن کی نظر میں حکومت کی کارکردگی یہی رہی ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہتے ہیں اور ہم نے کوئی کام نہیں کیا۔ میں نے بارہا اپوزیشن سے یہ گزارش کی ہے کہ خدا کے لئے کسی وقت تعصب کی عینک کو اتار کر حقائق کا بھی سامنا کر لیا کریں۔ یہ ہر روز رات کو یہ سوچ کر سوتے ہیں کہ صبح حکومت ختم ہو جائے گی اور جب صبح ہوتی ہے تو پھر حکومت قائم ہوتی ہے۔ پھر سارا دن پالیسیاں بنتی رہتی ہیں کہ کل حکومت ختم ہو جائے گی۔ میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے

اس حکومت نے اپنا وقت پورا کرنا ہے۔ ہمیں تھوڑا سا حقیقت کا سامنا بھی کرنا چاہئے اور ایک حقیقت سامنے آ چکی ہے کہ ایک جمہوری حکومت برسر اقتدار ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ کو بھی حکومت کے ساتھ تعاون کرنا چاہئے تاکہ حکومت اپنی مدت پوری کرے اور ہم یہ بات ثابت کر سکیں کہ سیاستدان اس بات کے اہل ہیں کہ وہ اپنا tenure پورا کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس دن راجہ اعجاز صاحب کا murder ہوا تھا تو بالکل اسی دن شام کو ان کی تدفین کے بعد "خبریں" اخبار میں ایک reference رکھا گیا تھا اور وہاں پر میں خود حاضر ہوا۔ میرے ساتھ ایڈیشنل آئی۔جی تھے کیونکہ ان دنوں آئی۔جی صاحب چھٹی پر تھے۔ سمیع اللہ صاحب اور احسان اللہ وقاص صاحب بھی وہاں موجود تھے ان کے علاوہ بھی وہاں پر کافی دوست موجود تھے۔ وہاں ان سب کی موجودگی میں میں نے ایڈیشنل آئی۔جی کو یہ کہا تھا کہ اس مقدمے کی تفتیش سے ہر روز ہمیں آگاہ کیا جائے۔ آپ یقین کریں کہ اس سلسلے میں ہم نے ایک نہیں بلکہ دو ٹیمیں تشکیل دی ہیں۔ ایک ٹیم ضلع راولپنڈی پولیس پر مشتمل ہے اور دوسری ٹیم کا تعلق ضلع چکوال کی پولیس سے ہے۔ وہ دن رات اس سلسلے میں کوشاں ہیں اور جو بھی تفتیش کا outcome ہوتا ہے اس بات ہم ہر روز "خبریں" اخبار کے چیف ایڈیٹر کو آگاہ کرتے ہیں اس کی کاپی endorse کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں پر اسی فورم پر میں نے یہ گزارش کی تھی کہ حکومت کی طرف سے مرحوم صحافی راجہ اعجاز صاحب کی فیملی کے لئے امداد کے طور پر پانچ لاکھ روپے دیئے جائیں گے یعنی میں نے پانچ لاکھ روپے دیئے جانے کا اعلان کیا تھا۔ میں اس معزز ایوان میں صحافی بھائیوں کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہی ہم نے اس سلسلے میں "خبریں" اخبار کے چیف ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں گزارش کی ہے اور پریس کلب کی خدمت میں بھی گزارش کی ہے کہ آپ کوئی دن مقرر کر لیں خواہ "خبریں" اخبار میں کریں خواہ پریس کلب میں کریں آپ مرحوم صحافی کے لواحقین کو بلا لیں تاکہ جمعہ کے دن ہم ان کو حکومت کی طرف سے پانچ لاکھ کا چیک دے دیں۔ چنانچہ حکومت کی جو commitments ہیں وہ ہم پوری کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنے صحافی بھائیوں کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ راجہ اعجاز صاحب کے قاتلوں کو گرفتار کرنے کی کوششیں تیز کی جائیں گی۔ مرحوم کی فیملی کے ساتھ ہماری حکومت کی جو commitment ہے جمعہ کے دن وہ بھی پوری ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ بھی میں اپنے صحافی بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ جس مسئلے کی طرف رانا ثناء اللہ صاحب نے نشاندہی کی ہے' لیڈی ولنگڈن ہسپتال کے حوالے سے آج ہی میرے نوٹس میں آیا ہے اور میں نے پریس گیلری کے جو President ہیں ان کی موجودگی میں اور پریس کلب کے President جناب انصاری صاحب کی موجودگی میں پولیس کو ہدایت کی ہے کہ ان میں ایک ملزم nominated ہے اس کو آج ہی گرفتار کیا جائے اور باقی 15 ملزمان نامعلوم ہیں۔ میں نے یہ ہدایت کی ہے کہ جو ملزم nominated ہے اسے گرفتار کریں اور گرفتاری کے بعد اس سے تفتیش کریں کہ وہ نامعلوم ملزمان کون ہیں تاکہ ان نامعلوم ملزمان کی بھی نشاندہی کے بعد گرفتاری کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری اس یقین دہانی کے بعد ہمارے پریس کے بھائی بھی واپس تشریف لے آئیں گے اور اس معزز ایوان کو بھی میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ حکومت اپنی اس ذمہ داری سے احسن طریقے سے عہدہ برآ ہو گی اور جو بھی لوگ اس مقدمے میں ملوث ہیں ان کے خلاف انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

جناب احمد ملک، جناب سپیکر ہم یہ دعا نہیں کرتے کہ ان کی حکومت ختم ہو جائے بلکہ ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار! انھیں عقل دے' ان کو صراطِ مستقیم کا راستہ دکھا اور ان کو حق کی بات کرنے کی جرأت دے۔ ہم روزانہ یہ دعا کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ان میں یہ جرأت پیدا ہو اور یہ کہیں کہ حق کی بات یہ ہے کہ ایل۔ایف۔او ختم کیا جائے اور یہ کہیں کہ "گو مشرف گو" پھر میں اس بات کو مانوں گا کہ راجہ صاحب حق کی بات کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر صحافی ٹوکن واک آؤٹ ختم کر کے پریس گیلری میں واپس تشریف لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر، صحافی صاحبان واپس آ گئے ہیں۔ میں ان کو welcome کہتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر: میں بھی اپنے صحافی بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میری یقین دہانی پر وہ واپس تشریف لائے اور میں انھیں پھر ایک دفعہ اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جن امور کی طرف انہوں نے نشاندہی کی تھی انشاء اللہ تعالیٰ اس پر فوری طور پر عمل کیا جائے گا۔ شکریہ

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! جس طرح راجہ صاحب نے اپنے بیان میں فرمایا ہے کہ جو صحافی قتل ہو گیا ہے اُس کے لئے ہم پانچ لاکھ روپے دے رہے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ ہم عوام کے نمائندے ہیں اگر کوئی عام شہری بھی بے گناہ قتل ہو جائے تو حکومت کو چاہئے کہ اس کے ورثاء کی بھی مدد کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چونکہ یہ issue اب ختم ہو چکا ہے اس لئے اب اس پر مزید کوئی بحث نہیں ہونی چاہئے۔

تعزیت

صحافی پیر بخش بروھی کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ صحافی پیر بخش بروہی صاحب کے لئے دعا کر لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔بہتر ہے' دعا کر لی جائے۔

(اس مرحلہ پر صحافی پیر بخش بروہی کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

رانا ثناء اللہ خان ۔پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' رانا ثناء اللہ صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! جیسا کہ آپ اور پوری قوم کے علم میں ہے۔ راجہ صاحب نے ابھی فرمایا کہ اپوزیشن والے ہر روز رات کو یہ سوچ کر سو جاتے ہیں کہ صبح حکومت نہیں ہوگی اور جب اُٹھتے ہیں تو صبح حکومت ہوتی ہے۔ ہم تو ہر روز یہ سوچ کر سوتے ہیں کہ صبح حکومت ہوگی لیکن یہ ثابت تو کریں کہ ان کی حکومت ہے۔ ان کی حکومت نہیں ہے' حکومت تو اور لوگوں کی ہے۔ اس ملک پر حکومت تو فرد واحد کی ہے' جس کی ٹیم پورے ملک کو کنٹرول کر رہی ہے' جس نے اس ملک کے آئین کو یرغمال بنایا ہوا ہے'

جس نے اس ملک کے اداروں کو یرغمال بنایا ہوا ہے' جس نے پوری عدلیہ کو یرغمال بنایا ہوا ہے' اپنی ذات کا حلف اٹھوایا ہوا ہے اور خود ہی وہ اس ملک کے basic document' آئین میں ترامیم کرنے پر تلا ہوا ہے۔ یہ حکومت بنا کر تو دکھائیں۔ یہ لاہور میں جو واقعہ ہوا ہے' مجھے تو خوف ہے کہ اگر کسی دن ان کا ذہن اس طرف چلا گیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ [**********]

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ رانا صاحب نے ابھی جو الفاظ استعمال کئے ہیں انھیں کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں کوئی غیر پارلیمانی بات تو نہیں تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن سخت الفاظ ہیں اور پارلیمانی زبان کے خلاف ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! چلیں میں اپنے الفاظ کو نرم کرتے ہوئے [***] کا لفظ بیچ میں سے نکال لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے وہ تمام الفاظ جو پارلیمانی زبان کے خلاف ہیں ان سب کو حذف کر دیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس وقت ملک میں کوئی آئین نہیں ہے' کوئی rule of law نہیں ہے۔ اس وقت ملک میں طاقت کا قانون ہے' قانون کی طاقت نہیں ہے۔ کوئی معاشرہ' کوئی ملک' کوئی سوسائٹی طاقت کے قانون سے سرخرو نہیں ہو سکتی' وہ ترقی نہیں کر سکتی' طاقت کا قانون جنگل کا قانون ہے اور جنگل کا قانون معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتا ہے' معاشرے کو سدھارتا نہیں ہے۔ اس مقصد کے لئے کہ اس ملک میں good governance ہو۔ good governance ہو گی تو لوگوں کے مسائل حل ہوں گے۔ یہ

بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

بے روز گاری' یہ کرپشن' یہ جو تمام معاملات ہیں یہ صرف اور صرف اس وجہ سے ہیں کہ ملک میں good governance نہیں ہے۔ آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں کہ اگر دنیا کے کسی ملک میں without democracy good governance آئی ہو تو آپ دکھائیں۔ اگر ڈنڈے کے ساتھ' اگر فرد واحد کی مرضی سے کہ وہ جسے چاہے پکڑ لے' جسے جتنے عرصے کے لئے چاہے جیل میں بند کر لے۔ اگر اس طرح good governance ہو سکتی ہوتی' اگر اس طرح سے معاشرہ سدھر سکتا ہوتا تو چار سال سے یہاں سے کرپشن ختم ہو چکی ہوتی لیکن ایسا نہیں ہوا تو اس مقصد کے لئے کہ اس ملک میں جمہوریت ہو' اس ملک میں rule of law ہو' اس ملک میں good governance ہو' اس ملک سے بے روز گاری ختم ہو' اس ملک سے مہنگائی ختم ہو---

MR DEPUTY SPEAKER: Rana Sahib! I think this is not point of order. This is no point of order.

رانا ثناء اللہ خان، اس ملک میں طاقت کا قانون ختم ہو۔ اپوزیشن ایل۔ایف۔او پر احتجاج کر رہی ہے اور ہم اپنا احتجاج ریکارڈ کروانے کے لئے آج بھی اس اجلاس کے شروع میں ایل۔ایف۔او' فرد واحد کی حکومت اور طاقت کے قانون پر احتجاج کرتے ہیں۔ ہم اس سے متعلق ایک ٹوکن واک آؤٹ کریں گے اور اس کے بعد ہم under protest اس کارروائی میں حصہ لیں گے اور صرف اس کارروائی میں حصہ لیں گے جو پبلک کے مفاد میں ہو گی' جو پبلک کے مفاد میں کارروائی نہیں ہو گی جو سرکاری کارروائی ہو گی ہم بطور احتجاج اس کا بھی واک آؤٹ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب نے جتنی بھی تمہیدی گفتگو کی ہے اس کا انجام یہ ہونا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ چند لمحوں بعد اپوزیشن نے واک آؤٹ کرنا ہے۔ جس طرح میں نے پہلے اپنے پریس کے بھائیوں کے متعلق کہا تھا کہ انھوں نے اپنا احتجاج ریکارڈ کروانا تھا اور انھوں نے پہلے سے ہمیں بتایا تھا کہ یہ ٹوکن بائیکاٹ ہو گا تو ہمیں ذہنی طور پر اس بات کا بالکل یقین ہے کہ ابھی ہمارے بھائی باہر جائیں گے' پھر واپس آئیں گے اور یہ ایک situation کو pre-empt کر

رہے تھے اور آنے والے وقت کی تمہید باندھ رہے تھے کہ ہم نے چند لمحوں بعد یہ کرنا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ rule of law کی بات کرتے ہیں۔ کیا اس ملک میں rule of law نہیں ہے؟

معزز ممبران حزب اختلاف: نہیں ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: ہے۔

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی بات ہو رہی ہے۔ میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ He is already on a point of order. جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں ان سے یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اس ملک کی اقتصادی تاریخ کو اٹھا کر دیکھیں تو گزشتہ 8 مہینوں کے دوران اس ملک کی جو اقتصادی صورتحال بہتر ہوئی ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک میں law enforcing agencies پر لوگوں کو اعتماد تھا۔ یہاں رانا صاحب فرما رہے تھے کہ اپوزیشن روز یہ سوچ کر سوتی ہے کہ حکومت صبح ختم ہو جائے گی، whereas وہ یہ سوچتے ہیں کہ صبح حکومت ہو گی تو میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت ہے۔ اب ان کی بے بسی کا عالم یہ ہے کہ ایک طرف تو یہ حکومت کے خاتمے کی دعا مانگتے ہیں، جمہوریت ہونے کے باوجود جمہوریت کی بحالی کی دعا مانگتے ہیں۔ اب انھیں کون سمجھائے کہ یہ اسی جمہوریت کا نتیجہ ہے کہ آپ آج اس ایوان میں موجود ہیں۔ اگر جمہوریت نہ ہوتی تو آپ اس ایوان میں کیسے موجود ہوتے؟ یہ بھی تاریخ کا ایک حصہ ہے کہ جب موجودہ انتخابات ہوئے تو انتخابات کے بعد جب حکومت سازی کی بات ہو رہی تھی تو وہی لوگ جنھیں آج یہ لوگ کہتے ہیں کہ حکومت ان کے ہاتھ میں ہے، یہ ان کے پاس جاتے رہے ہیں، اپنی حکومت بنانے کے لئے بات کرتے رہے ہیں اور میں آج بھی یہ کہتا ہوں کہ اگر حکومت انھیں دے دی جائے تو rule of law بھی ہے، good governance بھی ہے اور سب کچھ ہے لیکن میں ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم روز پڑھتے ہیں کہ فلاں صاحب آ رہے ہیں، فلاں صاحبہ آ رہی ہیں۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ خدا کے لئے اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹی کو اتاریں۔۔۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ہم تین سال سے پڑھ رہے ہیں کہ آ رہے ہیں' آ رہے ہیں اور ایک دن وہ آئے گا کہ وہ آئیں گے تو پھر بھی سب کو پتا چل جائے گا کہ کیا ہوا ہے؟ اس لئے میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ موقع دیا ہے' اگر عوام نے آپ کو منتخب کر کے بھیجا ہے تو پھر اپنے وہ فرائض ادا کریں جن کے لئے لوگوں نے منتخب کر کے آپ کو بھیجا ہے۔ یہاں پر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ عوام نے قطعی طور پر ہمیں منتخب کر کے اس لئے نہیں بھیجا کہ ہم جو بجٹ کے دوران کرتے رہے ہیں' اپوزیشن نے جو چارج شیٹ لگائی تھی میں نے اس کے جواب میں بھی یہ کہا تھا کہ پورے بجٹ میں اپوزیشن کی طرف سے کوئی contribution نہیں تھی اور انھوں نے عوام کے exchequer سے لاکھوں روپے لئے اور اس کے بعد اسی بجٹ کے حوالے سے جو فیصلے ہوئے آج وہ ثمرات بھی حاصل کر رہے ہیں لیکن اجلاس کی کارروائی میں ان کی کوئی contribution نہیں ہے۔ یہ قابل افسوس بات ہے۔۔۔

محترمہ نشاط افزا، پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ ہاؤس میں بیٹھیں۔ اس وقت رانا ثناء اللہ صاحب نے بات کی اور اب رانا آفتاب صاحب بات کرنا چاہ رہے ہیں اور بھی کوئی دوست بات کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کریں۔ اپنی بات کریں ہمارا جواب سنیں اس کے بعد ہاؤس کی کارروائی میں contribute کریں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ اپنی بات ختم کر کے بیچ بجاتے ہوئے باہر چلے جائیں گے۔ باہر نہ جائیں ہاؤس میں رہیں اور حقائق کو face کریں۔

محترمہ نشاط افزا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' پہلے محترمہ بات کر لیں۔

محترمہ نشاط افزا، جناب سپیکر! میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے بڑی تگ و دو کے بعد مجھے وقت دیا۔ I am very thankful to you

ظالم رکھیو مجھے اس تلخ نوائی سے معاف
آج کچھ دل میں میرے درد سوا ہوتا ہے

جناب سپیکر! ابھی ہمارے قائدین ایل۔ایف۔او پر بات کر رہے تھے تو میں انتہائی شرمندہ ہو کر آپ کو یہ بات بتانے لگی ہوں کہ میں نے انڈیا کی خبریں سننے کے لئے ایسے ہی ٹی وی کھولا All India---

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ بازی)

آپ میری بات سنیں۔ یہ ہائے ہائے کرنے کی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ محترمہ کو بات کرنے دیں۔ جی، محترمہ فرمائیے!

محترمہ نشاط افزا: جناب سپیکر! ہماری جو اسلامی کانفرنس ہوئی ہے۔۔ اگر آپ جمہوری عمل کی بات کرتے ہیں تو بات سننے کا حوصلہ رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کو in order کریں۔ اگر محترمہ کو بات نہیں کرنے دی جائے گی تو پھر ہم بھی ہاؤس کی کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ بول رہی ہیں اور میں نے ان کو ٹائم دیا ہوا ہے۔ House in order ہے۔ آپ بیٹھیں، محترمہ بول رہی ہیں۔ جی، محترمہ فرمائیے!

محترمہ نشاط افزا: جناب سپیکر! ابھی جو ہماری اسلامی کانفرنس ہوئی ہے۔ اس میں ہم نے جمہوریت کا issue اٹھایا تو وہاں پر واجپائی صاحب نے فرمایا کہ پاکستان کس منہ سے کشمیر میں انتخابات کی بات کرتا ہے جبکہ ان کے اپنے ملک میں جمہوریت نہیں، جمہوری حکومت نہیں، جو مارشل لاء کی بندوق کی نوک پر بیٹھ کر حکومت چلا رہے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب والا! آپ کچھ بھی کہیں، تعصب نہیں ہونا چاہئے۔ آپ کو حقائق کا سامنا کرنا چاہئے۔ اس کی بات حقیقت پر مبنی تھی۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: This is not a point of order

محترمہ نشاط افزا: پلیز! میری بات سن لیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ بی بی، آپ فرمائیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ: شکریہ، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو راجہ بشارت صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ہیڈ ورکس

آنے کی بات کرتے ہیں اور وہ واپس نہیں آتے ہیں۔ میں معزز ایوان کے علم میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ جب ہمارے لیڈروں کے واپس آنے کی بات ہوتی ہے تو چوبیس گھنٹے ان کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں اور یہ ان کوششوں میں لگ جاتے ہیں کہ کس طرح سے ان لیڈروں کو باہر رکھا جائے اور ان کو ملک میں نہ آنے دیا جائے۔ اسی خوف سے ہی آپ اندازہ لگالیں کہ وہ کتنے پاپولر لیڈر ہیں اور وہ عوام کے دلوں میں بستے ہیں۔

جناب سپیکر! آج میں اس معزز ایوان کے علم میں ایک اور بات لانا چاہتی ہوں کہ اقتصادی صورت حال کی بات ابھی راجہ بشارت صاحب نے کی تو میرے علم میں بھی یہ بات ہے اور یہ ریکارڈ کی بھی بات ہے۔ یورپی یونین کی پارلیمنٹ نے ایک بہت بڑی گرانٹ جو پاکستان کی یوتھ کے لئے' نوجوانوں کے روزگار کے لئے' ان کی بہتری کے لئے مختص کی تھی لیکن وہ رقم صرف اس وجہ سے پاکستان کو release نہیں ہو سکی کہ پاکستان میں صحیح معنوں میں جمہوریت اس وقت رائج نہیں ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی' محترمہ فرزانہ راجہ!

محترمہ فرزانہ راجہ: جمہوریت اس وقت رائج نہیں ہے اور اب بھی آرمی کی حکومت ہے۔ آج اسی وقفہ سے اندازہ لگائیں۔ جو کچھ پہلے دن ہوا اور یہ اسی بات کی کڑی ہے جیسا کہ اس گاڑی کو روکا گیا جس گاڑی کے کالے شیشے تھے اور جو سپاہی یا سارجنٹ اپنے فرائض وہاں پر سر انجام دے رہا تھا' نہ صرف اس کو برا بھلا کہا گیا بلکہ اس کے ساتھ بد تمیزی بھی کی گئی اور اس کے فرائض سر انجام دینے میں نہ صرف رکاوٹ ڈالی گئی بلکہ اس کی insult بھی کی گئی اور اس کو ملازمت سے معطل کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ وہاں کے ایس۔ایچ۔او اور اے۔ایس۔پی کو بھی ٹرانسفر کر دیا گیا۔ یہ کونسا قانون ہے؟ کس ملک کا قانون ہے کہ کچھ لوگ جو ایک مراعات یافتہ طبقہ ہے' جو فوج ہے' تمام قانون ان کے لئے معاف ہیں۔ وہ کالے شیشے کیا' نیلے شیشے کیا' پیلے شیشے چڑھالیں ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر ایک عام آدمی کی گاڑی پر یہ شیشے ہوں تو اس کی گاڑی بھی ضبط ہو جائے گی اور اس کے بعد بھی اس کو problems face کرنے پڑیں گے۔ خدا کے لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ قانون کو سب کے لئے برابر ہونا چاہئے۔ پرائم منسٹر سے لے کر ایک عام شہری تک سب قانون کی نظر میں برابر ہونے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ بی بی۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ سب سے پہلے قلیل المہلت سوال ہے۔

قائد حزب اختلاف ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، ٹھیک ہے' پہلے قائد حزب اختلاف بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے آج بات کرنے کا ٹائم دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، ہم تو آپ کو ہمیشہ ٹائم دیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: آج چونکہ ابھی آپ نے وقفہ سوالات announce کر دیا تھا۔ اس کے بعد ٹائم دیا اس لئے میں آپ کا زیادہ ممنون ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جی' فرمائیے۔

قائد حزب اختلاف، میں اس بات کی طرف پورے ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ مجھ سے پہلے بھی چند ممبران نے اس پر بات کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ راجہ صاحب نے ابھی کہا کہ ہماری حکومت آئینی' قانونی حیثیت سے اپنے تقاضے پورے کر رہی ہے اور ہم بڑی اچھی طرح حکومت کر رہے ہیں۔ مجھے تو پچھلے دنوں وزیراعلیٰ صاحب کے یہ بیانات پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ پچھلے دنوں وزیراعلیٰ صاحب نے دورے شروع کئے اور کہا کہ ہم rule of law لاگو کریں گے۔ اس ملک میں آئین اور قانون کی بالادستی کریں گے لیکن ان کی بات صرف دوروں تک محدود رہ گئی کیونکہ جب کوئی قانون ساز ادارہ قانون بناتا ہے تو اس کی پاسداری یا اس کی رکھوالی یا اس پر عملدرآمد کے لئے جو ادارے موجود ہوتے ہیں وہی اس پر کام بھی کرتے ہیں لیکن کتنی عجیب بات ہے کہ ایک سارجنٹ' مجھے تو اس بات کی بھی بہت خوشی ہے کہ معزز حکومتی اراکین نے جن کے بیانات میں نے اخبارات میں دیکھے' سب نے اس واقعہ کی مذمت کی۔ میں چاہوں گا کہ اگر rule of law کی بات کرنی ہے تو پھر اس سے زیادہ معزز ایوان پنجاب میں اور کوئی نہیں۔ آپ ہی لوگ ہیں جو قانون بناتے ہیں۔ آئیے! اس قانون کی پاسداری کرنے والے کو کم از کم ہم معطل نہ کرتے' اس کو انعام دیتے اور ان لوگوں کو جو اپنے آپ کو اس ملک میں قانون سے مبرا سمجھتے ہیں ہم کسی ادارہ کی بھی بات نہیں کرتے لیکن چند شخصیات جو ہر ادارے میں اپنی ذات کی خاطر اپنے آپ کو قانون سے بالاتر سمجھتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ شاید قانون کو ہاتھ میں لینے سے یا قانون کا احترام نہ کرنے سے ان

کی کوئی بڑائی ہوگی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہم سب شامل ہیں۔ اگر آج ہم اس صوبے میں قانون کی حکمرانی نہیں کروا سکتے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا اس ہاؤس میں بیٹھنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ ہم سے تو اچھا وہ ہاؤس ہے' میرے معزز مہمان دوست' مہمان اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اگر ہم اس روش پر چل پڑے۔

آوازیں: مہمان کون ہے؟

قائد حزب اختلاف: میں مہمان کا لفظ اس لئے استعمال کر رہا ہوں کہ اگر ہم اس روش پر چل پڑے اور قانون کی پاسداری نہ کی تو ہمیں لوگ مہمان ہی سمجھیں گے۔ ہمیں اپنے آپ کو مہمان ہی سمجھنا چاہئے کیونکہ ہم نے یہاں پر مستقل تو نہیں بیٹھنا۔ ہماری اور اس ہاؤس کی کارکردگی اس ہاؤس کے باہر بیٹھی صوبے کی 8 کروڑ عوام دیکھ رہی ہے۔ اگر وہ یہ دیکھیں گے کہ ہم نے تو ان کو اس لئے منتخب کر کے بھیجا تھا کہ یہ آئین اور قانون کی پاسداری کریں گے لیکن ایک غریب کانسٹیبل جس نے اپنے اصولوں اور قانون کی پاسداری کرتے ہوئے اگر کسی جرنیل کی گاڑی روکی ہے تو ابھی راجہ صاحب آئین اور قانون کی پاسداری کی بات کر رہے تھے تو میں تو یہ کہوں گا کہ ایک جرنیل کے ڈرائیور نے آپ کی حکومت کی حیثیت بتا دی ہے---

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم' شیم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر۔ جی' قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف: جب اس کو روکا گیا اور شیشے اتارنے کی کوشش کی گئی تو ایس۔پی کا تبادلہ کر دیا گیا۔ ہمیں خوشی ہوتی اور ہم نے پہلے دن بھی آپ سے کہا تھا کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب آپ کی اور آپ کی پوری ٹیم کی' آج بھی ہم آپ کو حمایت کا یقین دلاتے ہیں۔ میں مخالفت برائے مخالفت نہیں کرنا چاہتا۔ میں آپ پر تنقید نہیں کرنا چاہتا لیکن جو واقعہ ہوا ہے اس میں مجھے بتائیے کہ اگر کاش وزیر اعلیٰ صاحب اور ان کی کیبنٹ اس دن کی طرح' میں آپ کو اس دن کی بھی مبارک باد دیتا ہوں کہ جس دن اسلام آباد میں آپ لوگوں نے کیبنٹ میٹنگ کی لیکن دکھ اس بات کا بھی ہے کہ ایک گریڈ اکیس یا بائیس کے افسر کو ساتھ کیبنٹ میں بٹھا کر کیبنٹ میں preside کرایا گیا۔ اگر سامنے بٹھا کر briefing لے لیتے تو اور بات ہوتی لیکن اس کو وہاں پر بٹھا کر' پھر بھی خوشی اس بات کی ہوئی ہے کہ آپ میں سے بیشتر وزراء نے' آپ

ہمارے بھائی ہیں وہ آواز بلند کی جو پوری قوم کی آواز تھی کہ نیب آج صرف اور صرف سفر میں وزیر بنانے کے لئے کام آ رہا ہے۔ مجھے خوشی ہوئی کہ آپ میں سے کچھ وزراء نے یہ بات کی کہ نیب کا ادارہ جو ہے صرف حکومت کو چلانے کے لئے کام آ رہا ہے لیکن میرے بھائیو! آج ایک کانسٹیبل کے ساتھ جو ہوا ہے اگر آپ قانون کی پاسداری نہیں کریں گے تو کوئی بھی نہیں کرے گا۔ میں on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ آئیے! ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائیں۔ راجہ بشارت صاحب کو اس کا سربراہ بنائیں اور بلائیں اس جرنیل کو اس ہاؤس میں۔ بلائیں اس کانسٹیبل کو' بلائیں اس ڈرائیور کو اور کریں یہاں پر فیصلہ کہ اس ملک میں قانون کا راج ہوگا یا فرد واحد کا یا چند افراد کا راج ہوگا جو اس ملک میں اپنے پاؤں تلے قانون کو روندنا چاہتے ہیں۔

میں سپیکر صاحب! پھر آپ کا ایک دفعہ مشکور ہوں لیکن میں ایک دفعہ پھر ایوان کے floor پر حکومت کو یقین دلاتا ہوں کہ writ of the Government کے لئے اگر آپ ہماری مدد چاہیں گے ہم ہر طرح سے آپ کا ساتھ دیں گے لیکن کاش! پڑا جو ہے وہ اس کی طرف رکھیے کہ جو قانون کے لئے اپنی ذمہ داری نبھاتا ہے۔ کاش! اس کو ہتھکڑیاں نہ لگائی جاتیں اور اگر پیش کرنا تھا تو ان کے آگے نہ پیش کیا جاتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے قانون کی دھجیاں تو جو بکھری ہیں سو بکھری ہیں لیکن ہماری عوام کا اعتماد مجروح ہوا ہے۔ آپ دیکھیے کہ آپ کی اپنی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ یہ کہہ رہی ہے' میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں ان کو کہ انہوں نے اتنی جرأت کی ہے کہ اس کے خلاف انہوں نے قرار داد پاس کی ہے لیکن آپ کا ہاؤس تو فیصلہ کرنے والا ہاؤس ہے۔ قرار داد کی آپ کو تو ضرورت نہیں ہے۔ آپ فیصلہ دیجیے اور جو مجرم ہے' جو ملزم ہے اس کو کیفر کردار تک پہنچائیے تاکہ آنے والی نسلیں یہ کہہ سکیں کہ پہلے جمہوریت جیسی بھی آئی تھی' کم از کم قانون کی پاسداری کرنے والے لوگ تو اس میں بیٹھے تھے۔ آج میں اس ڈسٹرکٹ اسمبلی کے ساتھ ساتھ ان وکلاء بھائیوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس کو ہائی کورٹ میں بلایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج ہم اس واقعہ کو درگزر کریں گے' آج ہم قانون کی پاسداری نہیں کریں گے تو کل معاف کیجیے گا آپ جتنے مرضی احکامات جاری کرتے رہیں' جو مرضی احکامات صادر فرماتے رہیں آپ کی کوئی نہیں سنے گا۔ کوئی بھی فرض شناس افسر اپنی فرض شناسی اور اپنے فرض سے اس لئے حق ادا نہیں کرے گا کہ کہیں اس کو بھی ہتھکڑیاں لگا کر پیش نہ کر دیا جائے۔ میری صرف اتنی استدعا ہے کہ اس کو

مخالفت برائے مخالفت نہ سمجھیے۔ اس پر سوچیں' مجھے توقع ہے کہ میرے بعد ضرور کوئی آپ میں سے بھی اٹھ کر اس پر بات کرے گا اور میں ایک دفعہ پھر یہ کہوں گا کہ اگر آج ہم آئین اور قانون کی جو کہ آپ کے دائرہ اختیار میں ہے چلیں ایل۔ایف۔او کا مسئلہ آپ کہتے ہیں کہ سنٹر کا ہے۔ ٹھیک ہے۔ ہم بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں اور یہ اسی لئے ہوتا ہے میرے بھائی کہ جب ایل۔ایف۔او کے ذریعے آپ کسی کو اختیارات دے دیں اور جب اپنے اختیارات بھی آپ ان کو دے دیں' نہ پولیس آرڈر میں اور نہ لوکل باڈیز آرڈیننس میں آپ ترمیم کر سکتے ہیں' پھر اس کے بعد وہ پولیس کے ساتھ جو مرضی کریں گے جو ان کے اوپر بیٹھے ہیں تو میں اپنے بھائیوں سے استدعا کروں گا کہ اس کو مخالفت برائے مخالفت نہ سمجھیں۔ میں وزیراعلیٰ صاحب سے اس پورے ہاؤس کی طرف سے یہ کہوں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب یا تو یہ لیکچر دینا بند کر دیں کہ good governance ہوگی اور میں ہر جگہ rule of law لاگو کروں گا اور اگر نہیں تو کم از کم اس پورے عملے کو جس کو آپ نے معطل کیا ہے ان کو بحال کریں اور rule of law کو لاگو کریں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں ریکارڈ کی درستی کے لئے صرف دو تین گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ تین چار دن سے ایک معاملہ اخبارات کی زینت بنا ہوا ہے اور یہ ایک کانسٹیبل کے حوالے سے ہے کہ اس نے کالے شیشوں والی گاڑی کو روکا اور پھر اس کے بعد جو بھی صورتحال پیدا ہوئی۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس مسئلے کو once for all ختم کرنے کے لئے میں چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی version سامنے آنی چاہئے اسی لئے میں وہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس معزز ایوان اور بالخصوص قائد حزب اختلاف کو یقین دلاتا ہوں اور ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ میں اس ایوان میں on oath من و عن صحیح واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں قطعی طور پر کوئی مبالغہ آرائی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ جس گاڑی کو روکا گیا اس گاڑی کے شیشے کالے نہیں تھے۔

(قہقہے)

میں یہ بات آپ کی تسلی یا تشفی کے لئے نہیں کر رہا بلکہ میں وہ بات عرض کر رہا ہوں۔۔۔۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! rule of law کی بات ہو رہی تھی کہ آئین پاکستان میں یہ بہت واضح ہے کہ There should not be any discrimination. it should be based on equality and justice جیسے یہ rule of law کے بارے میں فرما رہے ہیں۔ اگر وہاں پر ایسی بات نہیں تھی تو This House can form a committee It is prob into it. اس میں ہم صحیح بات کر سکتے ہیں۔ اس سے تو سارا مسئلہ ہی حل ہو جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! issue کون سا ہے جس پر ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جیسے قائد حزب اختلاف نے کہا ہے کہ Police Order 2002 and Local Government Ordinance have gone to the Schedule VI جب یہ Schedule VI میں چلا گیا ہے تو this Assembly is not empowered to amend it or take any action Now the Police is under the direct control of Federal Government جب ایک چیز ان کے کنٹرول میں رہی ہی نہیں ہے تو rule of law or writ of Government establish ہو ہی نہیں سکتی ہے۔ اب یہ تو کہتے ہیں کہ اس میں issue کیا ہے تو یہ اخبارات میں ایسے ہی تو نہیں آ رہا ہے issue is very simple کہ ایک کانسٹیبل کا گناہ صرف یہ تھا کہ اس نے حکومت کرنے والے لوگوں کی گاڑی چیک کی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ نہیں کی گئی۔ Let the committee to prob into it کیونکہ اس وقت یہ ایک national issue بن چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لاء منسٹر قائد حزب اختلاف کی طرف سے اٹھائے گئے سوال کا جواب دے رہے ہیں۔ اس کے بعد یہ باتیں ہوں گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں کیا عرض کروں۔ ادھر سے ہی کہتے ہیں کہ writ of the Government نہیں ہے۔ پولیس ہمارے ماتحت نہیں رہی، ہم کر کچھ نہیں سکتے تو پھر کمیٹی بنا کر کیا کریں گے؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ اسی طرح ہے کہ آپ ایک Adjournment Motion لیتے ہیں' اسے take up کرتے ہیں' آپ time fix کر دیتے ہیں۔ دو گھنٹے بحث ہوتی ہے اور fruitless ہے۔ At least we will apprise the people what is the actual situation? They have confidence in the elected people We have come through an electoral process We have not been selected.

یہ رول کی بات کرتے ہیں۔ یہ 33% عورتوں کو لائے ہیں لیکن کیبنٹ میں ایک کو بھی نہیں لے کر آئے ہیں۔ What is this? Is it justice This is no equality یہ ایل۔ ایف۔ او کو تو مانتے ہیں مگر خواتین کو ان کا حق بھی نہیں دیتے ہیں۔ آپ ایک کمیٹی بنائیں۔ It will give you what has exactly happened

MR DEPUTY SPEAKER. Let the Law Minister give the reply After that we will take a decision.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ میں اپنے بھائیوں کی بات کہاں تک مانوں؟ یہ ابھی کہہ رہے تھے کہ ہم ایل۔ایف۔او کو نہیں مانتے۔ یہ بالکل نہیں مانتے اور 10 دن پہلے اسی ایل۔ایف۔او کے People Presentation Act کے تحت انہوں نے اپنے گوشوارے جمع کروائے ہیں۔ یہ گوشوارے جمع نہ کرواتے۔ اگر یہ ایل۔ایف۔او کو نہیں مانتے تو کیوں گوشوارے جمع کروائے ہیں؟ ہم ان کی کس بات کا جواب دیں؟ کوئی اصول' قاعدے یا قانون کی بات ہو تو ہم جواب دیں۔ اس اسمبلی کا ممبر بننے کے لئے جس قانون کا سہارا لیا جاتا ہے وہ ایل۔ایف۔او ہے۔ اس کے تحت تو ہم تیار ہیں لیکن ایل۔ایف۔او کو ہم نہیں مانتے۔

جناب سپیکر! میں نے گزارش کی تھی کہ میں ریکارڈ کی درستی کے لئے دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ جس گاڑی کو روکا گیا اس کے شیشے کالے نہیں تھے۔ اس کی سامنے والی wind screen پر 8/9 انچ کی ایک کالی پٹی تھی۔ وہ سامنے سے کانسٹیبل کو نظر آئی' کانسٹیبل نے گاڑی کو روکا تو ڈرائیور نے کانسٹیبل کو بتایا کہ چونکہ گاڑی کے کالے شیشے نہیں ہیں آپ نے مجھے کیوں روکا؟ اس نے

کہا کہ سامنے سے یہ پٹی اتار دیں۔ ڈرائیور نے کہا کہ قانون کے تحت اس پٹی کی ممانعت نہیں ہے۔ میرے سارے دوست بھی میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ بعض گاڑیوں میں factory fitted بھی وہ پٹی آ رہی ہے اور بعض گاڑیوں میں پیچھے والا شیشہ بھی factory fitted black printed glasses میں آ رہا ہے۔ اس لئے وہ قانون کی زد میں نہیں آتا تھا لیکن اس کے باوجود کانسٹیبل اس بات پر بضد تھا کہ میں نے یہ پٹی اتارنی ہے۔ ڈرائیور نے اسے یہ بھی بتایا کہ اس وقت خواتین گاڑی میں موجود ہیں اس لئے برائے مہربانی آپ مجھے مہلت دے دیں میں یہ اتار دوں گا۔ اس نے کہا نہیں یہ میں نے خود اتارنی ہے۔ جب اس نے وہ پٹی اتارنے کی attempt کی تو وہاں پر ان دونوں کے درمیان جھگڑا ہوا۔ یہ دو اداروں کی بات نہیں ہے۔ یہ ایک individual کا غیر ذمہ دارانہ فعل تھا جس کے نتیجے میں یہ ساری غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس صوبے کا کوئی بھی ادارہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے تو یہ قطعی طور پر غلط ہے۔ تمام ادارے، تمام اشخاص اس قانون کے تحت اس بات کے پابند ہیں کہ ان کی گاڑیوں کے شیشے کالے نہیں ہوں گے۔ آج تک حکومت پنجاب نے as an institution کسی ادارے کو اس بات کی exemption نہیں دی ہے ماسوائے چند ایک ان کیسوں کے کہ جو medical grounds پر ہوم ڈیپارٹمنٹ کو درخواست دی گئی اور ہوم ڈیپارٹمنٹ نے وہاں کوئی exemption دی ہو لیکن میں اس کی صحیح تعداد بتانے سے قاصر ہوں، وہ بھی کوئی 2/3 کیس ایسے ہو سکتے ہیں اس سے زیادہ وہ بھی نہیں ہیں لیکن ایک بات میں بالکل واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں کانسٹیبل کی زیادتی تھی۔ ویسے بھی ادارے سب کے لئے قابل احترام ہیں۔ اگر کسی ادارے کا ایک باوردی شخص آپ سے یہ کہتا ہے کہ آپ تھوڑی مہلت دے دیں میں اتار دوں گا تو اسے اس بات کو تسلیم کرنا چاہئے تھا نہ کہ اسے پیٹنا چاہئے تھا اور وہ بھی خواتین کی موجودگی میں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ کسی کے ساتھ بھی ہوتا تو اس کا ردعمل کوئی اچھا نہیں ہونا تھا۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک کانسٹیبل کا غیر ذمہ دارانہ فعل تھا جس کی وجہ سے یہ ساری صورتحال پیدا ہوئی لیکن اگر ہم اس معاملے کو بلاوجہ کوئی issue بنانا چاہتے ہیں تو وہ ایک علیحدہ بات ہے لیکن اس مسئلے میں حکومت کی بالکل واضح پالیسی ہے کہ ہم نے کسی کو کوئی exemption نہیں دی کیونکہ قانون کی نظر میں سارے ادارے برابر ہیں۔

جناب سپیکر! میرے بھائی نے دوسری بات کیبنٹ میٹنگ کے حوالے سے کی تو کیبنٹ

میٹنگ کی پروسیڈنگز secret ہوتی ہیں until and unless گورنمنٹ اس سلسلے میں کوئی اپنا موقف نہ دے۔ کیبنٹ میٹنگ میں جو بھی بات ہوتی ہیں سمجھتا ہوں کہ وہ کسی ادارے پر کوئی تنقید نہیں تھی۔ اگر یہی بات لے لی جائے کہ اگر وہ کانسٹیبل غیر ذمہ دارانہ حرکت نہ کرتا تو کیا یہ بات rule of Law کو ثابت نہیں کرتی تھی کہ ایک کانسٹیبل ایک جرنیل کی گاڑی کو روک رہا ہے۔ یہ "rule of Law" کی بات تھی لیکن اگر وہ اپنی حدود سے تجاوز نہ کرتا۔ اس کانسٹیبل نے اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے وہ مجرمانہ فعل کیا لیکن جہاں تک cabinet decisions کا تعلق ہے وہ کیبنٹ میں جو کچھ ہوا وہ we are very clear about that اور اس میں خدانخواستہ کسی پر کوئی تنقید نہیں کی گئی تھی لیکن میں اپنے بھائیوں سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم تھوڑا سا ایک ذمہ داری کا ثبوت دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم بہتر طور پر اس ایوان کے ماحول کو آگے بڑھا سکتے ہیں اور بلاوجہ ایک non Issue کو issue بنانا میں سمجھتا ہوں کہ کسی طرح مناسب نہیں ہے اور اس ایوان کا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

جناب سپیکر! محترمہ ہماری ہیلتھ کی پارلیمنٹری سیکرٹری ہیں' انہوں نے وقفہ سوالات کے جواب دینے تھے۔ آپ نے وقفہ سوالات شروع کر دیا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ گزرنے کو ہے اور ابھی تک ایک سوال بھی take up نہیں ہوا۔ ہم non issue کی بحث میں پڑے ہوئے ہیں۔ ابھی یہ ایل۔ایف۔او' ایل۔ایف۔او کرتے ہوتے چلے جائیں گے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں sincerity کی بات یہ ہے۔ ابھی میرے بھائی پیچھے سے کھڑے ہو کر بات کر رہے ہیں۔ انھوں نے پرسوں یہاں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی اور میں جواب دینے لگا تو میرے خیال میں یہ اس وقت مرغ میں گھوم رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے اگر عوام نے ہمیں منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے تو جس کام کے لئے بھیجا ہے وہ ہمیں کرنے دیں۔ 35/40 کے قریب سوالات ہیں۔ ان 35/40سوالات کو tabulate کرنے میں حکومت کے کم از کم لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں اور ہم کس بحث میں پڑے ہوئے ہیں؟ یہاں پر ابھی حزب اختلاف کے ارکان کھڑے ہو کر ایل۔ایف۔او کے خلاف

نعرے لگائیں گے اور باہر چلے جائیں گے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ میں نے آپ کو ایک گھنٹے کا کافی ٹائم دے دیا ہے۔ اس پر کافی سیر حاصل بحث ہو چکی ہے۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! وزیر قانون نے بات کی ہے کہ اپوزیشن non issue کو issue بنا رہی ہے اور اس معاملے میں جو issue ہے اس کی طرف وہ نہیں گئے۔ وہ ادھر ہی گھومتے رہے کہ گاڑی کے شیشے کالے نہیں تھے، اوپر پٹی لگی ہوئی تھی، پٹی اتارنے کے لئے کہا۔

جناب سپیکر! ہم قطعی طور پر پولیس کانسٹیبل کے اس رویے کو، اگر موقع پر ایسا ہوا ہے کہ اس گاڑی میں فیملی بیٹھی تھی جسے اس نے روکا اور کہا کہ کالے شیشے ہیں، ان کو اتار دو۔ اگر کالے شیشے تھے تو پھر بھی ٹھیک ہے، اگر نہیں بھی تھے تو ہم پولیس کے رویے کو defend نہیں کر رہے اور ہم قطعی طور پر یہ بات نہیں کہتے کہ کسی بھی معزز شہری کی یا کسی آفیسر کی گاڑی جا رہی ہو اور اس کے ساتھ کوئی پولیس کانسٹیبل یا کوئی پولیس اہلکار misbehave کرے۔ اس میں بات اور ہے۔ بات یہ ہے کہ پولیس کانسٹیبل نے موقع پر جو بھی نامناسب رویہ اپنایا، ہم اس کو قطعی طور پر defend نہیں کرتے لیکن جو اس نے نامناسب رویہ اپنایا تھا اس کی سزا اگر اسے قانون کے مطابق دی گئی ہے تو وزیر قانون صاحب پھر اس ملک میں واقعی rule of law ہے اور اگر اسے قانون کے مطابق سزا نہیں دی گئی تو پھر آپ یہاں پر آج یہ تسلیم کریں کہ اس ملک میں rule of law نہیں ہے۔ اس ملک میں طاقت کا قانون ہے۔ اس ملک میں جنگل کا قانون ہے۔

جناب سپیکر! آج آپ دیکھیں کہ ایک طرف پولیس کانسٹیبل ہے اور دوسری طرف حکومتی جنرل صاحب ہیں اور عوام کس کے ساتھ ہیں، لوگ کن کی بات کر رہے ہیں؟ انھوں نے اداروں کی بات کی ہے۔ ہم اپوزیشن والے اداروں کے حق میں ہیں، ہم فوج کا بطور ادارہ احترام کرتے ہیں، ہم فوج کے قطعاً خلاف نہیں ہیں لیکن ہم فوجی حکومت کے خلاف ہیں۔ ہم فوج کے جرنیلوں کو سلام پیش کرتے ہیں لیکن وہ جو

حکمران جرنیل ہیں' جو کرکٹ جرنیل ہیں' جو سکواش جرنیل ہیں' جو ہاکی جرنیل ہیں' جن کے ذمے جو کام ہے وہ نہیں کرتے' ہم ان کے خلاف ہیں۔ ہم فوجی حکومت کے خلاف ہیں' ہم بطور ادارہ فوج کے خلاف نہیں ہیں۔ ہم ان کا احترام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آپ اسی ایک واقعے کو لے لیں' اسی ایک واقعے سے یہ فیصلہ ہو جائے گا کہ اس ملک میں rule of law ہے یا اس ملک میں جنگل کا قانون ہے؟ اس پولیس کانسٹیبل کی شکایت اس کے ایس۔ایچ۔او سے یا اس کے حلقہ ڈی۔ایس۔پی سے یا ایس۔پی سے ہونی چاہئے تھی اور وہ اسے suspend کرتا۔ ٹھیک ہے اگر اس نے اس سے زیادہ تجاوز کیا تھا تو اس کے خلاف پرچہ درج کیا جاتا' اسے ہتھکڑی بھی لگائی جا سکتی تھی۔ راجہ صاحب قانون یہ ہے' rule of law یہ ہے کہ اسے عدالت میں پیش کرتے' اسے حوالات میں بند کرتے لیکن اسے پیش کہاں پر کیا گیا ہے؟ آپ پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ rule of law ہے۔ یہ rule of law نہیں ہے۔ یہ جنگل کا قانون ہے' یہ طاقت کا قانون ہے۔ اس پر تمام ادارے' تمام مکاتب فکر' اپوزیشن اور تمام لوگ بھی خلاف ہیں۔ ان کی اپنی ڈسٹرکٹ اسمبلیوں نے قراردادیں دی ہیں لیکن [**********] کہ یہ خاموشی سے بیٹھے ہوئے ہیں اور خواہ مخواہ defend کئے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ الفاظ حذف کئے جاتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ وقفۂ سوالات شروع کیا جائے۔ اگر ہم اسی بحث میں پڑے رہیں اور انھیں اس بات کا بہت افسوس تھا تو یہ تحریک التوائے کار لے آتے اور ہم اس پر بات کر لیتے۔ اس پر حکومت بھی اپنا مؤقف پیش کر دیتی۔ جب میں نے حکومت کا ایک مؤقف دے دیا ہے تو اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ بات کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ میں نے واضح طور پر کہا ہے کہ جو بھی حرکت اس کانسٹیبل نے کی ہے۔ اگر اس نے قانون اور ضابطے کے مطابق کی ہے تو قانون اور ضابطے کے مطابق ہی اس پر کارروائی کی جائے گی اور ماورائے قانون اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ ابھی تو اس کو صرف suspend کیا گیا ہے۔ یہ لفاظی کہ ہتھکڑی لگا کر

بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کہاں پیش کیا گیا ہے؟ عدالت میں نہیں کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہئے اور اگر آپ اس ایوان کی کارروائی کو آگے چلانا چاہتے ہیں تو وقفہ سوالات شروع کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، انھوں نے جواب نہیں دیا۔ ہم جنگل کے قانون کے خلاف احتجاج کرتے ہیں اور واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نعرہ بازی کرتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! وقفہ سوالات شروع کروا دیا جائے کیونکہ وزیر قانون نے اتنی زیادہ درخواست کی ہے کہ وقفہ سوالات کا وقت ہے اور پارلیمانی سیکرٹری صحت نے اور میں نے بھی تمام تیاری کی ہوئی ہے۔ ہماری آواز باہر تک بھی پہنچے گی، جس mover کو اگر خواہش ہو گی تو وہ ہاؤس میں خود ہی تشریف لے آئیں گے۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ براہ مہربانی وقفہ سوالات کو شروع کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ ایک دفعہ اپوزیشن کے حضرات کو بلانے کے لئے درخواست کی جائے۔ اس کے بعد پھر شروع کیا جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ گزارش کی تھی کہ یہ اس بات کی پیش بندی تھی کہ انھوں نے واک آؤٹ تو کرنا تھا لیکن میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اپوزیشن صحیح معنوں میں contribute کرنا چاہتی ہے اور اپنا کردار ادا کرنا چاہتی ہے تو ٹھیک ہے کہ نو کن واک آؤٹ کریں اور اس کے بعد واپس تشریف لے آئیں۔ ہم معزز وزراء میں سے جس کی آپ ڈیوٹی لگائیں گے وہ جا کر انھیں منا کر واپس لانے کے لئے تیار ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میرے دوست اس چیز سے اتفاق نہیں کریں گے کہ ہم اس ہاؤس کی کارروائی کو یرغمال بنانے دیں اور جب تک وہ باہر رہیں اس وقت تک ہم ہاؤس کی کارروائی کو روکے رکھیں۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ وقفہ سوالات شروع کریں، مشتاق کیانی صاحب بیٹھے ہیں، جن کی بھی آپ ڈیوٹی لگاتے ہیں، وہ جا کر انھیں منا لاتے ہیں، وہ واپس آ جائیں تو بہتر ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کی تو کارروائی کو ہمیں یرغمال نہیں بنانا چاہئے کہ جب وہ چاہیں تو ہاؤس کی کارروائی چلے اور جب وہ چاہیں تو کارروائی رک جائے۔ اس لئے میری آپ سے

استدعا ہوگی کہ کارروائی جاری رکھیں۔ ہمارے ایک بزرگ ان کے ساتھ واک آؤٹ نہیں کر سکے گئے اور بہت سارے ساتھی ایسے ہیں جو واپس آنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں استدعا کرتا ہوں کہ ایک دو وزراء کی ڈیوٹی لگا دیں اور آپ وقفہ سوالات شروع کریں۔

جناب سپیکر! چار بج کر بیس منٹ پر آپ نے وقفہ سوالات شروع کیا تھا۔ اصولی طور پر پانچ بج کر بیس منٹ پر وہ ختم ہو جانا تھا۔ لہذا اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ مزید انتظار کیا جائے۔ اگر وہ contribute کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ وہ حکومت کے لاکھوں روپے کا نقصان پہلے ہی کروا چکے ہیں۔ وقفہ سوالات تو ختم ہو گیا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں اسمبلی سیکرٹریٹ سے استدعا کروں گا کہ آج کے دن کے لئے وقفہ سوالات پر جتنا خرچ ہوا وہ بتایا جائے تا کہ وہ اپوزیشن کے کھاتے میں ڈالا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' محترمہ قدسیہ لودھی صاحبہ!

محترمہ قدسیہ لودھی، جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ بے شک اپوزیشن والے یہاں موجود نہیں ہیں لیکن وہ اپوزیشن چیمبر میں بیٹھے یہ بات سن رہے ہوں گے اور میں ریکارڈ کی درستی کے لئے بھی بتاتی چلوں کہ جو آج انہوں نے کانسٹیبل کے حوالے سے اتنا بڑا issue کھڑا کیا ہوا ہے' کیا ایسا کبھی ان کے دور میں نہیں ہوا؟ آج سے ٹھیک دس سال پہلے ایک ممبر پنجاب اسمبلی کی گاڑی کے کالے شیشے تھے' میں ان کا نام نہیں لوں گی اور وہ اس وقت بھی ہاؤس کے ممبر ہیں' ان کی گاڑی روکی گئی' کانسٹیبل نے بدتمیزی کی' ان کی طرف سے بھی اونچ نیچ ہوئی اور معاملہ بہت زیادہ بڑھ گیا' وہ ہاؤس میں آئے اور سارا ہاؤس disturb ہوا۔ انہوں نے اپنے ایم۔پی۔ایز کے ساتھ باہر جا کر احتجاج کیا' اس کے بعد آئی۔جی ٹرانسفر کیا گیا' ایس۔ایس۔پی suspend کیا گیا اور اس کانسٹیبل کے ساتھ بہت برا سلوک کیا گیا۔ پھر انہی کو مری میں بلایا گیا اور اس وقت میاں نواز شریف وزیراعظم تھے انہوں نے ان کو آئینہ دکھایا کہ بھئی! تم لوگوں نے کیا کیا ہے؟ تم لوگوں نے میری حکومت ہلا کر رکھ دی ہے۔ اب میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ معزز اپوزیشن ممبران کس بناء پر اس کانسٹیبل کا ساتھ دے رہے ہیں جو کہ کسی صورت بھی حق پر نہیں ہے۔ مختلف اخبارات میں اس کے بیانات چھپوائے جا رہے ہیں۔ یہ تمام لوگوں کو پتا ہے کہ ان کے پیچھے کون

ہے۔ کیونکہ کانسٹیبل اتنا بیچارہ نہیں ہو سکتا کہ روزانہ اخبارات میں press releases دے اور اپنے بیانات چھپوائے۔ آپ دیکھیں کہ دس سال پہلے انہوں نے کیا کیا تھا؟ اب جب rule of Law کی حکومت ہے' لاء منسٹر صاحب نے اتنی بڑی بات کی ہے کہ کانسٹیبل کا جرنیل کی گاڑی کو روکنا rule of Law ثابت کرتا ہے۔ شکریہ

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ تھوڑی دیر پہلے اپوزیشن کی ایک معزز خاتون رکن نے اپنے کچھ ارشادات میں وزیر اعظم انڈیا واجپائی کی تعریفیں شروع کر دیں اور انڈیا کی مثالیں دینا شروع کر دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک غلط روایت ڈالی جا رہی ہے۔ ایک تو ہمارا provincial subject ہے اور اپنے center سے بھی باہر نکل کر دوسروں کے center میں جا رہے ہیں۔ ان کی مثالیں قابل تقلید اور قابل مثال نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کے لیڈر جا کر واجپائی کو ملتے ہیں اور کشمیر issue پر ان کو صلاح مشورے دیتے ہیں اور وہاں پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ پاکستان کروا رہا ہے۔ جب یہاں سے لعنت ملامت کی جاتی ہے تو وہ پھر خاموش ہو جاتے ہیں۔ میری آپ کے حضور استدعا ہے کہ واجپائی کے بارے میں اور made in India ہونے کا ثبوت دینے کی شکل میں جو بیانات دیئے جاتے ہیں ان کو حذف کیا جائے اور اس روایت کو discourage کیا جائے۔ شکریہ

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیے!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک میں نے اس کا analysis کیا ہے یہ سارا کیس ٹوپی ڈرامہ لگتا ہے۔ وہ اس طرح کہ جو ہمارا social brought up ہے of Constables and their standard of educatin and their moral uprightness کہ وہ بیچارے تقریباً depression کا شکار رہتے ہیں۔ وہ تو کوئی اچھا he suit پہن لے تو اس کو بھی نہیں روکتے۔ I think its all planted اور جب معاف کار کے آگے پیٹ لگی ہوتی

ہے تو وہ covered ہوتی ہے' بیچ میں ladies بیٹھی ہوتی ہیں اور وہ خواہ مخواہ اس چیز کو exploit کرنے کے لئے' جس طرح کہ ابھی یہ issue بن چکا ہے' I think we should not pay attention to their demand whatever they are calling it ابھی اس معاملے کو اس حد تک ہی رکھنا چاہئے کہ He was a normal occurrence. جو کہیں بھی due to emotional unstability ہو سکتا ہے۔ He has asserted his powers اس نے زیادتی کی ہے۔ یہ emotional stability نہ صرف ہمارے ملک میں بلکہ ہر جگہ پر ہی ہو جاتی ہے۔ میرے خیال میں یہ اتنا بڑا issue نہیں ہے کہ ہم سب اس بحث میں پڑے رہیں۔ We should ignore their demand شکریہ۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, I will ask one of the ministers to go to the opposition and make a request while the question hour starts Chaudhri Sahib! I would request you to go to the opposition

ملک جلال دین ڈھکو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

ملک جلال دین ڈھکو: جب میرا واقعہ دہرایا جا رہا تھا تو مجھے وہ دن یاد آ گیا کہ اس دن کیا ہوا تھا میں اسمبلی آ رہا تھا۔۔۔۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! یہ پرانا واقعہ یاد کرانا چاہ رہے ہیں' میری ان سے درخواست ہو گی کہ وہ issue اب ختم ہو گیا ہے' اسے ختم کریں۔ میں آپ سے دوبارہ درخواست کرتا ہوں کہ کیونکہ ٹائم تو over ہو چکا ہے۔ میرے پاس سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ایک قلیل المہلت کا سوال تھا He was very much in a hurry اور انہوں نے specially آپ سے رولز کی اجازت لے کر ہاؤس میں قلیل المہلت کا سوال کیا تھا تو اب ٹائم تو ختم ہو چکا ہے۔ اب آپ question hour ختم کر دیں تاکہ mystery ختم ہو جائے' انہوں نے تو واک آؤٹ کرنا ہی کرنا تھا۔

MR DEPUTY SPEAKER: You want to give reply to that?

MINISTER FOR EDUCATION: No, Sir Either we should start the question hour or the question hour is over

اب آپ ہاؤس کی رائے لے لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' ڈھکو صاحب!

ملک جلال دین ڈھکو، جناب سپیکر! میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس دن میرے ساتھ ایک اے۔ ایس۔ آئی صاحب نے میری گاڑی روکی۔ میں نے اس کی ہزار منتیں سماجتیں کیں کہ شیشے کالے ضرور ہیں لیکن اس نے میری ایک نہ مانی اور آخر کار اس نے شیشے اتار لئے۔ میں نے کہا مجھے جرمانہ کر دو' گاڑی لے جاؤ۔ اس نے کہا کہ گاڑی کو بھی لے جاؤں گا' آپ کو اور آپ کے ڈرائیور کو بھی لے جاؤں گا۔ اے۔ایس۔ آئی صاحب نے تلخ کلامی کی اور آخر میں پستول بھی نکال لیا۔ میں اسمبلی میں بیان دے رہا ہوں اور یہ مصدقہ بیان ہے۔ آپ سپاہی کی بات کر رہے ہیں' ہو سکتا ہے کہ سپاہی نے بھی ایسا ہی واقعہ کیا ہو۔ میرے ساتھ اے۔ایس۔ آئی نے سخت زیادتی کی' میں اسمبلی میں آیا اور ساری اسمبلی میرے ساتھ ہوئی اور ہم نے اے۔ایس۔ آئی کے خلاف کارروائی بھی کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اے۔ایس۔ آئی بھی معطل ہوئے تھے۔ ایس۔پی کا بھی تبادلہ ہوا اور آئی۔جی صاحب بھی بدلے۔ میں یہ معاملہ اس لئے دہرانا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی یکطرفہ بیان دے رہے ہیں اور پتا نہیں کہ موقع پر کیا کارروائی ہوئی تھی؟ اگر موقع پر واقعی کالے شیشے نہیں تھے اور پولیس والے نے زیادتی کی ہے تو پھر چیک کر لیں۔ یہ پولیس والے کسی کو نہیں چھوڑتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب وہ واقعہ ہو چکا ہے۔ اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب question hour ختم ہوتا ہے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! محکمہ صحت سے متعلقہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محکمہ صحت سے متعلقہ سوالات اور اُن کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

سوالات (محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

میاں منشی ہسپتال میں ادویات کی لوکل پرچیز کے لئے فنڈ کی فراہمی

*519۔جناب بلال یاسین، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) میاں منشی ہسپتال لاہور کی 1999 سے آج تک ادویات کی لوکل پرچیز کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی اور یہ رقم اس ہسپتال کی کتنی فیصد ضروریات پوری کر سکی؟

(ب) کیا لوکل پرچیز سے خرید کی گئی ادویات کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا؟

(ج) اس عرصہ کے دوران لوکل پرچیز کے ذریعے کون کون سی اور کس کس کمپنی کی ادویات خرید کی گئیں اور یہ کن کن مریضوں کو فراہم کی گئیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ادویات کی خرید کے لئے بہت کم رقم ان سالوں کے دوران فراہم کی گئی ہے جو کہ اس ہسپتال کی ضروریات سے بہت کم تھی۔ کیا حکومت آئندہ سالوں کے دوران لوکل پرچیز کی مد میں اضافہ کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) میاں منشی ہسپتال لاہور کو 1999 سے آج تک ادویات کی لوکل پرچیز کے لئے سات لاکھ چورانوے ہزار پانچ سو اور بلک (bulk) پرچیز کے لئے اڑتیس لاکھ چھبیس ہزار روپے فراہم کئے گئے اور اس رقم سے سو فیصد ادویات ایمرجنسی مریضوں کو فراہم کی گئیں اور تقریباً 70 فیصد ادویات آؤٹ ڈور مریضوں کو فراہم کی گئیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ادویات اور کمپنیوں کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ ایمرجنسی مریضوں کو جو ادویات فراہم کی گئیں ان کی تفصیل سال بہ سال درج ذیل ہے۔

سال	ٹوٹل مریض
1999	21301
2000	19270
2001	17027
2002	19880
کل مریض	77478

(د) یہ درست نہ ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں لیبارٹری کی سہولت اور اوقات

*553۔بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور اور پنجاب کے دوسرے سرکاری ہسپتالوں میں لیبارٹری ٹیسٹ عملہ اپنی مرضی سے کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں کی لیبارٹری مشینیں خراب ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں لیبارٹری ٹیسٹ جمع کروانے کا وقت جمع کروانے والے دن دس بجے تک اور ہفتہ کے باقی دنوں میں 12 بجے تک ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سروسز ہسپتال میں آؤٹ ڈور مریضوں کے لئے ڈاکٹر ایک بجے تک چیک کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں؟

(ر) اگر جز(الف) اور (ب) کا جواب درست ہے تو جز (ج) کے مطابق ڈاکٹر مریضوں کو لیبارٹری بند ہو جانے کے بعد ٹیسٹ کیوں لکھ کر دیتے ہیں۔ اگر ڈاکٹر ایک بجے تک مریض چیک کرتا ہے تو لیبارٹری کا ٹائم ایک بجے تک کیوں نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے' ہاؤس کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں لیبارٹری ٹیسٹ عملہ اپنی مرضی سے کرتا ہے بلکہ ٹیسٹ علاج کرنے والے ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق کئے جاتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ سروسز ہسپتال میں لیبارٹری مشینیں خراب ہیں بلکہ اس وقت ساری مشینیں کام کر رہی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ سروسز ہسپتال میں لیبارٹری ٹیسٹ جمع کروانے کا وقت 10.00 بجے ہے بلکہ 12.00 بجے ہے۔ اس کے بعد آنے والے ٹیسٹ شام کی شفٹ میں کئے جاتے ہیں۔ سروسز ہسپتال کی سنٹرل و ایمرجنسی لیبارٹری اور گائنی لیبارٹری 24 گھنٹے کام کرتی ہیں۔

(د) یہ بھی درست نہیں ہے سروسز ہسپتال لاہور میں آؤٹ ڈور مریضوں کے لئے ڈاکٹر صاحبان 2 بجے تک بیٹھتے ہیں۔

(ر) درست نہ ہے۔

مرحومہ کے لواحقین کو بقایا جات کی ادائیگی

*554۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسماۃ شاہدہ شاہین اختر، مڈوائف تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین جو کہ مورخہ 19 جنوری 1999 کو رضائے الٰہی سے وفات پا گئی لیکن آج تک متعلقہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے اس کے ریٹائرمنٹ آرڈر جاری نہیں کئے حالانکہ انہیں کئی مرتبہ استدعا کی جا چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مرحومہ کی سروس بک سال 1993 سے نامکمل ہے اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ صاحب عملہ کی کمی کی وجہ سے مرحومہ کا ملازمت نامہ مکمل کرنے سے قاصر ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مسٹر خالد پرویز مرحومہ کے خاوند نے مرحومہ مسماۃ شاہدہ شاہین اختر کے کمسن تین لڑکوں کا گارڈین مقرر ہونے کے فیصلہ کی عکسی نقل متعلقہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو

ہمراہ ضروری کاغذات درخواست دی کہ مرحومہ کے تمام واجبات کی ادائیگی کے لئے فوری مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لیکن پھر بھی انہوں نے کوئی مزید کارروائی نہ کی؟

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ محکمہ کی غفلت کی وجہ سے مرحومہ کے واجبات کی ادائیگی اس کے کمسن بچوں کے مقرر کردہ گارڈین مسٹر خالد پرویز کو آج تک نہیں ہو سکی؟

(ر) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مرحومہ شاہدہ اختر مذوائف کی ملازمت کا عرصہ دس سال سے زیادہ ہے اور قوانین کے مطابق اس کے لواحقین پینشن اور دوسرے واجبات کے حق دار ہیں؟

(ہ) اگر مندرجہ بالا جزہائے کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مرحومہ شاہدہ شاہین اختر کے کمسن بچوں کے مقرر کردہ گارڈین کو مرحومہ کے تمام واجبات مع پینشن کب تک ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور غفلت کے مرتکب افسران کے خلاف جنہوں نے آج تک واجبات کی ادائیگی کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی ان کے خلاف انضباطی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) درست نہ ہے۔ مرحومہ کی وفات کے بعد اس کی ریٹائرمنٹ کے آرڈر مورخہ 6-2-1999 بذریعہ آرڈر نمبری 62-63 کے تحت جاری کر دیئے گئے تھے۔ مصدقہ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ سروس بک مرحومہ کی وفات تک مکمل ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے حالانکہ محکمہ نے مرحومہ کے خاوند کو بذریعہ چٹھی نمبری 546 مورخہ 19-06-2002 کے تحت گارڈین سرٹیفکیٹ مہیا کرنے اور دفتر حاضر ہو کر پینشن کے کاغذات پر دستخط انگوٹھوں کے نشانات لگانے اور فیملی ممبران کی فہرست مہیا کرنے کے لئے کہا تھا۔

(د) یہاں تک درست ہے کہ واجبات کی ادائیگی نہ ہوئی ہے۔ لیکن اس میں محکمہ کی کوئی غفلت شامل نہ ہے۔ کیونکہ مرحومہ کے خاوند نے عدالت سے گارڈین مقرر ہونے کا کوئی سرٹیفکیٹ ابھی تک محکمہ کو پیش نہ کیا ہے اور نہ پینشن کے کاغذات پر دستخط ثبت کئے ہیں۔

(ر) یہ درست ہے۔

(ہ) I۔ اگر عدالت سے گارڈین مقرر ہونے کا فیصلہ دفتر ہذا میں فوری طور پر پہنچا دیا جائے تو پینشن ہمہ دیگر واجبات کا کیس فوری طور پر تیار کر کے دفتر ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر منڈی بہاؤالدین میں جمع کروا دیا جائے گا۔

II۔ جہاں تک کسی آفیسر کے خلاف کارروائی کرنے کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں محکمہ کے کسی بھی آفیسر کی کوتاہی نہ ہے کیونکہ عدالت سے گارڈین کا سرٹیفکیٹ لینا ضروری ہوتا ہے اور وہ ابھی تک محکمہ کو مہیا نہ کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ مرحومہ کے خاوند نے محکمہ کے متعلقہ آفیسر کے روبرو پیش ہو کر پینشن کے کاغذات پر اپنے دستخط ہمہ ہاتھ کی انگلیوں کے نشانات ثبت کرنے اور فیملی ممبران کی فہرست مہیا کرنا تھی جو کہ اس نے ابھی تک نہ کی ہے۔

انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹل سائنسز کے ڈین کا تقرر و شرائط

*557۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) انسٹی ٹیوٹ آف ڈینٹل سائنسیز کے ڈین اور پراجیکٹ ڈائریکٹر کے تقرر کے لئے کیا شرائط اور اہلیت ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ جو کبھی ڈینٹسٹری میں پروفیسر نہیں رہے ہیں کو ڈین مقرر کیا گیا ہے۔ ان کی ریٹائرمنٹ میں کتنا عرصہ بقایا ہے؟ ان کے تقرر کی وجوہات اور دلائل سے مطلع فرمایا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ڈی مونٹی موری کالج آف ڈینٹسٹری کے پوسٹ گریجوایٹ کلاسز کے (21) طلباء نے ان کی تقرری کو خلاف ضابطہ اور معیار کے خلاف قرار دیا ہے۔ اگر درست ہے تو حکومت اس کی اصلاح کے لئے کیا اقدامات کرے گی؟

وزیر صحت،

(الف) حال ہی میں گورنر پنجاب کے حکم سے ڈینٹل کالج/ ہسپتال کے ایک سرجری اور چار تدریسی شعبہ جات کو یکی گیٹ ہسپتال کے غیر استعمال شدہ حصہ میں منتقل کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ادارے کا نام جدید دور کے تقاضوں کے مطابق انسٹی ٹیوٹ آف ڈینٹل سائنسیز رکھ دیا گیا ہے۔ ڈینٹل ہسپتال میں موجود میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی پوسٹ کو پراجیکٹ ڈائریکٹر / ڈین کے نام سے redesignate کیا گیا ہے۔ اس عہدہ کے لئے ایک ممتاز ڈینٹل میڈیکل سائنسدان جو کہ خاطر خواہ تجربہ کا حامل ہو اہل ہے۔

(ب) ڈاکٹر محمد رفیق چٹھہ کو بنیادی طور پر پراجیکٹ ڈائریکٹر تعینات کیا گیا ہے اور ساتھ ڈین کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ وہ پروفیسر ڈینٹسٹری نہیں رہے تاہم وہ وسیع تجربہ کے حامل اور پروفیسر کے برابر تعلیمی قابلیت اور صلاحیت کے مالک ہیں۔ انہوں نے 01-01-2003 کو ریٹائر ہونا تھا لیکن گورنر پنجاب نے ان کی خدمات بحیثیت میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو سراہتے ہوئے re-employment پالیسی کے تحت دو سال کے لئے پراجیکٹ ڈائریکٹر /ڈین مقرر کیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کیونکہ ڈی مونٹفی موری کالج آف ڈینٹسٹری میں کوئی پوسٹ گریجوایٹ طالب علم داخل نہیں کیا جاتا۔ تاہم کچھ انڈر گریجوایٹ طلباء نے دوران دورہ گورنر پنجاب سے چند مطالبات پیش کئے تھے جو کہ گورنر پنجاب نے کمال مہربانی سے منظور فرمائے تھے۔

سابقہ ایڈمنسٹریٹر اور پرنسپل کے متعلق معلومات

*558۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ملک کے معروف معالج اور جناح ہسپتال کے سابق ایڈمنسٹریٹر اور سابقہ پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج ڈاکٹر عیس محمد کو کن وجوہات کی بناء پر آٹھ ماہ سے O.S.D بنا کر رکھا گیا ہے اور کیا یہ بھی درست ہے کہ انہیں تقریباً آٹھ ماہ سے تنخواہ بھی ادا نہیں کی گئی؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو ایک ماہر معالج اور مایہ ناز ایڈمنسٹریٹر کی خدمات سے کیوں فائدہ نہیں اٹھایا جا رہا اور ان کی عدم ادائیگی تنخواہ کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) ڈاکٹر عیص محمد پروفیسر آف میڈیسن / پرنسپل ایگزیکٹو آفیسر علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کو مورخہ 21-4-02 کو بورڈ آف گورنرز کے فیصلے کے مطابق محکمہ صحت پنجاب میں رپورٹ کرنے کو کہا گیا۔ جس پر محکمہ صحت نے پروفیسر عیص محمد کی تعیناتی کے لئے K E M C کے بورڈ آف گورنرز کو لکھا۔ K.E.M.C کے بورڈ آف گورنرز نے ان کی تعیناتی کے لئے رضامندی نہ دی۔ چنانچہ محکمہ صحت کی طرف سے ڈاکٹر عیص محمد کو یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسیز میں تعیناتی کے لئے وزیراعلیٰ کو سفارشات بھیجی گئیں جس پر محکمہ ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی نے بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر SOE-II/PF-E-4/80 مورخہ 6-02-03 کو ڈاکٹر عیص محمد پروفیسر آف میڈیسن کے بطور ڈین آف اکیڈمکس' یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسیز' لاہور کے آرڈر جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اب ان کی تنخواہوں کی ادائیگی بھی کر دی جائے گی۔

(ب) ڈاکٹر عیص محمد کو یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسیز میں ایک اہم پوسٹ پر ڈین تعینات کر دیا گیا ہے۔ اب ان کی تنخواہوں کی ادائیگی بھی کر دی جائے گی۔

پی پی 32اور 35میں B.H.U کی تفاصیل

*645۔چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
پی۔پی 32 اور 35ضلع سرگودھا میں کل کتنی یونین کونسلیں ہیں اور کون کون سی یونین کونسل میں B H U نہ ہے۔ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ہر یونین کونسل میں ایک B H U ہو گا۔ جن میں B.H U نہ ہے' حکومت کب تک ان یونین کونسلوں میں B H.U مہیا کر دے گی؟

وزیر صحت:

پی۔پی32 میں کل 18 یونین کونسلیں ہیں۔ ایک یونین کونسل 103 مظہر لک میں B H U نہ ہے۔

پی۔پی 35 میں کل 15 یونین کونسلیں ہیں۔ درج ذیل تین یونین کونسل میں B H U نہ ہے۔

1۔ یونین کونسل 113 چک 67/ANB (سول ڈسپنسری کام کر رہی ہے۔)

2۔ یونین کونسل 116 چک 71/NB 3۔ یونین کونسل 117 ریسونٹ ڈپو

نئی مندرجہ بالا یونین کونسلوں میں B H U تعمیر کرنے کے لئے سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام 2003-04 میں ضلعی اور صوبائی حکومت کو آئندہ بجٹ میں شامل کرنے کے لئے لکھا جا رہا ہے۔

B.H U بکھری احمد خان لیہ کے لئے بجلی کی فراہمی

*943۔مہر اعجاز احمد اچلانہ، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ B H U بکھری احمد خان (ضلع لیہ) کو بجلی فراہم نہیں کی گئی؟

(ب) جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک B H U بکھری احمد خان کو بجلی کی سہولت فراہم کر دی جائے گی؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست ہے کہ بنیادی مرکز صحت بکھری احمد خان (ضلع لیہ) کو اب تک بجلی فراہم نہیں کی گئی ہے۔

(ب) بنیادی مرکز صحت بکھری احمد خان دریائی / نشیبی علاقہ میں واقع ہے۔ اس بنیادی مرکز صحت کے نزدیک کہیں بھی بجلی کی سہولت موجود نہ ہے۔

مزید برآں یہ کہ مذکورہ بالا بنیادی مرکز صحت کے لئے بجلی کی فراہمی کے بارے A.D P سکیم برائے سال 2003-04 دی جا رہی ہے۔ جونہی سکیم منظور ہو گی اور فنڈز مہیا کئے گئے بجلی فراہم کر دی جائے گی۔

پی۔پی 19 اٹک میں B.H U کی تفصیل

*963۔سید عباس محی الدین، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی۔پی 19 اٹک میں کتنے BHU ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں۔ حکومت کی طرف سے ان میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) کتنے BHU میں حکومتی پالیسی کے تحت بنیادی آلات، سہولیات اور ادویات فراہم نہیں کی گئی ہیں۔ BHU کے نام اور وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) 1999 سے آج تک کتنی مالیت کی ادویات کن کن BHU کو ادویات کی خرید کی مد میں فراہم کی گئیں؟

(د) کیا آئندہ ان B.H.U میں ضرورت کے مطابق ادویات/ گرانٹ کی فراہمی کے لئے حکومت تیار ہے؟

(ہ) کتنے B.H.U میں ڈاکٹرز یا دیگر سٹاف کی کمی ہے۔ کیا حکومت یہ کمی پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر صحت،

(الف) نمبر 1، R.H.C

نمبر 1 RHC چھب — نمبر 2 R.H.C دو میل

نمبر 2، B.H.Us

نمبر 1 BHU کالی — نمبر 2 BHU تراپ — نمبر 3 BHU جھت

نمبر 4 B.HU دکھنیر — نمبر 5 BHU جابہ — نمبر 6 BHU اورنگ آباد

نمبر 7 BHU کوٹ عجبی — نمبر 8 B.HU ماڑی جلوال — نمبر 9 BHU بسال

نمبر 10 BHU بھٹیوٹ — نمبر 11 BHU نور پور — نمبر 12 BHU کھنڈہ

نمبر 13 B.H.U پنڈ سلطانی

نمبر 3- G.R.Ds

نمبر 1 GRD کھڈ نمبر 2 G.R.D تاڑہ

مندرجہ بالا ہیلتھ سنٹروں میں درج ذیل سہولیات میسر ہیں۔

1۔ ڈاکٹر موجود ہیں۔ 2۔ زچگی کی سہولت موجود ہے۔

3۔ DOTs کی سہولیات موجود ہیں۔ 4۔ منصوبہ بندی کی سہولیات موجود ہیں۔

5۔ ادویات موجود ہیں۔ 6۔ رہائش سٹاف کے لئے موجود ہے۔

7۔ پانی، بجلی کی سہولیات موجود ہیں۔ 8۔ ماں و بچے کی دیکھ بھال کی سہولت موجود ہے۔

9۔ حفاظتی ٹیکہ جات کی سہولیات موجود ہیں۔

یہ تمام سہولیات گورنمنٹ مہیا کر رہی ہے۔

(ب) کوئی بھی BHU حکومت کی پالیسی کے بغیر نہیں چل رہا۔ تمام BHUs میں گورنمنٹ کی طرف سے سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ج) 14.37.440 روپے

(د) جی ہاں۔

(ہ) ڈاکٹرز

بنیادی مرکز صحت چوا نور پور اور پنڈ سلطانی میں ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی اٹک نے ڈاکٹرز کی سلیکشن کر دی ہے۔

دیگر سٹاف

نمبر 1۔ لیڈی ہیلتھ وزیٹر 5، نمبر 2۔ ہیلتھ ٹیکنیشن 1، نمبر 3۔ ڈسپنسر 5، نمبر 4۔ مڈوائف 3 مندرجہ بالا سٹاف کو بھرتی کرنے کا اشتہار اخبار میں شائع کیا گیا تھا لیکن صوبائی حکومت کی طرف سے دوبارہ بھرتی پر پابندی لگنے کی وجہ سے خالی اسامیوں کو پر نہیں کیا گیا۔

جنڈ ہسپتال اٹک میں مشینری کی فراہمی

*964۔سید عباس محی الدین، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال جنڈ اٹک میں درج ذیل بنیادی سہولیات مریضوں کے لئے دستیاب نہ ہیں؛

1۔ ڈینٹل یونٹ 2۔ ایکسرے مشین 3۔ آپریشن کے آلات 4۔ انستھیزیا مشین

5۔ لیبارٹری کے آلات 6۔ لیڈی ڈاکٹرز

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو دور دراز کے علاقوں میں علاج کے لئے جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں درج بالا سہولیات فراہم کرنے کو تیار ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر صحت:

(الف) 1۔ ڈینٹل یونٹ نصب ہو چکا ہے۔

2۔ ایکسرے مشین نہیں ہے۔ اس کے بارے میں ڈسٹرکٹ حکومت کوشش کر رہی ہے۔

3۔ آپریشن کے آلات موجود ہیں۔

4۔ انستھیزیا مشین موجود نہیں ہے۔ اس کے بارے میں ڈسٹرکٹ حکومت کوشش کر رہی ہے۔

5۔ لیبارٹری موجود نہیں ہے۔ اس کے بارے میں ڈسٹرکٹ حکومت کوشش کر رہی ہے۔

لیڈی ڈاکٹرز

لیڈی ڈاکٹرز موجود نہیں ہیں۔ اس کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اخبار میں بھرتی کا اشتہار دیا تھا مگر کسی لیڈی ڈاکٹر نے رجوع نہیں کیا۔

(ب) جی ہاں۔ مندرجہ بالا سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو علاج کے لئے دور دراز کے علاقوں میں جانا پڑتا ہے۔

(ج) جی ہاں۔

پی-پی 8 میں ہسپتالوں/ڈسپنسریوں کی تفصیل

*1001۔ جناب محمد وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) PP-8 میں اس وقت حکومت پنجاب کے کتنے ہسپتال، ڈسپنسریاں اور بنیادی صحت کے مراکز قائم ہیں؟

(ب) کتنے کوالیفائیڈ ڈاکٹرز اور کتنے ہومیو پیتھک ڈاکٹرز موجود ہیں؟

(ج) موضع ٹھٹھ خلیل کی ڈسپنسری جس کے لئے 22 کنال زمین ایک زمیندار کی طرف سے وقف تھی۔ پنڈ نوشہری کیوں منتقل کی گئی؟

وزیر صحت،

(الف) PP-8 میں حکومت پنجاب کے ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور B H U کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال 1 عدد (ٹیکسلا)

2۔ بنیادی مرکز صحت (B H U) 4 عدد

(B H U برابہا، پنڈ نوشہری، بدھو اور لب ٹھٹو)

ٹوٹل 1+4 = 5

(ب) حلقہ PP-8 میں حکومت پنجاب کے ڈاکٹروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ کوالیفائیڈ ڈاکٹرز 18 عدد

2۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹرز کوالیفائیڈ 1 عدد

PP-8 میں حکومت پنجاب کے ماتحت کام کرنے والے ڈاکٹرز، میڈی ڈاکٹرز، ہومیو ڈاکٹرز کی تعداد، نام اور تعیناتی کی جگہ درج ذیل ہے۔

کوالیفائیڈ ڈاکٹرز 18 عدد، ہومیو پیتھک ڈاکٹرز 1 عدد

نمبر شمار	نام	شعبہ	جگہ تعیناتی
1۔	طاہر احمد قریشی، ایم او	بچوں کے سپیشلسٹ کی جگہ پر کام کر رہا ہے۔	ٹی ایچ کیو ٹیکسلا
2۔	جہاں آرا	گائنا کالوجسٹ	ایضاً۔

3۔	فضل الٰہی	سرجن	۔ایضاً۔
4۔	شازیہ وسیم	ڈیپوٹیشن او Ancasthetist کی جگہ پر کام کر رہی ہے۔	۔ایضاً۔
5۔	تبسم محمود	(S W M O)	۔ایضاً۔
6۔	جاوید اقبال	ڈینٹل سرجن	۔ایضاً۔
7۔	محمد شجاعت خان	M O	۔ایضاً۔
8۔	اسد عباس	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
9۔	محمود علی جعفری	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
10۔	محمد شاہد	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
11۔	محمد لطیف	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
12۔	جاوید الدین	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
13۔	سمعیہ شجاع	W M O	۔ایضاً۔
14۔	سائرہ بشیر	W.M O	۔ایضاً۔
15۔	عابدہ رفیق	ہومیو پیتھک ڈاکٹر	۔ایضاً۔
16۔	محمد یاسر رحیم	M O	B H U براہا
17۔	عاقب سہیل	۔ایضاً۔	پنڈ نوشہری
18۔	روبینہ شاہین	W M O M O کی جگہ پر کام کر رہی ہے۔	بدوح
19۔	عارف ندیم	M O	سب ٹھٹھو

(ج) موضع ٹھٹھہ خلیل کے لئے کہیں بھی گورنمنٹ کی طرف سے B H U کی منظوری نہیں ہوئی تھی۔ جو B H U موضع پنڈ نوشہری میں قائم ہے وہ ضلع عثمان کھٹڑ ضلع کونسل راولپنڈی نے منظور کیا تھا لیکن بعد میں مورخہ یکم ستمبر 1981 کو اس وقت کے چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی نے اس B H U کو عثمان کھٹڑ سے پنڈ نوشہری تبدیل کر دیا تھا۔ بحوالہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر راولپنڈی لیٹر نمبری 3460 C مورخہ 24-3-1983

شیخوپورہ کے رورل ہیلتھ سنٹروں میں ایکسرے پلانٹس نصب کرنے کی تفصیل

*1037۔جناب علی عباس: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

ضلع شیخوپورہ میں کل کتنے رورل ہیلتھ سنٹر قائم کئے گئے۔ ان میں کتنے رورل ہیلتھ سنٹروں پر ایکسرے پلانٹس لگائے گئے ہیں اور ان پر کتنے ایکسرے آپریٹر تعینات کئے گئے۔ باقی سنٹروں میں کب تک ایکسرے پلانٹس نصب کر دیئے جائیں گے؟

وزیر صحت:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں حکومت کی طرف سے کل 16 ہیلتھ سنٹر قائم کئے گئے ہیں۔
(تفصیل لف ہے)

(ب) کل 15 رورل ہیلتھ سنٹروں میں ایکسرے پلانٹ نصب ہیں۔

(ج) کل 16 رورل ہیلتھ سنٹروں میں سے 10 رورل ہیلتھ سنٹروں میں ایکسرے اسسٹنٹ تعینات ہیں جبکہ 5 سنٹروں میں ٹرینڈ عملہ تعینات کیا گیا ہے۔

(د) صرف رورل ہیلتھ سنٹر مانانوالہ میں ایکسرے پلانٹ نصب نہ ہے۔ اس کی تنصیب کے لئے ضروری کارروائی کی جا رہی ہے۔

ضلع شیخوپورہ میں موجودہ R.H.C کی تفصیل

R H C-1 جنڈیالہ شیر خان	R H C-2 فاروق آباد	R H C-3 صفدر آباد
R H.C-4 سانگلہ ہل	R H C-5 خانقاہ ڈوگراں	R H C-6 شاہ کوٹ
R.H.C-7 مانانوالہ	R H C-8 کھریانوالہ	R H C-9 وار برٹن
R H C-10 ریحان والہ	R H C-11 موڑ کھنڈا	R H C-12 بچیکی
R H C.-13 سید والہ	R H C-14 شرق پور شریف	R H C-15 کالا شاہ کاکو
R H C-16 نارنگ منڈی		

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اوکاڑہ کی توسیع

*1068۔میاں یاور زمان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقع ہے کہ حکومت نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اوکاڑہ کی توسیع کے لئے چند سال پیشتر اوکاڑہ دیپالپور روڈ پر چک نمبر 51/2-L میں ایک توسیع منصوبہ شروع کیا تھا جس پر ایک بڑی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو بنیادی طور پر یہ منصوبہ کیا تھا۔ اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی۔ کس قدر تعمیر عمل میں لائی گئی۔ کتنی بقایا ہے۔ منصوبہ کو نامکمل چھوڑنے سے متعلقہ معلومات اور آئندہ پالیسی سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت:

(الف) اوکاڑہ کے عوام کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے حکومت نے 125بستروں کے اضافی ہسپتال کی تعمیر کا منصوبہ سال 96-1995 میں بنایا تھا۔ اس ہسپتال کی لاگت تخمینہ 63.853 ملین روپے ہے۔اب تک اس کی تعمیر پر 49.586 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ب) اوکاڑہ کے عوام کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے حکومت نے 125بستروں کے اضافی ہسپتال کی تعمیر کا منصوبہ سال 96-1995 میں بنایا تھا۔ اس ہسپتال کی لاگت تخمینہ 63.853 ملین روپے ہے۔اب تک اس کی تعمیر پر 49.586ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

2۔ مالی سال 2002-2003 کے دوران 11.542ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

3۔ اس کی تعمیر پر 30جون 2002 تک 42.259ملین روپے خرچ ہوئے۔

4۔ اس ہسپتال کی تعمیر کا کام تکمیل کے مراحل میں ہے۔

ہیپاٹائٹس (بی) اور (سی) بیماری کی روک تھام

*1069۔میاں یاور زمان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقع ہے کہ صوبہ بھر میں ہیپاٹائٹس (بی) اور (سی) وبائی شکل اختیار کر چکا ہے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو اس کی وجوہات اور انسدادی اقدامات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت:

(الف) اگرچہ اس مرض میں مبتلا لوگوں کی تعداد میں پہلے کی نسبت اضافہ ہوا ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ صوبہ بھر میں ہیپاٹائٹس (بی) اور (سی) وبائی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اس مرض کے مریضوں کی تعداد میں اضافے کی ایک وجہ عوام میں اس سے بچاؤ کے شعور کی کمی ہے چونکہ ہیپاٹائٹس (بی) اور (سی) اس بیماری کے متاثرہ افراد کے خون سے آلودہ / استعمال شدہ سرنج یا انتقال خون کے ذریعے پھیلتی ہے۔ اس طرح استعمال شدہ سرنجوں کا دوبارہ استعمال اس کے اضافے کا باعث بن رہا ہے۔

(ب) ہیپاٹائٹس (بی) سے بچاؤ کے لئے ویکسین موجود ہے جبکہ ہیپاٹائٹس (سی) سے بچاؤ صرف احتیاط کے ذریعے ممکن ہے۔

ہیپاٹائٹس کے پھیلاؤ کو روکنے اور مستقبل کے لئے احتیاطی تدابیر کے طور پر محکمہ صحت ہیلتھ ایجوکیشن برانچ کے تعاون سے ریڈیو' ٹی۔وی' اخبارات' لیکچرز' اشتہارات اور عوامی واکس وغیرہ جیسے اقدامات کا اہتمام کرتی ہے۔

ہیپاٹائٹس (بی) جیسے مہلک مرض سے بچاؤ کی ویکسین بچوں کو لگانے کا پروگرام حفاظتی ٹیکوں کے پروگرام کے تحت پنجاب کے پورے 34۔ اضلاع میں شروع کیا جا چکا ہے اور یہ ویکسین تواتر سے پنجاب کے ہر ضلع میں ایک سال سے کم عمر کے بچوں کو 1500 مراکز صحت سے دی جا رہی ہے۔ پنجاب بھر میں 3453 ٹیمیں گھر گھر جا کر ویکسینیشن کر رہی ہیں۔ اپریل 2002 سے لے کر اب تک ہیپاٹائٹس (بی) کے 3473.199 ٹیکہ جات ایک سال سے کم عمر بچوں کو لگائے جا چکے ہیں اور یہ ٹیکہ جات' سرنجیں اور سیفٹی باکس ہر ضلع کو اس کی 11-0 ماہ کے بچوں کی آبادی کے حساب سے مہیا کئے جاتے ہیں جو کہ ایک سال سے کم عمر کے بچوں کو مفت لگائے جاتے ہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ وفاقی وزارت صحت پاکستان نے اب ہیپاٹائٹس (بی) کے ٹیکہ جات مفت لگانے کی مہم میں 23-12 ماہ کی عمر کے بچوں کو بھی شامل کر لیا ہے اور ان کی ویکسی نیشن 31 مئی 2003 تک مکمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔

2003 میں محکمہ صحت پنجاب نے 3,553,480 بچوں کو ہیپاٹائٹس (بی) کے ٹیکے لگانے کا پروگرام بنایا ہے جس کے لئے ٹیکہ جات، سرنجیں، سیفٹی باکس اور دیگر سامان محکمہ صحت پنجاب کے پاس موجود ہے اور مراکز صحت پر تعینات اور گھر گھر جا کر ٹیکے لگانے والے تمام عملے کی تربیت بھی مکمل کر دی گئی ہے۔

پی۔پی 184 میں رورل ہیلتھ سنٹروں کی تعداد

*1078۔حاجی رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقع ہے کہ موضع خانکے موڑ تحصیل پتوکی کے ہسپتال پر مقامی لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ اس قبضہ کی وجوہات اور حکومت نے قبضہ واپس لینے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ نیز ذمہ داران اشخاص محکمہ ٹھیکیدار کے خلاف کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

(ب) پی۔پی 184 میں کتنے رورل ہیلتھ سنٹرز کام کر رہے ہیں۔ ان میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کے نام، عرصہ تعیناتی اور پتا جات کیا ہیں اور کتنی سیٹیں خالی پڑی ہیں۔ ان پر تعیناتی کب تک کی جائے گی؟

(ج) پی۔پی 184 کے ہسپتالوں میں کتنی مالیت کی سالانہ ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ آیا ان ادویات کی درست تقسیم ہوتی ہے؟

وزیر صحت:

(الف) BHU خانکے موڑ کی تعمیر کے لئے ایک شخص حاجی محمد عنایت (مرحوم) نے ایک ایکڑ زمین محکمہ صحت کے نام گفٹ کر دی ہے۔ ایک دوسرے فریق پھول محمد، محمد عثمان اور دیگر رشتہ داروں نے تین کنال گیارہ مرلے زمین محکمہ صحت کو BHU کی تعمیر کے لئے گفٹ کر

دی لیکن اس زمین کا انتقال محکمہ صحت کے نام نہ کروایا گیا مگر اس کا اندراج روزنامچہ واقعاتی حلقہ پٹواری کے پاس موجود ہے۔

B H U کی تعمیر کے بعد مورخہ 27-7-86 کو مقدمہ بحوالہ 446/1 کو پھول محمد، محمد عثمان وغیرہ نے جو زمین محکمہ صحت کو گفٹ کی تھی، اسے واپس لینے کے لئے سول جج چونیاں کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ اس مقدمے میں درج ذیل افراد / ڈیپارٹمنٹ کو فریق بنایا گیا۔

1۔ ڈسٹرکٹ کونسل ضلع قصور 2۔ عبداللہ خان، چیئرمین یونین کونسل لمبے جاگیر

3۔ ظفر علی، کونسلر 4۔ محمد صدیق، کونسلر

5۔ رانا عبدالشکور، ٹھیکیدار ضلع کونسل قصور 6۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، قصور

7۔ صوبائی حکومت پنجاب بذریعہ سیکرٹری، ہیلتھ پنجاب

اس مقدمے کا فیصلہ 12-2-1994 کو فریقین کے حق میں ہو گیا۔ محمد عثمان وغیرہ نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج قصور کی عدالت میں اپیل مورخہ 2-4-1994 کو دائر کی۔ اس اپیل کی کسی بھی محکمہ نے پیروی نہ کی کیونکہ اس اپیل کے بارے میں کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکا۔ عدالت کی طرف سے کوئی نوٹس موصول نہ ہوا۔ عدالتی نوٹس بھی ایک مقامی اخبار (سعادت) میں دیا گیا جو کہ چونیاں کا لوکل اخبار ہے۔ اسی لئے یہ اپیل محمد عثمان وغیرہ کے حق میں یکطرفہ طور پر 9-5-98 کو فیصلہ ہوئی۔

محمد عثمان وغیرہ نے 2000 میں B.H.U کے کچھ حصہ پر قبضہ کر لیا۔ (یعنی 3 کنال اور 11 مرلے زمین پر) اس میں سات عدد رہائشی کوارٹر موجود ہیں۔

سیکرٹری ہیلتھ نے مورخہ 1-2-2001 کو ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز کو ہدایت کی کہ D H O قصور سے یکطرفہ کارروائی ختم کروانے کے لئے عدالت میں اپیل دائر کرنے کو کہا جائے۔

D H O قصور نے بذریعہ ڈسٹرکٹ اٹارنی، ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت میں اپیل دائر کر دی اور اب یہ کیس عدالت میں زیر سماعت ہے۔ (E.D.O(H) کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ اس کیس کی بھرپور پیروی کریں۔

(ب) پی۔پی 184 میں ایک رورل ہیلتھ سنٹر ہے جو کہ پھول نگر میں واقع ہے۔ عملے کی تفصیلات پرچہ(الف) پر ملاحظہ فرمائیں۔

پرچہ(الف)

پی۔پی 184 میں ایک رورل ہیلتھ سنٹر پھول نگر واقع ہے جس میں مندرجہ ذیل عملہ تعینات ہے۔

1۔ ڈاکٹر فیض احمد' S M O' 2۔ ڈاکٹر اللہ بخش بیتلا' M O' 3۔ ڈاکٹر کنور افضل بشیر' M O' 4۔ ڈاکٹر شہناز جاوید' W M O' 5۔ کوثر حمید' L H.V' 6۔ محمد شعبان' Disp' 7۔ کرم علی' Disp' 8۔ محمد فیاض' Disp' 9۔ اشرف ندیم' Lab Assist. 10۔ احمد خان' J/C' 11۔ مسماۃ حمیداں بی بی' Dai' 12۔ مسماۃ حنیفاں بی بی' Dai' 13۔ مسماۃ کلثوم اختر' Dai' 14۔ مسماۃ نیامت بی بی' Dai' 15۔ عبدالحمید' Driver' 16۔ افتخار احمد' Sanitary Petrol' 17۔ شوکت علی' S P' 18۔ عبدالغفور' S.P' 19۔ محمد سرور' S P' 20۔ شبیر احمد' Water carrier' 21۔ ذوالفقار علی' Ward Servant' 22۔ محمد عارف' Ward Servant' 23۔ گلزار احمد' Naib Qasid' 24۔ محمد اکرم' Naib Qasid' 25۔ محمد اسلم' Watchman' 26۔ یونس مسیح' Sweeper' 27۔ صغراں بی بی' Sweeper

خالی سیٹ۔ اس R H C میں درج ذیل سیٹ خالی ہے۔

ڈینٹل سرجن کی خالی سیٹ کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے بھرتی کے لئے اشتہار دیا تھا اور اس سیٹ کے لئے ابھی تک درخواستیں موصول نہیں ہوئیں۔

(ج) R H C پھول نگر میں ادویات کا بجٹ -/6.25.000 ہے۔ تمام ادویات مریضوں کو فری مہیا کی جاتی ہیں۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ میں ایمرجنسی وارڈ کا قیام

*1106۔ مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ سٹی میں تحصیل ہسپتال تو موجود ہے مگر اس میں ایمرجنسی وارڈ موجود نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ایمرجنسی وارڈ نہ ہونے کی وجہ سے ایمرجنسی مریضوں کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں لے جانا پڑتا ہے۔ فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے اکثر مریض راستے میں ہی دم توڑ جاتے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے (الف' ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جھنگ سٹی کے ہسپتال میں ایمرجنسی وارڈ کا قیام عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست نہ ہے۔ جھنگ سٹی میں 20بستروں پر مشتمل R.H.C لیول کا ہسپتال موجود ہے لیکن یہ درست ہے کہ اس میں ایمرجنسی وارڈ موجود نہ ہے۔

(ب) جزوی طور پر درست ہے کیونکہ جھنگ سٹی میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہ ہے بلکہ 20بستروں پر مشتمل سٹی ہسپتال ہے جس میں ایمرجنسی بلاک موجود نہ ہے۔ تاہم ابتدائی امداد (R.H.C لیول) جھنگ سٹی ہسپتال میں مہیا کی جاتی ہے۔ نازک حالت کے مریضوں کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ refer کیا جاتا ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ اکثر مریض راستے میں ہی دم توڑ جاتے ہیں۔ جھنگ سٹی ہسپتال اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا درمیانی فاصلہ 4 کلو میٹر ہے۔

(ج) ہاں حکومت پنجاب محکمہ صحت نے حکم نمبری P.O(D-II)3-56/2002 مورخہ 18-2-2003 کو جاری کیا ہے کہ ایمرجنسی وارڈ بنانے کے لئے سکیم تیار کی جائے۔ اس سلسلہ میں E.D.O(Health) جھنگ کی طرف سے PC-I کی تیاری کی جا رہی ہے جو کہ جلد از جلد منظوری کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

صوبہ میں پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کی تعداد

*1116۔حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب بھر میں پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کتنے کالجوں کا یونیورسٹیوں کے ساتھ الحاق ہے اور کتنے بغیر الحاق کے کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان کالجوں کو فیس مقرر کرنے کا اختیار ہے؟

(د) غیر الحاق شدہ کالجوں کو چیک کرنے کے لئے کیا طریق کار وضع کیا گیا ہے؟

(ہ) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غیر الحاق پرائیویٹ کالجوں کو کب تک رجسٹرڈ یا بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟ نہیں تو وجوہ کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) صوبہ پنجاب کی حدود میں پانچ پرائیویٹ میڈیکل کالج، پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل سے منظور شدہ ہیں اور چھ عدد غیر منظور شدہ ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پانچ منظور شدہ میڈیکل کالج یونیورسٹیوں سے ملحق ہیں۔

(ج) پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی فیس مقرر کرنے کے بارے میں حکومت کا کوئی اختیار نہ ہے اور یہ معاملہ ان اداروں کی اپنی صوابدید پر منحصر ہے۔

(د) غیر الحاق شدہ اور الحاق شدہ میڈیکل کالجوں کو چیک کرنے کے لئے پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل ایک آئینی ادارہ ہے جو اپنے ایک طریق کار کے تحت ان اداروں کی انسپکشن کرتا ہے اور مناسب ہدایات جاری کرتا ہے۔

(ہ) غیر الحاق شدہ پرائیویٹ کالجوں کو رجسٹرڈ کرنے کے لئے (PMDC) کا اپنا ایک طریقہ کار ہے جس کے مطابق PMDC عمل درآمد کرتی ہے اور اگر کوئی ادارہ طے شدہ بنیادی سہولتیں اور شرائط مہیا کرنے میں مسلسل ناکام رہتا ہے تو PMDC اس ادارہ کو کام کرنے سے روکنے کی ہدایات جاری کر دیتی ہے۔

دوران داخلہ سرکاری ہسپتال میں خرید کردہ ادویات کی re-imbursement کا مسئلہ

*1133۔رانا تجمل حسین، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں دوران آپریشن /علاج ڈسپوزایبل سرنجیں، برنیولا اور دیگر ایسی دوائیاں جو ہسپتال کے سٹور میں دستیاب ہوتی ہیں، مریضوں کو باہر/بازار سے خریدنے کا کہا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب کوئی سرکاری ملازم اپنا یا کسی فیملی ممبر کے علاج کے دوران بازار سے خریدی گئی دوائیوں کی re-imbursement کے لئے درخواست دیتا ہے تو وہ ساری دوائیاں محض اس لئے کاٹ دی جاتی ہیں کہ ہسپتال کے سٹور میں موجود ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسی تمام دوائیاں جو دوران علاج بازار سے خریدی گئی ہوں، ان کی re-imbursement کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) درست نہ ہے۔ سرکاری ہسپتالوں کے تمام آپریشن تھیٹرز میں ڈسپوزایبل سرنجز، برنیولا اور دیگر جان بچانے والی ادویات، بے ہوش کرنے والی تمام ادویات، گلوکوز ڈرپس وغیرہ ہر آپریشن کروانے والے مریض کو ہسپتال کے سٹور سے مہیا کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایمرجنسی آپریشن تھیٹر میں surgical suture بھی تمام قسم کے آپریشن کے لئے دیئے جاتے ہیں۔

(ب) دوران علاج داخلہ گورنمنٹ ملازم یا اس کی فیملی کی درخواست میں وہی ادویات re-imburse کی جاتی ہیں جو ہسپتال کے سٹور سے مہیا نہ ہوں۔ جس کی تصدیق متعلقہ ڈاکٹر سے کروائی جاتی ہے۔ اس وقت ہسپتال میں موجود جنرل مریضوں کو ادویات مفت مہیا کی جارہی ہیں، جس میں گلوکوز، ڈرپس، جان بچانے والی ادویات اور دیگر میڈیسن اور ڈسپوزایبل سرنجز شامل ہیں۔

(ج) re-imbursement گورنمنٹ کے مجوزہ قوانین کے تحت کیا جاتا ہے، جس کے لئے متعلقہ فارماسسٹ non-availability کا سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔

تحصیل مری اور کوٹلی ستیاں راولپنڈی میں محکمہ صحت کی منظور شدہ خالی اسامیوں اور بھرتی کی تفصیل

*1140۔راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

تحصیل مری و تحصیل کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی میں واقع ہسپتالوں، B.H.U، R.H.C اور ڈسپنسریوں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد، اس وقت حاضر سروس سٹاف اور خالی اسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے۔ حکومت (محکمہ صحت، ضلعی حکومت) خالی اسامیوں کو کب پُر کرے گی۔ مذکورہ بالا تحصیلوں میں 1998 سے اب تک کون سی اور کتنی appointments کی گئیں۔ ان کا کیا طریق کار رہا۔ اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر صحت،

اس وقت تحصیل کوٹلی ستیاں اور مری میں 306 منظور شدہ اسامیوں پر 227 لوگ کام کر رہے ہیں اور 79 اسامیاں خالی ہیں۔ باقی اسامیاں بھی جلد پُر کر لی جائیں گی۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب سے رجوع کیا گیا ہے۔ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1998 سے لے کر اب تک تقریباً 68 appointments کی گئی ہیں۔ جن میں 33 میڈیکل آفیسر، 21-L H V، 6 ڈسپنسر، ایک ڈینٹل ٹیکنیشن، 2-X-RAY اسسٹنٹ، 4 sanitary ورکر ہیں۔ ان کی تعیناتی ڈسٹرکٹ اور ڈیپارٹمنٹل ریکروٹمنٹ کمیٹی کے ذریعے کی گئی ہے۔

راولپنڈی کی تحصیلوں کے مراکز صحت
اور دستیاب سہولتوں کی تفصیل

*1140-A: راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع راولپنڈی کی تحصیلوں میں کتنے ہسپتال BHU، RHC، ڈسپنسریاں اور مراکز کہاں کہاں واقع ہیں۔ نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) 1998 سے آج تک ان طبی مراکز کو محکمہ صحت یا ضلعی حکومت کی جانب سے فراہم کردہ گرانٹ و ادویات کی تفصیل مع مالیت، تحصیل وار فراہم کی جائے؟

(ج) اگر فراہم کردہ گرانٹ و ادویات ضرورت کے مطابق نہ ہیں تو کیا حکومت (صوبائی/ضلعی) آئندہ سالوں کے دوران تحصیل مری، کوٹلی ستیاں اور کہوٹہ کی گرانٹ میں اضافہ کرنے اور نئے BHU اور RHC قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) پچھلے 5 سالوں کے دوران راولپنڈی میں کتنے نئے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال BHU، RHC یا ڈسپنسریاں قائم کی گئیں۔ حکومت صوبائی و ضلعی، تحصیل کوٹلی ستیاں اور مری میں صحت کی سہولتوں میں اضافے کے لئے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت:

(الف) ضلع راولپنڈی میں BHU-98، RHC-10 اور 6 ڈسپنسریاں ہیں۔ علاوہ ازیں چار تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہیں۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 1998 سے لے کر آج تک ادویات کی مد میں بجٹ دیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ چونکہ یہ بجٹ BHU/RHC/THQ کو دیا جاتا ہے اس لئے اس کو اکٹھا رکھا گیا ہے۔

(ج) جی ہاں۔ فراہم کردہ ادویات فی الوقت ضرورت کے مطابق ہیں۔ البتہ مریضوں کی بہتری کے لئے اس میں مزید اضافے کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ تحصیل کہوٹہ اور مری میں پانچ بنیادی

مراکز صحت بنانے کے لئے حکومت سے رجوع کیا گیا ہے۔ جس میں وہگل' دوبران خورد' غزنا آباد' ہوتھہ اور کونویہ شامل ہیں۔

(د) پچھلے پانچ سالوں میں ڈھڈیاں پیالی (تحصیل راولپنڈی) اور کرور (تحصیل مری) میں بنیادی مرکز صحت بنائے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں T.H.Q ہسپتال مری کے لئے ڈاکٹروں کی رہائش' مریضوں کا آؤٹ ڈور اور ایمبولینس کی سکیمیں زیر غور ہیں۔

سروسز ہسپتال لاہور، بورڈ آف گورنرز اور فنڈز کی تفصیل

*1163۔ جناب محمد آجاسم شریف: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں بھی بورڈ آف گورنرز موجود ہے۔ بورڈ کے ممبران کے نام و اہلیت اور مراعات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) بلڈنگ کی دیکھ بھال اور صفائی کس کے ذمہ ہے۔ عملہ کی تعداد' عہدہ' گریڈ وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) ہسپتال نے اپنے فنڈ سے جنوری 2002 سے دسمبر 2002 تک کون کون سی ادویات کن کن فرموں سے اور کتنی کتنی تعداد میں خریدی ہیں۔ ادویات کی لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت:

(الف) یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں بورڈ آف گورنرز موجود ہے جو کہ بغیر کسی مراعات (As honourary) کے کام کر رہا ہے۔ بورڈ کے ممبران کے نام' اہلیت مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ لیفٹیننٹ جنرل (ر) چودھری سردار علی	آرمی ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل
2۔ میاں محمد احسن	بزنس مین (industrialist)
3۔ اظہر محمود پراچہ	بزنس مین (industrialist)
4۔ انجم محمود چشتی	انجینئر (آرکیٹیکٹ)

(ب) مطلوبہ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سروسز ہسپتال کے فنڈز سے جنوری 2002 سے دسمبر 2002 تک جو ادویات خریدی گئی ہیں ان کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن فرموں سے یہ ادویات خریدی گئی ہیں ان کی لسٹ بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ ادویات کی تعداد (لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جو ہسپتال ہذا میں خریدی گئیں ان پر آنے والی لاگت تقریباً مبلغ Rs:87.71.759.31 ہے۔

گورنمنٹ ہسپتال مزنگ میں سٹاف اور فنڈز کی تفصیل

*1164۔جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہسپتال مزنگ میں لیڈی/مرد ڈاکٹروں کی تعداد مریضوں کے لحاظ سے بہت کم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کو ضرورت سے بہت کم فنڈز دیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ایمبولینس تک استعمال نہیں ہو سکتی؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہسپتال کے لئے پورے فنڈز، ڈاکٹر حضرات کی کمی کے علاوہ پیرا میڈیکل سٹاف پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) گورنمنٹ مزنگ ہسپتال 25 بستروں پر مشتمل ہے اور یہاں روزانہ تقریباً ڈھائی سو مریض آتے ہیں جن کے لئے ایک عدد گائنا کالوجسٹ اور دو عدد لیڈی ڈاکٹروں کے علاوہ چار عدد میڈیکل آفیسر، ایک عدد چائلڈ سپیشلسٹ، ایک عدد پرنسپل ڈینٹل سرجن۔ گھر گائنی ڈیپارٹمنٹ کے لئے چوبیس گھنٹے ڈیوری کی سہولت دینے کے لئے لیڈی ڈاکٹروں کی تعداد کم ہے اور چار عدد لیڈی ڈاکٹروں کی مزید ضرورت ہے۔

(ب) گورنمنٹ مزنگ ہسپتال لاہور میں چوبیس گھنٹے indoor کے علاوہ ایمرجنسی کی سہولیات پہنچائی جاتی ہیں اور دوسرے ہسپتالوں میں مریضوں کو شفٹ کیا جاتا ہے اور مختلف میڈیکل coverage کے لئے ایمبولینس بھیجی جاتی ہے جس کے لئے P.O.L (ڈیزل) کا بجٹ بہت کم ہے۔

(ج) جی ہاں۔

حجرہ شاہ مقیم کے رورل ہیلتھ سنٹر کو اپ گریڈ کرنا

*1176 محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حجرہ شاہ مقیم (ضلع اوکاڑہ) علاقہ کا مرکزی اور تقریباً ایک لاکھ آبادی پر مشتمل تاریخی قصبہ ہے۔ رورل ہیلتھ سنٹر موجود ہے۔ علاقہ کی ضرورت کے لحاظ سے اپ گریڈ کیا جانا بہت ضروری ہے۔ بہت ساری اسامیاں خالی ہیں۔ بالخصوص عملہ صفائی نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ سچ ہے کہ لیبارٹری نامکمل، الٹرا ساؤنڈ، بلڈ بنک، ٹی۔بی کی ادویات اور باؤلے کتے کی ویکسین دستیاب نہیں ہیں؟

(ج) کیا یہ سچ ہے کہ عرصہ دراز سے لیڈی ڈاکٹر اور ڈینٹل سرجن موجود نہیں۔ لیڈی ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے ناخوشگوار واقعات رونما ہو چکے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتال میں اکثر پانی اور بجلی کا مسئلہ رہتا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) حکومتی پالیسی کے تحت حجرہ شاہ مقیم کو پہلے ہی اپ گریڈ کر کے مربوط دیہی مرکز صحت کا درجہ دیا گیا ہے۔ اس سنٹر میں لیڈی ڈاکٹر اور ڈینٹل سرجن کے علاوہ صرف ایک اسامی (دوا ساز) کی خالی ہے۔

(ب) لیبارٹری عملہ مع لیبارٹری موجود ہے اور ڈاکٹر انچارج کی ہدایات اور مریضوں کی ضرورت کے مطابق لیبارٹری ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔

(ج) لیڈی ڈاکٹر اور ڈینٹل سرجن کی اسامیاں تین بار اخبار میں مشتہر کی گئیں مگر رورل ہیلتھ سنٹر مجرہ شاہ مقیم (ضلع اوکاڑہ) کے لئے کسی ڈاکٹر نے تقرری کے لئے درخواست نہ دی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

(ہ) حکومتی پالیسی کے مطابق سنٹر کی بہتری کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جاتے ہیں۔

محکمہ صحت کے سزا یافتہ ڈاکٹر کو تنخواہ کا اجراء

*1207۔جناب محمد اشرف خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت میں ملازم ڈاکٹر ندیم افضل اشرفی جو کہ سیکرٹری ہیلتھ مسٹر حسن وسیم افضل کا حقیقی بھائی ہے اور سپریم کورٹ سے ایک سال قید بامشقت اور دس ہزار روپے جرمانہ کی سزا ہونے کے باوجود ابھی تک محکمہ صحت سے تنخواہ وصول کر رہا ہے۔ کیا اس کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی کی گئی؟ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر صحت:

یہ درست ہے کہ ڈاکٹر ندیم افضل اشرفی محکمہ صحت میں میڈیکل آفیسر کے عہدے پر فائز ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ سابقہ سیکرٹری صحت مسٹر حسن وسیم افضل کے حقیقی بھائی ہیں۔ سپریم کورٹ کے فیصلے جس کے مطابق ڈاکٹر ندیم افضل کو ایک سال قید بامشقت اور دس ہزار روپے جرمانہ کی سزا ہوئی، موصول ہونے کے بعد محکمہ ہذا نے فوری طور پر معطل کر دیا اور اس ڈاکٹر کے خلاف محکمانہ کارروائی شروع کر دی گئی۔ اس کیس میں مسٹر فیاض احمد بشیر جو کہ پہلے چیئرمین وزیراعلیٰ معائنہ ٹیم تھے اور اب سیکرٹری انڈسٹری ہیں، مجاز اتھارٹی مقرر کیا گیا تھا۔ مجاز اتھارٹی نے محکمانہ کارروائی مکمل کرنے کے بعد تنزلی کی بھاری سزا عائد کی جس کی روشنی میں ڈاکٹر ندیم افضل اشرفی کو سینئر میڈیکل آفیسر (BS-18) سے میڈیکل آفیسر (BS-17) بنا دیا گیا۔ فیصلے

کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ یہ ڈاکٹر معطلی کے عرصہ میں قانون کے مطابق تنخواہ وصول کرتا رہا ہے۔

محکمہ صحت کے ڈاکٹر کی قید اور علاج کی تفصیلات

*1208۔جناب محمد اشرف خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
ڈاکٹر ندیم افضل اشرفی جو کہ سیکرٹری ہیلتھ مسٹر حسن وسیم افضل کے بھائی ہیں نے سپریم کورٹ سے ایک سال قید بامشقت کی سزا پانے کے بعد کتنا عرصہ جیل کی سزا کاٹی اور کتنا عرصہ پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے ائرکنڈیشنڈ کمرہ میں رہے' نیز پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ان کے قیام اور علاج معالجے کے اخراجات کس نے برداشت کئے' گورنمنٹ نے یا قیدی نے؟ کیا یہ بھی درست ہے کہ قید کی مدت ختم ہوتے ہی وہ ہسپتال سے ہی چھٹی لے گئے؟

وزیر صحت:

ڈاکٹر ندیم افضل کا پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے میڈیکل بورڈ نے محکمہ داخلہ کی درخواست پر جیل میں 02-05-02 کو طبی معائنہ کیا اور دائیں ٹانگ میں clot تشخیص کی۔ مزید تشخیص اور علاج کے لئے 03-05-02 کو ہسپتال میں داخل کر لیا۔ 24-05-02 کو ان کی وینوگرافی (venography) کی گئی۔ جس سے clot کی تصدیق ہو گئی جو کہ حرکت کر کے جسم کے کسی حصے میں پہنچ سکتا تھا اور مریض کی ہلاکت کا سبب بن سکتا تھا۔ بہتر علاج کے لئے ہسپتال میں رکھنا ضروری تھا۔ 27-07-02 کو ڈاکٹر ندیم افضل کی دوبارہ وینوگرافی (venography) کی گئی۔ 16-08-02 کو انہیں دوائیاں تجویز کر کے ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا۔
پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی مکمل طور پر ائر کنڈیشنڈ ہے اس میں کوئی کمرہ یا وارڈ بغیر ائر کنڈیشنڈ نہیں ہے۔
ڈاکٹر ندیم افضل کو سرکاری ملازم کی حیثیت سے ہسپتال ہذا میں مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی گئی۔

لاہور کی نئی ہاؤسنگ سکیموں میں جدید ہسپتال کا قیام

*1221۔شیخ امجد عزیز: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی موجودہ آبادی بحریہ ٹاؤن تک پہنچ چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جناح ہسپتال کے بعد اس علاقے میں کوئی اور ہسپتال ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لئے موجود نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقے میں بنیادی/دیہی مرکز صحت سے بلند درجے کا کوئی ہسپتال موجود نہ ہے اور جناح ہسپتال کا فاصلہ کافی ہونے کی بناء پر خطرناک صورتحال میں مریض کو بروقت علاج دستیاب نہ ہے؟

(د) کیا حکومت جوبلی ٹاؤن اور ریونیو ا ہاؤسنگ سکیموں کے وسط میں جناح ہسپتال کی سطح کے ہسپتال کے قیام کے لئے تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ اس علاقے میں رورل ہیلتھ سنٹر چوہنگ جو کہ بیس بستروں پر مشتمل ہے کام کر رہا ہے۔ اس سنٹر میں ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لئے تمام ضروری سٹاف اور آلات موجود ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کیونکہ اس علاقے میں بنیادی مرکز صحت سے بلند درجے کا رورل ہیلتھ سنٹر چوہنگ موجود ہے جس میں خطرناک صورت حال سے نبرد آزما ہونے کے لئے تمام ضروری سہولیات موجود ہیں۔

(د) حکومت عوام کو ضروری علاج معالجے کی جدید سہولیات بہم پہنچانے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ موجودہ حکومت نہ صرف لاہور کے مضافات بلکہ دور دراز کے دیہات کو بھی ترجیحی بنیادوں پر طبی سہولیات فراہم کرنے کی ٹھوس منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ تاہم یہ سہولیات آبادی اور بڑے ہسپتال سے فاصلہ اور پہلے سے موجود سہولیات کے حساب سے دی جائینگی۔

مجوزہ ڈینٹل کالج ہسپتال چوہنگ کی تفصیل

*1224۔شیخ امجد عزیز، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈینٹل کالج ہسپتال کے لئے چوہنگ کے نزدیک جگہ حاصل کر لی گئی ہے؟ اگر ہاں تو یہ کون سے علاقے میں واقع ہے۔ نیز یہ کس قیمت پر خریدی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج ہسپتال کی تعمیر کے لئے فنڈز برائے مالی سال 2003-2004 مختص کئے جا رہے ہیں۔ اگر ہاں تو مذکورہ منصوبے کا کتنے فیصد حصہ مالی سال 2003-2004 میں مکمل کیا جانا ہے اور اس پر لاگت کا کل تخمینہ کیا ہے؟

(ج) مذکورہ بالا منصوبے کی تکمیل کب تک ہو گی اور اس کے لئے مرحلہ وار کس طرح کام کی تکمیل ہو گی؟

وزیر صحت:

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ ڈینٹل کالج ہسپتال کے لئے چوہنگ کے نزدیک جگہ حاصل کر لی گئی ہے۔ تاہم گورنر پنجاب کی ہدایت پر ایل۔ڈی۔اے نے جوہلی ٹاؤن جو کہ ٹھوکر نیاز بیگ کے نزدیک واقع ہے، 80 کنال بحساب 3 لاکھ فی کنال کی پیشکش کی ہے جس کے لئے PC-I تیاری کے مراحل میں ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مالی سال 2003-2004 میں زمین کے حصول اور ابتدائی تعمیرات جس میں چار دیواری وغیرہ شامل ہے، کے لئے رقم مختص کرنے کی تجویز ہے کیونکہ منصوبہ تیاری کے مراحل میں ہے۔ اس پر لاگت کا کل تخمینہ موجود نہ ہے۔

(ج) PC-I فارم ابھی تکمیل پذیر ہے۔ مرحلہ وار کام کی تفصیل PC-I فارم میں دی جاتی ہے۔ تاہم پہلے مرحلہ میں زمین کا حصول، چار دیواری اور ٹیوب ویل کی تنصیب شامل ہو گی۔

کوٹ حسین شیخوپورہ میں بنیادی مرکز صحت کا قیام

*1237۔جناب علی عباس، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا حکومت کوٹ رنجیت (کوٹ حسین) گوجرانوالہ روڈ شیخوپورہ میں بنیادی مرکز صحت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر صحت:

کوٹ رنجیت (کوٹ حسین) جو کہ شیخوپورہ شہر سے تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے، جبکہ اس یونین میں چھاپہ منارہ میں بنیادی مرکز صحت پہلے ہی کام کر رہا ہے اور اس بنیادی مرکز صحت کا فاصلہ بھی تقریباً تین کلومیٹر ہے۔ لہذا یہاں پر بنیادی مرکز صحت قائم نہیں کیا جا سکتا۔

جنرل ہسپتال غلام آباد فیصل آباد کی تعمیر، افتتاح اور دستیاب سہولیات کی تفصیل

*1262: جناب محمد نواز: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنر پنجاب نے جنرل ہسپتال غلام محمد آباد فیصل آباد کو مورخہ 02-04-1999 تک مکمل کرنے کے احکامات صادر فرمائے تھے۔ کیا جنرل ہسپتال غلام محمد آباد مکمل ہو گیا ہے یا نہیں؟

(ب) جنرل ہسپتال غلام محمد آباد میں ڈسٹرکٹ ناظم فیصل آباد چودھری زاہد نذیر نے 14۔اگست 2002 کو کتنے بیڈ مکمل ہونے پر افتتاح کیا تھا؟

(ج) کیا جنرل ہسپتال غلام محمد آباد میں ایمبولینس، لیبارٹری، آپریشن تھیٹر، الٹرا ساؤنڈ، سپیشل سرجن اور دوسری سہولتیں میسر ہیں؟ اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر صحت:

(الف) گورنر پنجاب کے حکم نامہ کے مطابق ٹی۔بی ہسپتال، میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کو محکمہ صحت نے 17-04-1999 کو اپنی تحویل میں لے لیا اور اس ہسپتال میں in door, out -door کا اجراء ہو چکا ہے۔

(ب) افتتاح سے پہلے ہسپتال میں حکومت کی طرف سے 10 بیڈ sanction کئے گئے تھے۔ حکومت پنجاب نے 40 بیڈز کے سابقہ میونسپل میٹرنٹی ہسپتال کو اپنی تحویل میں لے لیا جس سے

sanctioned بیڈز کی تعداد 50 ہو گئی ہے۔ لہذا افتتاح کے وقت ہسپتال 50 بیڈز کا تھا۔

(ج) جنرل ہسپتال غلام محمد آباد، فیصل آباد میں دو وارڈ، آپریشن تھیٹر، ایکسرے پلانٹ، لیبارٹری کی سہولیات موجود ہیں۔ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد فیصل آباد میں ایمبولینس، لیبارٹری، آپریشن تھیٹر، الٹرا ساؤنڈ اور سپیشل سرجن وغیرہ کارپوریشن سے منتقل نہیں کئے گئے۔ اب ضلعی حکومت فیصل آباد کو آلات خریدنے کے لئے 74 لاکھ روپے کے فنڈز مہیا کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے جو کہ ضلعی حکومت کے زیر غور ہے۔ سپیشلسٹ ڈاکٹروں کے انٹرویو ہو چکے ہیں جن میں سرجن، گائنا کالوجسٹ، چائلڈ سپیشلسٹ اور ریڈیالوجسٹ شامل ہیں جن کی تقرری جلد ہو جائے گی۔

گورنمنٹ ہسپتال کوٹ خواجہ سعید لاہور
میں شعبہ جات اور سٹاف کی تفصیل

*1268۔ چودھری محمد شوکت: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہسپتال کوٹ خواجہ سعید لاہور کے ایک حصہ پر قبضہ گروپ نے قبضہ کر لیا ہے۔ اگر یہ درست ہے تو اس پر اب تک کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

(ب) اس وقت ہسپتال میں کتنے شعبے کام کر رہے ہیں۔ کون کون سے ہیں۔ ہر شعبہ میں بیڈوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) ہسپتال میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کی کیا تعداد ہے اور کیا ہر شعبہ کے لئے ڈاکٹر دستیاب ہیں۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا ہسپتال میں ایمرجنسی علاج کی تمام سہولیات میسر ہیں۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا حکومت ایمرجنسی کی سہولت اس ہسپتال میں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت:

(الف) درست ہے۔ تفصیل اس طرح ہے کہ گورنمنٹ ہسپتال کوٹ خواجہ سعید لاہور 1992 میں شروع ہوا۔ اس کا کل رقبہ 91 کنال 8مرلہ اور 6فٹ ہے۔(نزول لینڈ)۔ یہ رقبہ لاہور میٹروپولیٹن کارپوریشن کو 30سال کے لئے لیز پر دیا گیا۔ لاہور میٹروپولیٹن کارپوریشن نے ہسپتال کی بلڈنگ مکمل کرنے کے بعد محکمہ صحت حکومت پنجاب کو آئندہ ہسپتال چلانے کے لئے دے دیا ہے۔ اس ہسپتال نے1992 میں باقاعدہ کام شروع کر دیا۔ سیکرٹری کالونیز ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب نے تمام رقبہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو بحوالہ چٹھی نمبری 3400-93/1640-CSI مورخہ 12-5-94 ٹرانسفر کر دیا۔ اسی عرصہ کے دوران کچھ لوگوں نے ہسپتال کی زمین پر ناجائز قبضہ کر کے عمارات تعمیر کرنی شروع کر دیں۔ تب ہسپتال انتظامیہ نے اس غیر قانونی قبضہ کے خلاف سول کورٹ سے رجوع کیا جس پر متعلقہ عدالت نے ہسپتال کے حق میں مورخہ 01-12-1998 کو فیصلہ دے دیا۔ اس فیصلہ کے مطابق ہسپتال انتظامیہ نے اے۔ڈی۔سی (جنرل) لاہور کینٹ اور اے۔ڈی۔سی (جنرل) لاہور سٹی کو مراسلہ ارسال کیا کہ قانون کے مطابق اس پر عملدرآمد کروایا جائے۔ بحوالہ چٹھی نمبری 281 مورخہ13-1-99 اور 427مورخہ 2-2-99 اسی اثناء میں صوبائی وزیرصحت نے ہسپتال ہذا کا دورہ کیا اور دوران دورہ اے۔ڈی۔سی (جنرل) لاہور سٹی سے ان ناجائز قابضین کے متعلق تفصیل طلب کی جس کے جواب میں اے۔ڈی۔سی (جنرل) لاہور سٹی نے بتایا کہ کچھ ناجائز قابضین کے پاس سٹے آرڈرز (stay orders) ہیں۔ ان کے stay orders عدالت سے منسوخ کروائے جائیں اور جن کے پاس سٹے آرڈرز نہیں ہیں ان کی تعمیرات گرا کر قبضہ ہسپتال کے حوالہ کر دیا جائے جس پر عملدرآمد کیا گیا۔ اس وقت پانچ ناجائز قابضین نے سٹے آرڈرز (stay orders) عدالت سے حاصل کئے ہوئے ہیں جن کے کیس عدالت میں زیر بحث ہیں اور انہوں نے اپنے کیسوں میں محکمہ صحت اور ہسپتال انتظامیہ کو پارٹی نہیں بنایا تاکہ حقائق سامنے نہ آسکیں۔ اس سلسلہ میں ہسپتال انتظامیہ نے قانون 1/10 کے تحت عدالت میں درخواست دی ہوئی ہے اور اس کے ساتھ ہسپتال انتظامیہ نے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے Litigation cell سے ناجائز قابضین کو بے دخلی کے سلسلے میں رابطہ کیا ہوا ہے اور مراسلہ بازی جاری ہے۔

(ب) اس وقت گورنمنٹ ہسپتال کوٹ خواجہ سعید میں تقریباً بارہ شعبے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ 1۔ ایمرجنسی 2۔ میڈیکل' 3۔ سرجیکل' 4۔ شعبہ بچہ' (Paedo) 5۔ گائنی' 6۔ ڈینٹل' 7۔ ناک کان گلہ' 8۔ آنکھ' 9۔ ہومیو' 10۔ لیبر روم' 11۔ بلڈ بنک' 12۔ میڈیکو لیگل سروس ہر شعبہ میں بیڈوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے،

لیبر روم میں 5' آپریشن تھیٹر میں 6' ایمرجنسی میں 7' بچہ وارڈ میں 17' گائنی میں 11' آئی میں 17' ناک کان گلہ میں 8' میڈیکل میں 27' سرجیکل میں 27 کل بیڈوں کی تعداد 125 ہے۔

(ج)

نام	گریڈ	عہدہ
1۔ ڈاکٹر محمد جعفر سلیم	19	میڈیکل سپرنٹنڈنٹ
2۔ ڈاکٹر منظور الحق	19	ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ /اے۔پی۔ایم۔او
3۔ ڈاکٹر نسیم اقبال بھٹی	18	ایس۔ایم۔او
4۔ ڈاکٹر محمد نعیم	18	بچہ سپیشلسٹ
5۔ ڈاکٹر عامر درانی	18	ایس۔ایم۔او
6۔ ڈاکٹر محمد اخلاق	18	۔ایضاً۔
7۔ ڈاکٹر نثار احمد	18	۔ایضاً۔
8۔ ڈاکٹر محمود عالم پاشا	18	۔ایضاً۔
9۔ ڈاکٹر محبوب احمد پاشا	18	۔ایضاً۔
10۔ ڈاکٹر عبدالرؤف	18	۔ایضاً۔
11۔ ڈاکٹر تنویر انور	18	۔ایضاً۔
12۔ ڈاکٹر نفیس	18	پیتھالوجسٹ
13۔ ڈاکٹر مسرت جاوید	18	گائنا کالوجسٹ
14۔ ڈاکٹر ثمینہ کوثر	18	ایس ڈبلیو ایم۔او
15۔ ڈاکٹر محمد عابد	17	میڈیکل آفیسر
16۔ ڈاکٹر عامر جمال	17	۔ایضاً۔

17۔ڈاکٹر عبدالستار	17	۔ایضاً۔
18۔ڈاکٹر جاوید انجم	17	۔ایضاً۔
19۔ڈاکٹر ساجدہ ملک	17	وسمن میڈیکل آفیسر
20۔ڈاکٹر ذکیہ خاتون	17	۔ایضاً۔
21۔ڈاکٹر یوسف باجوہ	17	BTO
22۔ڈاکٹر محمد ادریس سندھو	17	سی۔ایم۔او
23۔ڈاکٹر محمد ادریس	17	۔ایضاً۔
24۔ڈاکٹر حافظ عطاء الرحمٰن	17	۔ایضاً۔
25۔ڈاکٹر زاہد ضیاء	17	۔ایضاً۔
26۔ڈاکٹر منیر احمد غوری	17	۔ایضاً۔
27۔ڈاکٹر سلطان واحد	17	ڈینٹل سرجن
28۔ڈاکٹر انور بزمی	15	ہومیو فزیشن

(نوٹ) موجودہ سیٹ اپ میں سپیشلسٹوں کی تعیناتی انتہائی ضروری ہے۔ مثلاً فزیشن، انتھیسٹ، ریڈیالوجسٹ، ای۔این۔ٹی سرجن، آئی سرجن، جنرل سرجن وغیرہ۔

(د) اس ہسپتال میں چوبیس گھنٹے ایمرجنسی کی سہولت موجود ہے۔ انتظامیہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ ایمرجنسی میں تمام ادویات ہسپتال سے فراہم کی جائیں۔ ایمرجنسی میں میڈیکو لیگل سروسز بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ ضرورت کے تحت serious مریضوں کو دوسرے ہسپتال (میو، سروسز ہسپتال، جنرل ہسپتال، دل ہسپتال وغیرہ) میں ایمبولینس پر منتقل کیا جاتا ہے۔

حکومت اس معاملہ میں مزید سہولیات فراہم کرنے کے لئے اگلے پانچ سالہ منصوبہ کے لئے کوشاں ہے تاکہ ہر آنے والے مریض کو زیادہ سے زیادہ سہولت فراہم کی جاسکے۔

سرگودھا کی لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تنخواہ کا مسئلہ

*1270۔ڈاکٹر نادیہ عزیز: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

سرگودھا میں لیڈی ہیلتھ ورکرز Village Based Workers کو گزشتہ ایک سال سے تنخواہ موصول نہ ہوئی ہے۔ کیا حکومت غریب لیڈی ہیلتھ ورکرز کو جلد تنخواہ کی ادائیگی کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر صحت:

سرگودھا ضلع میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر سے Village Based Family Planning Workers ماہ اکتوبر 2001 کو "نیشنل پروگرام برائے خاندانی منصوبہ بندی و بنیادی صحت" میں شفٹ ہوئی تھیں جنہیں تنخواہیں ماہ نومبر 2001 سے ستمبر 2002 تک ادا کر دی گئی ہیں۔

تنخواہ کا پے رول متعلقہ ضلع کے E D O(H) نے بھجوانا ہوتا ہے۔ اس سٹاف کا پے رول برائے ماہ اکتوبر 2002 تا دسمبر 2002' 3 مارچ 2003 کو سرگودھا سے بھجوایا گیا جبکہ A G P R کے دفتر نے یہ فنڈز 15 مارچ کو release کئے ہیں۔ اب ان تین ماہ کی تنخواہ کے چیک ٹریژری آفیسر لاہور کے دفتر میں دے دیئے گئے ہیں۔ جبکہ E D O(H) سرگودھا سے جنوری' فروری اور مارچ 2003 کے پے رول بھجوانے کا کہا گیا ہے۔

L H V کی رہائش گاہ پر حلقہ ناظم U.C 113 کا قبضہ

*1295۔مہر اشتیاق احمد: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی۔پی150 لاہور (U C-113) میں واقع ڈسپنسری میں L H V کی رہائش گاہ غیر ملکی امداد سے تعمیر ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسی علاقہ میں L.H.V کی ضرورت 24 گھنٹے میں کسی وقت بھی پڑ سکتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ L.H.V کی رہائش گاہ پر حلقہ ناظم U.C-113 نے قبضہ کر رکھا ہے اور L.H.V کو زبردستی وہاں سے نکال دیا گیا ہے؟

I۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کس کی اجازت سے اور کس قانون کے تحت قبضہ کیا گیا ہے؟

II۔ کیا اس ناجائز قبضہ پر U.C-113 کے ناظم کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر صحت:

(الف) پی۔پی 150(U.C-113) میں واقع ہیلتھ یونٹ جس میں لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی رہائش بھی تھی، دولت مشترکہ کے ایک سیکنڈ فیملی ہیلتھ پراجیکٹ کے تحت تعمیر ہوئی تھی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔ اسی لئے ہر لیڈی ہیلتھ وزیٹر کو اس کی تعیناتی کی جگہ پر رہائش فراہم کی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی رہائش گاہ پر حلقہ ناظم U.C-113 نے زبردستی قبضہ کر رکھا ہے اور غیر ملکی امداد سے جو فرنیچر اور پنکھے وغیرہ رہائش کے لئے ملے تھے وہ بھی اس کے قبضہ میں ہیں۔

یونین ناظم U.C-113 نے غیر قانونی طور پر قبضہ کر رکھا ہے اور اس نے کوئی اجازت نامہ محکمہ کو نہیں دیا۔ اس ناجائز اور زبردستی قبضہ کے خلاف مجاز حکام کو مطلع کر دیا گیا تھا اور تاحال یونین ناظم مذکورہ جگہ پر ناجائز قابض ہے۔

فیصل آباد میں B.H.U سٹاف اور ادویات

کے بجٹ کی تفاصیل

*1333۔محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے B H U ہیں؟

(ب) ان میں کتنے کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا ان میں سٹاف پورا ہے؟

(د) سالانہ ادویات کا کیا بجٹ ہے؟

(ہ) ان کی monitoring کا کیا طریقہ ہے؟

وزیر صحت،

(الف) B H Us-169 ہیں۔

(ب) 169 کام کر رہے ہیں۔

(ج) نہیں۔ کافی عرصہ سے بھرتیوں پر پابندی ہے اس لئے سٹاف پورا نہیں ہے۔

(د) 1,90,00,000/- روپے (2002-03)

(ہ) ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ، ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ وقتاً فوقتاً معائنہ کرتے رہتے ہیں۔

تحصیل صادق آباد میں مراکز صحت اور سٹاف کی تفصیل

*1334۔چودھری محمد شفیق انور، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) بنیادی مرکز صحت کا انچارج کون ہوتا ہے۔ ڈاکٹر یا ڈسپنسر؟

(ب) تحصیل صادق آباد میں کتنے بنیادی مراکز صحت ہیں؟

(ج) کتنے مراکز میں انچارج ڈاکٹر ہیں؟

(د) کتنے مراکز صحت میں ابھی تک ڈاکٹرز کی تعیناتی عمل میں نہیں لائی گئی۔ کب تک عمل میں لائی جائے گی؟

(ہ) ڈاکٹروں کی غیر موجودگی میں بنیادی مراکز صحت کا انتظام کس کے پاس ہوتا ہے؟

وزیر صحت:

(الف) بنیادی مرکز صحت کا انچارج ڈاکٹر ہوتا ہے۔

(ب) تحصیل صادق آباد میں چوبیس عدد بنیادی مراکز صحت ہیں۔

(ج) دس بنیادی مراکز صحت میں انچارج ڈاکٹر موجود ہیں۔

(د) چودہ عدد۔ جیسے ہی پنجاب گورنمنٹ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اجازت دے گی۔

(ہ) ڈاکٹروں کی غیر موجودگی میں بنیادی مرکز صحت کا انتظام میڈیکل اسسٹنٹ یا میڈیکل ٹیکنیشن کے پاس ہوتا ہے۔

ادویات کی سرکاری اور پرائیویٹ خریداری میں ریٹس کا فرق

*1335۔ چودھری محمد شفیق انور: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سرکاری ہسپتالوں میں مختلف کمپنیوں کی طرف سے جو ادویات فراہم کی جاتی ہیں کیا مارکیٹ میں بھی یہ ادویات اسی قیمت پر فراہم کی جاتی ہیں؟

(ب) مثال کے طور پر B.O.S.C.H کمپنی کا انجکشن (Cefotax 1 gm) جس قیمت پر سرکاری ہسپتال میں سپلائی کیا گیا ہے اوپن مارکیٹ میں بھی اس کی قیمت وہی ہے۔ وضاحت کی جائے؟

(ج) اگر نہیں تو ملٹی نیشنل کمپنیاں عوام کا خون کیوں چوس رہی ہیں۔ اس کا جواب دیا جائے؟

وزیر صحت،

(الف) نہیں۔ بلکہ سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کے ریٹ عام طور پر مارکیٹ ریٹوں سے کم ہوتے ہیں اور مارکیٹ میں ان ادویات کے ریٹ زیادہ ہوتے ہیں۔

(ب) B.O.S.C.H کمپنی کا انجکشن Cefotox 1 gm سرکاری ہسپتالوں میں کم ریٹ پر سپلائی کیا جاتا ہے جبکہ اس کا اوپن مارکیٹ میں ریٹ زیادہ ہے۔ سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کے ریٹ کم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خریداری کے وقت ان ادویات کا اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے اور مختلف فرمیں ٹینڈر میں حصہ لیتی ہیں۔ ہر فرم اپنا کم سے کم ریٹ دیتی ہے جو عام طور پر مارکیٹ ریٹ سے کم ہوتا ہے۔ سرکاری ہسپتال کم سے کم ریٹ پر کمپنیوں سے ریٹ کنٹریکٹ کر کے ان فرموں سے خریداری کرتے ہیں۔

(ج) ملٹی نیشنل کمپنیوں کی ادویات کے نرخ maximum retail price اور trade price وفاقی حکومت مقرر کرتی ہے۔

سول ہسپتال پاکپتن شریف میں عملہ اور سہولیات کی تفصیل

*1346۔چودھری جاوید احمد، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سول ہسپتال پاکپتن شریف میں تعینات عملہ ڈاکٹرز، نرسیں، کمپاؤڈر اور دیگر عملہ کتنا ہے اور کب سے تعینات ہے۔ نیز اس ہسپتال میں کتنے بستروں کا بندوبست ہے اور کون کون سے شعبے کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ہسپتال میں تعینات ڈاکٹروں کمپاؤڈروں کے نام، ایڈریس، مکمل کوائف ان کی تعیناتی اور کتنے عرصہ سے ایک ہی جگہ پر ہیں اور اس عملہ کی تفصیل جو سرکاری ملازمت کے دوران پرائیویٹ کلینک بھی کر رہے ہیں؟

(ج) کیا ضلع ہسپتال پاکپتن شریف میں CT سکین کی سہولت دستیاب ہے۔ اگر نہیں تو کب تک سہولت مہیا کی جائے گی؟

وزیر صحت،

(الف) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ہسپتال میں CT سکین کی سہولت موجود نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

میو ہسپتال لاہور میں جاری آئی ٹیکنیشن کورس کی تفصیل

101۔بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت میو ہسپتال لاہور میں آئی ڈیپارٹمنٹ کی زیر نگرانی آئی ٹیکنیشن کا کورس ہو رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کورس کا دورانیہ کتنا ہے اور یہ کب شروع ہوتا ہے؟

(ب) اس کورس میں داخلہ لینے والے طالب علموں کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت مع نمبر بیان فرمائیں، نیز داخلہ ریکارڈ کی نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ج) اس کورس میں داخلہ لینے والے سرکاری ملازمین کی تعداد، محکمہ، نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور نمبر حاصل کردہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا سرکاری ملازمین نے کورس میں داخلہ کے لئے اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے اجازت حاصل کی ہے۔ اگر کی ہے تو اجازت نامہ کی نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر صحت:

(الف) یہ درست ہے کہ Ophthalmic Tech Training کا کورس پنجاب میڈیکل فیکلٹی سے منظور شدہ ہے اور Punjab Institute of Prevention Ophthalmology کے زیر اہتمام میو ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے۔ اس کا دورانیہ ایک سال ہے اور یہ ہر سال جنوری میں شروع ہوتا ہے۔

(ب) یہ تفصیل (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ تفصیل (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ تفصیل (سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میڈیکل آفیسرز کی مستقل بنیادوں پر بھرتی

105۔ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میڈیکل آفیسر گریڈ 17 کی اسامیاں پچھلے کئی سالوں سے مستقل بنیادوں کی بجائے contract کی بنیاد پر پُر کی جا رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ contract پر پُر کی گئی اسامیاں job demand کے مطابق نہیں ہوتیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ صورت حال کے پیش نظر qualified professional مجبوراً lower grade کی اسامی کے لئے امیدوار ہوتے ہیں جس کے باعث ایک مایوس کن صورت حال پیدا ہو رہی ہے؟

(د) اگر مذکورہ جزہائے کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت contract پر بھرتی یکسر ختم کرنے یا contract کے ساتھ مستقل بنیادوں پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتیاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو موجودہ نسخہ کو نہ بدلنے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ میڈیکل آفیسرز اور وومن میڈیکل آفیسرز گریڈ 17 پچھلے کئی سالوں سے مستقل بنیادوں کی بجائے contract کی بنیاد پر پُر کی جا رہی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ contract پر پُر کی گئی اسامیاں job demand کے مطابق ہوتی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) فی الحال حکومت کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

لاہور میں غیر قانونی میڈیکل سٹوروں اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

113۔محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لاہور میں کتنے میڈیکل سٹور بغیر لائسنس ادویات فروخت کرتے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ صحت نے میڈیکل سٹوروں کو چیک کیا جن پر غیر معیاری ادویات فروخت ہوتی ہیں؟

(ج) 2001 سے 2003 تک کتنے میڈیکل سٹوروں کا بغیر لائسنس ادویات فروخت کرنے پر چالان ہوا اور کتنے میڈیکل سٹور غیر معیاری ادویات فروخت کرنے پر سیل کئے گئے؟

وزیر صحت:

(الف) یہ تاثر غلط ہے کہ ضلع لاہور میں میڈیکل سٹور بغیر لائسنس ادویات فروخت کرتے ہیں۔ ضلع لاہور میں اس وقت چودہ ڈرگ انسپکٹر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور جب بھی ایسی کوئی شکایت زبانی یا تحریری انہیں موصول ہوتی ہے یا دوران فیلڈ چیکنگ ان کے علم میں آتی ہے اس پر فوری قانونی کارروائی کی جاتی ہے اور ایسے سٹور کو فوری طور پر سیل کر دیا جاتا ہے۔

(ب) ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت ہر میڈیکل سٹور کو سال میں کم از کم دو مرتبہ متعلقہ ڈرگ انسپکٹر چیک کرتا ہے اور ڈرگ ایکٹ 1976 کی کسی بھی دفعہ کی خلاف ورزی کرنے پر ان کے خلاف فوری قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ اس طرح ڈرگ انسپکٹر میڈیکل سٹور سے ادویات کے نمونہ جات حاصل کرتا ہے۔ اور اگر وہ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری پنجاب لاہور سے غیر معیاری قرار دیئے جاتے ہیں تو متعلقہ میڈیکل سٹوروں اور دوا ساز اداروں کے خلاف قانونی کارروائی بذریعہ صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ پنجاب عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) سال 2001 تا 2003، 788 میڈیکل سٹوروں کا چالان ڈرگ ایکٹ 1976 کی مختلف دفعات کی خلاف ورزی کرنے پر کیا گیا جن میں سے 257 میڈیکل سٹوروں کو بغیر لائسنس ادویات فروخت کرنے پر سیل بھی کیا گیا۔

ضلع لودھراں کے ہسپتالوں میں ایکسرے پلانٹس کی تعداد اور کارکردگی کی تفصیل

125۔سید محمد رفیع الدین بخاری: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

ضلع لودھراں کے کتنے ہسپتالوں میں ایکسرے پلانٹ ہیں۔ کتنے چالو حالت میں ہیں اور کتنے بند ہیں اور کتنے عرصہ سے خراب ہیں۔ انہیں مرمت کرانے کے لئے گورنمنٹ نے کیا اقدام کئے ہیں؟

وزیر صحت:

ضلع لودھراں میں ایکسرے پلانٹ کی کل تعداد سات ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- D.H.Q ہسپتال لودھراں	2 عدد
2- T H Q ہسپتال کہروڑ پکا	1 عدد
3- T.H Q ہسپتال ملک طیب اعوان دنیا پور	1 عدد

4۔ R.H.C ہسپتال مخدوم علی 2 عدد ایک چالو حالت میں
دوسرا قابل مرمت عرصہ ایک سال

5۔ R.H.C گو گزاں 1 عدد قابل مرمت عرصہ دو سال

جو ایکسرے پلانٹ قابل مرمت ہیں ان کی مرمت کے لئے بجٹ S.M.Os متعلقہ سنٹر کو دے دیا گیا ہے۔ ان کی مرمت بہت جلد کرائی جائے گی۔ باقی ہسپتالوں کے ایکسرے پلانٹ صحیح طریقے سے کام کر رہے ہیں۔

ضلع لودھراں میں فلائنگ سکواڈ ایمبولینسز اور عملہ کی تعداد اور کارکردگی

126۔ سید محمد رفیع الدین بخاری: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لودھراں میں فلائنگ سکواڈ ایمبولینس اور ان کا عملہ کتنا ہے؟

(ب) کتنی ایمبولینس چالو حالت میں ہیں اور کتنی کب سے خراب ہیں؟

(ج) ان کی مرمت کے لئے کتنے پیسے رکھے گئے ہیں؟

(د) وہ ابھی تک مرمت کیوں نہیں ہوئیں؟

(ر) ان کا عملہ کتنے عرصہ سے کام نہیں کر رہا؟

(ہ) عملہ کی سیٹیں کس کے آرڈر کے تحت کب ختم کی گئیں۔ کیا باقی اضلاع میں بھی یہ سیٹیں اور فلائنگ سکواڈ ختم کر دی گئی ہیں۔ پنجاب کی تفصیل بتائیں؟

وزیر صحت:

(الف۔ب۔ج۔د۔ر۔ہ) ضلع لودھراں میں D.H.Q ہسپتال میں ایک فلائنگ سکواڈ جو کہ عرصہ سات سال سے خراب تھی اس کی مرمت ہو رہی ہے۔ اس کی مرمت پر سال 2002-03 میں مبلغ - 53,000 روپے خرچ ہو گئے ہیں اس کے عملہ کی تفصیل یوں ہے،

1۔ میڈیکل آفیسر پوسٹ خالی ہے۔

2۔ ڈسپنسر کام کر رہا ہے۔

3۔ ہیلپر کی پوسٹ بھی خالی ہے۔

فلائنگ سکواڈ کا کوئی علیحدہ بجٹ نہ ہے۔ اس کے عملہ اور مرمت ہسپتال کے سالانہ بجٹ سے کرائی جاتی ہے۔ عملہ کی سیٹیں ختم نہیں کی گئیں۔ باقی اضلاع کے متعلق ہمیں معلوم نہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک فلائنگ سکواڈ ایمبولینس RHC مخدوم عالی میں ناکارہ کھڑی ہے جو کہ سول ہسپتال ملتان کے زیر استعمال رہی ہے۔ جولائی 2001 سے نئے نظام کے تحت جناب ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز' ملتان ڈویژن ملتان آرڈر کے تحت repair کے لئے موجود ہے۔ اس کی مرمت کے لئے بجٹ نہ ہے۔ اس ایمبولینس کی لاگ بک اور مرمت وغیرہ کا ریکارڈ بھی M/S سول ہسپتال ملتان کے پاس ہے۔

ضلع لودھراں کے ہسپتالوں میں لیبارٹریوں اور ان میں دستیاب سہولیات کی تفصیل

128۔ سید محمد رفیع الدین بخاری، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لودھراں ضلع کے ہسپتالوں میں لیبارٹریوں کی تفصیل اور ان میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(ب) لودھراں میں کتے اور سانپ سے کاٹے کی ویکسین کس کس سنٹر پر موجود ہے؟

(ج) کیا حکومت یہ ویکسین لودھراں کے تمام سنٹرز کو فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر صحت،

(الف'ب'ج) محکمہ صحت ضلع لودھراں میں درج ذیل سنٹروں پر ویکسین موجود ہے۔

D H Q ہسپتال لودھراں

1۔سانپ کاٹنے کی ویکسین 30 ویز 2۔کتے کاٹنے کی ویکسین 63 ویز

T H Q ہسپتال کہروڑ پکا 1۔کتے کاٹنے کی ویکسین 4 ویز

تفصیل لیبارٹریوں اور ان میں موجود سہولیات کی تفصیل

D.H Q ہسپتال لودھراں میں لیبارٹری میں درج ذیل سہولیات برائے ٹیسٹ موجود ہیں۔

1۔ 'Blood C/E	2۔ Urine C/E	3- 'S Urea
4- 'S Billiraline	5۔ S Suger	6۔ 'H B S
7۔ 'H C V	8- 'Urine for Pregnancy	9۔ R A Factor
10- 'Semen Analysis	11- 'M.P Slide	12۔ Blood Bank

2۔تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کہروڑ پکا۔

تفصیل مراعات

1۔ 'Blood C/E	2۔ 'Blood Suger	3- 'Urine C/E
4- 'Blood Grouping	5۔ Cross Matching	

3۔رورل ہیلتھ سنٹرز مخدوم علی، گوگڑاں 231/WB

تفصیل مراعات لیبارٹری

1۔ 'Blood C/E	2۔ 'Urine C/E	3- 'M P Slide
4- 'Blood Grouping	5۔ Cross Matching	

گوجرانوالہ میں میڈیکل کالج کا قیام

131۔جناب زاہد پرویز، کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں کوئی بھی میڈیکل کالج نہ ہے؟

(ب) اگر جز(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گوجرانوالہ میں میڈیکل کالج کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں کوئی میڈیکل کالج نہیں ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت کا گوجرانوالہ میں میڈیکل کالج کھولنے کا ارادہ ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ صاحب نے محکمہ ہیلتھ کو ہدایات جاری کی ہیں اور پیش رفت کے طور پر منصوبے کے لئے پراجیکٹ ڈائریکٹر کی تعیناتی ہو چکی ہے۔ جو میڈیکل کالج کی feasibility report/ appraisal report منظوری کے لئے پیش کرے گا۔

ہسپتالوں کے clinical waste کے دوبارہ استعمال کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات

134۔سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے تمام چھوٹے بڑے ہسپتالوں کے مریضوں کا استعمال شدہ کوڑا اور گندگی clinical waste جس میں پندرہ بیس فیصد فضلہ انتہائی مضر صحت اور خطرناک بیماریوں کا باعث بنتا ہے ایک بار پھر مریضوں کے استعمال میں لانے کے لئے مارکیٹ میں لایا جاتا ہے؟

(ب) متذکرہ بالا حقائق کی روشنی میں کیا حکومت ایسے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے ہسپتالوں کے استعمال شدہ آلات دوبارہ استعمال نہ ہوں۔ اگر ایسے اقدامات نہیں کئے جا رہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت:

(الف،ب) یہ بات درست نہیں ہے کہ پندرہ بیس فیصد فضلہ جو انتہائی خطرناک بیماریوں کا باعث بن سکتا ہے بازار میں دوبارہ لایا جاتا ہے۔ اس بارے میں محکمہ صحت کی ہدایات جو وقتاً فوقتاً جاری ہوتی رہتی ہیں نہایت واضح ہیں۔ تمام سرکاری ہسپتالوں میں سرنجوں کو کاٹنے کے لئے سرنج کٹر مہیا کئے

گئے ہیں تاکہ ان کو دوبارہ استعمال نہ کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ تمام سرکاری ہسپتالوں کو ہدایت دی گئی ہیں کہ وہ clinical waste کے safe disposal کو یقینی بنائیں اور اس مقصد کے لئے کچھ ہسپتالوں مثلاً جناح ہسپتال لاہور میں hospital waste management کا پروگرام شالیمار ہسپتال لاہور کے تعاون سے شروع کیا جا چکا ہے اور باقی خود مختار ہسپتالوں کو بھی اس سلسلے میں مناسب اقدامات کی ہدایت دی گئی ہے۔ چلڈرن ہسپتال لاہور میں incinerator کی تنصیب کا کام جلد مکمل کرنے کے لئے بھی اقدامات کئے جا رہے ہیں تاکہ hospital waste کو محفوظ طریقے سے تلف کیا جاسکے۔

ڈاکٹروں کے لئے 1994 کے سروس سٹرکچر پر عملدرآمد اور دیگر مسائل

135۔ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت جنرل کیڈر ڈاکٹروں کا چار کلی سروس سٹرکچر جو 1994 میں منظور ہوا تھا مکمل کرنے اور ہزاروں ڈاکٹر جو ترقی کے منتظر ہیں ان کو ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

(ب) سرکاری ہسپتالوں میں کتنی انتظامی عہدے سے متعلق اسامیاں خالی پڑی ہیں؟ ان اسامیوں کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت بلاتاخیر تمام کیڈروں میں 15 سال تک محیط ترقی کے متعلقہ ڈیڈلاک کو ختم کر کے گریڈ 17 اور 18 میں میڈیکل انجینئرز کو ریگولر 18 سکیل میں ترقی دینے کے لئے تیار ہے؟

(د) کیا حکومت 12 سال سروس اور انتظامی امور میں پوسٹ گریجوایٹ مکمل کرنے والے ڈاکٹروں کو اگلے گریڈ میں ترقی دینے کے لئے تیار ہے؟ نیز 1994 میں حکومت نے جنرل کیڈروں کے ڈاکٹروں کا جو سٹرکچر منظور کیا تھا اس پر مکمل طور پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہے؟

(ہ) اگر متذکرہ بالا جزبانے کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ڈاکٹروں کو ان کے حقوق

دے گی نیز جن افسران اور اہلکاروں کی غفلت کے باعث ڈاکٹروں کو ان کے جائز حقوق مندرجہ بالا سے محروم کیا گیا ہے ان کے خلاف کیا انضباطی کارروائی کا ارادہ ہے۔ تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت،

(الف) حکومت جنرل کیڈر ڈاکٹروں کا چار سطحی سروس structure 1994 مکمل کرنے اور ڈاکٹروں کو ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اب تک تقریباً 700 ڈاکٹر اور 186 نیڈی ڈاکٹر سکیل نمبر 17 سے سکیل نمبر 18 میں ترقی پا چکے ہیں۔

(ب) پنجاب کے بڑے سرکاری ہسپتالوں میں ایم۔ایس کی آٹھ اسامیاں خالی پڑی ہیں جن کو پُر کرنے کے لئے مجاز اتھارٹی کو کیس بھجوائے ہوئے ہیں۔

(ج) حکومت گریڈ 17 کے ڈاکٹروں کو ریگولر 18 سکیل میں ترقی دینے کے لئے تیار ہے۔ درحقیقت ڈاکٹروں کا سروس ریکارڈ (سالانہ خفیہ رپورٹس) نامکمل ہونے کی بناء پر یا انکوائریوں کی بناء پر ڈاکٹر حضرات کی ترقی میں تاخیر ہوتی ہے۔

(د) حکومت نے 1994 میں جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں کا جو structure منظور کیا تھا اس پر مکمل طور پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہے، اس سلسلے میں محکمہ خزانہ سے بھی مسلسل رابطہ ہے۔ وہ ڈاکٹر جو ترقی کی شرائط پر پورا اُترتے تھے اُن کو ترقی دی جا چکی ہے۔

(ہ) ان ڈاکٹروں کو جو ترقی کی شرائط پر پورا اُترتے ہیں وہ اپنی سالانہ خفیہ رپورٹیں مکمل کرواتے جائیں گے تو ان کو ترقی ملتی جائیگی۔ ڈاکٹروں کی ترقی نہ ہونے کی وجوہات ان کی نامکمل سالانہ خفیہ رپورٹیں یا ان کے خلاف زیر التواء محکمانہ تحقیقات ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر نماز کا وقفہ کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نماز کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 6-10 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس شروع کرتے ہیں۔ نوٹس نمبر 63 رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں ایک بات ریکارڈ کی درستی کے لئے عرض کرنا چاہوں گا کہ اپوزیشن نے جو آج واک آؤٹ کیا وہ ایل۔ایف۔او کے معاملے پر تھا جو واقعہ پولیس کانسٹیبل کے ساتھ پیش آیا اس کی اپوزیشن نے مذمت کی ہے۔ میرا Call Attention Notice نمبر 63 ہے۔

پرائز بانڈ ڈیلر پر ڈاکوؤں کا مسلح حملہ

63۔ رانا ثناء اللہ خان: کیا وزیراعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 31۔اگست 2003 کو فیصل آباد شہر کے بارونق علاقہ (محلہ سنت پورہ بحدود تھانہ جھنگ بازار) میں کلاشنکوفوں سے مسلح چھ ڈاکوؤں نے پرائز بانڈ ڈیلر دلشاد بیگ اور محمد اسلم بیگ مع دو گن مینوں کو موقع پر ہلاک کر دیا اور دو کروڑ روپے مالیت کے پرائز بانڈ لوٹ کر موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موقع پر ثابت شواہد و حقائق کے مطابق ڈاکو ملزمان جائے واردات پر اسلحہ سمیت ایک گھنٹہ تک انتظار کرتے رہے لیکن کسی Law Enforcing یا خفیہ ایجنسیوں کو اس کی خبر نہ ہوئی اور کیا یہ صورت حال امن و امان کی انتہائی ابتر حالت کا پتا نہ دیتی ہے؟

(ج) کیا حکومت ملزموں کے اس طرح سے دندناتے پھرنے اور بلاخوف و خطر قتل و غارت و لوٹ مار کرنے کے آئندہ واقعات کے تدارک کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات کر رہی ہے؟ اگر "ہاں" تو اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اس خونیں واردات کے سلسلے میں متعلقہ Law Enforcing Agencies کے جو افسران و اہلکاران اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں کوتاہی و لاپروائی کے مرتکب ہوئے ان کے خلاف حکومت کیا کارروائی کر رہی ہے اور جن پولیس افسران و اہلکاران نے اس واردات کے ملزمان کی گرفتاری میں فرض شناسی کا مظاہرہ کیا ہے ان کی حوصلہ افزائی کے لئے کیا اقدامات کئے جا

رہے ہیں؛ مکمل تفصیل مع انکوائری رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ مقدمہ نمبر 413 مورخہ 31-8-2003 زیر دفعہ 395،302 ت پ تھانہ جھنگ بازار میں رجسٹرڈ ہوا۔ مختصر حالات مقدمہ اس طرح ہیں کہ مورخہ 31-8-2003 کو مرزا شوکت بیگ مدعی مقدمہ نے پولیس کو بیان تحریر کروایا کہ اسی روز بوقت سوا نو بجے دن مرزا اسلم، دلشاد برادران ہمراہ دو گن مین پرویز اور نذیر ہمراہ ڈرائیور محمد یاسین شاہ سوزوکی کیری ڈبہ میں سوار ہو کر اپنی دکان کے لئے روانہ ہوئے۔ مرزا اسلم بیگ پرائز بانڈ فارن کرنسی ڈالر بنک سی ڈی آر اور چیک ہائے دستخط شدہ جس کی مالیت تقریباً دو کروڑ روپے بنتی ہے تھیلا جات میں ڈال کر اپنے ہمراہ لے جا رہے تھے۔ جب مین بازار نزد چراغ ہوٹل محلہ سنت پورہ میں پہنچے تو اچانک سامنے سے دو موٹر سائیکل سوار اور سوزوکی کار میں سوار تین آدمی آ گئے۔ آتے ہی انہوں نے کار سے باہر نکل کر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس سے مرزا اسلم بیگ، دلشاد و دونوں گن مین بری طرح زخمی ہو گئے۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ وزیر قانون ایف۔ آئی۔ آر پڑھ رہے ہیں۔ Call Attention Notice کا جواب ایف۔ آئی۔ آر کو ہاؤس میں پڑھ کر سنانا نہیں ہوتا۔ جو اس کے مندرجات ہیں اس کے مطابق یہ جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ اس کا جواب دے رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، وہ تو ایف۔ آئی۔ آر پڑھ رہے ہیں۔ میں نے بھی وہ ایف۔ آئی۔ آر پڑھی ہوئی ہے۔ وہ ایف۔ آئی۔ آر پڑھ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کی روایات کے مطابق جو بھی اس مقدمہ سے متعلقہ حقائق ہیں وہ اس ایوان کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ جب تک ایف۔ آئی۔ آر کے مندرجات اس

معزز ایوان میں پیش نہیں کئے جائیں گے' کیونکہ معزز رکن نے تو صرف نشاندہی کی ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ واقعہ ہوا ہے یا نہیں؟ اس کو تو میں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ درست ہے اب آگے جو حالات تھے اس کے متعلق عرض کرنا میں سمجھتا ہوں کہ جب تک تفصیل نہیں بتائی جائے گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' آپ فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ملزمان نے فائرنگ کے بعد گاڑی میں موجود تھیلاجات کو نکال کر موٹر سائیکل اور کار میں سوار ہو کر فرار ہو گئے۔ دلشاد موقع پر جاں بحق ہو گیا اور باقی افراد ہسپتال لے جاتے ہوئے راستے میں زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو گئے جس پر مقدمہ بالا درج ہوا۔ دوران تفتیش ملزمان عمر عرف عمران و زاہد و جاوید انجم ولد اللہ دتہ' مسمات رضیہ و مسمات فاطمہ اور شاہد جمیل گرفتار کئے گئے ہیں۔ ملزمان کے قبضہ سے پرائز بانڈ مالیتی -/126097 روپے 3 کلاشنکوف' ایک پسٹل مع 21 گولیاں برآمد ہوئیں۔ سوزوکی مہران نمبری 7070/FDP' موٹر سائیکل 2781/FDV جو واردات میں استعمال ہوئی تھی برآمد کی گئیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ سینئر پولیس افسران Rescue-15 تھانہ جھنگ بازار فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے۔ مضروبان جو تین زخمی حالت میں تھے انہیں ہسپتال لے جانے کا انتظام کیا۔ اسی وقت ملزمان کی گرفتاری کے لئے ضلع کی تمام پولیس کو الرٹ کر دیا گیا' شہر کی ناکہ بندی کی گئی اور تجربہ کار پولیس افسران پر مشتمل ٹیمیں ملزمان کی گرفتاری کے لئے روانہ کی گئیں۔

(ج) ڈکیتی کی روک تھام کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

(1) گشت کے نظام کو مؤثر بنایا گیا ہے اور پولیس کی گاڑیاں چوبیس گھنٹے شہر میں گشت کرتی ہیں تاکہ ڈکیتی' راہزنی کے ملزمان کو فوری طور پر گرفتار کیا جا سکے۔

(2) ڈکیتی راہزنی میں ملوث ملزمان کا سابقہ 5 سالہ ریکارڈ چیک کر کے انہیں مقدمات میں شامل تفتیش کیا جا رہا ہے۔

(3) ڈکیتی راہزنی کی وارداتوں میں ملوث ملزمان کی تفتیش کے لئے علیحدہ سکواڈ بنائے گئے ہیں۔

(4) ڈکیتی راہزنی میں ملوث ملزمان کا سی۔ آر۔او برانچوں میں مکمل ریکارڈ کمپیوٹر میں feed کیا گیا ہے۔ اس ریکارڈ سے بوقت ضرورت مدد بھی لی جاتی ہے۔

(5) Rescue 15 بھی ڈکیتی راہزنی کی وارداتوں کو کنٹرول کرنے میں مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔ ڈکیتی راہزنی کی اطلاع موصول ہونے پر Rescue-15 Squad فوری طور پر موقع پر پہنچتا ہے اور ملزمان کی گرفتاری کے سلسلہ میں مقامی پولیس کی ہر ممکن مدد کرتا ہے۔

(د) سرِدست اس مقدمہ کی بابت کسی افسر یا ملازم کو ایوارڈ نہ دیا گیا ہے اور نہ ہی کسی افسر یا ملازم کو سزا دی گئی ہے۔ مزید برآں نہ ہی کسی ملازم کا انعام یا سزا کے لئے تحرک کیا گیا ہے۔ دوران تفتیش اگر کسی افسر/ملازم کا role یا کارکردگی قابل ستائش ہوگی تو اس کو انعام دیا جائے گا اور کوتاہی کی صورت میں محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! کیا آپ ان کے جواب سے مطمئن ہیں؟

رانا ثناء اللہ خان: نہیں جناب! ان کے جواب سے کون مطمئن ہو سکتا ہے؟ انہوں نے ایف۔ آئی۔ آر پڑھ کر سنا دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس میں برآمدگی بھی ہو گئی ہے، گرفتاری بھی ہو گئی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: گرفتاری کہاں ہو گئی ہے؟ یہ بتائیں کہ انہوں نے کون سے ملزم پکڑے ہیں؟ ایف۔ آئی۔ آر کی کاپی ان کے پاس ہے نامزد ملزمان کے نام پڑھ دیں اور اس کے بعد یہ فرما دیں کہ انہوں نے کون سے ملزم گرفتار کئے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! دوران تفتیش ملزمان عمر عرف عمران و زاہد و جاوید انجم، اللہ دتہ، مسمات رضیہ و مسمات فاطمہ اور شاہد جمیل گرفتار کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، راجہ صاحب! یہ وہ ملزمان ہیں جن کا نام ایف۔ آئی۔ آر میں ہے؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ اتنی بڑی ڈکیتی میں چار آدمی قتل ہوئے۔ اس میں دو کروڑ روپے کی مالیت کے قریب پرانز بانڈ لوٹے گئے۔ اس میں ہوا یہ ہے کہ جب یہ واردات ہوئی تو موقع سے

اس بات کے شواہد ملے ہیں کہ ملزمان تقریباً ایک گھنٹہ اپنی گاڑی میں وہاں پر انتظار کرتے رہے کہ جب وہ گاڑی آئے گی تو۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ یہ توجہ دلاؤ نوٹس ہے اس میں ہم نے تقریر یا بحث نہیں کرنی۔ ان کے سوال کے جواب میں جو جواب میں نے دیا ہے اگر اس میں سے کوئی ضمنی سوال بنتا ہے اور اس کی بھی ایک حد مقرر ہے۔ اگر یہ اس کے مطابق سوال کریں گے تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں لیکن تقریر سے ذرا احتیاط برتی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان : جناب سپیکر! انہوں نے میرے سوال کا جواب دیا ہی نہیں۔ انہوں نے حقائق کو غلط انداز میں بیان کیا ہے۔ میں ان کی تصحیح کے لئے موقع کی پوزیشن بتانے لگا ہوں۔ آپ توجہ دلاؤ نوٹس کی اہمیت کا اندازہ لگالیں کہ پورے سال میں ایک مرتبہ بھی چیف منسٹر نے اس کا جواب دینا گوارا نہیں کیا۔ آج کی صورتحال یہ ہے کہ نہ آئی۔جی صاحب یہاں پر موجود ہیں' نہ فیصل آباد سے متعلقہ ڈی۔آئی۔جی موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : ایڈیشنل آئی۔جی صاحب یہاں پر موجود ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان : جناب سپیکر! میں آئی۔جی کی بات کر رہا ہوں۔ ہوم سیکرٹری موجود نہیں ہے۔ ڈی۔آئی۔جی فیصل آباد موجود نہیں ہے۔ ڈی۔پی۔او فیصل آباد موجود نہیں ہے۔ یہاں پر کوئی بھی متعلقہ آدمی موجود نہیں ہے۔ صرف لاء منسٹر صاحب ہیں اور ہم ہیں۔

جناب سپیکر! اس کیس میں ہوا یہ ہے اور یہ بات موقع سے ثابت ہے کہ وہاں پر ملزمان کا ایک موبائل گر گیا۔ اس موبائل کے گرنے میں اگر تو پولیس یا وزیر قانون کی کوئی کارکردگی ہے تو پھر تو واقعی ان کی کارکردگی قابل ستائش ہے۔ اس موبائل پر جو latest call آئی تو اس سے انہوں نے اس واردات کے سرغنہ شیخ نعیم کو trace کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! پولیس تفتیش میں کسی نہ کسی چیز سے clue تو لینا پڑتا ہے۔ علم الغیب تو کوئی نہیں ہوتا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ وہ شیخ نعیم کا موبائل فون تھا اور آپ ان کی کارکردگی کا اندازہ کریں کہ انہوں نے اس موبائل سے clue لے کر شیخ نعیم کے گھر ریڈ کیا لیکن وہ ان سے گرفتار نہیں ہو سکا۔ دو ملزمان ایک ٹیکسی میں سفر کر رہے تھے تو اس ٹیکسی ڈرائیور نے ان دو ملزمان کو پکڑوایا۔ ان دو ملزمان کے علاوہ آج تک پولیس اس واردات میں ملوث چھ ملزمان میں سے کسی ایک ملزم کو گرفتار نہیں کر سکی۔ متعلقہ ڈی۔ایس۔پی ملزمان کی مخبری پر گرفتاری کے لئے کراچی گیا اور اس نے واپس آ کر یہ بتایا کہ میں کراچی گیا ہوں وہاں جس تھانہ کے متعلقہ علاقہ میں مجھے information تھی میں نے ان سے بات کی تو انہوں نے صاف انکار کر دیا کہ وہ "نو گو ایریا" ہے وہاں پر ہم نہیں جا سکتے' نہ آپ کی کوئی مدد کر سکتے ہیں۔ یہ صورتحال ہے۔ انہوں نے لکھی لکھائی کہانی پڑھ دی ہے۔ اب اس سے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس کیس میں ان کی کارکردگی زیرو ہے۔ ٹیکسی ڈرائیور نے جو ملزمان پکڑوائے تھے وہی دو ملزمان ان کے پاس ہیں۔ اس کے علاوہ ہماری پولیس کا جو ایک طریقہ کار ہے کہ ملزمان کے نابالغ بچے' عورتیں اور رشتہ دار پکڑ دھکڑ کر مختلف کیسوں میں چالان کر دیئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے چار ملزمان کا نام لیا ہے اور پیسے بھی سارے برآمد ہو گئے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! پیسے بھی سارے برآمد نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! کیا رقم ساری برآمد ہو گئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں اور میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا ہے کہ اگر سوال کیا جائے تو میں سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں لیکن میں تقریر کا جواب دے نہیں سکتا۔ specific ایک سوال کریں اس کا میں جواب دوں گا۔ میں نے گزارش کی کہ چار ملزمان گرفتار ہوئے' 12 لاکھ سے اُوپر برآمدگی بھی ہوئی۔ ایک ملزم شیخ نعیم مفرور ہے' ای۔سی۔ایل پر اس کا نام بھی ڈال دیا گیا ہے۔ پولیس اس کی گرفتاری کے لئے کوشش بھی کر رہی ہے۔ مزید recovery کے لئے بھی کوشش کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود اگر یہ اس کیس سے متعلق کوئی معلومات چاہتے ہیں تو ایک specific question کریں۔ میں اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ ابھی تک رانا صاحب نے جو فرمایا ہے آپ بتائیں اس میں سے کون سا سوال بنتا ہے تاکہ میں اس کا جواب دے دوں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا specifically سوال یہ ہے کہ وزیر قانون بتائیں کہ یہ ملزمان کو کب تک گرفتار کریں گے اور ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے انہوں نے کیا efforts کی ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ملزمان کی گرفتاری کے لئے پولیس کسی طور پر بھی کوتاہی نہیں کر رہی۔ ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ چار ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ میرے بھائی یہ فرماتے ہیں کہ ٹیکسی والے نے گرفتار کروانے تو ظاہری بات ہے کہ جب cule ایک چلتا ہے تو تفتیش میں اسی clue کو آگے لے کر بڑھا جاتا ہے اور اس پر آگے کارروائی کی جاتی ہے۔ چار ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں' partly recovery بھی ہو چکی ہے' مفرور ملزم کی گرفتاری کے لئے کوشش بھی کی جا رہی ہے۔ رانا ثناء اللہ صاحب نے خود فرمایا ہے کہ پولیس کراچی تک تو گئی ہے لیکن اب دوسرے صوبے کا معاملہ ہے۔ میں اس معزز ایوان اور اس معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں حکومت سندھ سے بھی رابطہ کیا جائے گا اور اگر ملزم کراچی میں ہے تو ان کی معاونت سے اس کی گرفتاری کے لئے بھی کوشش کی جائے گی۔

چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر! مجھے دو منٹ چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے!

چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ اپنے سابقہ حلقہ کے گاؤں میں ہونے والے واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں' which is most important and most serious کہ ایک ہفتہ پہلے تھانہ مانگا منڈی میں ایک ایف۔ آئی۔ آر درج ہوئی اور اس میں جو ملزمان ایک 80 سال کا آدمی ہے' اس کی 80 سال کی بیوی ہے' اس کی بیٹی ہے' اس کی بھانجی ہے اور کچھ لوگ ہیں۔ ان پر دہشت گردی کی دفعات لگائی گئی ہیں اور انہیں گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس ٹارچر کے بعد ان لوگوں کو جیل بھجوا دیا گیا۔ آج دو گھنٹے پہلے وہ 80 سالہ بوڑھا آدمی جیل کے اندر مر گیا ہے۔ اس کی بیٹی' بیوی اور بھانجی ابھی تک جیل میں موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ اس کے لئے علیحدہ توجہ دلاؤ نوٹس دے دیں۔ ویسے یہ بات وزیر قانون صاحب کے نوٹس میں بھی آ گئی ہے۔

چودھری عبدالغفور خان، میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ بڑا اہم واقعہ ہوا ہے۔ یہ بڑا serious واقعہ ہے۔ اس کے لئے آپ ایک کمیٹی بنائیں اور جو اس کے ذمہ دار ہیں ان کو سزا دی جائے۔ یہ بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ یہ بڑا ظلم ہے۔ پنجاب کے عوام یہ ظلم زیادہ دیر برداشت نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ وزیر قانون کو ان کے دفتر میں مل لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی بحث کے بعد against the unconstitutional acts regarding the L.F.O ہم باہر چلے گئے تھے تو اس دوران محکمہ صحت کے حوالے سے وقفہ سوالات تھا۔ اس وقت وہ table ہو گئے تھے but it is very relevant ---

MR DEPUTY SPEAKER: The question hour is finished I can't reopen the question hour at this stage This is not time

RANA AFTAB AHMAD KHAN: I am not reopening it but it is for the information of the House that the Minister for Health who is not here

MR DEPUTY SPEAKER: The Parliamentary Secretary is here

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ اگر اتنی اہم بات تھی تو کر لی جاتی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس وقت گورنمنٹ کا دو چیزوں پر emphasis تھا-----

MR DEPUTY SPEAKER: I gave two hours for the question hour but nobody asked relevant questions

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker' I don't need that but I would tell you what is going on with the department of Health"

جناب ڈپٹی سپیکر، اب توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت ہے۔ اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان : Sir, the Punjab Institute of Cardiology has become the Punjab Institute of butchers آپ ڈاکٹروں کی بات ہی نہیں کرنے دے رہے۔ ہم نے یہاں discuss کیا کرنا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! میں نے آپ سے گزارش کی ہے کہ میں نے آپ کو دو گھنٹے دیئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب معزز اراکین باہر تشریف لے جا رہے تھے تو اس وقت میں نے یہی گزارش کی تھی کہ عوام نے انھیں اس لئے منتخب کر کے بھیجا ہے کہ یہ ان کے مسائل کو اسمبلی میں اُجاگر کریں۔ اب بعد میں انھیں خیال آیا ہے کہ اس وقت کیا ہوا ہے؟ اس وقت تو ایل۔ایف۔او ان کے دماغ پر چھایا ہوا تھا۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: We are against the L F O How can we accept all this?

جناب ڈپٹی سپیکر : You have already registered your protest about this رانا صاحب! میں آپ کو عرض کر رہا ہوں کہ آپ نے جو بات کرنی ہے۔ کل بھی وقفہ سوالات آنے کا You can take up the issue again I am not saying you should not take up

وزیر مواصلات و تعمیرات : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہر چیز ضابطے اور رولز کے مطابق چلتی ہے۔ اگر یہ کسی بھی وجہ سے ایل۔ایف۔او کے issue کو زیادہ اہم سمجھتے ہیں اور صوبہ پنجاب کے عوام کے حقوق کو برتری دیتے ہوئے باہر گئے تھے، رولز میں provision ہے کہ اگر کوئی particular question ہے تو یہ آپ کو لکھ کر دے سکتے ہیں کہ آنے والے بدھ کو ایک گھنٹے کے لئے بحث میں وہ سوال رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے ان سے یہی کہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، انھیں عوامی مسائل سے جتنی دلچسپی ہے' وہ تو پتا چل چکا ہے۔ جب پارلیمانی سیکرٹری تیاری کر کے آئی ہیں اور ذاتی طور پر visits کئے گئے ہیں۔انھیں دلچسپی ہی نہیں ہے کیونکہ انہیں سوال کرنے ہی نہیں آتے اور سارے irrelevant question کئے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے تو یہی ہے کہ،

"اندھا کیا جانے بسنت کی بہار"

(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the call attention notice's time is over We come down to the Privilege Motions

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' رانا ثناء اللہ صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم اس لئے ان کو کہہ رہے تھے کہ آپ واک آؤٹ کر کے باہر نہ جائیں حالانکہ جو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ اجلاس شروع ہونے سے پہلے ہوئی تھی' وہاں پر یہ طے ہوا تھا کہ ہم نے بنیادی اور national issue پر واک آؤٹ کرنا ہے۔ اس دوران ہاؤس کا بزنس take up نہ کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس understanding کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ جہاں تک پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے کہا ہے کہ وہ بڑی تیاری کر کے آئی تھیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ آپ دوبارہ وقفہ سوالات شروع کرلیں تاکہ ان کی تیاری بھی دیکھ لی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ بڑی جدوجہد کے بعد آپ نے مجھے موقع دیا ہے۔ آپ کی نظر مجھ پر ٹھہری ہے۔ میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ابھی تحاریک استحقاق شروع نہیں ہوئیں اور اس دوران ایک اہم issue پر پورے ہاؤس کی توجہ چاہتا ہوں کہ rule کی بات

ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آیا کہ اس ملک میں کون سا rule ہے لیکن میں گزارش کروں گا کہ ہمارے ضلع فیصل آباد میں موجودہ حکومت وہاں کے عوام کے ساتھ ایک انتہائی زیادتی کر رہی ہے۔ میں اس طرف آپ تمام دوستوں کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ ہمارے ضلع فیصل آباد میں ایک تحصیل جڑانوالہ ہے۔ اس تحصیل کے ایک وزیر صاحب بھی تشریف فرما ہیں اور اس تحصیل کے ممبران اسمبلی بھی یہاں پر تشریف رکھتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ بھی اس بات کی تصدیق کریں گے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک تحصیل کے ایک تھانے کو اغواء کر لیا گیا ہے اور اس تھانے کو اغواء کر کے ہمارے سپیکر صاحب جو آج اس کرسی پر تشریف فرما نہیں ہیں انھوں نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر ایک تھانے کو اغواء کر کے تھانہ جھمرہ اور تھانہ کھرڑیانوالہ کی ایک نئی تحصیل بنا دی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ اس تحصیل میں صرف ان کا راج ہو اور ان کے مقابلے میں کوئی آدمی نہ ہو تو یہ بے چارے وزیر اور جڑانوالہ تحصیل کے ممبران اسمبلی انشاء اللہ آواز اٹھائیں گے۔ ان کے دل دکھ رہے ہیں' اور تو اور تحصیل ناظم کو بھی اغواء کر لیا گیا ہے۔ تحصیل ناظم جڑانوالہ' کھرڑیانوالہ کا رہائشی ہے اور کھرڑیانوالہ' جھمرہ میں چلا گیا ہے۔ یہ اس ملک میں ہے کہ فیصل آباد ضلع میں ایک تھانہ اغواء ہو گیا' ایک تحصیل ناظم اغواء ہو گیا۔ اب میں نائم دیتا ہوں کہ وہ وزیر صاحب جو اس تحصیل کے دفاع کے لئے منتخب ہو کر آئے تھے' میں اب انھیں موقع دیتا ہوں کہ وہ اظہار خیال کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر موصوف کو موقع دیا جاتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں معترف ہوں۔ اس وقت انہوں نے جوش خطابت میں جو کچھ بھی فرمایا لیکن الفاظ آگے پیچھے کرتے ہوئے کبھی کسی ممبر کو بیچارہ کہتے ہیں' کبھی کسی وزیر کو بیچارہ کہتے ہیں۔ القاب سے نوازتے ہوئے یہ اپنے جوش خطابت میں سمجھتے ہیں کہ میں جو کہتا چلا جاتا ہوں وہی ہو گا۔ سپیکر صاحب کے بارے میں انہوں نے جو فرمایا وہ صحیح بات نہیں ہے۔ جو چیز انہوں نے ارشاد فرمائی ہے میں نے بھی آج اخبار میں پڑھی ہے لیکن اس پر ابھی تک کسی قسم کا کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ اگر notify ہو چکا ہے تو notification ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ انشاء اللہ تعالیٰ undo ہو جائے گا اور without justification کوئی ایسی بات نہیں ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: This is no question جب کوئی چیز وجود میں آئے تو پھر آپ سوال کریں۔ اب میں رانا ثنا اللہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی تحریک پڑھیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب والا! میری بات تو مکمل ہو لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے سوال کیا اور انہوں نے جواب دے دیا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس چیز کا وجود ہی نہیں ہے۔

راجہ ریاض احمد: میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں' میری مکمل بات تو سن لیں۔ کل وزیراعلیٰ صاحب وہاں جا رہے ہیں اور نئی تحصیل کا اعلان کر رہے ہیں۔ اگر وزیراعلیٰ صاحب کھرڑیانوالہ تھانہ میں اس کو شامل کر دیں تو کیا یہ استعفیٰ دے دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جب وہ اعلان کریں گے تو پھر سوال اٹھانا۔

راجہ ریاض احمد: جب ان کا اعلان ہو گا تو ان کا استعفیٰ ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بعد کی بات ہے۔ ابھی تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ بی بی آ رہی ہے' نواز شریف آ رہا ہے۔ میں یہاں پر یہ اعلان کرتا ہوں کہ جس دن بے نظیر آئے گی' جس دن نواز شریف آئے گا' یہ ہمارے پیچھے پیچھے ہوں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں اپنے معزز رکن کے جواب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے یہ کہا ہے کہ without justification وہاں پر کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ یہ جو بات کر رہے ہیں اگر یہ ہو گا تو وہ ہو گا' نہیں تو آپ استعفیٰ دے دیں۔ سیاست میں مقابلہ سیاسی طریقے سے کیا جاتا ہے۔ حیلے بہانوں سے نہیں کیا جاتا۔ اگر ہمیں سیٹوں سے' ایوانوں سے باہر رکھنا ہے تو اپنے رویے ٹھیک کیجئے' اپنی سیاسی کارکردگی بڑھائیے' سچ بولئے اور جھوٹ کا سہارا نہ لیجئے پھر یہ ہو گا۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر، تحریک استحقاق نمبر 100 رانا ثناء اللہ خان صاحب! یہ 4-8-03 کو move ہو چکی ہے اس کا جواب آنا ہے۔ ارشد لودھی صاحب یہاں موجود نہیں ہیں تو اس کو pend کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق رانا صاحب نے move کی تھی اور ارشد لودھی صاحب کے ایک بیان پر تھی جو انہوں نے اس معزز ایوان میں دیا تھا اور قائد اعظم سے متعلقہ کہ وہ کہیں فیصل آباد تشریف لے گئے تھے۔ کچھ تاریخوں کا اس میں تھوڑا سا confusion تھا تو رانا صاحب نے یہ تحریک دی تھی۔ میری استدعا ہے کہ یہ تحریک ارشد لودھی صاحب کی ذات سے متعلق ہے۔ جب تک وہ واپس تشریف نہیں لاتے اس وقت تک اس کو pend فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جب وہ آتے ہیں تو اس کو take up کر لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، اب وہ پورے اجلاس میں ہی نہ آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جیسے آپ نے پچھلی دفعہ مہربانی کی ہے تو ابھی بھی pend کرنے دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، آپ غیر معینہ وقت کے لئے pend نہ کریں۔ کل کے لئے کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ جب آجاتے ہیں تو پھر take up کر لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! ان کے محکمے سے متعلقہ جتنے بھی معاملات ہیں جب تک وہ باہر رہیں گے تو pend ہی رہیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، محکمے کا جواب تو کوئی اور دے گا لیکن یہ ان کی اپنی ذات سے متعلقہ ہے کیونکہ انہوں نے ایک بیان دیا تھا اور آپ نے اس پر اعتراض کیا تھا۔ وہ اس کا جواب خود دیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، انہوں نے ایک منسٹر کی حیثیت سے پالیسی سٹیٹمنٹ دی تھی اور اس پر انہوں نے کہا تھا کہ قائداعظم نے پاکستان اس لئے بنایا تھا کہ اس میں فصلیں لہلہائیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ یہ کہاں کہا گیا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ فیصل آباد میں 1943 میں کہا۔ ساری proceeding میرے پاس ہے انہوں نے یہ بات کہی۔ 1943 میں قائداعظم فیصل آباد تشریف لے ہی نہیں گئے۔ آپ اس کو admit کر

لیں تو کمیٹی میں اس بات کی انکوائری ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، پہلے ان کا جواب تو سن لیں پھر اگر ضرورت پڑی تو admit کر لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ اس کے لئے وقت کا تعین کر دیں۔ کل یا پرسوں کوئی وقت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ارشد لودھی صاحب کب آ رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جیسے ہی وہ واپس آئیں گے اس کو take up کر لیں گے۔ میری ایک اور گزارش ہے کہ میرے بھائی راجہ ریاض صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ جڑانوالہ میں کچھ اغواء ہوئے ہیں اور نامعلوم اغواء ہوا ہے۔ میں انتہائی معذرت کے ساتھ اپنے بھائی کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ انہوں نے اصطلاحاً کہا تھا۔ درحقیقت وہ اغواء نہیں ہوئے۔ یہ ہاؤس کو جتانا یہ چاہ رہے تھے کہ اس طرح یہ تحصیل بن جانے سے ان کا آفس ختم ہو جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ وہ اس سے اتفاق کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، That is understandable تو رانا صاحب! اس کو pend کر لیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ لودھی صاحب اسی اجلاس میں واپس آ جائیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ دو یا تین دن کی کوئی تاریخ دیں۔ اب اگر ان کو پتا چل گیا کہ یہ ان کے آنے تک pending ہو گیا ہے تو پھر وہ آئیں گے ہی نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ایک ہفتے کے لئے pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 101 میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری۔

تحصیل ناظم ملکوال کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہونے کے موقع پر پولیس کا ایم پی اے کے ساتھ تضحیک آمیز سلوک

میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا

متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 7۔اگست 2003 کو تحصیل ناظم ملکوال کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہو رہی تھی اس روز تحصیل ملکوال کو پولیس سٹیٹ بنا کر شہر کی چاروں طرف سے ناکہ بندی کر دی گئی تھی۔ میں جب اپنی گاڑی میں شہر ملکوال جو میرا حلقہ انتخاب بھی ہے' میں داخل ہونے لگا تو پولیس نے میری گاڑی کو شہر میں داخل ہونے سے روک دیا۔ میں نے ڈی۔ایس۔پی ملکوال نصیب انور' ایس۔ایچ۔او ملکوال میاں نیاز اور ایس۔ایچ۔او گوجرہ نصر اللہ وڑائچ کو بتایا کہ ملکوال میرا حلقہ انتخاب ہے۔ میں یہاں سے منتخب ایم۔پی۔اے ہوں۔ میں نے عوامی مسائل کے سلسلے میں شہر جانا ہے لیکن پولیس افسران نے میری ایک نہ سنی اور مجھے غلیظ گالیاں دیں اور دھکے دینا شروع کر دیئے۔ میرے ساتھ ضلع ناظم منڈی بہاؤالدین نذر محمد گوندل کو بھی ایس۔ایچ۔او گوجرہ نے ڈنڈے مارنا شروع کر دیئے اور کہا کہ ہم کسی ایم۔پی۔اے یا ضلع ناظم کو نہیں جانتے۔ ہمیں اوپر سے حکم ہے۔ اگر آپ نے گاڑی آگے بڑھائی تو آپ کا انجام برا ہو گا۔ اس واقعہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہیں گے؟

میجر (ریٹائرڈ) احسان الہیٰ چودھری: جناب سپیکر! جس وقت میں ملکوال پہنچا' آپ یقین کریں کہ میں یہ حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ شہر کو ہر طرف سے بلاک کر دیا گیا۔ شہر کی تمام سڑکیں جو اندر کو جاتی تھیں کہ کوئی گاڑی اندر جانے' نہ باہر آئے۔ 9 بجے کا ٹائم تھا۔ میں نے ایس۔ایچ۔او سے پوچھا کہ یہ کس لئے ناکہ بندی کر دی گئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ "آپ لوگوں کے لئے ہے' آپ کی گاڑی اندر نہیں جا سکتی" میں اور ضلع ناظم دونوں گاڑیاں پارک کر کے پیدل گئے اور جب تحصیل ہیڈ کوارٹر کے پاس پہنچے تو پورے ضلع کی ایلیٹ پولیس' ضلع کے تھانوں کی پولیس وہاں پہنچی ہوئی تھی۔ جب ہم وہاں پہنچے تو اتنے میں ایک کوسٹر آئی جس میں 17 تحصیل کونسل کے ممبران اور ان کے ساتھ اسلحہ کے ساتھ پولیس والے' ایک پولیس کی گاڑی آگے اور ایک پیچھے تھی۔ وہ تحصیل ہیڈ کوارٹر کے سامنے رکی' پولیس والے اور اسلحہ والے لوگ ان ممبران کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کے اندر عدم اعتماد کے لئے لے گئے۔ تحصیل کے باہر ہمارے کچھ لوگ جو بیٹھے تھے میں حلفاً کہتا ہوں کہ کسی کے پاس ایک ڈنڈا تک بھی نہیں تھا اور جب انہوں نے اس

بات پر احتجاج کیا تو ڈی۔ایس۔پی نے آرڈر دیا کہ ان پر لاٹھی چارج کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین رائے اعجاز احمد کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

اس پر ضلع ناظم منڈی بہاؤ الدین نذر محمد گوندل کو بھی ڈنڈے مارے گئے اور مجھے دھکے دیئے گئے اور ظلم کی بات یہ ہے کہ اُلٹا ہمارے 85 آدمیوں کے خلاف ایف۔آئی۔آر درج کی گئی۔ اس دن پورے ضلع کو اور پورے ملکوال کو پولیس سٹیٹ بنا کر پولیس کی رائفلوں کی نوک پر وہاں عدم اعتماد کروایا گیا۔ کیا ارباب اقتدار یہ سمجھتے ہیں کہ ان زیادتیوں سے اور کیا ایسے تشدد سے یہ عوام کے دل جیت لیں گے؟ جب یہ واقعہ ہوا تو ملکوال شہر کی پوری عوام نے کہا کہ یہ الیکشن نہیں ہیں۔ یہ دھاندلی ہے' یہ ڈاکا ہے' یہ الفاظ وہاں کے عوام کے تھے تو ان طریقوں سے آپ عوام کے دل نہیں جیت سکتے بلکہ اس سے عوام کے دلوں میں نفرت پیدا کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی میں اپنے حلقہ کے عوام' ملکوال شہر کے عوام کو اس ایوان کی وساطت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری مخالفت کی وجہ سے ملکوال کے لوگوں کی کوئی development یا ان کا کوئی کام نہیں ہو رہا۔ ان کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ ہمارا قصور صرف یہ ہے کہ میرے چچا حاجی افضل چن نے جو پانچ دفعہ اس اسمبلی کے رکن رہے' انہوں نے منڈی بہاؤالدین کو ضلع کا درجہ دلوایا۔ پہلے اس کا آرڈیننس جاری کروایا پھر اس وقت کے وزیراعلیٰ منظور وٹو صاحب سے آرڈر کروایا۔ اس کے علاوہ ہمارا اور کوئی قصور نہیں کیونکہ ہم گجرات میں سے نکلے ہیں۔ یہ میرے بھائی بہت اچھے ہیں کیونکہ یہ گجرات سے دور ہیں۔ ہم بدقسمت ہیں کیونکہ ہم گجرات کے نزدیک ہیں۔ جس دن جناب وزیراعلیٰ کہتے ہیں کہ ہم نے قانون کی پاسداری کی تو اگلے دن ہمارے پانچ آدمیوں کے خلاف پرچہ درج ہو جاتا ہے۔ آپ یقین کریں کہ میں ایف۔آئی۔آر پیش کر سکتا ہوں کہ لیڈی ڈاکٹر' لیڈی کونسلر ڈاکٹر زرینہ صدف کے خلاف انہی لوگوں نے اور حکومت نے پرچہ درج کروایا کہ یہ ہمیں ووٹ کیوں نہیں دے رہی ہے؟ جب ہم پولیس سے پوچھتے ہیں کہ ہمارے خلاف اتنے ظلم کیوں ہو رہے ہیں؟ "وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اوپر سے حکم ہے۔" میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو اوپر ہے اس کی طرف سے یہ حکم نہیں ہے۔ یہ حکم محمد خان بھٹی جو وزیراعلیٰ کا ایڈیشنل سیکرٹری ہے' جو وزیراعلیٰ کا منظور نظر ہے اس کی طرف سے ہے یا وزیر قانون کی طرف سے ہے یا پھر وزیراعلیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ لوگ جتنا مرضی ہمارے اُوپر تشدد کر لیں' ہم پر ظلم کر لیں' ہم نہ چور ہیں' نہ ڈاکو ہیں۔ ہمیں تھانے میں جانے کی اجازت نہیں کہ ہم کسی کے

ساتھ ناانصافی ہو تو وہاں پر جا کر کہہ سکیں کہ اس کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ ہم مظلوم کی امداد ضرور کریں گے لیکن جو کچھ بھی ہوا ہم برداشت کرنے کو تیار ہیں مگر انہی دھمکیوں سے انہی ایف۔ آئی آر سے انشاء اللہ تعالیٰ نہ پہلے ڈرے تھے نہ اب ڈرے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز رکن نے اپنی تحریک استحقاق میں جن واقعات کا ذکر کیا میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہمیں اسے دو حوالوں سے دیکھنا پڑے گا۔ ایک specifically انہوں نے اپنی تحریک استحقاق کے حوالے سے جو بات کی ہے ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ واقعات کے مطابق کیا واقعی ان کا privilege breach ہوا ہے یا نہیں؟ دوسرا انہوں نے ضلع منڈی بہاؤالدین میں جو عام سیاسی صورتحال چل رہی ہے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں عرض یہ کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے تو مورخہ 5 8 2003 کو چٹھی نمبری 2098 ٹی۔سی۔سی منجانب ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر منڈی بہاؤالدین وصول ہوئی کہ مورخہ 7 8 2003 کو تحصیل ناظم اور نائب تحصیل ناظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر الیکشن تحصیل کونسل ہال ملکوال میں ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں فریقین میں سخت کشیدگی پائی جاتی ہے لہذا اس کو کنٹرول کرنے کے لئے پولیس کی بھاری نفری تعینات کی جائے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ اس سلسلہ میں الیکشن سے دو روز قبل ریزرو پولیس لائن سے ایلیٹ پولیس فورس، لیڈی پولیس اور سرکل ملکوال اور تھانہ کچیانا شیخاں کی نفری کو مختلف جگہوں پر تعینات کیا گیا تاکہ کوئی غیر متعلقہ شخص بلاضرورت امن و امان کو خراب نہ کرے اور تخریب کاری کے امکانات کو روکنے کے لئے ہر قسم کی گاڑیوں کا داخلہ بند کیا گیا۔ جناب میجر ریٹائرڈ احسان الٰہی صاحب ہمراہ نذر محمد گوندل صاحب ضلع ناظم آئے۔ جنہوں نے تحصیل کونسل ہال میں جانے پر اصرار کیا لیکن ایم۔پی۔اے صاحب سے گزارش کی گئی کہ جہاں الیکشن ہو رہا ہے وہاں ماسوائے ممبران ووٹرز کے کسی کو جانے کی اجازت نہ ہے جس پر ایم۔پی۔اے صاحب ناراض ہو گئے اور انہوں نے پولیس کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ یہ الفاظ رپورٹ میں لکھے ہوئے ہیں لیکن یہ الفاظ میں یہاں بیان نہیں کرنا چاہتا۔ ایم۔پی۔اے صاحب کو پولیس نے بقیہ شہر کے کسی حصے میں جانے سے نہیں روکا اور نہ ہی ان کی شان میں کوئی ایسا لفظ استعمال کیا

جس سے ان کی عزت میں کوئی فرق آتا ہو۔ صرف الیکشن اتھارٹی کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے کسی غیر متعلق شخص کو کونسل ہال میں جانے نہ دیا گیا ہے اور اسی اثناء میں نذر محمد گوندل صاحب ضلع ناظم، سعید اقبال گوندل صاحب لوگوں کو اشتعال دلانے لگے اور منع کرنے پر ڈیوٹی پر موجود انسپکٹر نصر اللہ خان اور دیگر ملازمین سے الجھ پڑے اور بعض پولیس ملازمین سے گتھم گتھا ہو گئے۔ اسی کشمکش میں آفتاب احمد، محمد نواز، افتخار ریاض کانسٹیبلان کی یونیفارم کے بٹن توڑ دیئے جن کو مناسب طریقہ سے روکا گیا۔ اسی دوران ڈی۔ایس۔پی ملکوال جو کہ انتظامات چیک کر رہے تھے موقع پر پہنچ گئے اور مجمع کو خلاف قانون دے کر منتشر ہونے کو کہا جس پر لوگ منتشر ہو گئے۔ نذر محمد گوندل، ضلع ناظم نے مع اپنے ساتھیوں کے مجمعے کو خلاف قانون بنا کر پولیس کے جائز کارسرکار میں رکاوٹ ڈالی اور سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں۔ اسی کشمکش میں نذر محمد گوندل کے ڈرائیور اور ایک دیگر شخص کو خراشیں بھی آئیں۔ جس پر مقدمہ نمبر 257 مورخہ 2003 8 7 جرم 149/353/506/186/148 تھانہ ملکوال درج ہوا۔ جس کی تفتیش جاری ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ اس واقعہ کی ایک background ہے اور وہ یہ ہے کہ اس دن تحصیل ملکوال کے ناظم اور نائب ناظم کے خلاف عدم اعتماد ہو رہا تھا۔ جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے کہ وہاں پر لوگوں میں اشتعال بھی پایا جاتا تھا اور وہاں پر امن عامہ کی صورتحال خراب ہونے کا اندیشہ بھی تھا۔ اسی لئے پولیس کی طرف سے یہ طے کیا گیا تھا کہ کسی بھی غیر متعلقہ شخص، یعنی ہم نے کسی کونسلر کو نہیں روکا اور معزز رکن نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ وہ وہاں پر گئے ہیں اور انہیں تحصیل کونسل کے اجلاس میں جانے سے روکا گیا ہے کہ وہ وہاں پر نہ جائیں کیونکہ وہاں پر صرف تحصیل کونسل کے ممبران نے اپنا حق رائے دہی استعمال کرنا تھا۔ جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر انہوں نے خود اپنے بیان میں اس بات کو contradict کیا ہے، پہلے انہوں نے کہا کہ ہماری گاڑی کو روکا گیا۔ پھر انہوں نے خود تسلیم کیا کہ جب گاڑی کو روکا گیا تو اس کے بعد یہ چل کر آگے بھی چلے گئے۔ اس لئے یہ ایک contradictory statement ہے اور میں معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ان کے ضلع کی سیاست اپنی جگہ پر ہے۔ اس میں ان کا کیا رول ہے؟ اس میں کسی اور مخالف دھڑے کا کیا رول ہے؟ وہ اپنی جگہ پر علیحدہ بات ہے لیکن میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک اس تحریک استحقاق کا

تعلق ہے، میں سمجھتا ہوں کہ قانون کے مطابق، آئین کے مطابق اور ہمارے رولز آف پروسیجر کے مطابق، ممبران کے privileges کے مطابق کسی بھی ممبر اسمبلی کا یہ privilege نہیں ہے کہ جہاں پر ان کے منتخب الیکشن ہی نہ ہو رہا ہو اور وہاں پر ووٹنگ ہو رہی ہو اور اس ووٹنگ کو جب حکومت آزادانہ بنانا چاہ رہی ہو تو وہاں پر جا کر کوئی مداخلت کریں۔ اگر پولیس نے اس دوران کوئی کارروائی کی ہے اور جس سے معزز رکن کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو میں ذاتی طور پر ان سے معذرت خواہ ہوں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔

(اذان عشاء)

جناب چیئرمین: اذان ہو رہی ہے لہذا خاموشی اختیار کی جائے۔

چونکہ نماز عشاء کا وقت کافی زیادہ ہوتا ہے اس لئے نماز کے لئے وقفہ نہیں کیا جا رہا بلکہ اجلاس جاری رہے گا۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب چیئرمین! راجہ بشارت صاحب سے میری گزارش ہے کہ تحصیل ملکوال میں جو واقعہ ہوا ہے میں نے 10/15 دن پہلے اسی ہاؤس میں نشان دہی کی تھی لیکن راجہ صاحب نے اس دن فرمایا تھا کہ اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے۔ اب ملکوال میں پیش آنے والے واقعے کو ہمارے بھائی ریٹائرڈ میجر نے عرض کیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک حاضر سروس جرنیل کے ڈرائیور کی بات کو ترجیح دیتے ہوئے سپاہی کو معطل کر دیا گیا اور اب ریٹائرڈ میجر کے ساتھ مسئلہ پیش آنے پر کہا جا رہا ہے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور پولیس سچ کہہ رہی ہے۔ اگر یہ حاضر سروس ہوتے تو میں دیکھتا کہ انہیں کون روکتا لیکن انہیں ریٹائرڈ سمجھتے ہوئے جو سلوک کیا گیا وہ ٹھیک نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: وہاں ایم۔پی۔اے کا تو کوئی کام نہیں تھا جہاں یہ جانے کا اصرار کر رہے تھے لہذا ہم اس سلسلے میں فیصلہ کرتے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری: جناب سپیکر! وزیر قانون نے تو اپنی بات کرنی ہے لہذا ہمیں

بھی اپنے دل کی بھڑاس نکال لینے دیں۔ ہمارے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے آپ اس سے لاعلم نہیں ہیں بلکہ اس کا آپ کو بھی پتا ہے۔ آپ تو کہتے تھے کہ عدم اعتماد کا ہمیں پتا نہیں ہے۔ یہ سب کچھ جہاں سے ہو رہا ہے اس کا ہمیں سب علم ہے۔ لیکن جناب سپیکر! حقائق ملاحظہ فرمائیں کہ وزیر قانون صاحب فرماتے ہیں کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر میں گئے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ کس قانون کے تحت میری گاڑی کو وہاں روکا گیا؟ میں حلفاً قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ مجھے ایس۔ایچ۔او نے کہا کہ تمہاری گاڑی اس سے آگے نہیں جا سکتی کیونکہ ہم نے روڈ بلاک کیا ہوا ہے اور ہمیں اُوپر سے حکم ہے کہ تمہاری گاڑی شہر میں داخل نہ ہو۔ مجھے اپنے حلقہ انتخاب میں داخل نہیں ہونے دیا گیا تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ تم contradict کر رہے ہو کہ تم وہاں گئے ہو۔ میں نے پولیس سے کوئی تکرار نہیں کی بلکہ گاڑی کھڑی کر کے پیدل گیا لیکن پولیس والے نے مجھے کہا کہ تمہاری گاڑی اس سے آگے نہیں جا سکتی۔ میں وزیر قانون صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ کل یہ راولپنڈی جائیں اور راستے میں پولیس والا انہیں روک کر کہے کہ تمہاری گاڑی اس سے آگے نہیں جا سکتی تو اس سے ان کی عزت میں فرق آتا ہے کہ نہیں؟ ایک ممبر اسمبلی کی یہ عزت رہ گئی ہے۔ ہمیں پتا ہے کہ انہوں نے پولیس کو defend اور ہمارے خلاف ایکشن کرنا ہی ہے، لیکن کم از کم from the floor of this House people should know کہ ہمارے ساتھ کیا زیادتیاں ہو رہی ہیں۔ کل ہم اپنے حلقے کے عوام کو اور دوسرے لوگوں کو بتا سکیں کہ ہمارے کام کیوں نہیں ہو رہے کیونکہ ان کے اپنے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور یہ تو خود مظلوم ہیں تو ہماری کیا مدد کریں گے؟ ایک بات یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ خود وہاں چل کر گئے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ہمارے کسی بندے کے پاس چھڑی تک نہ تھی اور آپ weapon کی بات کرتے ہیں۔ ہمارے مخالفین تو کوسٹروں اور گاڑیوں میں بیٹھ کر آئے اور ان کے لئے سڑک بھی کھلی تھی اور ہمارے لئے بند تھی جبکہ ان کے پاس اسلحہ بھی تھا اور ہمارے پاس نہیں تھا۔ دراصل یہ چاہتے تھے کہ ہمارے مخالفین جو کہ ہم سے ہارے ہوئے ہیں وہ اسی weapon سے ہمارا خاتمہ کرتے جس پر یہ خوش ہو کر یہاں اس واقعے پر کہتے کہ کوئی بات نہیں ہے۔ اس کے بعد علم یہ ہے کہ جب میں نے ڈی۔ایس۔پی کو کہا کہ تم ہمارے لوگوں پر لاٹھی چارج کر کے زیادتی کر رہے ہو تو اس نے مجھے گالی دے کر کہا کہ ہم تم جیسے کئی ایم۔پی۔ایز کو جانتے ہیں۔

یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اندر جانا ہے۔ جناب سپیکر! اندر میں نے کہاں جانا تھا۔ انہوں نے تو پولیس کو لاٹھی چارج سے نہیں روکا بلکہ انہوں نے گالیاں دیں اور دھکے مارے۔ آپ بے شک ہمارے ساتھ کچھ اور بھی کر لیں ہم وہ قبول کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن کل کو ان ممبران یا کسی اور کے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے کیونکہ یہ on record ہے کہ ہمارے ساتھ جو ظلم ہوا ہے اور میں نے جو لکھا ہے اس میں ایک رتی بھر بھی جھوٹ نہیں ہے اور میں جھوٹے پر لعنت بھیجتا ہوں۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی چودھری صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، شکریہ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب سے گزارش کروں گا کہ جناب راجہ بشارت صاحب نے ایک بات تو admit کی ہے کہ پولیس نے ایک ریٹائرڈ میجر ایم۔پی۔اے صاحب کو ان کے اپنے حلقہ انتخاب میں جانے سے روکا اور بقول گورنمنٹ انہیں امن عامہ کا مسئلہ پیدا ہونے کے پیش نظر وہاں جانے سے روکا گیا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی ایم۔پی۔اے وہ حکومت کا ہو یا اپوزیشن کا' کیا وہ دہشت گردی کا symbol ہے؟ کیا ایک ایم۔پی۔اے کے جانے سے امن عامہ کو خطرہ ہو سکتا ہے؟ کیا ایک police man یا تھانیدار یا ڈی۔پی۔او یا ڈی۔ایس۔پی ایک ایم۔پی۔اے کو اس لئے روک دے کہ یہاں پر کوئی نہ کوئی دہشت گردی ہونے کے امکانات ہیں۔ بذات خود ان کا کہنا ہے کہ کسی ایم۔پی۔اے کو اس کے حلقے میں جانے سے روکنا استحقاق کی خلاف ورزی ہے بات تو صرف اتنی ہے۔ حالانکہ انہیں اپنے حلقے میں جانا چاہئے تھا اگر کوئی ایسے معاملات ہوتے یا کوئی امن عامہ کا خطرہ ہوتا تو عین ممکن ہے کہ یہ اپنی معاونت پیش کرتے نہ کہ وہاں پر دہشت گردی کرتے۔ اگر کسی ایم۔پی۔ایز کے متعلق ہمارے وزیر قانون کے یہ ریمارکس کہ انہیں اس لئے روکا گیا ہے کہ وہاں امن عامہ کا خطرہ تھا' ان کے جانے سے لڑائی ہو سکتی تھی تو پھر میں کہتا ہوں کہ یہ بات سب کے لئے ہے۔ کل راجہ صاحب کے لئے بھی ہو سکتی ہے اور جو میرے بھائی ادھر بیٹھے ہیں ان کے لئے بھی ہو سکتی ہے کہ کوئی تھانیدار اٹھ کر انہیں روک سکتا ہے کہ امن عامہ کا خطرہ ہے اور آپ دہشت گرد ہیں لہذا آپ ادھر

بیٹھیں اندر نہیں جا سکتے جبکہ اس کا وہ حلقہ بھی ہو اور اس نے وہاں جانا بھی ہو تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس admission کے بعد کسی وضاحت یا کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی لہذا اس تحریک کو admit ہونا چاہئے نمبر ایک بات ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں آپ کی وساطت سے پورے ایوان اور صوبے کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ریٹائرڈ میجر ہیں انہوں نے 25 سال وردی پہن کر اس قوم کی خدمت کی ہے۔ اس وقت یہ قابل اعتبار اور امن عامہ کے symbol تھے' اس وقت یہ پوری دنیا کے اندر دہشت گردی کے خلاف جہاد کر رہے تھے۔ اب یہ ریٹائر ہوئے تو ان کے ساتھ یہ سلوک ہوا۔ جیسا کہ ابھی میرے ایک دوست فرما رہے تھے کہ کل ایک جنرل کے سپاہی کے ساتھ یا اس کے ڈرائیور کے ساتھ یا جنرل کے گریبان تک انہوں نے اپنا ہاتھ اسی پولیس کے ذریعے سے ڈلوایا اور آنے والے کل میں یہی وزیر' یہی وزیراعلیٰ اور یہی لوگ مشرف کی وردی والے گریبان پر ہاتھ ڈالیں گے تو پھر اس ملک کا کیا بنے گا؟ تو میں یہ کہتا ہوں کہ اس طوفان کے آنے سے پہلے یہ خود اپنی عادات کو بدلیں' اپنی روایات کو بدلیں اور ان کا تحفظ کریں۔ جب ان کا تحفظ ہو گا تو پھر ان جرنیلوں کا بھی تحفظ ہو گا' ان کی بھی عزت محفوظ ہو گی اور پھر ان کے بھی گریبان محفوظ ہوں گے۔ آج ریٹائرڈ جنرل کا گریبان پکڑا گیا ہے کل کو جو حاضر سروس جنرل ہے اس کا گریبان پکڑا جائے گا۔ اگر اس کے گریبان کو پکڑنے سے کوئی نہیں روک سکتا تو پھر اس کے بھی گریبان کو پکڑنے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ' تشریف رکھیں۔ جی' رانا آفتاب صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں رانا صاحب سے پہلے صرف تھوڑی دیر کے لئے بڑی معذرت کے ساتھ کچھ گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی' فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں ابھی اپنی بات مکمل نہیں کر سکا تھا تو آپ نے معزز رکن کو بھی دوبارہ موقع دے دیا اور اس کے بعد چودھری اصغر گجر صاحب نے بھی بات کر لی ہے۔ میں بات یہ کر رہا تھا کہ جہاں تک معزز رکن کے احترام کا تعلق ہے' سیاسی طور پر کچھ بھی حالات ہوں میں دلی

طور پر ان کا احترام کرتا ہوں وہ میرے بزرگ ہیں' میرے بھائی ہیں اور میرے لئے قابل احترام ہیں' اس پورے معزز ایوان کے لئے قابل احترام ہیں اور حکومت کے لئے قابل احترام ہیں۔ لیکن یہاں پر مسئلہ صرف اتنا ہے کہ کیا اس اسمبلی کا رکن ہونے کے ناتے انہیں استحقاق حاصل ہے؟ کیا یہ استحقاق انہیں اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ اگر تحصیل میں کوئی الیکشن ہو رہا ہو تو وہ اس الیکشن میں اس تحصیل کونسل کے رکن نہ ہونے کے باوجود شرکت کر سکتے ہیں؟۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: مہربانی کر کے راجہ صاحب کی بات مکمل ہونے دیں۔ پہلے راجہ صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! تحصیل میں جانے کی بات نہیں ہے' شہر میں جانے کی بات نہیں ہے۔ بلکہ الیکشن کے premises میں جانے کی بات ہے۔ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ DPO کو DCO کی طرف سے خط لکھا گیا تھا کہ وہاں کسی غیر متعلقہ شخص کو نہ جانے دیا جائے۔ جناب چیئرمین! میں یہاں ایک چھوٹی سی مثال آپ کو دینا چاہوں گا۔ چند دن پہلے مریدکے میں الیکشن ہوئے ہمارے منسٹر کے بھائی اور چودھری اقبال صاحب کے عزیز کامونکی میں الیکشن لڑ رہے تھے۔ جناب چیئرمین! باقاعدہ اخبارات میں آیا کہ وزیر صاحب کو پولنگ اسٹیشن پر نہیں جانے دیا گیا اس لئے کہ یہ متعلقہ نہیں تھے۔ ایک شخص متعلقہ ہی نہ ہو اگر وہ وہاں جانا چاہے اور اس کو روکا جائے تو اس کا استحقاق مجروح ہو جائے۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ میں صرف اس حد تک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میری جناب سے استدعا ہے کہ جہاں تک Privileges Act کے تحت تعین شدہ استحقاق کے زمرے میں جو چیزیں آتی ہیں وہ ہمارے سر آنکھوں پر' وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں میں ان سے معذرت چاہتا ہوں اگر ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں ذاتی طور پر ان سے معذرت چاہتا ہوں۔ لیکن ہمیں اس تحریک استحقاق کو استحقاق کے زمرے میں دیکھنا ہے کہ وہ آتی ہے یا نہیں آتی؟ جہاں ان کا جانا نہیں بنتا وہ وہاں جا رہے تھے۔ D.C.O نے وہاں پہلے سے request کر کے D.P.O سے اس بات کا تعین کروایا ہوا تھا کہ وہاں پر کوئی غیر متعلقہ آدمی نہیں جائے گا۔ وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ وہ وہاں جا رہے تھے' شہر میں جانے کی بات نہیں ہے۔ الیکشن premises میں جانے کی بات ہے۔ میری استدعا یہ تھی اور میں جناب سے request کروں گا کہ آپ مہربانی فرماتے ہوئے اس تحریک استحقاق کو رد فرمائیں اور اس کے علاوہ آپ مجھے جو حکم دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی میں تعمیل کرنے کے لئے تیار ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے ماشاء اللہ بڑی ذہانت کے ساتھ معاملے کو الجھانے کی کوشش کی ہے کیونکہ وزیر قانون کا کام حکومت کو defend کرنا ہی ہوتا ہے مگر I would not recommend کہ He should never defend a wrong case میرے معزز رکن نے جس طریقے سے بات کی ہے اور انہوں نے دو دفعہ کہا ہے کہ وہ on oath بات کر رہے ہیں اور affidavit دینے کے لئے تیار ہیں۔ جناب والا! کسی ممبر کو اس کے حلقے میں جانے سے آپ نہیں روک سکتے۔ This is a breach of privilege وزیر صاحب جو بات کہہ رہے ہیں وہ درست نہیں ہے۔ ممبر کہہ رہے ہیں کہ میں اپنے حلقے کے اندر داخل ہونا چاہتا تھا۔ جبکہ وزیر صاحب صرف اس DPO کی بات مان رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملکوال پولیس اسٹیٹ ہے۔ جناب والا! میں کہتا ہوں کہ پورا پنجاب ایک پولیس اسٹیٹ ہے۔ آپ اپنے آپ کو ملکوال تک confine نہ کریں۔ آپ اس وقت بیٹھے ہیں یہ مکافات عمل ہے۔ یہ رانے صاحب کل کو آپ پر بھی وقت آتا ہے' ادھر کے لوگوں نے ادھر جاتا ہے اور ادھر کے لوگوں نے ادھر آنا ہے۔ یہ سسٹم چلتا ہے۔ آپ ایک معزز رکن کی بات کو تسلیم نہیں کر رہے۔ اس طرح تو پھر جیسا کہ چودھری اصغر صاحب نے کہا ہے کہ یہ آہستہ آہستہ ہاتھ بڑھتے بڑھتے serving لوگوں تک جائے گا۔ معزز رکن کے بات کرنے کے بعد I would have expected from you کہ آپ اس پر بالکل debate نہ کرتے You should have admitted right on the face of it انہوں نے affidavit بھی دیا ہے چنانچہ The matter needs further investigation, it should be referred to the Privilege Committee for necessary action

وزیر تعلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی' جناب عمران مسعود صاحب!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! if I may be allowed to add something to the whole issue جو چودھری اصغر صاحب نے بات کی اور directly کہا کہ یہ ایک ممبر کا استحقاق ہے اور پولیس کو انہیں نہیں روکنا چاہئے تھا۔ یہ بڑی اچھی بات کہی لیکن جناب سپیکر! گجرات میں بھی الیکشن ہوا اور منڈی

بہاؤالدین میں بھی عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوئی۔ جناب سپیکر! ہر علاقے کی اپنی ایک "ونڈ ویتر" ہوتی ہے۔ وہاں ان کا الیکشن بڑا hotly contested تھا۔ وہاں پر امن و امان کی صورتحال بھی خراب تھی اور یہ نظر آ رہا تھا کہ دونوں گروپوں کا آپس میں تصادم ہو گا۔ انتظامیہ ایسی صورت حال میں اپنا ایک لائحہ عمل تیار کرتی ہے اور یہ اکثر کہا جاتا ہے کہ اس cordon of area میں کوئی بھی نہیں آ جا سکتا۔ وزیر قانون نے قانون کے حوالے سے بہت درست بات کی ہے لیکن میں چاہتا تھا کہ جو round-realities ہیں وہ بھی میں آپ کی نظر کرتا چلوں تاکہ آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ باقی معزز ممبر صاحب ہمارے لئے بہت محترم ہیں۔ منڈی بہاؤالدین ہمارے ساتھ ہی رہا اور منڈی بہاؤالدین جب district بنایا گیا اور ہماری خواہش تھی کہ administrative اور revenue ہمارا کم ہو گا۔ بالکل ہم نے اس کو oppose بھی کیا۔ پھر ہمارا تھانہ سرائے عالمگیر بھی توڑ کر ضلع جہلم سے لگا دیا گیا۔ یہ سیاسی باتیں تھیں اب وہ ختم ہو گئی ہیں۔ ہمیں ان کا بڑا احترام تھا اور اب بھی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ جو اپنے علاقے کی نمائندگی کر رہے ہیں وہ بڑے اچھے طریقے سے کرتے رہیں لیکن جہاں تک استحقاق مجروح ہونے کی بات ہے ---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہ رانا صاحب کی بڑی پرانی عادت ہے۔ آج انہوں نے ساری باتیں irrelevant کی ہیں۔ یہ ہاؤس کے order کو بالکل observe نہیں کرتے اور بغیر سوچے سمجھے یہ پھدک کر بات شروع کر دیتے ہیں۔ جناب سپیکر! انہیں آپ سمجھائیں۔ انہیں تھوڑا سا سمجھائیں I know he is very agile انہیں بولنے کا بڑا شوق ہے۔ ان کی سیٹ چیک کرنی پڑے گی کہ آیا ان کی سیٹ کے نیچے کچھ لگا ہوا تو نہیں؟ جناب سپیکر! جہاں تک استحقاق کی بات ہے یہ ہمارے بڑے محترم ممبر ہیں لیکن جو وزیر قانون صاحب نے قانون کے حوالے سے بات کی ہے اس کو پیش نظر رکھا جائے۔ شکریہ

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! ان پر بھی گجرات کلچر کا کافی اثر ہے۔ matter is very simple ایک ممبر نے ایک privilege motion پیش کی ہے اور that is very much in order انہوں نے کہا کہ میرا privilege breach ہوا ہے۔ ایک ہی سڑک جاتی ہے that goes to his constituency تو ان کو اپنے حلقے میں جانے سے کیسے روک سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین، رانا صاحب! وزیر قانون کل اس D.P.O کو بلائیں گے میں خود چیمبر میں ان کی بات سنوں گا اور کل اس کا فیصلہ دیا جائے گا۔ یہ pend کی جاتی ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! اگر آپ کو کوئی اختیار نہیں ہے تو پھر آپ یہاں نہ بیٹھیں۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! مجھے مکمل اختیار ہے۔ آپ تشریف رکھیں، کل انھیں بلوایا گیا ہے، ان کی بات سننے کے بعد اس بات کل میں فیصلہ دوں گا۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین، اب ہم تحریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 564 ملک محمد اقبال چنڑ کی ہے۔ یہ move ہو چکی ہے اور پچھلے اجلاس سے pending چلی آ رہی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔

وزیر خوراک، جناب والا! جب یہ پڑھی گئی تو اس وقت میں ہاؤس میں موجود نہیں تھا بہرحال آپ اسے کل تک کے لئے pend کر دیں۔ میں کل اس کا جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے، اسے کل تک کے لئے pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 671، شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے۔ جی، شیخ صاحب!

ہسپتالوں میں جراثیم والا مواد تلف نہ کرنے سے بیماریاں پھیلنے کے شدید خطرے سے عوام میں اضطراب

شیخ امجد عزیز، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں 36 بڑے اور لاتعداد چھوٹے ہسپتال، کلینک، ڈسپنسریاں، زچہ و بچہ سنٹرز ہیں۔ آپریشن تھیٹر اور اسمرجنسی میں استعمال شدہ بوتلیں، انجکشن، کیمیکل، پٹیاں، رسولیاں، کٹے

ہوئے اجزاء انسانی، صحت کے لئے مضر ہیں۔ جراثیم والا مواد تلف کرنے کا کوئی مناسب انتظام نہیں۔ کوڑا کرکٹ سے پلاسٹک کی بوتلیں، سرنجیں وغیرہ علیحدہ کرکے دھوکے سے دوبارہ بیچ دی جاتی ہیں۔ ناتجربہ کار کارپوریشن یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا عملہ یہ مواد عام کوڑا کرکٹ کے ساتھ اٹھا کر ہسپتال کے باہر ڈھیر لگا دیتے ہیں۔ یہ سب کام بھی ہاتھ سے کئے جاتے ہیں مشینری استعمال نہیں کی جاتی، پیدا شدہ مواد نالوں میں بہا دیا جاتا ہے کچھ بڑے ہسپتالوں میں کچرا اٹھا کر محفوظ طریقے سے تلف کرنے کے لئے insulator تیار کر رکھے ہیں۔ مگر انہیں استعمال نہیں کیا جاتا، کچرے کو محفوظ طریقے سے تلف نہ کرنے سے لوگوں میں انتہائی شدت سے بیماریاں پھیل رہی ہیں جس کی وجہ سے لوگوں میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب سپیکر! جو معزز ممبر فرما رہے ہیں وہ درست نہیں ہے۔ پندرہ بیس فیصد فضلہ جو انتہائی خطرناک بیماریوں کا باعث بن سکتا ہے وہ بازار میں دوبارہ نہیں لایا جاتا۔ اس معاملے میں محکمہ صحت کی طرف سے وقتاً فوقتاً ہدایات جاری ہوتی رہتی ہیں۔ تمام سرکاری ہسپتالوں میں syringe cutter use ہوتے ہیں اور بیگز کو اس طرح نہیں پھیلایا جاتا بلکہ انھیں باقاعدہ بند کر کے dispose of کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تمام سرکاری ہسپتالوں کو ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ clinical waste کے safe disposal کو یقینی بنائیں اور اس مقصد کے لئے کچھ ہسپتالوں میں مثلاً جناح ہسپتال لاہور میں ہاسپٹل ویسٹ مینجمنٹ کا پروگرام شالامار ہسپتال کے تعاون سے شروع کیا جا چکا ہے اور باقی خود مختار ہسپتالوں کو بھی اس سلسلے میں مناسب اقدامات کے لئے ہدایات کر دی گئی ہیں۔ چلڈرن ہسپتال لاہور میں insulator کی تنصیب کا کام مکمل کرنے کے لئے بھی اقدامات کئے جا رہے ہیں اور moreover لیبر روم اور گائنی میں placenta and umbilical cord کو باقاعدہ pack کر کے کارپوریشن کے ذریعے dispose of کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہوم: جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہوم، ایوان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ

The word is incinerator, not insulator. Please note it down

شیخ امجد عزیز: جناب چیئرمین! جس انداز کی تیاری تھی میں اس انداز کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ میں بیس دن سے سروسز ہسپتال میں admit ہوں اور آج ڈسچارج ہو کر سیدھا یہاں پر آیا ہوں۔ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ syringe cutter استعمال کئے جاتے ہیں لیکن جو حال میں وہاں پر دیکھ کر آیا ہوں اور آپ بھی اگر ابھی visit کریں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی میرے ساتھ چلیں تو میں ابھی ان کو اعضائے انسانی کے کٹے ہوئے حصے دکھا سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ اور محترمہ ہسپتالوں کا دورہ کر لیں اور موقع پر ہی فیصلہ کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: ان کو تو ڈاکٹرز کا شکر گزار ہونا چاہئے تھا۔

شیخ امجد عزیز: جتنی آپ کی تیاری ہے میں تو آج ہی وہاں سے ڈسچارج ہو کر آیا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: محترمہ! چیئر کو مخاطب کر کے بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب سپیکر! انہیں تو ڈاکٹروں کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ اب جس طرح مرضی اپنا کیس present کریں۔ یہ سروسز ہسپتال کے O.P.D میں گئے تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: میں ان کا جواب دینا چاہتی ہوں۔ جناب سپیکر! مجھے بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ! تشریف رکھیں۔ وہ جو بھی سوال کریں گے آپ ان کے بعد جواب دیں۔ ابھی آپ تشریف رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اگر آپ اخبار پڑھیں تو وزیر صحت جن کا امریکہ میں لائسنس revoke ہو گیا ہے just for the reason کہ یہ used سرنجیں استعمال کرتے تھے جو آپ کے وزیر ہیں ان کا his licence is revoked اور یہ کہتی ہیں کہ تیاری کر کے آئی ہیں۔ She should always

address to the Chair

جناب چیئرمین: رانا صاحب! اگر انھوں نے بات کی ہے' زیادہ تیاری کی ہے یا تھوڑی کی ہے آپ اس بات کو چھوڑیں پلیز۔ تشریف رکھیں۔ شیخ امجد عزیز!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! ابھی رانا آفتاب صاحب کی طرف سے ہمارے وزیر صحت کے بارے میں ایک سٹیٹمنٹ آئی ہے کہ used سرنجیں استعمال کرنے پر وہاں ان کے لائسنس کے بارے میں کوئی حرف آیا ہے۔ اتنے competent ڈاکٹر کے against ہر جگہ ایک سازشی ماحول ہوتا ہے کچھ لوگ ادھر سے ہوتے ہیں کچھ باہر سے ہوتے ہیں وہ سازشی ماحول بنانے سے پہلے اخبار میں خبر دے دیتے ہیں لیکن اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کوئی چیز کنفرم نہیں کی گئی۔ کیا ہو سکتا ہے کہ امریکہ جیسے ملک میں کوئی used سرنجیں استعمال کرے جہاں پر million کے حساب سے دینے کے لئے سرنجیں free comphimentary ملا کرتی ہیں۔ یہ بالکل غلط بات ہے اور یہ ریکارڈ پر آنی چاہئے کہ یہ غلط بات ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! انھوں نے جواب دیا ہے کہ---

جناب چیئرمین: رانا صاحب! یہ اخبار کی بات کر رہے ہیں کیا آپ کے پاس relevant paper ہیں اگر آپ کے پاس اس کے بارے میں کوئی مواد ہے تو پیش کر دیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! یہ اس پر جواب دے دیں کہ کیا وزیر صحت کا لائسنس revoke ہوا ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: وہ تو جواب دیں گے لیکن ایک منٹ میری بات سنیں---

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! یہ بالکل غلط بات ہے۔ ان کا لائسنس revoke نہیں ہوا اور کسی قسم کی کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی' تشریف رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! ہم اخبار لے آئیں گے اب تو نیٹ پر بھی آ گیا ہے۔

We will bring a privilege motion on this The concerned Minister is giving a false statement

جناب چیئرمین، شیخ امجد عزیز صاحب بات کریں۔ رانا مشہود احمد خان! آپ بیٹھ جائیں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب والا! میں ایک انتہائی ضروری بات کرنے کے لئے صبح سے ٹائم مانگ رہا ہوں لیکن اس ہاؤس کے اندر ٹائم نہیں ملتا اس لئے میں احتجاجاً واک آؤٹ کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو ٹائم مل جائے گا۔ لگتا ہے ویسے گھر جانے کی جلدی ہے۔

(اس مرحلہ پر رانا مشہود احمد خان واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب چیئرمین، محترمہ پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت! آپ جا کر رانا مشہود احمد خان کو لے آئیں۔ جی، شیخ امجد عزیز صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، وہی جائیں جنھوں نے انھیں یہاں سے بھیجا ہے۔ شیخ امجد عزیز تو بہانے سے ہسپتال گئے تھے آپ کو cervical region میں درد تھا haemostasis آپ کو تھا۔ خون آپ کو لگا اور ڈاکٹروں کو الزام دیتے ہیں۔ یہ ایسی بات کیوں کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین، محترمہ! یہ بات نہیں ہے آپ تشریف رکھیں۔ جی، شیخ امجد عزیز صاحب!

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! پہلے آپ ایک رولنگ دیں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد آجاسم شریف، پہلے رانا صاحب کو لے آئیں۔

جناب احسان الحق احسن نولانیا، جناب والا! chair کے حکم پر عمل نہیں کیا جا رہا۔

راجہ ریاض احمد، جناب والا! پہلے آپ رولنگ دے دیں کہ اگر آپ کسی کو حکم دیں کہ وہ باہر جا کر کسی معزز ممبر کو منا کر لائے تو کیا اس حکم پر عمل ہونا چاہئے یا نہیں؟

جناب چیئرمین، میں نے جناب کو بھی کہا تھا لیکن آپ کیوں نہیں گئے؟

راجہ ریاض احمد، آپ مجھے حکم کریں تو میں تیار ہوں۔

جناب چیئرمین، میں راجہ ریاض صاحب کو کہتا ہوں کہ وہ جا کر رانا مشہود احمد خان کو واپس لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر راجہ ریاض احمد رانا مشہود احمد خان کو واپس ایوان میں
لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب چیئرمین: جی، شیخ صاحب!

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! میں صرف اپنی تحریک تک ہی محدود رہنا چاہتا تھا اور اپنی ذاتی بات نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے بڑی خوبصورت بات کی ہے کیونکہ آج وہ بہت تیاری میں تھیں۔

(اس مرحلہ پر رانا مشہود احمد خان واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب چیئرمین: شکریہ رانا صاحب!

شیخ امجد عزیز: اور جس طرح وہ تیاری میں تھی اور میں آج ہی ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر آیا تھا تو میں اس لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر میں وہاں پر 20 دن تک غلط طریقے سے داخل رہا ہوں تو اس ہسپتال کے ایم۔ایس، پرنسپل، اور باقی لوگوں کو فارغ کر دیں اور اس پارلیمانی سیکرٹری کو مستعفی ہو جانا چاہئے کہ میں بلاوجہ وہاں داخل رہا ہوں۔

آج پارلیمانی سیکرٹری کے الفاظ کو بنیاد بنا کر اس ہسپتال کے ایم۔ایس، پرنسپل اور سارے عملے کو فارغ کریں کہ انھوں نے مجھے غلط طریقے سے داخل کئے رکھا ہے اور اس پارلیمانی سیکرٹری کی تیاری کو بھی دیکھیں۔ آپ واقعی اس پر کارروائی کریں اور مجھے غلط طریقے سے admit رکھنے پر اس تمام عملے کو ضرور فارغ کریں۔ یہ پارلیمانی سیکرٹری کا بیان on the floor of the House ہے کہ میں وہاں ڈرامے سے رہا ہوں غلط طریقے سے رہا ہوں۔ اب آپ اس سلسلے میں کارروائی کریں۔

جناب! اب میں تحریک کی بات کرتا ہوں کہ میں نے گزارش کی ہے کہ صرف شالامار ہسپتال میں اور اب انھوں نے خود مانا ہے کہ جناح ہسپتال میں waste کا بندوبست ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ تمام ہسپتال، جیسے میو ہسپتال کتنا بڑا ہسپتال ہے۔ سروسز ہسپتال کتنا بڑا ہے اور باقی ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں۔ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟ میں نے تو پورے پنجاب کی بات کی ہے اور ایک ایسی genuine بات کی ہے جس پر میرا خیال تھا کہ پارلیمانی سیکرٹری یا وزیر صحت اس بات کو مانتے کہ واقعی ایسا ہو رہا ہے اور تلف

کرنے کا جو مواد ہے اب اس کو اس طرح کیا جائے گا۔۔۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔

شیخ امجد عزیز: جناب والا! آپ غور کیجیے سروسز ہسپتال میں میڈیکل کی ایمرجنسی بیسمنٹ میں ہے۔ میں اپنی بہن کو ابھی بتا دیتا ہوں۔ میں وہاں پر پلمونری وارڈ میں بیٹھا ہوا تھا میرے رشتہ کے ماموں وہاں پر داخل تھے اور وہاں پر گوڈے گوڈے پانی کھڑا ہوا تھا۔ تمام لوگوں کو انسٹھیزیا لگا ہوا تھا اور وہ سب ڈاکٹر لوگ باہر بیٹھے ہوئے تھے اور جو coma کے مریض تھے وہ اندر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں پر پوری میڈیکل ایمرجنسی میں فضلہ پھیلا ہوا تھا اور گوڈے گوڈے تک پانی بھرا ہوا تھا۔ میں نے اس کی شکایت بھی کی۔ وہاں پر انہوں نے ایمرجنسی رکھی ہوئی ہے اور یہ بات کرتے ہیں کہ وہاں پر سب کچھ ٹھیک ہے اور یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ میں غلط کہہ رہا ہوں۔ یہ بات جو پنجاب کی بہتری کے لئے ہے جو عوام کی بہتری کے لئے ہے اس میں بھی ان کا یہ حال ہے۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ جواب سن لیں۔ جی محترم!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! میں اپنے معزز رکن کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: کیا وزیر قانون جواب دیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری بیٹھی ہیں اور چونکہ وزیر صحت ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اور اس اجلاس کے لئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا بزنس چودھری ظہیر صاحب وزیر مواصلات و تعمیرات نے look after کرنا ہے۔ لہذا چودھری صاحب کا بھی حق بنتا ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب چیئرمین: ان کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : میں عرض کر رہا تھا کہ چودھری صاحب کا بھی حق بنتا ہے کہ وہ جواب دے سکیں لیکن میں اپنے بھائیوں سے اور ہماری معزز خواتین جو اس طرف بیٹھی ہوئی ہیں ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

راجہ ریاض احمد : جناب! پھر پارلیمانی سیکرٹری کس لئے رکھے ہوئے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : میں ایک general بات کر رہا ہوں۔ جب ہماری بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ہو رہا تھا تو میں نے معزز قائد حزب اختلاف رانا ثناء اللہ صاحب اور دیگر دوستوں سے یہ گزارش کی تھی کہ بدلے ہوئے ماحول میں خواتین کی ایک بہت بڑی تعداد اسمبلی میں ممبر کے طور پر آئی ہے۔ ظاہری بات ہے کہ ان میں سے کچھ خواتین تجربہ کار ہیں۔ وہ پہلے بھی ایوان کی ممبر رہ چکی ہیں اور وہ اپنے تجربے کے حوالے سے بہتر طور پر contribute کریں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن جہاں تک ہماری پہلی دفعہ منتخب ہو کر آنے والی خواتین ہیں میں نے اپنے بھائیوں سے گزارش کی تھی اور اس معزز ایوان میں تمام بھائیوں سے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں تھوڑی سی ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے تاکہ ان کو بھی اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لینے کا تجربہ حاصل ہو سکے۔ (قطع کلامیاں)

آوازیں، محترمہ جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : محترمہ جواب دیں گی لیکن اب آپ کو ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین : جی، محترمہ فرزانہ راجہ بات کریں گی۔

محترمہ فرزانہ راجہ : جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہی تھی کہ ہماری بہن پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ ہم ان کی بہت عزت و احترام کرتے ہیں اور ہمیں خوشی ہے کہ خواتین میں سے بھی ان کو موقع ملا اور وہ آگے آئی ہیں بلکہ صبح خود انہوں نے اٹھ کر کہا تھا کہ پارلیمانی سیکرٹری تیار ہو کر آئی ہیں تو ہم اس چیز کو سمجھ رہے تھے کہ اگر وہ ہماری بہن تیار ہو کر آئی ہوئی ہیں تو ان کو موقع ملنا چاہئے کہ ہماری باتوں کا وہ خود جواب دیں۔ ہم ان سے ہی expect کر رہے ہیں کہ وہ جواب دیں۔ جب چودھری ظہیر صاحب کھڑے ہو جاتے ہیں تو ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ جواب دینے کے لئے competent نہیں ہیں اس لئے آپ ان کو موقع دیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ راجہ ریاض صاحب بڑی دیر سے انتظار کر رہے ہیں وہ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: میں یہ عرض کروں گی کہ۔

جناب چیئرمین: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب والا! میں آپ کی ایک رولنگ چاہتا ہوں کہ جب آپ کسی پارلیمانی سیکرٹری کو یہ کہیں کہ آپ بیٹھ جائیں اور جناب چیئرمین صاحب وہ آپ کا کہنا نہ مانے تو اس پر آپ رولنگ دے دیں۔

جناب چیئرمین: وہ ہماری بہن ہے کوئی بات نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے میری گزارش ہے کہ وہ جو بھی بات کریں آپ کو مخاطب کرکے کریں۔ اس کے علاوہ ایک اور بات راجہ بشارت صاحب نے کی ہے کہ کیونکہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا اضافی چارج چودھری ظہیر صاحب کے پاس ہے۔ میری جناب وزیر قانون صاحب سے گزارش ہے کہ اگر اس کا اضافی چارج چودھری ظہیر صاحب کو دیا گیا ہے تو پھر یہ جو پارلیمانی سیکرٹری بنائے گئے ہیں یہ کس مقصد کے لئے بنائے گئے ہیں؟ اس کی بھی وضاحت فرما دیں۔

جناب چیئرمین: میں عرض کرتا ہوں کہ یہ ابھی ان کی پہلی assignment ہے۔ انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ پہلے دن تو سارا کام کوئی نہیں سیکھ لیتا۔ تشریف رکھیں۔ اب میں floor چودھری ظہیر صاحب کو دیتا ہوں کہ وہ ان کی باتوں کا جواب دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ' جناب سپیکر! میں اپنا جواب دینے سے پہلے ایک چیز کی نشاندہی کر دوں کہ یہ وقفہ تحاریک التوائے کار اپنے وقت سے بھی آگے جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ باقی بزنس بھی پڑا ہوا ہے۔ اس کے بارے میں جو میرے بھائی ارشاد فرما رہے تھے عرض کرتا ہوں کہ ہسپتالوں میں گندگی فضلہ اور جو دوسری چیزیں ہیں۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ incinerator اب لگ رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اجلاس تک آپ خود محسوس کریں گے کہ جن ہسپتالوں کے متعلق آپ کہہ رہے ہیں کہ incinerator نہیں ہیں وہاں پر incinerator لگے ہوئے ہوں گے۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ معزز رکن اپنی تحریک کو پریس نہ کریں اور میں ان کے پاس حاضر بھی ہو جاؤں گا یا یہ میرے پاس تشریف لے آئیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! بہتر ہے کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر ایک میٹنگ کر لیں اور جو problems ہوں گے یہ solve کر دیں گے۔

شیخ امجد عزیز: ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ تحاریک التوائے کار کو اب ختم کیا جاتا ہے۔ اب ہم سرکاری بزنس کی طرف آتے ہیں۔ تشریف رکھیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف، اب ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں Floor وزیر قانون کو دیتا ہوں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2003

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I introduce the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2003.

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: واک آؤٹ کر رہے ہیں یا گھر جانے کی جلدی ہے؟ راجہ ریاض صاحب نے فیصل آباد جانا ہو گا۔۔۔ وزیر قانون!

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: اب میں نے Floor وزیر قانون کو دے دیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان : جناب والا! ہماری بات بھی سن لیں۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! ضرور آپ کی بات سنیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :جناب والا! ہم بھی اسی معاملہ کی طرف بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی۔

رانا ثناء اللہ خان : جناب چیئرمین! جب اس ملک میں آئین کا احترام نہیں ہے جو کہ اس ملک کا basic document ہے۔ اس قسم کی قانون سازی انہوں نے پہلے بھی کی ہے۔ سگریٹ نوشی سے متعلق قانون سازی ہوئی تھی اور ایک بل بھی انہوں نے پاس کروایا تھا۔ اس پر انہوں نے کیا عملدرآمد کیا ہے؟ اسی طرح سے معاملات چل رہے ہیں۔ تو جب تک اس ملک میں آئین کا احترام نہیں ہوگا اس قسم کی جو قانون سازی ہے وہ bad legislation ہے۔ ناقص قانون سازی ہے وہ اس ملک قوم اور عوام کے کسی کام نہیں آسکتی۔ ہم اس لئے ان کے اس official business کا بھی بائیکاٹ کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :جناب چیئرمین! میں معزز اراکین پریس سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ یہ بل introduce کرنے سے پہلے میں نے دو منٹ بات کرنی ہے اور اس معزز ایوان کو میں نے بتانا ہے کہ یہ بل کس چیز سے متعلقہ ہے۔ میں Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2003 جو ہے وہ introduce کر رہا تھا۔ یہ ممبران کی تنخواہ پلیٹ سے متعلقہ بل تھا۔۔۔

راجہ ریاض احمد: جناب والا! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب چیئرمین! آپ نے floor مجھے دیا ہوا ہے۔ پہلے آپ ان کو موقع دیں گے تو پھر بات کریں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! پہلے میں بات مکمل کر لوں پھر آپ ان کو موقع دیں۔ میں نے پہلے بھی یہ کہا تھا کہ ممبران اپوزیشن کو قانون اور۔۔۔

راجہ ریاض احمد: جناب والا! میں نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب چیئرمین! آپ گنتی کروالیں۔

جناب چیئرمین: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی کورم نہیں ہے۔ 5 منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں)

(اس مرحلہ پر 5 منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

(کورم پورا نہیں ہے۔ لہذا اجلاس 15 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے)

(کورم ٹوٹنے کے وقفہ کے بعد جناب چیئرمین 8.00 بجے کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: ممبران سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔۔۔(گنتی کی گئی)۔۔۔ کورم مکمل نہ ہے۔ اجلاس کل صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 21۔اکتوبر 2003

1۔ سوالات (محکمہ اوقاف)

(1) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(2) غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

2۔ غیر سرکاری کارروائی

(1) مسودہ قانون انسداد گھریلو تشدد پنجاب مصدرہ 2003
(مسودہ قانون نمبر 29 بابت 2003)

(2) مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب بنک مصدرہ 2003
(مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2003)

(3) مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن مصدرہ 2003
(مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2003)

(4) مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹیوں اور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں بدعنوانی پنجاب مصدرہ 2003
(مسودہ قانون نمبر 31 بابت 2003)

(5) مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن

مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 22 بابت 2003)

(6) مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب

مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 28 بابت 2003)

3۔ مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں

4۔ متفرق تحاریک

(1) قاعدہ 244-A کے تحت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم کے لئے تحاریک

(2) تحریک زیر قاعدہ 243 قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس)

منگل' 21۔ اکتوبر 2003

(یوم الثلاثہ' 24۔ شعبان المعظم 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس' اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بجے زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ؕ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۝

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ
صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ
لَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ
عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا یُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا
یُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾

سورہ حٰمٓ السجدہ آیات 33 تا 35

اور اُس شخص سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اور بھلائی اور بُرائی برابر نہیں ہوسکتی۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے۔ اور یہ بات اُن ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں۔

وما علینا الاالبلاغ۔

پوائنٹ آف آرڈر

نعت رسول مقبول پڑھنے پر چیئر کا فیصلہ موخر

حاجی محمد اعجاز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے۔

حاجی محمد اعجاز: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

جناب سپیکر! اس سے قبل بھی میں نے اور میرے دیگر دوستوں نے آپ سے گزارش کی تھی اور آپ نے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی کہ تلاوت قرآن مجید کے بعد نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی پڑھی جائے لیکن آج تک اس کمیٹی نے کیا فیصلہ کیا ہے اور اس نے کیا کہا اس کا کسی کو کچھ پتا نہیں ہے۔ براہ مہربانی میری آپ سے گزارش ہے کہ اس سے پہلے میں اور شیخ اعجاز صاحب اور دیگر دوست بھی کہہ چکے ہیں کہ تلاوت قرآن مجید کے بعد نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھی جانی چاہئے۔ آپ اس سلسلے میں اپنی رولنگ دے کر مشکور فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر کس کو اعتراض ہو سکتا ہے۔ یہ مبارک چیز ہے جس پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اس بارے میں آج اجلاس کے بعد بیٹھ کر کوئی نہ کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔

حاجی محمد اعجاز، ٹھیک ہے۔ شکریہ۔

ٹریفک پولیس کانسٹیبل کی برگیڈیر کے سامنے پیشی

چودھری اصغر علی گجر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جب سے یہ پارلیمنٹ وجود میں آئی ہے ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ اس کو ایل۔ایف۔او کے شکنجے سے آزاد کرایا جائے اور اس کے لئے ہم اسی دن سے یہ جدوجہد کر رہے ہیں، چاہے صوبائی حکومت ہو یا قومی حکومت ہو یہ بری طرح ایک فرد واحد کے قانون کے تحت جکڑی ہوئی ہے۔ انھیں کسی قسم کی کوئی آزادی نہیں ہے۔ ہم یہ

چاہتے ہیں کہ پورے ملک اور صوبوں کے اندر بھی مکمل آزادی ہو اور جو لوگ یہاں پر منتخب کر کے بھیجے گئے ہیں ان کو اپنے فیصلے کرنے، عوام کی خدمت کرنے، عوام کے اندر عدل قائم کرنے کے لئے پورے پورے مواقع ملنے چاہئیں لیکن افسوس کہ اس وقت تک وفاقی حکومت بن چکی ہے، صوبائی حکومتیں بھی بن چکی ہیں لیکن صد افسوس کہ اس وقت تک وہ اسی ایل۔ایف۔او کے قانون کے تحت جکڑے ہوئے ہیں۔ انھیں اپنی مرضی کے تحت نہ تو عوام کی خدمت کرنے کا موقع مل سکتا ہے اور نہ کسی مجرم کے خلاف کوئی ایکشن لینے کا موقع مل رہا ہے اور نہ وہ آزادی کے ساتھ کوئی کام کر رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ یہ کتنی بے عزتی کی بات ہے کہ ہماری پارلیمنٹ موجود، ہمارا وزیراعلیٰ موجود، ہمارے وزراء صاحبان موجود اور ممبر صاحبان موجود ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے جسے میں بطور ایک مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں، ویسے تو وہ معاملہ بہت discuss ہوا ہے کہ ایک سپاہی یا ایک حوالدار یا ایک اے۔ایس۔آئی نے ایک جرنیل کی یا کسی کی گاڑی کو روک کر شیشے اتارنے چاہے۔ وہ قانون کا پابند تھا، اس لئے اس نے ایسا کیا۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے غلطی ہوئی ہو، ہو سکتا ہے کہ اس نے غلط گاڑی روکی ہو تو اس کا ایکشن کیا ہونا چاہئے تھا کہ اس کے ڈی۔ایس۔پی کو کہنا چاہئے تھا، اس کے ایس۔پی کو کہنا چاہئے تھا، اس کی شکایت ڈی۔آئی۔جی کو ہونی چاہئے تھی، اس کی شکایت آئی۔جی کو ہونی چاہئے تھی، اس کی شکایت اس صوبے کے سب سے بڑے سربراہ محترم وزیراعلیٰ کو ہونی چاہئے تھی لیکن یہ کیسی پارلیمنٹ ہے؟ یہ کیسا قانون ہے؟ یہ کیسا صوبہ ہے کہ نہ پولیس کے کسی بڑے سے بڑے عہدیدار کو پوچھا گیا، نہ پارلیمنٹ کے کسی ذمہ دار آدمی سے پوچھا گیا، نہ وزیر قانون کو پوچھا گیا، نہ وزیراعلیٰ کو پوچھا گیا اور اسے اٹھا کر ایک بریگیڈیئر کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ وہ کون ہوتے ہیں کہ اس کو وہاں پر لے جایا جائے؟ (شیم شیم)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں آپ سے یہ استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ کیا آپ اس کو valid قرار دیتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ کل یہ بات طے ہو چکی تھی اور discussion ہو چکی تھی لیکن I thought he was raising some other point اور انھوں نے یہ بات کر لی ہے۔ حقیقت میں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، اگر میرے کسی دوست کو' میرے کسی ساتھی' میرے محترم وزیر قانون یا دیگر ساتھیوں کو کسی ایسی بات سے کہ جس میں قانون کی بالادستی موجود ہو اور انھیں اس بات سے ناراضگی اور تکلیف ہوتی ہو تو میں کوشش کروں گا کہ آئندہ ایسی بات نہ کروں لیکن میں سب باتیں ان کے لئے کر رہا ہوں جو ایوان کے اس طرف بیٹھے ہیں۔ میں یہ دل سے چاہتا ہوں اور میں خدارا! بار بار یہ بات کہہ رہا ہوں کہ میرا وزیراعلیٰ طاقتور ہونا چاہئے' بہترین حکمران ہونا چاہئے۔ اس کی کابینہ کے اشارے پر کام ہونے چاہئیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب ہو اور وہ ایک چپڑاسی کی غیر حاضری کے خلاف ایکشن نہیں لے سکتا۔ ایک وزیر آرڈر کرتا ہے تو اس کو اٹھا کر ہمارے سامنے ایسے پھینک دیتے ہیں۔ یہ کیا ہے؟ یہ ایل۔ایف۔او میں جکڑے ہوئے لوگ ہیں۔ ہم ان کو آزادی کا سانس دلانا چاہتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایل۔ایف۔او نہیں ہونا چاہئے۔ آئیں! مل کر ہمارا ساتھ دیں' ہم ان کے ہاتھوں کی جکڑی ہوئی ہتھکڑیوں کو توڑ ڈالتے ہیں۔ ہم ان کے ساتھ ملتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، گجر صاحب! ٹھیک ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، ہم ان کا ساتھ دیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایل۔ایف۔او نامنظور کی نعرہ بازی کرتے ہوئے
معزز ممبر حزب اختلاف ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر، میں معزز ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ کم از کم پرائیویٹ ممبرز ڈے پر اس چیز کو مت چھیڑا جائے۔ Please, I would request the honourable House to kindly refrain from this, specially the opposition.

جی' مخدوم اشفاق صاحب! فرمائیے۔

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سپیکر! یہ روزانہ نعرے مارتے ہیں اور پھر خود واک آؤٹ کر جاتے ہیں۔ گھر کے اندر ایک چہیتی بیگم بھی روزانہ ناراض نہیں ہوتی لیکن ان کا رویہ ایسا ہے کہ روزانہ ناراض ہوتے ہیں' کہتے ہیں کہ ہمیں روزانہ منا کرے آؤ۔ ان سے تو وہ بیگم اچھی ہے جو کبھی کبھی ناراض ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، مخدوم صاحب! ذرا بلند آواز سے بولئے۔

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سپیکر! اس وقت ملک کے اندر کوئی issue نہیں ہے۔ خاص طور پر ہماری پنجاب کی حکومت اتنی stable چل رہی ہے کہ ہر چیز میں بہتری آئی ہے' ہر چیز میں زیادہ ڈویلپمنٹ فنڈز دیئے گئے ہیں۔ ملک کے اندر خاص طور پر پنجاب کے اندر کوئی issue نہیں ہے۔ یہ ایک کانسٹیبل کے واقعہ کو issue بنا کر پیش کر رہے ہیں اور ایوان کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ آپ ان کے رویے سے دیکھیں کہ کیا یہ interested ہیں کہ ہمارے مسائل کو سنیں۔ خود ہی سوالات جمع کراتے ہیں اور پھر اس کے جواب ہی نہیں سنتے۔ کسی issue پر بات نہیں کرنا چاہتے' صرف ایل۔ ایف۔او' ایل۔ایف۔او کر رہے ہیں۔ روزانہ روٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں روزانہ مناؤ۔ ہم کب تک ان کو مناتے رہیں گے؟ شکریہ۔

محترمہ شازیہ چاند، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' بی بی! فرمائیے۔

محترمہ شازیہ چاند: جناب سپیکر! آج آتے ہی اپوزیشن نے جو رویہ اپنایا ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ کل انہوں نے اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لیا اور ان کو باہر سے اپنے لیڈروں سے اتنی ڈانٹ پڑی ہے کہ آج آتے ہی انہوں نے اپنے آپ کو show کر دیا ہے۔ جیسے یہ روز روز کر رہے ہیں ایسے نہیں ہونا چاہئے۔ اگر انہوں نے سنجیدگی سے حصہ لینا ہے تو ٹائم کیوں ضائع کر رہے ہیں؟ اب اگر question hour کا وقت نکل گیا تو بعد میں کہیں گے کہ ہمیں ٹائم دیا جائے۔ اگر وہ پنجاب کے عوام کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنے رویے کو بدلنا چاہئے۔ شکریہ

محترمہ نسیم لودھی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے۔

محترمہ نسیم لودھی، جناب سپیکر! جب کوئی کمیٹی نہ بنی تھی تو ایوان میں کمیٹی نمبر 1 بنی اور اس میں روزانہ اس کا استحقاق مجروح ہوا تھا۔ ڈاکٹر اسد سے لے کر ہر آدمی روزانہ ایک خبر لے کر آتا تھا۔ اس وقت ہمارے چیئرمین حسن اختر موکل صاحب تھے۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں تو روزانہ ان لوگوں کا استحقاق کسی نہ کسی سپاہی نے مجروح کیا ہوتا تھا۔ جب انہیں بلایا جاتا تو ان کی صلح صفائی کروائی

جاتی تو یہ ان کے الفاظ تھے کہ ان کو زمین کے تختے پر رہنے ہی نہیں دینا بلکہ اس کو کہیں نہ کہیں غرق کر دیں اور آج یہ وہی لوگ ہیں جو ایک سپاہی کے لئے روزانہ ہزاروں' کروڑوں' لاکھوں روپیہ ضائع کر رہے ہیں۔ روز آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ ان کو اپنے ووٹروں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ پرواہ صرف یہ ہے کہ ان کی روزانہ تصویر بنے اور شور مچائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، میں معزز وزیر چودھری اقبال صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اپوزیشن کو لے آئیں۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل پر مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور بڑے اہم بل پرائیویٹ ممبرز نے پیش کرنے ہیں۔ یہ ایسا رویہ آخر کب تک چلے گا اور ایوان کو اس طرح مچھلی منڈی بنانا جیسے بھائی لوہاری میں جلسہ ہوتا ہے۔ اگر آپ اس مقدس ایوان کی روایات دیکھیں تو اس طرح کبھی بھی نہیں ہوا۔ باہر جو مرضی کریں۔ آپ ان کو سمجھائیں میں تو آپ کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے حاضر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آج ان کو ایک موقع دیتے ہیں پھر اس کے بعد دیکھا جائے گا۔ آج آپ ان کو منا کر لے آئیں۔

(اس مرحلے پر وزیر خوراک معزز ممبران حزب اختلاف کو ایوان
میں واپس لانے کے لئے باہر تشریف لے گئے)

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے!

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان، جناب سپیکر! میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک چھوٹے سے non issue کو اتنا اچھالا جا رہا ہے۔ اصل میں' میں بھی آرمی میں رہا ہوں۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا جوان ٹھیک ہے تو ہم اس کو protect کرتے ہیں اور یہ نہیں کہ اس کو سزا دی جائے لیکن اس کیس میں اگر اس کو سزا دی ہے تو پولیس کے افسروں نے دی ہے' آرمی نے نہیں دی۔ اگر وہ ٹھیک تھا تو سینئر افسران کو چاہئے تھا کہ اس کو protect کرتے اور اس کی حفاظت کرتے۔ اگر اس کی تذلیل

ہوئی ہے تو انہوں نے کی ہے' آرمی نے یا آپ نے نہیں کی ہے۔ یہ کیوں خواہ مخواہ آرمی کے جرنیل کو لے آتے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ کس issue کو اٹھا کر سب کا ٹائم ضائع کر رہے ہیں؟

MR DEPUTY SPEAKER: Actually this is no issue now. That has been already settled.

جی' ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد:

چند لمحوں کی رفاقت غنیمت ہی سہی
چند لمحوں میں شیرازہ بکھر جائے گا
یادیں رہ جائیں گی اور یادیں بھی ایسی کہ جن کا
زہر آنکھوں سے رگ و پے میں اتر جائے گا

جناب سپیکر! یہ شیرازہ جو قطرہ قطرہ' ایک ایک کر کے ہم نے یہاں آج اس ایوان کو سجایا ہے اس کے لئے میری یہ عرض ہے کہ اپوزیشن کا پورا ایک سال کا یہ رویہ اس قدر دکھی اور اس قدر قابل غور ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ کون سے الفاظ ہیں جن میں ان کے رویے کی بات کی جائے کہ یہ شیرازہ کتنے دنوں کے لئے ہے اور یہ یادیں کس طرح اچھی رہیں گی کہ عوام کے لئے ان لوگوں نے کیا کیا؟ روزانہ ان کا نیا پروگرام ہوتا ہے۔ سیٹی نمبر' بھنگڑہ نمبر' نعرہ نمبر' کلمہ نمبر' مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ ایک show جو انہوں نے declare کیا ہوا ہے اس کا script writer کون ہے؟ یہ یادیں اور یہ زہر جو اس عوام کے رگوں میں اتار رہے ہیں۔ میری آپ کے ذریعے ان کو التماس ہے کہ اس کو ختم کریں اور آ کر ایک مثبت رویہ اختیار کریں اور اس ایوان میں حصہ لیں۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ کل بھی جب اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا تھا تو اس وقت میں نے یہ گزارش کی تھی کہ یہاں پر non-issues کو issue بنایا جا رہا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئے)

میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ کل بھی ایک ایشو اٹھایا تھا اور میں نے categorically اس پر statement بھی دی تھی اور اس وقت میں نے یہ گزارش کی تھی کہ یہ میں اس لئے عرض کر رہا ہوں تاکہ یہ معاملہ once for all ختم ہو جائے لیکن آج پھر محترم چودھری اصغر صاحب نے اس معاملے کو اٹھایا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اپوزیشن کے پاس کوئی ایسا issue نہیں ہے کہ جس پر بات کریں۔ آج چودھری اصغر صاحب نے اس issue کی بات کی جو کل debate ہو چکا ہے اور جس پر categorically گورنمنٹ کی طرف سے statement آ چکی ہے اور معاملہ ختم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایل۔ایف۔او کے حوالے سے بات ہوئی۔ ایل۔ایف۔او پر ہر روز یہ احتجاج کرتے ہیں۔ میں نے کل بھی یہ گزارش کی تھی کہ یہ وہی ایل۔ایف۔او ہے جس کے تحت آپ نے چند دن پہلے assets بھی declare کئے ہیں' People's Representation Act کے تحت دیئے ہیں۔ جب اپنی Membership کا سوال آئے تو ہمیں ایل۔ایف۔او قابل قبول ہے' ویسے ایل۔ایف۔او کی بات آئے تو ہمیں ایل۔ایف۔او قبول نہیں ہے۔ میں ایک عرض چودھری اصغر صاحب کی خدمت میں کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ایل۔ایف۔او کے حوالے سے بات کی' جنرل پرویز مشرف صاحب کے حوالے سے بات کی' میں قطعی طور پر اس کا جواب دینا نہیں چاہتا' میں صرف اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اور ہمارے درمیان جو مذاکرات چل رہے ہیں ان کو کامیابی سے ہمکنار کرے تاکہ جنرل پرویز مشرف صاحب ان کو بھی قابل قبول ہو جائیں اور یہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ آئندہ چند دنوں میں دیکھیں گے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر!----

سوالات (محکمہ اوقاف)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ اصغر صاحب! میں نے آپ کو floor دیا تھا۔ میں آپ کو بعد میں موقع دوں گا۔ اب اس issue کو ختم کریں۔ گجر صاحب! میں آپ کا احترام کرتا ہوں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! انہوں نے جو دعا کی ہے میں اس دعا کی تائید کرتا ہوں کہ خدا کرے کہ ہمارے مذاکرات کامیاب ہو جائیں اور اللہ کرے کہ انہیں بغیر وردی کے صدر مل جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سوال نمبر 112۔ بیگم ریحانہ جمیل!

بیگم ریحانہ جمیل، سوال نمبر 112۔

سال 1990-2002 کے دوران اوقاف کی زمین کے ناجائز قابضین

*112۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور میں سال 1990 سے سال 2002 تک محکمہ اوقاف کی کتنی زمین پر غیر قانونی طور پر کتنے لوگ قابض ہوئے ان کی تفصیل شہر، گاؤں وار فراہم کی جائے نیز ناجائز قابضین کے نام اور حکومت نے جو کارروائی کی اس کی تفصیل بیان کریں نہیں تو وجہ بیان فرمائیں۔

(ب) محکمہ ہذا کے جو اہلکار غیر قانونی قبضے کروانے میں شامل رہے حکومت ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف:

(الف) اس سوال کا جواب گوشوارہ برائے "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) تین آفیسران میسرز محمد حسین شاہ، شیخ ثناء اللہ اور پیر قاسم احمد کیانی منیجر ان اوقاف کے خلاف ناجائز قبضے کرانے کے الزام میں برطرفی از ملازمت سپیشل پاورز آرڈیننس 2001 کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے۔ یہ تادیبی کارروائی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

بیگم ریحانہ جمیل، کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال نمبر 180 میاں سعود حسن ڈار!

میاں سعود حسن ڈار، سوال نمبر 180

شادی پر کھانوں کی پابندی کا قانون

*180۔میاں سعود حسن ڈار، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ ادوار میں شادیوں پر مہمانوں کو کھانا پیش کرنے پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ مگر اب حال ہی میں شادیوں پر مہمانوں کو کھانا پیش کرنے پر پابندی اٹھالی گئی ہے۔

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صوبہ میں شادیوں پر مہمانوں کو کھانا پیش کرنے پر پابندی لگانے کو تیار ہے' اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف،

(الف) شادی بیاہ کے مواقع پر فضول اور غیر ضروری اخراجات کی بندش کے سلسلے میں وفاقی حکومت نے 15-3-97 کو شادی آرڈیننس XLVIII جاری کیا۔ اس آرڈیننس کے تحت شادیوں کے موقع پر مہمانوں کو کھانا پیش کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ میرج ہالز ایسوسی ایشن نے حکومت کے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ سپریم کورٹ نے نومبر 2002 کو اس کیس پر فیصلہ صادر کیا اور کہا کہ وفاقی حکومت اس قسم کی قانون سازی کا اختیار نہیں رکھتی۔ لہذا آرڈیننس آئین سے متصادم ہے۔ سپریم کورٹ نے فیصلے میں کہا کہ صوبائی حکومتیں مہمانوں اور ڈشوں کی تعداد مقرر کرنے کے بارے میں خود فیصلہ کرنے کی مجاز ہیں۔

(ب) سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں محکمہ امور مذہبیہ اوقاف نے ضروری مراحل کی تکمیل کے بعد مسودہ قانون جو صوبائی کابینہ کے اجلاس مورخہ 20-1-2003 میں پیش کیا۔ صوبائی کابینہ نے فیصلہ کیا کہ جس شادی کی تقریب میں 300 تک بشمول میزبان' مہمان ہوں گے۔

وہاں "ون ڈش" کھانا دیا جا سکے گا۔ ون ڈش میں سالن' روٹی نان یا سالن چاول شامل ہیں۔ سویٹ ڈش کی اجازت نہیں ہو گی۔ یہ پابندی شادی کی تمام تقریبات یعنی مہندی وغیرہ پر بھی لاگو ہو گی۔ جہاں مہمان 300 سے زیادہ ہوں گے وہاں کھانے کی اجازت نہ ہو گی۔ کابینہ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ جس گھر میں شادی ہو گی آرائشی روشنیوں کی اجازت صرف وہاں ہو گی۔ گلی' راستوں یا محلے یا پارک کو سجانے کی اجازت نہیں ہو گی۔

تمام ڈی۔سی۔اوز کو اس سلسلے میں اختیارات دیئے جائیں گے اور خلاف ورزی پر تین لاکھ روپے جرمانہ ہو گا۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ شادیوں کی مانیٹرنگ کے لئے ضروری ہو گا کہ جس گھر میں شادی ہو گی وہ اپنے علاقے کے یونین ناظم کو اس سلسلے میں اطلاع دے گا کہ ان کے گھر شادی بیاہ اور اس میں اتنے مہمان مدعو ہیں۔ علاوہ ازیں کابینہ نے یہ بھی طے کیا کہ پبلک پارکس میں شادی کی تقریب منعقد کرنے پر پابندی ہو گی۔ آتش بازی' فائرنگ اور جہیز کی نمائش پر بھی پابندی ہو گی۔

کابینہ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ پنجاب اسمبلی کے 29 جنوری 2003 کو ہونے والے اجلاس میں ان سفارشات کو عام بحث اور قانون سازی کے لئے پیش کیا جائے گا۔

میاں مسعود حسن ڈار: کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ صبا صادق کا ہے۔

محترمہ صبا صادق: سوال نمبر 262۔

شادی پر کھانوں کی پابندی

*262: محترمہ صبا صادق: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شادی پر کھانوں کی پابندی 1997 میں لگائی گئی تھی جس پر نومبر 2002 میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے فیصلے میں شادی پر ون ڈش کی اجازت دی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر صوبے دوبارہ پابندی لگانا چاہتے ہیں تو قانون سازی کریں؟

(ب) کیا حکومت سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے مطابق دوبارہ شادی کھانوں پر پابندی لگانا چاہتی ہے؟

(ج) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کب؟ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اوقاف:

(الف) شادی بیاہ کے موقع پر فضول اور غیر ضروری اخراجات کی بندش کے سلسلے میں وفاقی حکومت نے 15-3-1997 کو شادی آرڈیننس XI VIII جاری کیا۔ اس آرڈیننس کے تحت شادیوں کے موقع پر مہمانوں کو کھانا پیش کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ میرج ہالز ایسوسی ایشن نے حکومت کے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ سپریم کورٹ نے نومبر 2002 کو اس کیس پر اپنا فیصلہ صادر کیا اور کہا کہ وفاقی حکومت اس قسم کی قانون سازی کا اختیار نہیں رکھتی۔ لہذا آرڈیننس آئین سے متصادم ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ صوبائی حکومتیں مہمانوں اور ڈشوں کی تعداد مقرر کرنے کے بارے میں خود فیصلہ کرنے کی مجاز ہیں۔

(ب،ج) حکومت پنجاب نے اس سلسلے میں ضروری قانون سازی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسودہ قانون صوبائی کابینہ کے اجلاس مورخہ 20-1-2003 میں پیش کیا گیا جس میں کابینہ نے تین سو مہمانوں (بشمول میزبان) کی حد تک ایک ڈش دینے کی اجازت تجویز کی۔ بعد ازاں اس اہم مسئلہ پر صوبائی کابینہ نے اپنے اجلاس مورخہ 28-1-2003 میں دوبارہ غور و خوض کیا اور اپنے پہلے فیصلے میں ترمیم کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ شادی کی تمام تقریبات بشمول مہندی، تیل وغیرہ پر ہر قسم کے کھانے کی ممانعت ہو گی۔ تاہم ولیمے کے موقع پر دو ڈش کی اجازت ہو گی۔ بشرطیکہ مہمانوں کی تعداد 300 سے زائد نہ ہو۔ ایک ڈش میں ایک سالن، روٹی یا نان یا ایک سالن اور چاول اور ایک میٹھی ڈش شامل ہو گی۔ کابینہ نے یہ اجازت صرف ولیمے کے لئے دی ہے۔ کابینہ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ جس گھر یا عمارت میں شادی ہو گی آرائشی روشنیوں کی اجازت صرف وہاں ہو گی۔ گلی، راستوں، محلے یا پارک کو سجانے کی اجازت نہیں ہو گی۔

تمام ڈی۔سی۔اوز کو اس سلسلے میں اختیارات دیئے جائیں گے اور خلاف ورزی پر تین لاکھ روپے جرمانہ ہو گا۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ شادیوں کی مانیٹرنگ کے لئے ضروری ہو گا کہ جس گھر میں شادی ہو گی وہ اپنے علاقے کے یونین ناظم کو اس سلسلے میں اطلاع دے گا کہ ان کے گھر شادی بیاہ اور اس میں اتنے مہمان مدعو ہیں۔ علاوہ ازیں کابینہ نے یہ بھی طے کیا کہ آتش بازی، فائرنگ اور جہیز کی نمائش پر پابندی ہو گی اور پبلک پارکس میں شادی کی تقریب منعقد کرنے پر پابندی ہو گی۔

اس بارے میں ایک بل پنجاب اسمبلی میں مورخہ 30-1-2003 کو زیر بحث آیا جس پر مزید غور و خوض کے لئے اس بل کو سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے۔

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال ہے اور میں وزیر موصوف سے چاہوں گی کہ وہ وضاحت فرمائیں۔ سب سے پہلے میرا اعتراض یہ ہے کہ یہ سوال میں نے اس وقت جمع کروایا جس وقت معاشرے کی یہ ایک اشد ترین ضرورت تھی۔ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ اتنی تاخیر کے ساتھ یہ سوال آج ایوان کی میز پر آیا ہے جس کی وجہ سے عوام کے مسائل میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ میں گزارش کروں گی کہ مجھے اس چیز کی وضاحت کی جائے کہ ایک اہم نوعیت کا مسئلہ جو معاشرتی برائی تھی اس کو اتنی تاخیر کے ساتھ کیوں پیش کیا گیا اور تاخیر سے اس پر توجہ کیوں دی گئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں ہمارے محکمہ کا دن نہیں تھا اس لئے یہ سوال دیر سے اسمبلی میں پیش ہوا۔ آج ہمارے محکمے کا دن مقرر ہے تو ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ یہ issue تو already طے ہو چکا ہے۔

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! میں نے اس کا جواب پڑھا ہے اور سارے ایوان نے اس کے جواب پر نظر ڈالی ہو گی۔ میں وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ کرنا چاہوں گی کہ ایسے کتنے ڈی۔سی۔اوز ہیں جنہوں نے اپنے اضلاع میں بے جا اصراف اور بے جا اخراجات پر لوگوں کو جرمانہ کیا یا ان کو قید کیا یا

ان کی کوئی detail آپ کے پاس آئی؟ آج کل کیونکہ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے ہر شہر، ہر گلی، ہر محلہ، ہر گاؤں میں شادیوں کی تقریبات کا سلسلہ جاری ہے۔ میں بطور پاکستانی شہری ہونے کے ناتے اس چیز پر بڑی شرمندگی کے ساتھ یہ بات ایوان کے سامنے رکھنا چاہوں گی کہ یہ جو قانون بنا اور جو اس کا جواب انہوں نے مجھے فراہم کیا اس میں خاص طور پر لکھا ہوا ہے کہ ڈی۔سی۔اوز کو ہدایات جاری کر دی گئیں۔ اس قانون کی جس بری طرح دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں حکومت کے کان پر جوں تک بھی نہیں رینگ رہی۔ ان کو چاہئے کہ جو انہوں نے قانون بنایا ہے اس کی implementation بھی کریں اور قانون کی اصل روح کو implement کریں تاکہ خواتین کے مسائل میں اضافہ نہ ہو بلکہ کمی ہو۔ میں چاہوں گی کہ وزیر موصوف مجھے اس بات کا جواب دیں کہ کتنے ایسے اضلاع سے ان کو رپورٹ ملی کی ڈی۔سی۔اوز نے کتنے لوگوں کو پکڑ کر اس قانون کے تحت جرمانہ کیا یا ان کو سزا دی؟

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! محترمہ اس کے لئے تازہ سوال دیں کیونکہ اس سوال میں یہ نہیں پوچھا گیا۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! قوانین اسمبلیاں بناتی ہیں اور ان پر عملدرآمد حکومت کرواتی ہے۔ یہ حکومت پر تنقید نہیں ہے۔ میرا تعلق سیالکوٹ شہر سے ہے اور یہ شہر امیر لوگوں کا شہر ہے۔ وہاں پر زیادہ تر صنعت کار لوگ رہتے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ شادی پر پابندی کے قانون کی وہاں پر وہ دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں جو کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتا اور یہ سیالکوٹ کا حال نہیں ہے بلکہ پورے پنجاب میں کسی شادی پر کھانے کی کوئی پابندی نہیں ہے، lighting کی پابندی نہیں ہے، میں راجہ بشارت صاحب سے درخواست کروں گا کہ اگر یہ test case بنانا چاہتے ہیں تو مجھے سیالکوٹ کے ڈی۔سی۔اوز کے ساتھ متعین کر دیں اگر میں وہاں پر کوئی ایک دیگ بھی پکنے دوں گا تو یہ مجھے پکڑ لیں۔ ان سے درخواست ہے کہ یہ implement کروائیں۔ اس پنجاب اسمبلی کا مذاق نہ اڑائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبران اس وقت جن خیالات کا

اظہار کر رہے ہیں، میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس قانون پر اس طرح سے implementations نہیں ہو رہی جس طرح کہ ہونی چاہئے تھی۔ اس سلسلہ میں، میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں ابھی سیکرٹری اوقاف سے بھی بات کر رہا تھا اور معزز وزیر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قانون جس کے تحت آج میرے محترم بھائی جواب دے رہے ہیں۔ پہلے جو قانون تھا اس کو محکمہ اوقاف نے draft کیا تھا اس لئے یہ سوال ان کو refer ہوا تھا لیکن اب یہ جو bill آیا ہے وہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے آیا اور اس کی implementation کے لئے جو rules بنے ہیں وہ لوکل گورنمنٹ نے frame کئے ہیں۔ جو rules ہیں اس میں implementation کے لئے جو کمیٹیاں بنائی گئی ہیں اس وقت میرے معزز ممبران کو یاد ہو گا کہ اس وقت انتہائی طور پر اس خدشے کا اظہار کیا جا رہا تھا کہ اس پر عملدرآمد کے لئے اگر آپ نے پولیس کو یا کسی اور ایسی ایجنسی کو اختیارات دیئے تو اس قانون کا ناجائز استعمال ہو گا اور لوگوں کے لئے مشکلات پیدا ہوں گی۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت انہی خدشات کے پیش نظر پولیس کو اس سے علیحدہ رکھا گیا اور لوکل سطح پر، یونین کونسل کی سطح پر اور ٹاؤن کمیٹیوں کی سطح پر implementation کے لئے کمیٹیاں بنائی گئیں۔ اب یہ انہی کمیٹیوں کو اختیار دیا گیا تھا کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں جب وہ محسوس کریں کہ اس جگہ خلاف ورزی ہو رہی ہے تو وہ اس کے خلاف شکایت درج کروائیں۔ اس وقت ان کمیٹیوں کو تشکیل کرنا اور اس پر عملدرآمد کے لئے ان کو اختیار دینا اس بات کا غمازی تھا کہ ہم مقامی سطح پر لوگوں کو اختیار دینا چاہ رہے تھے کہ وہ اس پر عملدرآمد کریں اور پولیس کو اس سے علیحدہ رکھا جائے لیکن جس طرح میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ اس پر عملدرآمد کے لئے وہ نتائج سامنے نہیں آ رہے جو آنے چاہئیں تھے اس لئے میری یہ استدعا ہو گی کہ حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس قانون پر سو فیصد عملدرآمد کروایا جائے اور اس پر عملدرآمد ہونا چاہئے کیونکہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ قانون ایک عام آدمی کو relief دیتا ہے۔ اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ آپ آج اس ایوان کی ایک کمیٹی بنا دیں وہ کمیٹی اس پر عملدرآمد کے لئے جو بھی تجاویز دے گی ان تجاویز کی روشنی میں حکومت اس قانون میں implementation کے حوالے سے ترمیم کرنے کے لئے تیار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا یہ ٹھیک ہے کہ اس پر ایک کمیٹی بنا دی جائے؟

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ 1997 میں جس وقت یہ قانون بنا تھا اس وقت راجہ صاحب بھی صوبائی حکومت کی کابینہ میں شامل تھے۔ انہیں بڑی اچھی طرح یاد ہو گا کہ اس قانون پر عملدرآمد کروانے کے لئے وزیر اعظم محمد نواز شریف صاحب نے تمام صوبوں کو یہ ہدایات کی تھیں اور وزراء، مشیروں اور پارلیمانی سیکرٹریوں کی انہوں نے ڈیوٹیاں لگائی تھیں کہ آپ جائیں اور جا کر چیک کریں کہ بے جا اصراف، شادی کھانوں پر پابندی کی خلاف ورزی تو کہیں پر نہیں ہو رہی۔ یہ جو اتنی بھرپور پارلیمانی سیکرٹریوں کی تعداد ہے، مجالس قائمہ کے اتنے زیادہ چیئرمین ہیں کیا یہ صرف قومی خزانے پر بوجھ بن کر بیٹھے ہوئے ہیں؟ ان کو بھیجیں، یہ جائیں اور جا کر دیکھیں کہ ان کے اپنے علاقوں میں کیا ہو رہا ہے؟ کیا جن غریب بچیوں کے لئے یہ قانون بنایا گیا تھا اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا؟

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! جیسا کہ وزیر صاحب نے کہا ہے کہ آپ کی طرف سے بھی agree ہوا ہے کہ کمیٹی بنا دی جائے۔ یہ ایک اچھی سوچ ہے کیونکہ اس کے pros and cons کو سمجھنا پڑے گا۔

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! یہ صرف ایک عوامی حکومت ہی کر سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ ہر چیز پولیس کے حوالے نہیں کر سکتیں۔ یہ ہماری روایات ہیں، ان روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیٹی کی رائے پر ہم عمل کریں گے اور کمیٹی بنا دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میرے خیال میں Home department کی already کمیٹی موجود ہے۔ آپ یہ معاملہ اس کو refer کر دیں۔ چونکہ اس قانون پر implementation کے حوالے سے بات ہونی ہے تو Home department کی کمیٹی یا لوکل گورنمنٹ کی کمیٹی کو refer کر دیا جائے، دونوں میں سے جس میں آپ مناسب سمجھیں refer کر دیں اور کمیٹی کو یہ بھی کہہ دیا جائے کہ اگر مزید کسی ممبر کو وہ opt کرنا چاہتے ہیں تو بے شک کر لیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس کے لئے وقت کا تعین کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وقت کا تعین تو کر لیتے ہیں۔ پہلے آپ یہ بتائیں کہ اس میں مزید ممبر بڑھانے ہیں؟

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! وزیر قانون نے کہا ہے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹی کے سپرد

کر دیا جائے تو یہ ٹھیک ہے لیکن وقت کے بارے میں ایوان کو بتا دیا جائے کہ ایک ہفتہ یا دو ہفتے تک ایوان میں پیش ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، درست ہے۔ جی Then it is referred to the Standing Committee on Home

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ہوم کمیٹی direction دے کہ پندرہ دن کے اندر اندر وہ اپنی رپورٹ پیش کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، جی۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان: لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ جس کی کمیٹی form ہونے کے بعد آج تک صرف الیکشن ہی ہوا ہے The bill is referred This is subject of that committee جس کا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے ساتھ ایک تعلق ہے تو جب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس بنایا گیا تو That should be referred to the concerned Standing Committee of Local Government Not to the Committee which has nothing to do with that.

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن اب یہ کمیٹی کو refer کر دیا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں نے یہی گزارش کی تھی چونکہ Local Government is parent Department ہے اور میں نے دونوں options دی ہیں کہ اگر implementation کے حوالے سے قانون کے مطابق دیکھنا چاہتے ہیں تو ہوم ڈیپارٹمنٹ کو کر دیں وگرنہ لوکل گورنمنٹ کو refer کر دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: OK then we refer it to the Standing Committee on Local Government

محترمہ صبا صادق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No point of order on this issue now بی بی! آپ نے ضمنی سوال کر لیا ہے۔

MRS SABA SADIQ: Sir, one more question I have a very important supplementary question

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! آپ کو میں نے ٹائم دے دیا ہے کیونکہ وقفہ سوالات کا وقت صرف ایک گھنٹہ ہے اس لئے آپ نے ایک سوال کر لیا ہے Let us go to the other question, please. It is already disposed of جی' اگلا سوال نمبر 496 جناب بلال یٰسین صاحب کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! supplementary سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال یٰسین صاحب نہیں ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: سوال نمبر 496 (معزز رکن نے جناب بلال یٰسین کے ایماء پر دریافت کیا)

داتا دربار ہسپتال کی منظور شدہ اسامیاں اور موجودہ صورتحال

*496. جناب بلال یٰسین: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) داتا دربار ہسپتال لاہور میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد' گریڈ وار اور نام وائز کتنی ہے؟

(ب) ان اسامیوں پر تعینات افراد کے نام' عہدہ' گریڈ' عرصہ تعیناتی اور ماہانہ تنخواہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس وقت ہسپتال میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) اس وقت ایمرجنسی وارڈ میں کتنے ڈاکٹر اور دیگر عملہ تعینات ہے؟

(ہ) ایمرجنسی میں کتنے مریض روزانہ داخل ہوتے ہیں اور ان کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(و) کیا حکومت اس ہسپتال کی ایمرجنسی کی ضروریات کے مطابق مزید سہولیات فراہم کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف،

(الف) داتا دربار ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 263 ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موجودہ اسامیوں پر تعینات افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، عرصہ تعیناتی اور ماہانہ تنخواہ کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) داتا دربار ہسپتال میں درج ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد	تاریخ
1۔	میڈیکل سپیشلسٹ	1	1996
2۔	میڈیکل آفیسر	1	1999
3۔	سٹاف نرسز	1	1996
4۔	ایکسرے اسسٹنٹ	1	1999
5۔	ڈسپنسر	3	1994
6۔	لیبارٹری اسسٹنٹ	4	1996 اور 1999
7	الیکٹریشن	3	1996
9۔	مڈوائف	2	2000

(د) داتا دربار میں ایمرجنسی نہ ہے اس لئے ڈاکٹرز اور عملہ کی تعیناتی ممکن نہ ہے۔

(ہ) NIL

(و) NIL

MR DEPUTY SPEAKER: Any supplementary question?

ڈاکٹر سید وسیم اختر، اس معاملے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ داتا دربار ہسپتال جو کہ اندرون شہر

کے بڑے گنجان آباد علاقے میں موجود ہے اور یہاں پر ایمرجنسیز ہوتی رہتی ہیں۔ یہ گورنمنٹ کا ادارہ ہے مگر یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ داتا دربار میں ایمرجنسی نہ ہے تو یہ کوئی اچھی صورت نہیں ہے کہ اندرون شہر کی اتنی بڑی آبادی ہے اور وہاں پر ایک ادارہ بھی موجود ہے تو میں پوچھنا چاہوں گا کہ ایمرجنسی وارڈ کیوں نہیں بنایا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف: جناب سپیکر! وہاں دو wards موجود ہیں جن میں ایک eyes اور دوسرا Gynae Ward ہے جہاں ایمرجنسی کے لئے کام ہوتا ہے اور ابھی بچوں کے لئے wards بن رہی ہے اور عملہ بھی تعینات ہو رہا ہے لہذا ایمرجنسی بھی جلد ہی شروع ہو جائے گی کیونکہ department کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں جبکہ اس کے ساتھ ہی تو میو ہسپتال ہے جہاں پر سارے کام ہوتے ہیں لہذا میری گزارش ہے کہ بچوں کے لئے وارڈ شروع ہو جائے گا تو یہ تین ڈیپارٹمنٹ ہیں جو کہ ایمرجنسی میں بھی کام کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے' You are satisfied

ملک اصغر علی قیصر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیے!

ملک اصغر علی قیصر: میں یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ داتا دربار کی آمدنی اتنی زیادہ ہے کہ اس کا شمار کرنا مشکل ہے اور یہاں سے اوقاف کا پورا محکمہ چلتا ہے تو اگر اسی دربار کے پیسے وہاں لگا کر ایمرجنسی بنا دی جائے اور لوگوں کو مقامی سطح پر treatment ملے تو اس میں کیا قباحت ہے؟ وزیر اوقاف وعدہ فرمائیں کہ وہ اس فنڈ سے ایمرجنسی شروع کروا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ وہاں ایمرجنسی تو پہلے ہی کام کر رہی ہے This is no question any how, now we take up Q. No. 502 Begum Rehana Jamil

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیے!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ داتا دربار میں ایمرجنسی نہ ہے اس لئے ڈاکٹر وعملہ کی تعیناتی ممکن نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں کہ ایمرجنسی علیحدہ نہیں ہے۔ وارڈ میں ایمرجنسی کا اہتمام کیا گیا ہے۔

وزیر اوقاف، تین وارڈوں میں ایمرجنسی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، تین وارڈوں میں ایمرجنسی قائم ہے۔ اگلا سوال بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ!

بیگم ریحانہ جمیل، سوال نمبر 502۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

بیگم ریحانہ جمیل، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

دربار شاہ گوہر کی مسجد اور قبرستان کی تعمیر و مرمت

*502۔بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دربار شاہ گوہر پیر محمود بوٹی شالیمار ٹاؤن باغبانپورہ لاہور کے ساتھ کمرے، مسجد کی توسیع اور قبرستان کی چار دیواری کے لئے فنڈز منظور ہوئے تھے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دربار کے ساتھ دو کمرے تعمیر ہو چکے ہیں لیکن قبرستان کی چار دیواری عرصہ دراز سے نہیں بنائی گئی جس کی وجہ سے قبرستان جانوروں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قبرستان سے ملحقہ آبادیوں کے لوگوں کو چار دیواری نہ ہونے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا ہے۔ اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ دربار میں مسجد کی توسیع اور قبرستان کی چار دیواری تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف:

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مسجد کی توسیع اور قبرستان کی چار دیواری کے لئے فنڈز منظور ہوئے تھے۔ دربار شریف کے ساتھ نئے کمروں کی تعمیر کے لئے فنڈز منظور ہوئے تھے اور موقع پر نئے کمرے تعمیر کرادیئے گئے۔

(ب) یہ درست ہے کہ دربار سے ملحقہ دو کمرے اور برآمدہ تعمیر ہو چکے ہیں۔ قبرستان کی چار دیواری جو پہلے سے تعمیر شدہ ہے۔ چند جگہوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز اگلے مالی سال میں تجویز کئے جائیں گے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ چار دیواری نامکمل ہونے کی وجہ سے ملحقہ آبادی کے لوگوں کے لئے پریشانی ہے۔ مسجد کی توسیع فی الحال آبادی اور نمازیوں کی تعداد کی مناسبت سے ضروری نہ ہے۔ البتہ قبرستان کی چار دیواری کی تعمیر نو کے لئے 7 لاکھ 43 ہزار کی رقم آئندہ مالی سال میں تجویز کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

بیگم ریحانہ جمیل: جی، کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! اس سوال میں جس مسجد کا ذکر کیا گیا ہے وہ بہت بڑی مسجد ہے جہاں ہزاروں کی تعداد میں لوگ نماز پڑھتے ہیں تو میں وزیر موصوف سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں گا کہ وہاں پر تعینات امام صاحب جو لوگوں کو درس دیتے ہیں اور نماز پڑھاتے ہیں ان کی qualification کیا ہے؟ یعنی وہ کتنے پڑھے لکھے ہیں تاکہ پتا چل سکے کہ وہ لوگوں کو کیا درس دیتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف: جناب سپیکر! اصل سوال میں یہ جواب نہیں پوچھا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ضمنی سوال کیا گیا ہے۔

وزیر اوقاف: اصل سوال اس سے متعلقہ ہوتا ہے۔ اصل سوال میں قابیت نہیں پوچھی گئی۔ اس کے لئے کوئی تازہ سوال دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلو کوئی fresh question دے دیں۔ جی۔ اگلا سوال شیخ امجد عزیز صاحب کا ہے۔۔۔ شیخ امجد عزیز صاحب موجود ہیں؟

شیخ امجد عزیز: جی' میں موجود ہوں۔ سوال نمبر 739

جناب ڈپٹی سپیکر: welcome جی' شیخ صاحب! کیسی طبیعت ہے ٹھیک ہیں؟

سید احسان اللہ وقاص: اسی حوالے سے میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس کے بعد آپ کو وقت دیتا ہوں۔ جی شیخ صاحب!

شیخ امجد عزیز: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوقاف کے زیر انتظام مسجد کے مسائل

*739۔ شیخ امجد عزیز: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسجد دربار حضرت بابا شاہ گوہر پیر محمود بوٹی باغبانپورہ لاہور میں محکمہ کی طرف سے قاری محمد امجد صاحب بطور امام مسجد تعینات ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ امام عیدالفطر کے بعد مسجد میں آج تک نہیں آئے جس سے نمازیوں کو جماعت کروانے کی بہت پریشانی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ امام بلا اطلاع مسجد سے غیر حاضر ہیں اور گھر بیٹھے محکمہ سے تنخواہ وصول کر رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محلے کے لوگوں نے امام صاحب کی غیر حاضری کی اطلاع منیجر محکمہ اوقاف کو بذریعہ درخواست دی لیکن تاحال اس پر کوئی کارروائی نہ ہوئی؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ منیجر اوقاف مذکورہ امام کی سرپرستی کر رہے ہیں؟

(و) کیا حکومت اس کوتاہی پر منیجر اوقاف اور مذکورہ بالا امام مسجد کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف:

(الف) یہ درست ہے کہ مسجد محلہ دربار حضرت بابا پیر گوہر شاہ محمود بوٹی لاہور میں محکمہ اوقاف کی طرف سے قاری محمد امجد مورخہ 14-12-2002 تک بطور امام تعینات رہے۔

(ب، ج) قاری محمد امجد، خطیب / امام مسجد بابا پیر گوہر شاہ محمود بوٹی لاہور کا تبادلہ بذریعہ احکام نمبر ایس او ایم ۴ (II) اے 29 مورخہ 30 نومبر 2002 بطور خطیب / امام مسجد والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ کر دیا گیا۔ بعد ازاں یہ احکام 17 دسمبر 2002 منسوخ کر دیئے گئے۔ بعد ازاں بذریعہ حکم 3 جنوری 2003 منسوخ کرتے ہوئے تبادلہ کے سابقہ احکام مورخہ 30 نومبر 2002 بحال کر دیئے گئے لیکن دوبارہ بذریعہ حکم مورخہ 3 جنوری 2003 جاری کردہ مورخہ 17 دسمبر 2002 منسوخ کر دیئے گئے۔ بناء بریں قاری محمد امجد اپنی ڈیوٹی مسجد گوہر شاہ محمود بوٹی لاہور میں ادا نہ کرتے رہے۔ اس بناء پر قاری محمد امجد کو 15 دسمبر 2002 سے تنخواہ کی ادائیگی بند کر دی گئی۔

(د) قاری محمد امجد کے خلاف اہل محلہ نے کوئی درخواست نہ تو منیجر اوقاف حلقہ نمبر 5 لاہور کو دی اور نہ ہی ضلعی خطیب اوقاف کو پیش کی۔ تاہم منیجر حلقہ نے از خود کارروائی کرتے ہوئے، قاری محمد امجد (یومیہ اجرتی) کی غیر حاضری عرصہ کی تنخواہ کی ادائیگی روک دی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے کہ منیجر حلقہ قاری محمد امجد کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ منیجر حلقہ نے غیر حاضری کا علم میں آنے پر اس کی تنخواہ روک دی ہے۔

(و) موجودہ منیجر اوقاف نے مورخہ 10 جنوری 2003 کو حلقہ نمبر 5 لاہور کا اضافی چارج سنبھالا جب کہ متعلقہ منیجر بغرض ادائیگی حج رخصت بیرون ملک پر ہیں۔ منیجر حلقہ نے قاری محمد امجد کی غیر حاضری کا علم ہونے پر غیر حاضری کی وجہ سے اس کی تنخواہ روک دی ہے۔ اس لئے منیجر حلقہ کسی کوتاہی کے مرتکب نہ ہیں۔ جہاں تک قاری محمد امجد کے خلاف کارروائی کا تعلق ہے۔ وہ محکمہ کا مستقل ملازم نہ ہے۔ یومیہ اجرتی ملازم ہونے کی بناء پر اس کی غیر حاضری کی تنخواہ ہی روکی جاسکتی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Any supplementary question?

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وزیر موصوف یہ فرما دیں کہ امام مسجد کی غیر حاضری نئے منیجر جن کے پاس اضافی چارج ہے' نے نوٹ کی ہے یا سابقہ منیجر جو کہ مستقل ہیں اور آج کل باہر ہیں انہوں نے نوٹ کی' بس ایک بات بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف: جواب میں لکھا ہوا ہے کہ پہلے منیجر حج پر گئے ہوئے تھے لہذا جن کے پاس اضافی چارج ہے انہوں نے یہ حاضری نوٹ کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تو ایک سال حج کو ہو گیا ہے۔

وزیر اوقاف: جناب سپیکر! انہوں نے سوال یہ پوچھا ہے کہ حاضری کس نے نوٹ کی ہے۔ پہلے منیجر حج کے لئے گئے ہوئے تھے تو ان کی جگہ ایڈیشنل چارج جس منیجر کے پاس تھا انہوں نے حاضری نوٹ کی تھی۔

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! میں اسی کی نشاندہی کرنا چاہتا تھا کہ اس منیجر کے ساتھ مل کر کتنا عرصہ گھوسٹ تنخواہیں کھاتے رہے ہیں اور دوسرے منیجر جن کے پاس اضافی چارج آیا تو انہوں نے یہ چیز نوٹ کی لہذا میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ گھوسٹ تنخواہوں کی ریکوری کر کے ذمہ داران کے خلاف نوٹس لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، یہ لوگ ڈیلی ویجز پر ہوتے ہیں۔ جب حاضر ہوں تو انہیں تنخواہ ملتی ہے اور اگر غیر حاضر ہوں تو انہیں تنخواہ نہیں ملتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ کہتے ہیں کہ یہ ڈیلی ویجز پر بھرتی کئے گئے۔

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! تقریباً اس طرح کے 20/10 لوگ روزانہ ملازم رکھ لئے جاتے ہیں اور ان کی تنخواہیں منیجر صاحب اپنی جیب میں ڈالتے رہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن جو غیر حاضر ہیں ان کی تنخواہ تو نہیں لی جا سکتی۔

شیخ امجد عزیز: وہ غیر حاضری تو لگاتے نہیں ہیں۔ یہ تو دوسرے منیجر نے نوٹ کی۔ جب پہلا منیجر چلا گیا تو نئے آنے والے نے یہ نوٹ کی اور اس کی تنخواہ روکی۔ اصل مجرم تو وہ منیجر تھا جو اکٹھے ہو کر تنخواہیں کھاتے رہے ہیں اور اس پر کوئی ایکشن بھی نہیں لیا گیا۔ یہی میری گزارش ہے۔

وزیر اوقاف، جناب والا! اس امام مسجد کو وہاں سے تبدیل کیا گیا تھا لیکن اپوزیشن لیڈر قاسم ضیاء صاحب کی سفارش پر انہیں اس مسجد میں واپس لایا گیا۔ انہیں تو محکمہ نے فارغ کر دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، I think that is valid answer کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اصغر علی گجر: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بزرگان دین کے درباروں پر جب عرس مبارک ہوتے ہیں تو وہاں بڑی ہی بے حیائی کے واقعات ہوتے ہیں جن میں ناچ، گانے اور موسیقی چلتی ہے تو ان کی روک تھام کے لئے محکمہ اوقاف نے کیا طریقہ اپنا رکھا ہے تاکہ فحاشی کے پروگراموں سے بزرگان دین بدنام نہ ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! یہ متعلقہ سوال نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک علیحدہ سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ آپ کو مشورہ دے رہے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، میں انہی کے لئے سوال کرتا ہوں کہ حضرت بابا شاہ گوہر پیر محمود کے دربار پر جب عرس مبارک ہوتا ہے تو وہاں کئی لوگ ناچتے ہیں، عورتوں کی بے حرمتی ہوتی ہے اور وہاں

طرح طرح کے ایسے کام ہوتے ہیں جن سے بزرگان دین کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ وہاں پر ہونے والے جرائم کو روکنے کے لئے محکمہ اوقاف کیا کرتا ہے؟ یہ روز کے کام ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ پوائنٹ نوٹ کر لیں۔ گجر صاحب! یہ پوائنٹ نوٹ کر لیا گیا ہے۔ اگلا سوال راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب کا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 907 جناب والا! اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نعلین مبارک کی برآمدگی کے لئے اقدامات

*907. **راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چند ماہ قبل بادشاہی مسجد لاہور سے چوری ہونے والے نعلین مبارک برطانوی پولیس نے ایک بین الاقوامی گروہ سے برآمد کر لئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ برآمد ہونے والے نعلین مبارک کو ابھی تک حکومت نے واپس لانے کے لئے کوئی اقدامات نہیں کئے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نعلین مبارک کی واپسی کے لئے کوئی اقدام کرنا چاہتی ہے۔ اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف:

(الف) اس بابت مفتی غلام سرور قادری سابق صوبائی وزیر مذہبی امور نے جناب وزیراعلیٰ پنجاب کے نام اپنے ایک مراسلے میں لکھا تھا۔ جناب وزیر اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق محکمہ اوقاف نے وزارت خارجہ حکومت پاکستان کو بذریعہ مراسلہ نمبر ایم۔بی۔ایم 1(42) اے/2000 مورخہ

22-01-2003 معاملہ پر مزید کارروائی کی درخواست کی جس پر تاحال کوئی حتمی جواب موصول نہیں ہوا۔

(ب) حکومت نعلین مبارک کی بازیابی کے لئے کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں police department کی طرف سے تفتیش جاری ہے۔ اس سلسلے میں حال ہی میں پولیس نے ایک زیر حراست ملزم خالد آزاد کو شامل تفتیش کیا ہے۔ مزید یہ کہ جناب وزیراعلیٰ پنجاب کے احکام پی۔ایس / سی ایم آئی ٹی 00/2003/87 مورخہ 17-01-2003 کے مطابق وزیراعلیٰ معائنہ ٹیم کی طرف سے معاملہ کی مفصل انکوائری کی گئی ہے۔ وزیراعلیٰ معائنہ ٹیم کی طرف سے انکوائری رپورٹ حتمی احکام کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال ہو چکی ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر وضاحت کر دی گئی ہے۔ حکومت نعلین مبارک کی بازیابی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب واضح نہیں ہے۔ نعلین مبارک ڈیڑھ سال پہلے وہاں چوری ہوئے تھے۔ اس وقت کے وزیر نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہاں سے سمگل ہو کر انگلینڈ چلے گئے ہیں۔ اس بارے میں کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا گیا۔ یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے Foreign office پاکستان کو جنوری 2003 میں ایک خط لکھا تھا۔ اس خط کا کیا بنا' آگے کیا معاملات چلے' جنوری کے بعد Chief Minister کی جو انکوائری چل رہی تھی اس انکوائری میں کن لوگوں کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا اور کیا کسی کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی یا نہیں؟ اس حوالے سے ذرا وضاحت کی جائے۔

وزیر اوقاف: جناب والا! جیسا کہ جواب کے جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ "اس بابت مفتی غلام سرور قادری صوبائی وزیر مذہبی امور نے جناب وزیراعلیٰ پنجاب کے نام اپنے ایک مراسلہ میں لکھا تھا۔ جناب وزیر اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق محکمہ اوقاف نے وزارت خارجہ حکومت پاکستان کو بذریعہ مراسلہ نمبر ایم۔بی۔ایم 1(421) اے/2000 مورخہ 22-01-2003 معاملہ پر مزید کارروائی کی درخواست کی۔ اب

اس حوالے سے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ اس طرح ہیں کہ

"لاہور پولیس کی موصولہ رپورٹ کے مطابق پاکستان ہائی کمیشن لندن نے ایسی کسی بھی برآمدگی کی تردید کی ہے۔ جہاں تک نعلین مبارک کی بازیابی کا تعلق ہے تو پولیس پہلے کوشش کرتی رہی ہے لیکن کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اب تین محکموں پر مشتمل ایک نئی کمیٹی تشکیل دی ہے۔"

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! یہ اتنی قیمتی اور متبرک چیزیں تھیں۔ ایسی چیزیں بڑی ہی احتیاط کے ساتھ اور بڑے ذمہ دار لوگوں کے کنٹرول میں ہوتی ہیں۔ جب یہ نعلین مبارک چوری ہوئے تو جتنے بھی ذمہ دار شخص جن کے تحت یہ رکھی گئیں تھیں، جن پر ان کی حفاظت کی ذمہ داری تھی ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا؟ کیا وہ suspend ہوئے، کیا انہیں جیل ہوئی، کیا ان کا کوئی ریمانڈ لیا گیا، ان سے کیا پوچھ گچھ ہوئی ہے؟

وزیر اوقاف، وہ دونوں متعلقہ آفیسرز ملازمت سے dismiss کر دیئے گئے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: They should have been sacked and dismissed from the service A proper action would be taken against them

اگلا سوال مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے۔

مہر خالد محمود سرگانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1093۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ضلع جھنگ کے قبرستانوں سے تجاوزات کا خاتمہ

*1093: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ میں موجود قبرستانوں کی زمین پر ناجائز قابضین نے تجاوزات بنا رکھی ہیں جس کی وجہ سے قبرستانوں کا رقبہ بہت کم ہو گیا ہے اور مرحومین کی تدفین کے لئے جگہ ختم ہو چکی ہے؟

(ب) کیا حکومت فی الفور ان تجاوزات کو ہٹانے کے لئے موثر اقدامات کر رہی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اوقاف:

(الف) محکمہ اوقاف جھنگ سرکل میں درج ذیل مزارات کے ساتھ قبرستان ہیں:۔

1۔ دربار حضرت مائی ہیر جھنگ

2۔ دربار حضرت سلطان شاہ ماڑی

3۔ دربار حضرت تاجدین اٹھارہ ہزاری

4۔ دربار حضرت پیر مکھا موضع بلو شہابل

5۔ دربار حضرت زندہ شاہ بخاری

6۔ دربار حضرت لدھن امام شاہ جیونہ موضع شاہ جیونہ

7۔ دربار حضرت پیر عبدالقادر جیلانی موضع پیر کوٹ سدھانہ

8۔ دربار حضرت پیر فتح اصحاب موضع دجھلنہ

ان قبرستانوں پر کوئی ناجائز تجاوزات نہ ہیں۔

(ب) چونکہ محکمہ اوقاف جھنگ سرکل کے زیر تحویل قبرستانوں کی زمین پر کوئی تجاوزات نہ ہیں۔ لہذا کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

مہر خالد محمود سرگانہ، جناب سپیکر ! انہوں نے جو سارے دربار یا قبرستانوں کے نام دیئے ہیں۔ ان میں میرے حلقہ پی پی 77 کا ایک بھی نام نہیں دیا گیا۔ جتنے نام مجھے یاد ہیں وہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ آدھی والی قبرستان' مائی چھلیاں والی قبرستان' ٹوبہ روڈ قبرستان' سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرہ روڈ قبرستان' جھنگ سٹی قبرستان' سرگودھا روڈ قبرستان' بستی جلال آباد قبرستان' لوسے شاہ قبرستان اور کاور شاہ قبرستان شامل ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام بھی نہیں دیا گیا۔ شہر میں جتنے بھی قبرستان ہیں میں نے ان کے بارے میں پوچھا تھا کہ قبرستان کے رقبے پر تقریباً شہر کے لوگوں نے گھر بنائے ہیں۔ میں نے اس رقبے کو خالی کرانے کے لئے کہا تھا تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بابت اب تک کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟ اس پر وزیر موصوف ارشاد فرمائیں۔

وزیر اوقاف، جناب والا! جو قبرستان محکمے کی تحویل میں ہیں ہم انہی کے بارے میں بتا سکتے ہیں اور جو قبرستان محکمے کی تحویل میں نہیں ہیں ان کے نام ہم نہیں دے سکتے۔ یعنی جن کے نام نہیں ہیں وہ قبرستان محکمے کی تحویل میں نہیں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان : ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! اگر اس سوال کو پڑھیں اور پھر جواب کو دیکھیں تو کوئی بات واضح نہیں ہوتی ۔ سوال یہ ہے کہ " کیا یہ درست ہے کہ ضلع جھنگ میں موجود قبرستانوں کی زمین پر ناجائز قابضین نے تجاوزات بنا رکھی ہیں جس کی وجہ سے قبرستانوں کا رقبہ بہت کم ہو گیا ہے "۔ اب آپ جواب دیکھیں کہ " محکمہ اوقاف جھنگ سرکل میں درج ذیل مزارعات کے ساتھ قبرستان ہیں "۔ حالانکہ یہ سوال اس طرح سے نہیں تھا کہ مزارعات کے ساتھ قبرستان کتنے ہیں بلکہ ٹوٹل قبرستان پوچھے گئے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جو قبرستان محکمہ اوقاف کے تحت ہیں اسی کے متعلق ہی انہوں نے جواب دینا ہے۔ باقی قبرستان کا تعلق ان سے نہیں ہے وہ اس کا جواب کیوں دیں گے؟

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چودھری اصغر علی گجر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! انھوں نے یہ بتانا ہے کہ کیا ان قبرستانوں میں ناجائز تجاوزات ہیں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں، جو قبرستان محکمہ کے under ہیں ان میں اگر تجاوزات ہیں تو وہ ان کے جواب دہ ہیں۔ جی وزیر موصوف فرمائیں کہ آیا ان قبرستانوں میں تجاوزات ہیں یا نہیں؟

وزیر اوقاف، جناب والا! ان میں تجاوزات نہیں ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص : جناب سپیکر! میں اس سوال کے حوالے سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیے!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف لاہور کا ہی نہیں بلکہ پورے صوبہ پنجاب کا ایک بڑا اہم مسئلہ ہے کہ شہروں کے اندر قبرستانوں کے لئے جگہ موجود نہیں ہے۔ جگہ ختم ہو چکی ہے۔ میرے معزز اراکین اسمبلی یہاں بیٹھے ہیں وہ بھی میری اس بات کی تائید فرمائیں گے کہ شہروں کے اندر اس وقت سب سے بڑا مسئلہ قبرستانوں کی جگہ کا بن چکا ہے۔اس لئے میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت اس بارے میں کوئی خصوصی لائحہ عمل اختیار کرے اور قبرستانوں کے لئے جگہ متعین کی جائے اور جگہ کی فراہمی کا کوئی مناسب انتظام کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ انجم سلطانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1201 ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

دیپالپور میں اوقاف کے زیر انتظام رقبہ، مزارات اور مساجد کی تفصیل

*1201: محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل دیپالپور میں 1985 سے اب تک کتنا رقبہ محکمہ اوقاف مسلم کی تحویل میں ہے۔ کتنا رقبہ کتنے عرصے کے لئے ٹھیکہ پر دیا گیا ہے۔ یہ رقبہ تحصیل میں کس کس جگہ واقع ہے اور ٹھیکیداروں کے نام کیا ہیں۔ کتنے رقبہ کی حیثیت تبدیل کر کے فروخت کر دیا گیا ہے۔ حجرہ شاہ مقیم میں موجودہ رقبہ کی حیثیت کیسے تبدیل ہوئی اور وہ کیسے فروخت ہوا۔ بیان کیا جائے؟

(ب) کتنے مزارات محکمہ اوقاف کی تحویل میں تھے۔ ان کے نام اور جن کو واگزار کیا گیا' ان کے نام بتائے جائیں۔ واگزار کئے جانے کی وجہ بیان کی جائے۔ اسی طرح مساجد کے متعلق بھی بتایا جائے۔

(ج) ضلع اوکاڑہ اور صوبائی سطح تک محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے؟ آفیسرز کے نام اور ایڈریس بیان کئے جائیں؟

وزیر اوقاف :

(الف) تحصیل دیپالپور میں 1985 سے اب تک مجموعی طور پر 1437 ایکڑ 2 کنال 13 مرلے رقبہ محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

I۔ وقف اراضی تکیہ محبت شاہ (آمدہ انڈیا)' موضع کالو مہتم 132 ایکڑ 7 کنال 6 مرلے'

II۔ وقف اراضی عیسیٰ شاہ موضع ویر کے (آمدہ انڈیا) منڈی احمد آباد' 18 ایکڑ 4 کنال 7 مرلے

III۔ وقف اراضی جیوے شاہ (آمدہ انڈیا) موضع سوہا رام' 15 ایکڑ 3 کنال 8 مرلے

IV۔ وقف اراضی پیر یوسف شاہ موضع ماہلہ بکن ہنجروان ایک ایکڑ

V۔ وقف اراضی میراں شاہ بھیک (آمدہ انڈیا) موضع گنجو طاہر چک وزیر سنگھ تحصیل دیپالپور 1389 ایکڑ 3 کنال 12 مرلے۔ مزید تفصیل بر نشان "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ادارہ اوقاف نے اب تک تحصیل دیپالپور میں کسی بھی رقبہ کی حیثیت تبدیل نہیں کی ہے اور نہ ہی فروخت کیا ہے۔ چونکہ دربار حضرت حجرہ شاہ مقیم سال 1986 سے محکمہ اوقاف کی تحویل میں نہیں ہے۔ اس لئے اس سے ملحقہ رقبے کی موجودہ حیثیت کے بارے میں محکمہ لاعلم ہے۔ دربار وا گزار کیا گیا تو تحصیل دیپالپور میں اس سے منسلک رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ رقبہ تعدادی 12 کنال واقع موضع حجرہ شاہ مقیم

2۔ رقبہ تعدادی 71 کنال 19 مرلے واقع حجرہ شاہ مقیم

3۔ رقبہ تعدادی 2 کنال 11 مرلے واقع حجرہ شاہ مقیم

(ب) تحصیل دیپالپور میں مزار حضرت حجرہ شاہ مقیم سال 1986ء میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کی تعمیل میں واگزار کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ تحصیل دیپالپور میں کوئی اور دربار مسجد وا گزار نہیں کی گئی ہے۔ اس وقت تحصیل دیپالپور میں درج ذیل مزارات اور مساجد محکمانہ تحویل میں ہیں۔

1۔ دربار حضرت داؤد شاہ بندگی شیر گڑھ

2۔ دربار حضرت میراں شاہ بھیک

3۔ دربار حضرت عیسیٰ شاہ (انڈیا) موضع ویر کے

4۔ تکیہ محبت شاہ موضع کالو ستم

5۔ مسجد جیوے شاہ موضع سوبارام

6۔ دربار حضرت پیر یوسف شاہ (انڈیا) موضع بالا مہکن

(ج) ضلع اوکاڑہ میں وقف اراضیات و مزارات و مساجد کے انتظام و انصرام کے لئے زونل سطح پر ایک ایڈمنسٹریٹر (بی۔ایس17) اور ڈسٹرکٹ سطح پر ایک ڈسٹرکٹ منیجر اوقاف (بی ایس16) تعینات ہیں جن کے نام و پتا حسب ذیل ہیں۔

چودھری محمد اشرف' زونل ناظم' اوقاف پاکپتن زون دفتر دربار فرید الدین گنج شکر پاکپتن

مسٹر محمد نواز راجہ' ڈسٹرکٹ منیجر' اوقاف' دوسری منزل جامع مسجد عثمانیہ گول چوک اوکاڑہ

صوبائی سطح پر ادارہ اوقاف کا ڈھانچہ درج ذیل ہے۔

RELIGIOUS AFFAIRS & AUQAF

DEPARTMENT ORGANIZATION CHART

سیکرٹری / چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب' ـــ ڈپٹی سیکرٹری'

ڈائریکٹر (ایڈمن)' ڈائریکٹر (فنانس)' ڈائریکٹر (اسٹیٹ)' ڈائریکٹر (پراجیکٹس)' ڈائریکٹر (مذہبی امور)'

ایم۔ایس داتا دربار' ہسپتال'

11 زونل ایڈمنسٹریٹرز اور 38 منیجر صاحبان پنجاب

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ انجم سلطانہ: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں اور میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال حاجی رانا سرفراز احمد خان صاحب کا ہے۔

حاجی رانا سرفراز احمد خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1436۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پھولنگر تحصیل پتوکی میں کاشت کاروں کے لئے
اوقاف کی زمین کے مالکانہ حقوق

*1436۔حاجی رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع چاہ ڈھابان اور چاہ فتح والہ (پھول نگر) تحصیل پتوکی میں لوگ محکمہ اوقاف کی زرعی اراضی پر عرصہ 55 سال سے کاشتکاری کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع چاہ ڈھابان اور چاہ فتح والہ پھول نگر تحصیل پتوکی کے کاشتکاروں کو ابھی تک مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان کاشتکاروں کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اوقاف،

(الف' ب' ج) موضع چاہ ڈھابان اور چاہ فتح والہ (پھول نگر) تحصیل پتوکی میں محکمہ اوقاف (مسلم) کا کوئی رقبہ نہ ہے اور نہ ہی معاملہ ہذا سے محکمہ اوقاف کا کوئی تعلق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی رانا سرفراز احمد خان، جناب سپیکر ' میں جواب سے مطمئن ہوں۔ میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بہتر ہے۔ اگلا سوال شیخ امجد عزیز صاحب کا ہے۔

شیخ امجد عزیز،جناب سپیکر ' سوال نمبر 1635۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

دربار حضرت میاں میر کی مرمت
اور امور مذہبی کمیٹی کی تشکیل

*1635۔شیخ امجد عزیز، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں دربار حضرت میاں میر صاحب کی تعمیر کے لئے کتنے ترقیاتی فنڈز مختص اور کتنے خرچ کئے گئے؟

(ب) تمام اوقاف کے درباروں پر امور مذہبی کمیٹی بنانے کا اختیار کس کو ہے اور اس کمیٹی کا رول کیا ہوتا ہے؟

(ج) لاہور کے تمام درباروں کی امور مذہبی کمیٹی کے عہدے داران کے نام اور کمیٹی میں شامل ممبران کی مدت کی تفصیل بھی بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف،

(الف) دربار حضرت میاں میر صاحب پر پچھلے پانچ سالوں میں کل اٹھارہ لاکھ ستتر ہزار تین سو سترہ روپے تعمیر و مرمت پر خرچ کئے گئے۔ اخراجات بسلسلہ تعمیر و مرمت / ترقیاتی کام کی تفصیل بر نشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن درباروں کی آمدن دس لاکھ روپے سالانہ سے زیادہ ہو' ان کی امور مذہبی کمیٹی' چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب تشکیل دینے کے مجاز ہیں اور دس لاکھ روپے سالانہ سے کم آمدن والے درباروں کی امور مذہبی کمیٹی تشکیل دینے کے زونل ناظم اوقاف خود مجاز ہیں۔

(ج) لاہور کے درباروں کی تشکیل کردہ امور مذہبی کمیٹیوں کے ممبران کے نام اور مدت سے متعلق تفصیل نشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

شیخ امجد عزیز، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مذہبی امور کی جو کمیٹی بنائی جاتی ہے اس میں ایک ہی شخص کو ایک ہی شہر میں کتنی کمیٹیوں میں recommend کیا جا سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! معزز ممبر اس کے لئے fresh question دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ اس کے لئے نیا سوال دیں۔

شیخ امجد عزیز، جناب سپیکر! مجھے پوری لسٹ فراہم کی گئی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چودھری اصغر علی گجر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! وزیر موصوف کے اس جواب کے بارے میں آپ اپنے remarks دیں۔ آج سوالات میں کتنی بدمزگی پیدا ہو رہی ہے۔

وزیر اوقاف، اس حوالے سے کوئی hard & fast rules نہیں ہیں۔ ایک آدمی ایک سے زیادہ کمیٹیوں میں بھی شامل ہو سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ اس میں کوئی hard & fast rules نہیں ہیں۔ اس میں جتنے لوگ بھی شامل کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

شیخ امجد عزیز، جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ ایک ہی آدمی کئی کمیٹیوں میں شامل ہو سکتا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ابھی مجھے فہرست فراہم کی گئی ہے یہ مجھے صرف پڑھ کر سنا دیں کہ جو داتا دربار کی کمیٹی بنی ہوئی ہے اس کے ممبرز کون کون ہیں' کیا داتا دربار کی کمیٹی کوئی سیاسی کمیٹی ہے یا مذہبی؟ آیا اس کی تشکیل سیاسی بنیاد پر ہوئی چاہئے یا مذہبی بنیاد پر؟

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! ان کا ضمنی سوال اصل سوال سے متعلقہ ہی نہیں ہے تو میں اس کا جواب کیا دوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! وزیر صاحب کہتے ہیں کہ آپ کا سوال متعلقہ نہیں ہے۔ جی' محترمہ فرمائیے!

محترمہ نشاط افزا، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر اوقاف سے کچھ عرض کرنا چاہ رہی ہوں کہ جب سے ہم سوالات کر رہے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ well prepared نہیں ہیں۔ ہر سوال کے جواب میں کھڑے ہو جاتے ہیں کہ یہ سوال ہی نہیں بنتا۔ جب آپ کو جواب نہیں آتا تو پھر آپ کہہ دیتے ہیں کہ سوال نہیں بنتا۔ براہ مہربانی تیاری کر کے آیا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! آپ کیا سوال پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نشاط افزا، مولوی صاحب کی ایک بات بھی ہمارے پلے نہیں پڑی کہ یہ کیا بتا رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ Please one at a time جی، فرمائیے!

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! مجھے اپنی بہن کے اس فقرے پر تھوڑا سا اعتراض ہے۔ انھیں وزیر موصوف کہنا چاہئے، مولوی صاحب نہ کہیں۔ مولوی تو ہم بھی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، مولانا بھی قابل احترام ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر اوقاف، آئندہ سوال میں داتا دربار سے متعلق پوچھا گیا ہے جس کا ہم نے جواب دے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ جی، سوال نمبر 1639 شیخ تنویر احمد صاحب!

شیخ امجد عزیز، جناب والا! ابھی میرا سوال مکمل ہو لینے دیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب والا! جب انھوں نے اعتراض نہیں کیا تو گجر صاحب کو کیوں اعتراض ہوا ہے کہ انھیں مولانا نہ کہا جائے۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر، شیخ صاحب! میں ابھی آپ کو موقع دیتا ہوں، پہلے بی بی بات کر لیں۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز، میں وزیر موصوف کو appreciate کرتی ہوں کہ کم از کم جن سوالوں کے جوابات انھیں نہیں آتے تھے ان کے بارے میں کہا کہ fresh question کریں۔ میں ان کو ایک تجویز دیتی ہوں کہ وہ سینئر منسٹر کے ساتھ بیٹھ جائیں تو کم از کم ان کو توڑ مروڑ کر یا گول مول کر کے یا جھوٹ بول کر جواب دینے آ جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں۔ انھوں نے صحیح بات کی ہے کہ جو سوال ہو گا اس کا جواب دیں گے۔ ایسے تو نہیں دیں گے۔ This is no issue.

وزیر اوقاف، جناب والا! یہ غلط ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: This is no issue. پلیز! آپ بیٹھیں۔ شیخ صاحب فرمائیے! آپ نے کیا جواب مانگا ہے؟

شیخ امجد عزیز: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ جناب وزیر صاحب نے تو مجھے داتا صاحب کی کمیٹی کے نام پڑھ کر نہیں سنائے لیکن میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں اور اس کے بعد آپ فیصلہ کیجئے کہ کیا یہ داتا دربار کی کوئی مذہبی کمیٹی ہے یا لاہور کی سیاسی کمیٹی ہے؟ آپ اسے سن لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: It's a Committee formed to ..

شیخ امجد عزیز: جناب! سن تو لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

شیخ امجد عزیز: حکومت پنجاب کی پیشگی منظوری سے دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور کی حسب ذیل ارکان پر مشتمل امور مذہبی کمیٹی ---

وزیر اوقاف: جناب والا! جو سوال چل رہا ہے یہ دربار حضرت میاں میر صاحب کے متعلق تھا لیکن یہ داتا دربار کی کمیٹی کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔

شیخ امجد عزیز: جناب والا! یہ تو ان کی تیاری کا عالم ہے کہ یہ سوال بھی پڑھ کر نہیں آئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ سیاسی کمیٹی ہے یا---

شیخ امجد عزیز: جناب والا! یہ پڑھ کر ہی نہیں آئے۔ انھوں نے خود مجھے جواب دیا ہے۔ میرے پاس تو ہے ہی نہیں۔ میں تو ان کا ہی دیا ہوا جواب پڑھ رہا ہوں۔ جناب وزیر صاحب! پلیز۔ تیاری کر کے آیا کریں۔ سوال پڑھ لیا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وزیر اوقاف فرمائیے۔

وزیر اوقاف: جناب سپیکر! میں پہلے دربار میاں میر کی کمیٹی پڑھ دیتا ہوں۔ اس کے بعد جب داتا دربار کی باری آئے گی تو وہ بھی پڑھ دوں گا۔ یہ کمیٹی درج ذیل اراکین پر مبنی ہے۔

1۔ میاں اکرم بٹو صاحب اس وقت سیشن جج تھے اور آج کل ہائیکورٹ کے جج ہیں
(2) پیر اقبال حسن
(3) شیخ انوار الحق
(4) میاں سی ایم قریشی
(5) چودھری ہارون غنی چیمہ
(6) ریاض احمد قریشی
(7) حاجی امداد فرید
(8) عامر شہزاد کونسلر
(9) قمر حسین ایڈووکیٹ
(10) منیجر اوقاف اور اس میں ہائی کورٹ کے جج چیئرمین ہیں اور جب داتا دربار کی باری آئے گی تو میں اس کا بھی جواب دوں گا۔

شیخ امجد عزیز، جناب والا! وزیر صاحب کی تیاری کا یہ عالم ہے کہ انھوں نے اس سوال کا جز (ج) پڑھا ہی نہیں ہے۔ اگر یہ جز (ج) پڑھ لیتے تو یہ بات نہ کرتے جس پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ دربار میاں میر کی کمیٹی کے بارے میں بتا رہے ہیں۔

شیخ امجد عزیز، میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ منسٹر صاحب جواب ہی نہیں پڑھتے۔ یہ کم از کم اپنے تیار کئے ہوئے جواب تو پڑھ کر آیا کریں۔ اب میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، anyhow شیخ صاحب! آپ نے۔۔۔

شیخ امجد عزیز، جناب والا! میری ایک بات تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

شیخ امجد عزیز، جناب والا! میں داتا دربار کی کمیٹی کے نام سنانا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے حافظ منظور حسین خان، کامل علی آغا سینیٹر، میاں محمد منیر سابق ایم این اے، خواجہ ریاض محمود، میاں معراج دین، رانا محمد ریاض، خواجہ طاہر ضیاء، چودھری اختر رسول، اصغر ملک۔ کیا یہ داتا دربار کی کمیٹی ہے؟ مجھے تو لگتا ہے کہ یہ لاہور کی کوئی سیاسی کمیٹی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں یہ سابقہ دور کی بنی ہو گی؟

شیخ امجد عزیز، نہیں، ابھی بنائی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چونکہ خواجہ ریاض کا نام آیا ہے۔ اس لئے میں پوچھ رہا ہوں۔

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! ایک دربار کی کمیٹی کا چیئرمین ہائیکورٹ کے جج کو بنایا گیا ہے تو اس میں کیا ابہام ہے کہ ایک کمیٹی کا چیئرمین سیاسی شخص بھی ہو سکتا ہے۔ جب حکومت سیاسی ہے تو اس کمیٹی میں بھی سیاسی اشخاص کا ہونا کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شیخ صاحب! کوئی کمیٹی بنی تو ہوئی ہے ناں۔ چاہے سیاسی ہے یا جیسی بھی ہے، بن تو گئی ہے۔ anyhow آپ شیخ صاحب کے اعتراض کو نوٹ کر لیں۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب والا! وزیر اوقاف مذہب اور اوقاف پنجاب کو represent کر رہے ہیں۔ ان کے منہ سے غلط بات نکلی ہے۔ انھوں نے شروع سے ہی سوال و جواب کا جو base کیا ہے وہ غلط تھا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ داتا دربار اندرون شہر نہیں بلکہ شہر سے باہر ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: That question has already been discussed

ڈاکٹر اسد اشرف، دوسری بات یہ ہے کہ exclusively وہ صرف آنکھوں کا ہسپتال ہے اس کا امراض جنسی یا دوسرے شعبہ جات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ انھوں نے جو سوالات کے جوابات شروع کئے ہیں ان کی جو بنیاد رکھی ہے وہی غلط ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: You should have asked the supplementary question at that time. Next question Sh. Tanveer Sahib.

شیخ تنویر احمد، جناب والا! میرا سوال نمبر 1676 ہے۔ میری درخواست ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم میں اوقاف کی الاٹ کی گئی پراپرٹی کا دوبارہ آکشن

1639* شیخ تنویر احمد، کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہلم شہر میں محکمہ اوقاف کی پراپرٹی کو لیز پر دیا گیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کو لیز پر دی ہوئی پراپرٹی کی حکومت دوبارہ open auction کرنا چاہتی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریائے جہلم میں اگست 1992 میں سیلاب سے ہونے والی تباہ کاریوں کو عوام نے کثیر رقم لگا کر دوبارہ تعمیر کیا مگر حکومت کی طرف سے open auction کی وجہ سے الاٹیوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت open auction کی بجائے DC ریٹ مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف،

(الف) جہلم شہر میں محکمہ پنجاب کی کوئی ایسی زرعی اراضی نہ ہے جو لیز پر دی گئی ہو۔ البتہ جہلم شہر میں محکمہ اوقاف کی زیر تحویل 25 دکانیں 6 مکانات اور 4 کوارٹرز ہیں جو کہ کرایہ پر ہیں اور ان کا کل رقبہ ایک کنال چھ مرلے ہے۔ یہ کرایہ دار عرصہ دراز سے چلے آرہے ہیں۔

(ب) کو الف بالا کی روشنی میں جواب واضح ہے کہ نیلام عام open auction کا کوئی معاملہ درپیش نہیں ہے۔

(ج) غیر متعلق ہے۔

(د) غیر متعلق ہے۔

شیخ تنویر احمد، جناب والا! جن لوگوں کو یہ دکانات، مکانات اور کوارٹرز دیئے گئے ہیں کیا حکومت ان کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف، جناب والا! سوال دہرا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شیخ صاحب! ذرا دوبارہ بولئے؟

شیخ تنویز احمد، جناب والا! جواب کے جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ جہلم شہر میں محکمہ اوقاف پنجاب کی کوئی ایسی وقف اراضی نہ ہے جو لیز پر دی گئی ہو البتہ جہلم شہر میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 25 دکانیں' 6 مکانات اور 4 کوارٹرز ہیں جو کرایہ پر ہیں۔ میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ اگر ان کے مالکانہ حقوق ان کے پاس نہیں ہیں تو تحویل سے کیا مراد ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر اوقاف! وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ کس کی تحویل میں ہیں؟

وزیر اوقاف، ابھی تو محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں اور دکانیں ماہانہ کرایہ پر دی ہوئی ہیں۔

جناب محمد آجاسم شریف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے!

جناب محمد آجاسم شریف، جناب والا! جب ہمارے بھائی وزیر صاحب بات کر رہے ہوتے ہیں تو باہر بیٹھے ان کے سیکرٹری بھی ان پر ہنسی اڑا رہے ہوتے ہیں میں نے خود دو تین دفعہ دیکھا ہے۔ یہ بار بار ایک لفظ کہتے ہیں کہ fresh question, fresh question

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ سوال نہیں ہے۔ This is no question

جناب محمد آجاسم شریف، اس وجہ سے باہر بیٹھے ہوئے ان پر ہنس رہے ہیں۔ اگر یہ صحیح طریقے سے باہر سے dictation لے کر آئیں اور صحیح طریقے سے جواب دیں تو میرے خیال میں اندر اور باہر بیٹھنے والے لوگ ان پر نہ ہنسیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، This is no question کوئی ضمنی سوال ہے تو بتائیے؟

جناب محمد آجاسم شریف، میں نے غلط بات نہیں کی بلکہ بالکل صحیح بات کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! ضمنی سوال یہ ہے کہ جہلم شہر میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں جو 25 دکانیں، 6 مکانات اور 4 کوارٹرز ہیں ان سے محکمے کو کتنی ماہوار آمدنی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ کرایہ میں اضافے کے لئے جو contract کرایہ داروں سے ہوا ہے اس میں کرایہ میں اضافہ کے لئے کیا طریقہ کار مقرر کیا گیا ہے؟

وزیر اوقاف، 18ہزار 282 روپے ماہوار اس کی آمدنی ہے اور 25 فیصد اضافے کے ساتھ یہ دکانیں دی جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر اوقاف، جناب والا! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جہلم شہر میں واقع قبرستانوں کی تفصیل

*1676۔ شیخ تنویر احمد، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) جہلم شہر میں کتنے قبرستان کس کس جگہ کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں۔ ہر قبرستان میں کتنی جگہ قبروں کے لئے بقایا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مہدی شاہ روڈ جہلم پر اس شہر کا سب سے بڑا اور قدیم قبرستان ہے مگر اس قبرستان میں قبروں کے لئے جگہ نہیں ہے جس کی وجہ سے شہر کے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس شہر کے باشندوں کے لئے کوئی سرکاری جگہ قبرستان کے لئے مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف،

(الف) جہلم شہر میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل رقبہ منسلکہ دربار حضرت سلیمان پارس کی حدود میں 11عدد قبریں ہیں۔ اس کا رقبہ تین کنال ہے۔

(ب) مہدی شاہ قبرستان کا محکمہ اوقاف سے کوئی تعلق نہ ہے۔ کیونکہ یہ محکمہ کی تحویل میں نہ ہے۔

(ج) جہلم شہر میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل ایسی کوئی جگہ نہ ہے جو قبرستان کے لئے مختص کی جاسکے۔

مسلم مسجد لوہاری گیٹ میں خادم کی تعیناتی

*1927۔چودھری عبدالغفور خان، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مسلم مسجد لوہاری گیٹ لاہور جو کہ ایک تاریخی مسجد ہے کو جب محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لیا تو اس وقت مسجد میں منظور شدہ کس کس گریڈ اور کون کون سے عہدہ کی اسامیاں تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مسجد میں خادم کی اسامی بھی تھی جو کہ صفائی وغیرہ کا کام کرتا تھا؟ مگر یہ اسامی ختم کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے مسجد کی صفائی اور دیکھ بھال مناسب طریقہ سے نہ ہو رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت خادم کی اسامی کو دوبارہ منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف،

(الف) مسلم مسجد لوہاری دروازہ لاہور' تحریک پاکستان اور مابعد دینی اور مذہبی سرگرمیوں کے حوالے سے لاہور شہر میں ایک بڑے دینی مرکز کے طور پر معروف ہے۔ محکمہ اوقاف نے 1975 میں مسجد کو اپنی تحویل میں لے کر اس کے بہتر انتظامات کو یقینی بنانے کے لئے

اس میں چھ اسامیاں تخلیق کیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

I۔ خطیب	سکیل نمبر 12	ایک
II۔ امام	سکیل نمبر 6	ایک
III۔ صدر مدرس	سکیل نمبر 6	ایک
IV۔ نائب مدرس	سکیل نمبر 6	ایک
V۔ موذن	سکیل نمبر 1	ایک
VI۔ خادم	سکیل نمبر 1	ایک

(ب) یہ درست ہے کہ بوقت تحویل مسجد میں ایک خادم کی اسامی تخلیق کی گئی تھی جس پر تعینات خادم صفائی وغیرہ کا کام کرتا تھا۔ مساجد' مزارات' مدارس اور لائبریریز کے انتظام و انصرام کو بہتر انداز میں چلانے کے لئے مورخہ 13 جنوری 1994 سے درجہ بندی کی گئی اور پنجاب بھر کی مساجد کو درجہ خصوصی کے علاوہ چھ درجوں میں تقسیم کرتے ہوئے' ان کے لئے ازسر نو عملہ کی منظوری دی گئی۔ اس درجہ بندی کے مطابق مسلم مسجد لاہور کو درجہ سوئم میں شمار کیا گیا اور حسب قواعد' درج ذیل اسامیاں منظور کی گئیں۔

I۔ خطیب	سکیل نمبر 12	ایک
II۔ نائب خطیب / امام	سکیل نمبر 7	ایک
III۔ مدرس	سکیل نمبر 7	دو
IV۔ موذن / خادم	سکیل نمبر 2	ایک

متذکرہ بالا تفصیل کے مطابق مسلم مسجد لوہاری دروازہ لاہور میں صرف ایک اسامی کی کمی کی گئی تھی۔ اس وقت وہاں پانچ اسامیاں موجود ہیں جن کے مطابق عملہ تعینات ہے جو احسن طریق سے اپنے فرائض منصبی ادا کر رہا ہے۔ محکمانہ سطح پر اس سے قبل اس قسم کا کوئی مسئلہ پیدا نہ ہوا ہے اور مسجد کے انتظام و انصرام کے متعلق کوئی دقت محکمہ کے علم میں نہیں لائی گئی۔

(ج) اس وقت حکومت پنجاب کی طرف سے نئی اسامیوں کی تخلیق پر پابندی عائد ہے جس کے سبب معاملہ پر مزید کارروائی ممکن نہ ہے۔ تاہم حکومت کی طرف سے اس پابندی کے اٹھائے جانے کے بعد خادم کی اسامی کی بحالی کا معاملہ زیر غور لایا جائے گا۔

داتا دربار کمیٹی کے ارکان، آمدن و خرچ اور مالی امداد کی تفصیل

*1942، محترمہ صبا صادق، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور کی دربار کمیٹی کے ممبران کے نام، ان میں سے کتنے پرائیویٹ اور کتنے سرکاری ملازم ہیں؟

(ب) 2000 سے آج تک دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور کی سالانہ آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس عرصہ کے دوران دربار کمیٹی کی معرفت اس دربار کے کون کون سے کام مکمل ہوئے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس دربار کی آمدن میں سے "جہیز فنڈ" کی مد میں غریب لوگوں کو رقم فراہم کی جاتی ہے؟

(ہ) اس عرصہ کے دوران اس فنڈ میں سے کتنے گھرانوں کو "جہیز" کے لئے رقم فراہم کی گئی، رقم حاصل کرنے والوں کے نام، پتا جات اور رقم کی تفصیل نیز یہ فنڈ حاصل کرنے کا طریق کار اور دیگر کیا شرائط ہیں؟

(و) 2000 سے آج تک اس فنڈ سے مالی امداد حاصل کرنے کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئی ہیں اور ان میں سے کتنے درخواست دہندگان کی مالی امداد کی گئی ہے؟

(ز) جہیز فنڈ کے علاوہ اس دربار کی آمدن سے کس کس مد میں غریبوں یا دیگر اداروں کی مدد کی جاتی ہے، متذکرہ عرصہ کے دوران ان مدوں پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اوقاف:

(الف) دربار حضرت داتا گنج بخش انتظامی مذہبی معاملات میں مشاورت کے لئے ہر سال امور مذہبیہ کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے موجودہ سال کے لئے تشکیل شدہ ممبران کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

1۔ جناب جسٹس (ر) ڈاکٹر منیر احمد مغل	ممبر
2۔ خواجہ طاہر ضیاء	ممبر
3۔ حاجی محمد یعقوب	ممبر
4۔ حاجی محمد شفیع	ممبر
5۔ میاں محمد شریف	ممبر
6۔ حافظ منظور حسین	ممبر
7۔ صابر خان	ممبر
8۔ ملک محمد اصغر	ممبر
9۔ میاں محمد نواز	ممبر
10۔ محمد طفیل چنتائی	ممبر

ان میں سے کوئی بھی سرکاری ملازم نہ ہے۔

(ب) دربار حضرت داتا گنج بخش کی آمدن و اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2000-01	آمدن 841,90,843	اخراجات -/0134767
2001-02	آمدن 941,89,633	اخراجات -/6094844

(ج) امور مذہبیہ کمیٹی کی حیثیت مشاورتی حد تک اور کمیٹی زائرین کو سہولتوں کی فراہمی کے لئے محکمہ کو مسائل سے آگاہ کرتی ہے۔ چنانچہ موجودہ کمیٹی نے وضو خانوں کی کمی دور کرنے کے لئے تحریک کی جس پر محکمے نے مسجد کے شمالی جنوبی اطراف میں نئے وضو خانے / لیٹرین تعمیر کیں اور تہہ خانے میں واقع پرانے وضو خانوں کو ازسر نو تعمیر کیا جس کی بناء پر اب زائرین کی جانب سے کسی قسم کی شکایت نہ رہی ہے۔

(د) دربار حضرت داتا گنج بخش میں سماجی خدمات پر دلچسپی رکھنے والی خواتین پر مشتمل ایک جہیز کمیٹی تشکیل شدہ ہے۔ محکمہ کی جانب سے ہر سال 600000 روپے گرانٹ دی جاتی ہے۔ جبکہ اس گرانٹ میں سے ہر ماہ 17 خواتین کو اشیاء جہیز فراہم کی جاتی ہیں۔ نقد رقم کی ادائیگی کی پالیسی نہ ہے۔

(ہ) پالیسی کے مطابق مستحق درخواست گزاروں کو جہیز کی اشیاء خرید کر فراہم کی جاتی ہیں۔ تاہم جولائی 2002 میں وقت کی کمی کے پیش نظر مندرجہ ذیل افراد کو مبلغ -/3000 روپے فی کس نقد ادائیگی کی گئی۔

1۔ رسحانہ عصمت زوجہ احسان الحق' 27۔بی گلی نمبر 10 نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور۔
2۔ رسولاں بی بی زوجہ غلام حسین نزد داتا دربار
3۔ نسرین زوجہ ممتاز مکان نمبر 6 فوجی نصیر بلڈنگ مین روڈ جھگیاں نا گرہ۔
4۔ روبینہ زوجہ محمد اشرف شاہد' مین بازار شاہدرہ
5۔ شریفاں زوجہ چودھری محمد علی مکان نمبر 3 فیض سٹریٹ نمبر 8 سانده
6۔ ثمینہ اشرف قریشی مکان نمبر 15 امین پارک گارڈن ٹاؤن
7۔ نصرت بیگم زوجہ محمد دین مکان نمبر 17 گلی نمبر 16 نیو شالیمار لاہور
8۔ شمیم نازلی زوجہ ممتاز' مکان نمبر 24 مین روڈ کالونی شادباغ لاہور
9۔ زینب بیوہ علی محمد ابرار' موجودہ ایڈریس مسلم روڈ گلی نمبر 7 پائنٹ کالونی لاہور
10۔ نذیراں بی بی زوجہ غلام حسین موجودہ ایڈریس مکان نمبر 4 گلی نمبر 10 راج نگر نزد رحمان سٹور
11۔ ثریا زوجہ عبدالواحد عقب ڈی' ڈی مسجد عثمان ایبٹ روڈ لاہور
12۔ مقبول احمد' مکان نمبر 21 گلی اورنگ زیب شالامار باغ لاہور
13۔ اصغری زوجہ محمد رشید مکان نمبر 3 اماملہ چدو شاہ بند گلی میکلوڈ لاہور
14۔ رشید بی بی زوجہ ملک عبدالحمید مکان نمبر 5 جاوید شاہین روڈ عمر فاروق کچی آبادی لاہور نیو شادباغ لاہور

15۔ نجیبہ بیگم قاضی محمد شریف نئی آبادی بابا شاہ فراز گلی نمبر 13 مکان نمبر 11 ملتان روڈ لاہور

16۔ منور افشاں مت پارک رنگیلا سٹریٹ پکی ٹھٹھی مکان نمبر 21 سمن آباد لاہور

17۔ روحانہ زوجہ عبدالخالق مکان نمبر ریکل سٹریٹ نمبر 13 المعروف مسجد ابو بکر صدیق سمن آباد لاہور

جہیز کی اشیاء کے حصول کے لئے ہر ماہ یکم تاریخ کو درخواستیں سادہ کاغذ پر وصول کی جاتی ہیں جن کی تصدیق جہیز کمیٹی کی ممبر خواتین خود کرتی ہیں اور زیادہ مستحق خواتین کو ہر ماہ 17 خواتین کو جہیز دیئے جاتے ہیں۔ شرائط میں درخواست گزار کا لاہور شہر سے ہونا ضروری ہے کیونکہ محدود وسائل ہونے کی وجہ سے باہر کے شہروں سے درخواستیں وصول نہیں کی جاتیں۔

(و) جیسا کہ وضاحت کی جاچکی ہے کہ اس فنڈ سے نقد ادائیگی نہیں کی جاتی تاہم جہیز کی اشیاء خرید کر فراہم کی جاتی ہیں۔

(ز) دربار حضرت داتا گنج بخش سے حاصل ہونے والی جمع آمدن سنٹرل اوقاف فنڈ میں منتقل ہو جاتی ہے جس میں غریب اور نادار افراد کو مفت علاج معالجہ کی سہولت کے لئے داتا دربار ہسپتال قائم شدہ ہے جس پر سالانہ 71,35,000 روپے 2000-2001ء اور 36291000 روپے 2001-02 میں خرچ ہوئے ہیں۔ یہ ہسپتال آنکھوں کا ایک منفرد ہسپتال ہے۔ اس کے علاوہ اس میں شعبہ گائنی، ڈینٹل اور امراض بچگانہ قائم ہیں۔ یہاں غریبوں کو مفت علاج معالجہ کی سہولت میسر ہے۔ علاوہ ازیں دربار شریف میں ایک دستکاری سکول قائم شدہ ہے جس کو سالانہ پچاس ہزار روپے (50,000 روپے) گرانٹ فراہم کی جاتی ہے۔

دربار شریف میں موصول ہونے والا خشک راشن جو زائرین گندم، چاول یا دیگر زرعی اجناس کی صورت میں پیش کرتے ہیں وہ بیوہ اور نادار اشخاص کو ماہانہ تقسیم کیا جاتا ہے جس کے لئے باقاعدہ راشن کارڈ بنائے جاتے ہیں۔ مزید براں دربار شریف میں پیش ہونے والی پکی ہوئی دیگوں میں سے روزانہ صبح و شام مختلف دینی اداروں ہسپتالوں اور مستحق افراد کو راشن فراہم کیا جاتا ہے اس کے لئے بھی انہیں راشن کارڈ فراہم کئے جاتے ہیں۔

دینی اور تبلیغی خدمات کی سر انجام دہی کے لئے دربار ہذا میں جامع ہجویریہ کے نام سے ایک دینی مدرسہ قائم شدہ ہے جس میں طلباء کو درس نظامی تک کی تعلیم کا انتظام ہے جس کے تمام اخراجات دربار ہذا کی آمدن سے پورے کئے جاتے ہیں۔

اوقاف کی آمدن سے 2002 میں مستحق افراد کو امداد کی تفصیل

*1949۔ محترمہ طلعت یعقوب، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوقاف کی آمدن سے یتیموں، بیوگان اور غرباء کو امداد دی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اوقاف کی آمدن سے مستحق لوگوں کو ناقابل واپسی یا بطور قرض حسنہ مالی امداد دی جاتی ہے؟

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو یکم جنوری 2002 سے دسمبر 2002 تک کتنے لوگوں کو امداد دی گئی؟ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر اوقاف،

(الف) محکمہ اوقاف پنجاب کی آمدن سے یتیموں، بیوگان اور غربا کو امداد نہ دی جاتی ہے۔ یہ فرائض محکمہ عشر و زکوٰۃ پنجاب سر انجام دے رہا ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف پنجاب میں ناقابل واپسی قرض حسنہ دینے کی پالیسی نہ ہے۔

(ج) جنوری 2002 تا دسمبر 2002 محکمہ اوقاف پنجاب نے کسی غریب / یتیم / بیوہ کو کوئی امداد نہ دی ہے اور نہ ہی ناقابل واپسی قرض حسنہ دیا ہے۔ البتہ دربار حضرت داتا صاحب لاہور سے ہر سال چھ لاکھ روپے کی مالیت کا جہیز بذریعہ جہیز کمیٹی غریب بچیوں کو دیا جاتا ہے۔

ضلع پاکپتن میں مسلم اوقاف کا رقبہ

*2049۔ چودھری جاوید احمد، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع پاکپتن شریف میں محکمہ مسلم اوقاف کا کتنا کتنا رقبہ کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) ضلع پاکپتن شریف مسلم اوقاف کتنے رقبہ کے یکم جنوری 1999 سے لے کر اب تک قبضہ کے ملکیتی حقوق منتقل کئے گئے؟ اس تمام رقبہ، مالکان کے نام اور چناجات اور عمروں کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر اوقاف،

(الف) تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام وقف	رقبہ تعدادی مرلے	کنال	ایکڑ	محل وقوع
1۔	وقف اراضی ملحقہ دربار حضرت گل قریش	18	5	11	موضع کمہاریوالا تحصیل و ضلع پاکپتن
2۔	وقف اراضی مسجد امام دین والی آمدہ انڈیا	16	3	8	چک نمبر 19/SP تحصیل و ضلع پاکپتن
3۔	وقف اراضی مسجد جمال والی (آمدہ انڈیا)	0	0	4	چک 37 SP تحصیل و ضلع پاکپتن

4۔ دربار حضرت فرید مسعود الدین گنج شکر پاکپتن شریف سے ملحقہ زرعی اراضیات رقبہ تعدادی 43329 کنال 6 مرلے (233218 پیداواری یونٹس) زرعی اصلاحات کے تحت فیڈرل لینڈ کمیشن ضبط کر چکا ہے۔ اس میں سے محکمہ اوقاف کو صرف 8000 پیداواری یونٹس کے مساوی رقبہ تقریباً 157 ایکڑ 5 کنال 4 مرلے محمد پور جاگیر میں الاٹ ہوا۔ جو لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ میں زیر مقدمہ ہونے کی وجہ سے محکمہ کو تاحال قبضہ نہیں ملا۔

(ب) یکم جنوری 1999 سے اب تک محکمہ اوقاف نے کسی زرعی رقبہ کے کوئی حقوق ملکیتی کسی کو منتقل نہیں کئے۔

آمینہ ٹرسٹ (رجسٹرڈ) سیالکوٹ کے مقاصد، ٹوٹل پراپرٹی اور اس کی موجودہ صورتحال

*2152۔جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آمینہ ٹرسٹ (رجسٹرڈ) سیالکوٹ کی کتنی پراپرٹی ہے۔ کس کس شہر اور گاؤں میں ہے۔ یہ ٹرسٹ کب اور کس نے رجسٹرڈ کروایا تھا اور اس کے قیام کا مقصد کیا تھا؟

(ب) اس ٹرسٹ کی اراضی پر کون کون لوگ قابض ہیں۔ ان میں کتنے قانونی اور کتنے غیر قانونی قابض ہیں۔ ان کے نام، پتاجات اور تاریخ قبضہ کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت غیر قانونی قابضین سے اس ٹرسٹ کی پراپرٹی واگزار کروانے کے لیے کوئی اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر اوقاف،

آمینہ ٹرسٹ (رجسٹرڈ) سیالکوٹ محکمانہ تحویل میں نہ ہے اس لئے سوال محکمہ کے متعلق نہ ہے۔

امام علی الحق ٹرسٹ (رجسٹرڈ) سیالکوٹ کے مقاصد، ٹوٹل پراپرٹی اور موجودہ صورتحال

*2153۔جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) امام علی الحق ٹرسٹ رجسٹرڈ سیالکوٹ کی کتنی پراپرٹی ہے اور کس کس شہر اور گاؤں میں ہے۔ یہ ٹرسٹ کب اور کس نے رجسٹرڈ کروایا تھا اور اس کے قیام کا مقصد کیا تھا؟

(ب) اس ٹرسٹ کی اراضی پر کون کون لوگ قابض ہیں۔ ان میں سے کتنے قانونی اور کتنے غیر قانونی قابض ہیں۔ ان کے نام، پتاجات اور تاریخ قبضہ کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت غیر قانونی قابضین سے اس ٹرسٹ کی پراپرٹی واگزار کروانے کے لئے کوئی اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر اوقاف،

(الف) امام علی الحق سیالکوٹ ٹرسٹ رجسٹرڈ کے بارے علم نہ ہے۔ البتہ دربار حضرت امام علی الحق صاحب و ملحقہ جائیداد محکمانہ تحویل میں ہے۔ پراپرٹی کی تفصیل و محل و قوع بشکل گوشوارہ لف ہے۔ دربار کا کل رقبہ 48 کنال 2مرلے 34مربع فٹ ہے۔ ملحقہ جائیداد میں 30 کرایہ داری

یونٹس اور 110 کنال 8 مرلہ زرعی زمین شامل ہے۔ مزید براں 8 کنال خالی پلاٹ میڈیکل گراؤنڈ کے لئے موجود ہے۔

(ب) وقف اراضی کے پٹہ داران / دوکانات کے کرایہ داران کی تفصیل بشکل گوشوارہ لف ہے۔ کل 30 کرایہ داران برائے کرایہ داری یونٹس ہیں اور کل 6 پٹہ داران برائے زرعی اراضی ہیں۔ سب قانونی قابضین ہیں۔

(ج) کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

دربار حضرت امام علی الحق سیالکوٹ (تفصیل جائیداد / دکانات / کرایہ داران)

نام وقف	جائے وقوع	تفصیل جائیداد	نام و ولدیت قابض	نوعیت قبضہ قانونی / غیر قانونی	تاریخ قبضہ
دربار حضرت امام علی الحق صاحب	شہر سیالکوٹ	7.239	علامہ اقبال سوسائٹی ویلفیئر سوسائٹی	قانونی	29-4-1960
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/645	برکت علی ولد لال دین	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	14/349	عبدالکبیر ولد خراج دین	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	5.15	محمد سرور و خلیل پسران محمد شریف	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/657	شیخ فیاض احمد ولد عزیز احمد	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	29/576	شیخ احسان و شیخ سرفراز احمد	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7.628	حافظ محمد طیب ولد فیض عالم	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/626B	رشید احمد ولد دین محمد	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	رشید احمد ولد دین محمد	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	محمد حفیظ الرحمن ولد محمد اسلم	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	خواجہ محمد سلیم ولد محمد نذیر	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	سلامت شاہ ولد برکت علی شاہ	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7.2C	چودھری محمد علی ولد ساجد دین	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/326	حفیظ اللہ ولد حبیب اللہ	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/166	عنایت شاہ ولد غلام محمد	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/641	توقیر احمد ولد محمد صادق	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/249	محمد اکرام بٹ ولد چراغ دین	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/32	محمد ایوب ولد عبدالحکیم	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/638	محمد ابراہیم ولد رمضان محمد	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/657B	اللہ دتہ ولد نواب دین	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔

۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/641	ڈاکٹر عبداللطیف قریشی ولد شریف	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/641	اللہ رکھا ولد بشیر احمد	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/326	سید منظور حسین ولد امام شاہ	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	فیصل جمیل ولد غلام رسول	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/26	بدر منیر ولد علی دین	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/639	غلام مصطفیٰ ولد عمر دین	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/326	محمد شفیق ولد عبدالمجید	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/630	محمد اسلم بٹ ولد محمد نذیر بٹ	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/26A	مرزا انور محمد ولد مرزا عزیز الدین	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/26	محمد یونس ولد کرم الٰہی	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/657B	برکت علی ولد محمد دین	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/638	میئر میونسپل کارپوریشن	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
۔ایضاً۔	۔ایضاً۔	7/27	پرویز اقبال ولد محمد طفیل قریشی	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔

تفصیل وقف اراضی دربار حضرت امام علی الحق سیالکوٹ

نام موضع	رقبہ تعدادی	نام قابض	قبضہ قانونی	تاریخ قبضہ	
	M	K		غیر قانونی	
گوپالپور	6	7	محمد حنیف ولد عبدالرشید احمد	قانونی	فصل خریف 2002 فصل ربیع 2003
ڈھنڈل	19	2	محمد بشیر ولد حسن دین	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
رائے پور	15	10	غلام حسین ولد امام دین	۔ایضاً۔	۔ایضاً۔
لاہورا	7	15	رقبہ خالی پڑا ہے۔		
جسپال	2	6	محمد اسلم ولد لال دین قوم باجوہ جسپال	قانونی	فصل خریف 2002 فصل ربیع 2003
کوٹلی اراعیاں	7	9	رقبہ خالی پڑا ہے۔		
درگاہوالی	2	5	اعجاز احمد ولد محمد دین	قانونی	فصل خریف 2002 فصل ربیع 2003
چک سادہ	9	4	رقبہ خالی پڑا ہے۔		
کھنے والی	12	2	رقبہ خالی پڑا ہے۔		
کیس	16	2	محمد بوٹا ولد نواب دین ساکن کیس	قانونی	فصل خریف 2002 فصل ربیع 2003
چک جنڈوہ	5	44	رقبہ خالی پڑا ہے۔		

دربار شاہ بلاول و ملحقہ بارہ دری گوجر پورہ
لاہور کی مرمت و بحالی

*2229۔جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دربار شاہ بلاول قادری گوجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور دربار کی جگہ پر ایک ہسپتال تعمیر کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دربار سے ملحقہ بارہ دری نزاعی حالت میں ہے اور لوگوں نے اس بارہ دری کی عمارات کی اینٹیں' دروازے اور چھتیں تک اکھاڑ کر اس جگہ پر ناجائز تعمیرات شروع کر دی ہیں؟

(ج) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس دربار اور بارہ دری کو اپنی اصلی حالت میں لانے اور ناجائز قابضین سے قبضہ چھڑوانے کے علاوہ اس نااہلی کے مرتکب محکمہ کے افسران/ اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے' تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف،

(الف) دربار شاہ بلاول و ملحقہ بارہ دری گوجر پورہ محکمہ اوقاف کی تحویل میں نہیں ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف سے متعلقہ نہ ہے۔

پاکپتن میں اوقاف کے زیر انتظام مزارات
اور آمدن و خرچ کی تفصیلات

*2379۔چودھری جاوید احمد، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع پاکپتن میں کتنے مزارات محکمہ ہذا کے زیر انتظام ہیں۔ ان کے نام و پتاجات اور ان کے ملکیتی رقبہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ان مزارات سے یکم جولائی 1999 سے 31 مئی 2003 تک کتنی آمدن فی مزار ہوئی۔ ان کے نام و تفصیل نیز اس آمدن کو کیسے اور کب خرچ کیا گیا؟

(ج) حضرت بابا فرید گنج شکر پاکپتن کے مزار پر قوالوں کو کون وقت الاٹ کرتا ہے اور ان قوالوں سے الاٹ شدہ وقت کا معاوضہ کون وصول کرتا ہے؟

وزیر اوقاف،

(الف) ضلع پاکپتن میں چھ مزارات محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہیں۔ ان کے نام و پتا جات اور ملکیتی رقبہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1۔ دربار حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر پاکپتن شہر میں واقع ہے جس کا کل رقبہ 216 مربع 17 ایکڑ تھا جو زرعی اصلاحات کے تحت فیڈرل لینڈ کمیشن نے ضبط کر لیا ہے۔ صرف 157 ایکڑ رقبہ محکمہ کو الاٹ ہوا ہے جو زیر مقدمہ ہے۔

2۔ دربار حضرت گل قریشی موضع کہاری والا تحصیل پاکپتن میں واقع ہے جس کا زرعی رقبہ 11 ایکڑ 6 کنال 18 مرلے ہے جبکہ 34 کنال دو مرلے قبرستان ہے۔

3۔ دربار حضرت مولانا بدرالدین اسحاق پاکپتن شہر میں ڈھکی پر واقع ہے جس کا کل رقبہ 5 کنال ہے جس میں مسجد اور دربار شریف شامل ہیں۔

4۔ دربار حضرت خواجہ عزیز مکی پاکپتن شہر میں واقع ہے جس کا کل رقبہ 19 کنال دو مرلے قبرستان پر مشتمل ہے۔

5۔ دربار حضرت سید آکھن شاہ موضع دھوگڑ ادھوگڑی تحصیل پاکپتن میں واقع ہے جس کا کل رقبہ 16 کنال 16 مرلے قبرستان پر مشتمل ہے۔

6۔ دربار حضرت خواجہ عبدالکریم چک نمبر 34/SP میں واقع ہے۔ کل رقبہ 57 کنال 19 مرلے قبرستان پر مشتمل ہے۔

(ب) نام مزارات — آمدن یکم جولائی 1999 تا 31 مئی 2003

1۔ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر — 4,31,62,762/ روپے

2۔ حضرت گل قریشی — 1,43,000/- روپے

3۔ حضرت مولانا بدرالدین اسحاق -/1,78,834 روپے

4۔ حضرت خواجہ عزیز مکی -/51,33,729 روپے

5۔ حضرت سید آکھن شاہ -/11,78,000 روپے

6۔ حضرت خواجہ عبدالکریم -/16,35,723 روپے

مندرجہ بالا مزارات کی آمدن سینٹرل اوقاف فنڈ میں جمع ہوتی ہے جو ہر سال منظور شدہ بجٹ کے مطابق ملازمین کی تنخواہوں، انتظام و انصرام، تعمیرات، بجلی اور لنگر وغیرہ پر خرچ ہوتی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر کا مزار شریف محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہے۔ قوالوں کا وقت مقرر کرنا بھی بنیادی طور پر محکمہ کی ذمہ داری ہے جس کا کوئی معاوضہ مقرر نہ ہے۔

محکمہ اوقاف میں آفیسرز کی خالی اسامیوں اور بھرتی کی تفصیلات

*2626۔سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ اوقاف میں 1998، 1999 اور 2000 میں کتنی اسامیاں گریڈ 17 اور اس سے اوپر گریڈ کی خالی ہوئیں؟

(ب) محکمہ اوقاف 1999، 1999 اور 2000 میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر گریڈ کی کتنی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجی اور کب؟

(ج) کیا محکمہ کے رائج الوقت قوانین کے مطابق ان اسامیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کرنے کی پابندی ہے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے ذمہ دار افسران کے خلاف قانون کی خلاف ورزی کرنے پر کیا کارروائی کی؟ تفصیلات بیان کی جائیں؟

وزیر اوقاف،

(الف) سال 1999-1998 اور 2000 کے دوران گریڈ 17 اور اوپر کی ابتدائی تقرری کے لئے مختص اسامیوں میں سے گریڈ 17 کی 6 اسامیاں، گریڈ 18 کی 2 اسامیاں اور گریڈ 19 کی ایک اسامی خالی ہوئی۔

(ب) مندرجہ بالا اسامیوں کو پر کرنے کے لئے کوئی ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو نہ بھیجی گئی۔

(ج) اوقاف آرگنائزیشن پنجاب ایک خود مختار ادارہ ہے جس کے معاملات کو احسن طریقہ سے چلانے کے لئے اوقاف بورڈ کی پیشگی منظوری سے مختلف شعبہ جات کے لئے دفتری عملہ، مساجد عملہ، ہسپتال عملہ اور انجینئرنگ عملہ کے لئے پوسٹیں مختص ہیں جن کو اوقاف آرگنائزیشن کے سروس rules مجریہ 1994 کے مطابق پر کیا جاتا ہے۔ اوقاف آرگنائزیشن سروس rules مجریہ 1994 میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی ابتدائی تقرری کے لئے مختص اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجنے کی تاکید نہ ہے۔ تاہم اوقاف آرگنائزیشن پنجاب زیادہ تر حکومتی پالیسیوں پر عمل کرتی ہے۔ لہذا آئندہ کے لئے rules میں مناسب ترامیم تجویز کی جارہی ہیں۔

(د) چونکہ اوقاف آرگنائزیشن پنجاب نے خلاف ضابطہ کام نہ کیا ہے اس لئے کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

دربار داتا صاحب صفائی کا مسئلہ
اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*2810، محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) دربار حضرت داتا گنج بخش، مسجد، زائرین مردوں اور عورتوں کے حصہ میں کتنے ملازمین صفائی پر مامور ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عملہ صفائی میں کمی کی وجہ سے دربار اور ارد گرد صفائی کی حالت ٹھیک نہیں ہے؟

(ج) مالی سال 2000-1999، 2000-01، 2001-02 اور 2002-03 کے دوران دربار داتا صاحب کی آمدنی اور اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اوقاف:

(الف) دربار حضرت داتا گنج بخش پر صفائی کا نظام ٹھیکہ پر ہے۔ ٹھیکیدار کی جانب سے دربار، مسجد اور اطراف میں سڑکوں کی صفائی کے لئے 122 ورکرز تین شفٹوں میں ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ دربار حضرت داتا گنج بخش پر صفائی کے امور بہتر انداز میں انجام پا رہے ہیں۔ دربار مذکور پر صفائی کے لئے ٹھیکیدار نے 122 افراد پر مشتمل عملہ بھرتی کیا ہوا ہے جو اس بات کا مظہر ہے کہ عملہ صفائی میں کمی نہ ہے۔ اس سے پہلے محکمانہ انتظام کے تحت 66 افراد صفائی کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔

(ج) دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور کی آمدن و اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	آمدن	اخراجات
1999-2000	8,35,37,800/- روپے	3,93,10,019/- روپے
2000-2001	8,41,90,700/- روپے	4,54,22,454/- روپے
2001-2002	9,41,89,600/- روپے	5,18,78,588/ روپے
2002-2003	9,89,16,300/- روپے	5,39,92,754/- روپے

خانقاہوں کو اوقاف کی تحویل میں لینے کا طریقہ کار اور آمدن سے متولی کا قانونی حق

*2812۔ محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جن خانقاہوں کو محکمہ اپنی تحویل میں لیتا ہے ان خانقاہوں کے متولی خانقاہ کی آمدنی میں کس حد تک قانون کے مطابق حق دار ہیں؟

(ب) خانقاہوں کو محکمہ کی تحویل میں لینے کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر اوقاف،

(الف) وقف پراپرٹیز آرڈیننس کے تحت سابقہ متولیان آمدن میں سے کسی قسم کا حصہ لینے کے حقدار نہیں ہیں۔ البتہ محکمانہ پالیسی تاریخ 27۔فروری 1963 کے تحت بے گھر سابقہ متولیان اور مجاوران کے نادار افراد اور مستحق بیوگان کی مالی معاونت کی جاتی ہے۔

(ب) پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس کی شق نمبر 7 کے تحت اس تحقیق کے بعد کہ مذکورہ پراپرٹی ریونیو ریکارڈ کے مطابق ہر لحاظ سے وقف اور خود کفیل ہے، محکمانہ تحویل میں لی جاتی ہے۔ کسی بھی پراپرٹی کو محکمانہ تحویل میں لینے سے قبل Annex"A" پر دیئے گئے کوائف حاصل کئے جاتے ہیں۔

پرچم (اے)

از دفتر چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب لاہور

بخدمت جملہ ناظمین اوقاف پنجاب

نمبر، ایس۔او۔پی (131) اوقاف۔ 2001 مورخہ

عنوان:۔ سروے رپورٹ

جناب چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب لاہور نے حکم فرمایا ہے کہ آئندہ اگر کسی وقف کو محکمانہ تحویل میں لینا مقصود ہو تو اس کے متعلق درج ذیل معلومات فراہم کرنا ضروری ہونگی۔

1۔ تاریخ سروے
2۔ اتھارٹی جس نے سروے کی اجازت دی ہو حکم مع تاریخ۔
3۔ اہلیان علاقہ کی جانب سے محکمانہ تحویل میں لینے کی درخواست کی گئی ہو تو ان کی درخواست کی تفصیل۔

4۔ متولیان پراپرٹی سے اگر کوئی رابطہ کیا گیا ہو تو اس کا ذکر کیا جائے۔
5۔ کسی منتخب نمائندہ سے اگر کوئی رابطہ کیا گیا ہو تو اس کا ذکر کیا جائے۔
6۔ متوقع آمدن سالانہ۔
7۔ متوقع اخراجات سالانہ۔
8۔ تفصیل پراپرٹی۔
9۔ ملحقہ پراپرٹی کی قیمت کا تخمینہ۔
10۔ وقت کی خصوصی تفصیل مع تاریخ کہ کب وقف ہوئی۔
11۔ ریونیو ریکارڈ اور رجسٹر حقداران کی نقل وصیت نامہ

اسسٹنٹ ڈائریکٹر اسٹیٹ(دوئم)

برائے چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب لاہور۔

ایوان اوقاف شارع قائداعظم لاہور۔ بجلی کے میٹرز، بلز اور ایئر کنڈیشنز کی تفصیلات

*2987۔ محترمہ مصباح کوکب، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ اوقاف کی بلڈنگ نمبر 1، 2 اور 3 نزد جی۔پی۔او لاہور کے کتنے کمروں میں بجلی کے میٹر لگے ہوئے ہیں اور کتنے کمروں میں سب میٹر لگے ہوئے ہیں؟

(ب) مذکورہ بلڈنگ کے کتنے کمروں میں ایئر کنڈیشن، کتنے کمروں میں سپلٹ یونٹ اور کتنے کمروں میں ایئر کولر لگے ہوئے ہیں؟

(ج) ہر کمرے کا فرداً فرداً بجلی کا کتنا بل آتا ہے۔ نیز بل کی مد میں کتنی وصولی ہو چکی ہے اور کتنے پیسے بقایا ہیں؟

(د) بجلی کے بل میں جو ڈیفالٹرز ہیں اب تک محکمے نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر اوقاف،

(الف) محکمہ اوقاف کی بلڈنگ نمبر 3,2,1 میں 22 عدد میٹرز بجلی نصب ہیں جبکہ 24 عدد سب میٹرز ہیں۔

(ب) بلڈنگ نمبر 3,2,1 کے کمروں میں ایئر کنڈیشنڈ 34 عدد اور سپلٹ یونٹ 13 عدد نصب ہیں۔

(ج) فرداً فرداً بجلی کل بل consumed units کے مطابق آتا ہے اور اس کی باقاعدہ وصولی کی جاتی ہے۔

(د) بجلی بل کے ڈیفالٹرز کو ادائیگی کے لئے نوٹس جاری کئے گئے ہیں اور وہ بقایاجات اقساط میں ادا کر رہے ہیں۔

ایوان اوقاف شارع قائداعظم لاہور۔ کمروں کی الاٹمنٹ اور غیر قانونی قابضین کے خلاف کارروائی کی تفصیل

*2988، محترمہ مصباح کوکب، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی عمارت نمبر 1، 2 اور 3 نزد جی۔پی۔او لاہور میں ایسے بے شمار کمرے ہیں جو الاٹ تو کسی کے نام پر ہیں لیکن ان پر قبضے کسی اور نے کئے ہوئے ہیں؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اب تک یہ کمرے خالی کروانے کے لئے کیا کارروائی کی ہے اور اس کارروائی کے نتیجے میں کتنے کمرے خالی ہوئے ہیں اور کتنوں پر ابھی تک غیر قانونی قبضہ برقرار ہے؟

وزیر اوقاف،

(الف) درست نہ ہے۔ کمرہ جات جن کے نام الاٹ ہیں وہی موجود ہیں۔

(ب) جواب اثبات میں نہ ہے کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔ اصل کرایہ داران موجود ہیں۔

ضلع جھنگ۔ محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد و مزارات اور ان کی آمدن و خرچ کی تفصیلات

*3033۔سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع جھنگ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد اور مزارات کے نام کیا ہیں؟

(ب) 2001 سے آج تک ان مزارات اور مساجد کی آمدن و خرچ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ج) ان میں سے کتنے دربار اور مساجد خستہ حالت میں ہیں۔ نیز حکومت ان عمارات کی تزئین و آرائش کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر اوقاف:

(الف) تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کل آمدن-/2,80,15,511 روپے کل خرچ -/69,29,818 روپے

(ج) جھنگ و شور کوٹ سرکل میں جو مزارات و مساجد خستہ حالت میں تھیں ان کی مرمت تزئین و آرائش مختلف اوقات میں محکمہ اوقاف نے کروائی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ دربار حضرت پیر عبدالقادر جیلانی جھنگ' (دربار کے فرش مرمت کروانے گئے جس پر -/26,17,700 روپے) خرچ آیا۔

2۔ منیجر آفس کی مرمت اور دوکانات کی تعمیر / مرمت کروائی گئی جس پر 19,04,-/800 روپے خرچ ہوئے۔

3۔ مسجد بختاور بیگم کے وضو خانہ اور مسجد کی تزئین و آرائش اور چار دیواری پر 4,88,-/700 روپے خرچ ہوئے۔

4۔ دربار حضرت پیر غازی شور کوٹ سے ملحقہ پلاٹ پر دوکانات تعمیر کی گئیں جس پر -/18,37,906 روپے خرچ ہوئے۔

5۔ دربار حضرت شیخ ڈر کی کی چار دیواری پر -/3,79,189 روپے خرچ ہوئے۔

6۔ دربار حضرت شاہ صادق نہنگ سے ملحقہ کمرہ جات کی مرمت پر -/4,63,300 روپے خرچ ہوئے۔

7۔ دربار حضرت شاہ صادق نہنگ کی تزئین و آرائش پر -/11,63,000 روپے خرچ ہوئے۔

میزان -/88,54,595 روپے

سال 2003-04 میں ضلع جھنگ کی جن مساجد و مزارات کی مرمت و تزئین و آرائش کی جائے گی ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام مزار و مسجد	تخمینہ اخراجات
دربار حضرت عزت بی بی المعروف مائی ہیر	-/600000 روپے (چھ لاکھ روپے)
دربار حضرت پیر مہر علی شاہ	-/200000 روپے (دو لاکھ روپے)
جامع مسجد کوٹ لال وریام	-/500000 روپے (پانچ لاکھ روپے)
دربار حضرت سلطان شہید ٹلاں والا	-/400000 روپے (چار لاکھ روپے)
دربار حضرت لدھن امام شاہ جیونہ	-/500000 روپے (پانچ لاکھ روپے)
میزان	-/22,00,000 روپے (بائیس لاکھ روپے)

ان کے علاوہ جھنگ، شور کوٹ میں واقع مساجد و مزارات زیر تحویل محکمہ اوقاف کی مجموعی صورتحال تسلی بخش ہے۔

دربار مائی ہیر (جھنگ) عمارت کی حالت اور آمدن و خرچ کی تفصیلات

*3034۔سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا دربار مائی ہیر سیال (جھنگ) محکمہ اوقاف کی ملکیت میں ہے؟

(ب) اس دربار کی سال 2001 سے آج تک آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس دربار کی عمارت خستہ حالت میں ہے کیا حکومت اس دربار کی عمارت ازسر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا اس دربار کا کوئی سجادہ نشین ہے' اگر ہاں تو اس کا نام اور ان کو کب سے سجادہ نشین بنایا گیا ہے؟

وزیر اوقاف،

(الف) دربار حضرت مائی ہیر محکمانہ تحویل میں ہے اور اس کا انتظام و انصرام محکمہ اوقاف کرتا ہے۔

(ب) دربار حضرت مائی ہیر جھنگ کی آمدن و اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

آمدن :جولائی 2001 تا اگست 2003 اخراجات۔ جولائی 2001 تا اگست 2003

5,72,515/- روپے 4,73,306/- روپے

(ج) دربار مذکور کی حالت اس وقت اچھی ہے تاہم سال 2001-02 میں اس کی تعمیر' مرمت' تزئین و آرائش پر محکمہ اوقاف نے مبلغ 42,205/- روپے اور سال 2002-03 میں مبلغ 70,000/- روپے کے اخراجات کئے۔ جبکہ سال 2003-04 میں زائرین کی سہولت کے لئے دربار شریف کے صحن کو اونچا کرنے' وضو خانہ و برآمدہ تعمیر کرنے کے لئے مبلغ 6,00,000/- روپے خرچ کئے جائیں گے۔

(د) اس دربار کا کوئی سجادہ نشین نہیں ہے۔

جی۔ٹی روڈ سرائے عالمگیر۔ محکمہ اوقاف کی بلڈنگ کی ٹرانسفر /انتقال کی تفصیل

*3065۔رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سرائے عالمگیر (ضلع گجرات) برلب جی۔ٹی روڈ محکمہ اوقاف کی کروڑوں روپے مالیت کی بلڈنگ موجود ہے جسے سٹی پولیس چوکی سرائے عالمگیر کے لئے

استعمال کیا جاتا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعد ازاں مذکورہ بلڈنگ کو تھانہ سرائے عالمگیر کے SHO کی رہائش کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے اور 1997ء میں تعینات ہونے والے SHO انسپکٹر افضل ورک نے بلڈنگ کو اپنی ذاتی رہائش کے لئے استعمال کیا اور 1998 میں یہاں سے تبدیل ہو کر سپیشل برانچ راولپنڈی میں تعینات ہونے کے باوجود محکمہ اوقاف کی بلڈنگ پر قابض ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انسپکٹر نے محکمہ کی ملی بھگت اور ساز باز سے محکمہ اوقاف کی کروڑوں روپے مالیت کی یہ بلڈنگ اپنے نام پر ٹرانسفر / انتقال کروالی ہے اور اب بھی وہاں پر رہائش پذیر ہے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کس قانون و قاعدہ اور میرٹ پر سابق S.HO تھانہ سرائے عالمگیر انسپکٹر محمد افضل ورک کو محکمہ اوقاف / حکومت نے کروڑوں روپے مالیت کی یہ بلڈنگ ٹرانسفر کی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف،

(الف) درست نہ ہے۔ تحصیل سرائے عالمگیر ضلع گجرات برلب جی۔ٹی روڈ بلڈنگ کا محکمہ اوقاف پنجاب سے کوئی تعلق نہ ہے۔ ریونیو ریکارڈ کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف پنجاب سے متعلق نہ ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف سے متعلق نہ ہے۔

(د) محکمہ اوقاف سے متعلق نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

پی۔پی 145 لاہور میں اوقاف کی زمین اور ناجائز قابضین کی تفصیل

30۔بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی۔پی 145 لاہور میں محکمہ ہذا کی ملکیت وقف املاک کی تفصیل موضع وار، خسرہ نمبران، تعدادی رقبہ اور ناجائز قابضین کے نام، ولدیت و پتا جات بیان فرمائیں۔ یہ بھی بیان فرمائیں کہ کس کس تاریخ سے ناجائز قبضہ چلا آ رہا ہے۔ محکمہ ہذا کو جو نقصان ناجائز قبضہ کی وجہ سے ہوئے، سال وار بیان فرمائیں؟

(ب) جن سرکاری اہلکاروں کی تعیناتی کے دوران قبضہ موضع وار ہوئے ان اہلکاروں کے نام، عہدہ اور حکومت نے جو قانونی یا محکمانہ کارروائی کی تفصیل، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) یہ بھی بیان فرمائیں کہ محکمہ ہذا کو کس کس گاؤں میں کتنی کتنی زمین کب کب رہن ہوئی، تاریخ، رقبہ، مالکان کے نام پتا بیان فرمائیں؟

(د) رہن کرنے والوں کے ان وارثان کے نام و پتا جات بیان فرمائیں جنہوں نے وقف املاک پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ حکومت ان ناجائز قبضہ گروپوں سے کب اور کس تاریخ کو قبضہ واگزار کرائیگی؟

وزیر اوقاف،

(الف) حلقہ پی۔پی 145 میں محکمہ اوقاف کی دو وقف زرعی اراضیات ہیں جو کہ موضع کوٹلی کھاس اور موضع محمود بوٹی میں واقع ہیں۔ یہ رقبہ جات وقف حسن نواز ٹرسٹ کے نام وقف ہیں۔ کوٹلی کھاس کا رقبہ تعدادی 45 کنال 3 مرلے کھیوٹ نمبر 67/70، 61/71، 68/71 و خسرہ نمبران 404-555، 456-459-457-358-361-405-420-827-340-446-460 کے تحت واقع ہے۔ یہ رقبہ ہر سال زرعی مقاصد کے لئے پٹہ پر دیا جاتا ہے۔ اس رقبہ پر کسی شخص نے بھی ناجائز قبضہ نہیں کر رکھا۔ دوسرا رقبہ تعدادی 25 کنال 14 مرلے موضع محمود بوٹی میں کھیوٹ نمبر X/554 خسرہ نمبران 1576-1577-1380-1586-1592-1593-1594-1595-1596 کے تحت واقع ہے۔ یہ رقبہ بھی ہر سال زرعی مقاصد کے لئے پٹہ پر بذریعہ نیلام عام دیا جاتا ہے۔ اس رقبہ پر بھی کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ب) متذکرہ اراضیات پر کسی شخص کا ناجائز قبضہ نہ ہے اس لئے ناجائز قبضہ کروانے والے اہلکاران کی تفصیل کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) ان اراضیات میں کوئی رقبہ رہن نہیں رکھا گیا بلکہ یہ رقبہ جات ہر سال بذریعہ نیلام عام پٹہ پر دیئے جاتے ہیں۔

(د) چونکہ یہ رقبہ جات رہن نہیں رکھے گئے اس لئے کسی کے ناجائز قبضہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ رقبہ تعدادی 45 کنال 3مرلے موضع کوٹلی گھاس اور رقبہ تعدادی 25 کنال 14 مرلے موضع محمود بوٹی لاہور ہر سال بذریعہ نیلام عام پٹہ پر دیئے جاتے ہیں۔ پچھلے پانچ سال کے زرپٹہ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

گزشتہ پانچ سال کی تفصیل موضع کوٹلی گھاس

سال	رقم	نام پٹہ دار
1999-1998	23500/- روپے	محمد فیاض
2000-1999	28200/- روپے	محمد فیاض
2001-2000	34000/- روپے	محمد فیاض
2002-2001	40800/- روپے	محمد فیاض
2002-2003	48960/- روپے	محمد فیاض

گزشتہ پانچ سال کی تفصیل موضع محمود بوٹی

سال	رقم	نام پٹہ دار
1999-1998		بوجہ مقدمہ بازی رقبہ نیلام نہ ہو سکا۔
2000-1999		بوجہ مقدمہ بازی رقبہ نیلام نہ ہو سکا۔
2001-2000	13000/- روپے	محمد حنیف
2002-2001	13000/- روپے	عابد علی
2002-2003	26000/- روپے	عابد علی ولد محمد لطیف

1990 تا 2002 تاریخی مساجد کی مرمت فنڈز اور اخراجات کی تفصیل

72۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں سال 1990 تا 2002 Mosques Cess Fund سے کتنی آمدنی ہوئی؟

(ب) سال 1990 سے لے کر 2002 تک صوبے میں واقع تاریخی مساجد کی مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) لاہور میں واقع مسجد وزیر خان، سنہری مسجد اور مسجد شب بھر کی مرمت پر سال 1990 سے 2002 تک کتنی رقم خرچ ہوئی، الگ الگ تفصیل بیان کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مسجد وزیر خان اور سنہری مسجد کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور سنہری مسجد کا مینار ٹیڑھا ہو چکا ہے جو کسی وقت بھی گر سکتا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیرون شاہ عالم مارکیٹ میں واقع مسجد "شب بھر" میں حکومتی سطح پر ناقص انتظامات کے باعث ٹرکوں کے اڈے اور صدقے کے بکروں کی فروخت گاہ میں گھیر چکی ہے اور اس کے ارد گرد گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں؟

(و) کیا حکومت متذکرہ بالا مساجد جو ہمارا قومی ورثہ ہیں، پر خصوصی توجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا حکومت متذکرہ مساجد کی حفاظت اور مرمت میں غفلت کے ذمہ دار اہلکاروں اور افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، تفصیلات بتائی جائیں؟

وزیر اوقاف:

(الف) محکمہ اوقاف پنجاب سے متعلقہ نہ ہے۔ cess fund بورڈ آف ریونیو سے متعلقہ ہے۔

(ب) سال 1990 سے لیکر 2002 تک صوبہ میں واقع تاریخی مساجد کی مرمت پر مبلغ 94,20,342/- روپے خرچ ہوئے۔

(ج) لاہور میں واقع مسجد وزیر خان کی مرمت پر 1990 سے 2002 تک مبلغ 3,68,000/- روپے خرچ ہوئے جبکہ سنہری مسجد پر تقریباً 1,80,000/- روپے صرف ہوئے۔ مسجد "شب بھر" کی مرمت کے کام محکمہ آثار قدیمہ پنجاب کے دائرہ کار میں نہیں ہے۔

(د) مسجد وزیر خان اور مسجد سنہری دونوں بہتر حالت میں ہیں تاہم مسجد وزیر خان کی درست حالی کا کام جاری ہے۔ مسجد کی ڈاٹ بطرف شمال میں ایک کریک کے متعلق محکمہ اوقاف

نے PE.PAC سے مشاورت حاصل کی ہے اور محکمہ اوقاف مالی سال 03-2004 میں خصوصی مرمت کی مد میں 5لاکھ کی رقم مختص کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ضلعی حکومت کے تعاون سے ایک منصوبہ زیر غور ہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ مسجد محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے لیکن اردگرد کی جگہ جہاں ٹرکوں کے اڈے اور بکروں کی خرید گاہ ہے محکمہ اوقاف سے متعلقہ نہ ہے۔

(و) مسجد وزیر خان اور سنہری مسجد کے متعلق مرمت کی تفصیل اوپر بیان کر دی گئی ہے۔ ان کی مرمت محکمہ اوقاف بذریعہ محکمہ آثار قدیمہ پنجاب کرواتا ہے۔ چونکہ یہ تاریخی بلڈنگز نہایت قدیم ہیں۔ لہذا ان میں وقت کے ساتھ ساتھ فنی پیچیدگیاں آ جاتی ہیں جن کے حل کے لئے اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

دربار شاہ سلیمان پیر پٹھان تونسہ شریف
کی وقف املاک، آمدن و خرچ کی تفصیل

82۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) خانقاہ شاہ سلیمان پیر پٹھان تونسہ شریف کی وقف املاک کی تفصیل کیا ہے؟ کتنی زمین اور مکانات ہیں اور کون کون سے وقف ادارے چلائے جا رہے ہیں؟

(ب) اس خانقاہ سے اوسطاً سالانہ عطیات کی کیا آمدنی ہے؟ خانقاہ کی تعمیر و مرمت پر گزشتہ دو سالوں میں کیا خرچ کیا گیا ہے؟

(ج) اس خانقاہ کی وقف پراپرٹی کس کے زیر قبضہ ہے اور اس سے اوسطاً سالانہ آمدنی کیا ہے؟

وزیر اوقاف:

(الف) دربار حضرت شاہ سلیمان پیر پٹھان تونسہ شریف زیر تحویل محکمہ اوقاف پنجاب نہ ہے۔

(ب) ۔ایضاً۔

(ج) ۔ایضاً۔

محترمہ فرزانہ راجہ، پوائنٹ آف آرڈر۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، میں بی بی کو floor دیتا ہوں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہاں پر دو باتیں کہنا چاہوں گی۔ پہلی بات یہ ہے کہ جب ہم نے یعنی اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا تو ہماری غیر موجودگی کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ہماری ایک بہن نے فرمایا کہ اپوزیشن کے ممبران اسمبلی عوام کے مسائل حل کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے اور نہ ہی اسمبلی کے معاملات میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ میں اپنی بہن سے یہ کہوں گی کہ واقعی کل جو حکومتی بنچوں کی دلچسپی نظر آ رہی تھی' کورم پورا نہیں تھا' لوگ یہاں پر موجود نہیں تھے اور یہ جو قانون سازی کرنا چاہ رہے تھے وہ قانون سازی بھی نہیں ہو سکی۔ اس سے تو یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ عوام کے کاموں میں کتنی دلچسپی لے رہے ہیں۔ دوسرا ایک مسئلہ اور اطلاع جو NAB سے متعلقہ ہے میں اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہوں گی۔ نیب کے متعلق ہمیں تو پہلے ہی پتا ہے کہ یہ کس قسم کا ادارہ ہے۔ یہ ادارہ political victimisation کے لئے اور لوگوں کو ہراساں کرنے کے لئے ہے۔ اس کے علاوہ سیاسی وفاداریاں تبدیل کرنے کے لئے بنایا گیا ہے لیکن NAB میں اس وقت آپ کو یہ بات سن کر حیرانگی ہو گی کہ انہوں نے ایک ایسے آدمی کو arrest کیا ہوا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

محترمہ فرزانہ راجہ، انہوں نے ایک ایسے آدمی کو arrest کیا ہے جو کہ ایک غریب آدمی ہے اور blind ہے۔ نہ تو وہ سرکاری افسر ہے' نہ وہ کوئی بزنس مین ہے' نہ وہ کوئی سیاست دان ہے اور وہ بیچارہ جیل میں سڑ رہا ہے اور اس کے پاس تو اتنے پیسے بھی نہیں کہ وہ اپنے لئے ایک کمبل ہی خرید سکے۔ لوگ اس کے لئے چندہ جمع کرتے ہیں اور اس کو کمبل اور جوتے provide کر رہے ہیں۔ اگر NAB اس قسم کے لوگوں کو بھی arrest کر رہی ہے جو اندھے' لولے' کانے اور لنگڑے ہیں کیونکہ ان کے پاس جتنے لوگ موجود تھے وہ تو مشیر وزیر اور گورنر بن گئے اور اب بےچارے جو اندھے رہ گئے ہیں ان کو arrest کر کے ان پر مقدمات چلائے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،میں جناب وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ To look into it

وزیر قانون و پارلیمانی امور ،جناب والا! یہ ہمارے متعلقہ نہیں ہے' غیر متعلقہ بات ہے' پنجاب گورنمنٹ سے متعلقہ بات نہیں ہے پنجاب گورنمنٹ نے کسی کو arrestنہیں کیا تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ نہ ہی یہ ہمارے متعلقہ ہے اور نہ ہی ہم نے کوئی ایسی بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،چلیں' ٹھیک ہے۔

راجہ ریاض احمد ،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،فرمائیں۔

راجہ ریاض احمد ،آج آپ نے مجھے بڑی جلدی ٹائم دے دیا ہے اس پر میں آپ کا مشکور ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،میں تو ہمیشہ آپ کو ٹائم دیتا ہوں لیکن آپ ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ آپ ہمیں ٹائم نہیں دیتے۔

راجہ ریاض احمد ،جناب والا! اس وقت صوبہ پنجاب کا ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے جس کی طرف میں آپ کی' راجہ بشارت صاحب کی اور سارے ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ صوبہ پنجاب میں شوگر ملوں نے ابھی تک کاشت کاروں کو پچھلے سال کی رقم بھی ادا نہیں کی۔ میرے اپنے پیسے بھی شوگر مل نے ابھی تک نہیں دیئے اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ شوگر ملیں 15 تاریخ کو چلنی تھیں لیکن شوگر مل والوں نے سازش کر کے ایسا نہیں کیا۔(قطع کلامیاں)

جناب والا! میں یہ ایسا مسئلہ اٹھا رہا ہوں جو پورے صوبہ پنجاب کے کاشت کاروں کا مسئلہ ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر ،اس کے لئے آپ اپنا ایک سوال داخل کریں۔

راجہ ریاض احمد ،جناب والا! سوال کو کون پوچھتا ہے؟ یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور آپ تو زمیندار ہیں مجھے اس پر بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب والا! اس وقت پنجاب میں گنے کی فصل تیار ہے اور شوگر ملز والوں نے سازش کی ہے اور شوگر ملیں نہیں چلا رہے جس سے غریب کاشت کار کا قتل ہو رہا ہے۔ میں اس بات پر کہ جو شوگر ملیں نہیں چل رہیں اس پر اکیلا واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر راجہ ریاض احمد اکیلے ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اب تحاریک استحقاق کو شروع کرتا ہوں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں کل سے جناب سے ٹائم مانگ رہا ہوں۔ کل بھی جناب نے یہی attitude رکھا تھا۔ یہ بڑی زیادتی ہے اور I will not sit down

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین جناب مشتاق احمد کیانی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! میں کل سے بات کرنا چاہ رہا ہوں اور کل سے مجھے اس چیز سے ٹائم نہیں دیا جا رہا۔ That is very wrong

جناب چیئرمین: پلیز۔

رانا مشہود احمد خان: سب سے پہلے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے راجہ صاحب باہر گئے ہیں ان کو بلایا جائے۔

جناب چیئرمین: چلیں بلا لیتے ہیں۔ آپ فرمائیں۔

رانا مشہود احمد خان: دوسری بات جناب والا یہ ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: ایک وقت میں ایک آدمی بولے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں ایک بات point out کرنا چاہوں گا کہ جناب جب اس کرسی پر بیٹھتے ہیں تو صرف front benches کو نہ دیکھا کریں۔ بلکہ back benches پر بھی ممبران پنجاب اسمبلی ہی بیٹھے ہیں' ان کا بھی اتنا ہی right ہے اور کل سے میں اس بات کو نوٹ کر رہا ہوں کہ کل سے پورا دن ہم یہ دیکھتے رہے کہ آپ پیچھے بھی دیکھیں لیکن سارا وقت front benches کو دیا گیا۔

جناب چیئرمین: Noted for compliance بہت بہت شکریہ۔ رانا ثناء اللہ خان کی تحریک استحقاق ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

داتا دربار کے لئے تشکیل کردہ کمیٹی کی خوردبُرد

رانا مشہود احمد خان: جناب والا! میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: ابھی ختم نہیں ہوئی۔ فرمائیں۔

رانا مشہود احمد خان: میں جو پوائنٹ آف آرڈر raise کرنا چاہتا تھا' وزیر اوقاف اس سے پہلے ہی دوڑ گئے ہیں' لگتا ہے کہ سوالات سے ان کو پہلے ہی چڑ چڑھ رہی تھی۔ بات یہ ہے کہ ایک اخبار میں تین دن پہلے یہ خبر چھپی ہے اور یہ پارلیمانی سیکرٹری اوقاف کے حوالے سے ہے۔ اب چونکہ وزیر اوقاف تو بیٹھے نہیں' میں وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کا جواب دے دیں۔ تین دن پہلے کی یہ خبر تھی کہ داتا دربار کی جو کمیٹی بنی ہوئی ہے اس نے بے تحاشا embezzlement کی ہے اور وہاں پر نہ کوئی انتظام ہے اور نہ کوئی انصرام ہے۔ یہ خبر بھی پارلیمانی سیکرٹری اوقاف کے حوالے سے آئی ہے تو اس پر میں وضاحت بھی چاہوں گا اور اس کا جواب بھی چاہوں گا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ تحریک استحقاق نمبر 102۔

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب فرمائیں' ورنہ یہ پوائنٹ آف آرڈر تو چلتے رہیں گے کام بھی ختم نہیں ہو گا۔ پہلے آپ رانا صاحب کو بولنے دیں اس کے بعد آپ جو مرضی کہئے گا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! پہلے اس بات کا جواب تو آ لینے دیں۔ یہ بڑی اہم بات ہے۔

جناب چیئرمین: وہ نوٹ ہو گئی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! نوٹ کرنے کی بات نہیں ہے That is very important issue۔ داتا دربار لاہور کا سب سے بڑا دربار ہے۔

مل مالکان کے باہمی اتحاد سے ملوں کی بندش

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: کس بات پر پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

چودھری اصغر علی گجر: آپ مجھے اجازت دیں تو میں بتا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: فرمائیے!

چودھری اصغر علی گجر: جناب والا! راجہ صاحب نے جو اس سے پہلے بات کی ہے اس کے متعلق میں بھی آپ کی وساطت سے یہ بات وزیر قانون اور تمام وزراء کو بتانا چاہتا ہوں کہ معاملہ جو اٹھایا گیا تھا اسے مذاق میں اڑایا گیا ہے۔ یہ اتنا اہم معاملہ ہے جس پر لڑائیاں ہوں گی، جھگڑے ہوں گے، پرچے ہوں گے، لوگ جیلوں میں جائیں گے۔ اس وقت کماد کی فصل پنجاب میں یعنی bumper crop ہے اور مل والوں نے آپس میں اتحاد کر کے ملیں بند کر رکھی ہیں اور جب یہ چلائیں گے تو یہ -/40 روپے من کی بجائے -/18 روپے من purchase کریں گے اور جس سے زمیندار بالکل crush ہو جائے گا۔ پھر احتجاج ہوں گے۔ lawlessness ہو گی۔ اس معاملے کو آپ سنجیدگی سے لیں۔ آپ کی وساطت سے میں وزیر قانون سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس کا ضرور جواب دیں اور اس کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی بات سوچیں اور way out نکالیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ بالکل جواب دیں گے اور ٹھیک وقت پر دیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: آپ کس پر بولنا چاہتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! 70 فیصد rural areas کے لوگ جو یہاں elect ہو کر آئے ہیں ان کی بے حسی کو آپ چھوڑیں۔ زمیندار کی بے حسی کو آپ چھوڑ دیں۔ راجہ ریاض نے بڑا اہم issue raise کیا ہے کہ industrialists کی یہ monopoly ہے۔ دوسری طرف چھوٹے چھوٹے کاشتکار ہیں' اسی میں ان کی survival ہے۔ آپ categorically پوچھیں۔ آپ نے اسے lightly لے لیا ہے۔ یہ جناب آپ کی اٹر فورس کی بحالین نہیں ہے This is a House آپ بھی ماشاء اللہ منتخب ہو کر آئے ہیں۔

MR CHAIRMAN: Please remain within the limit. Nothing to do with Air Force

آپ کچھ فرمائیں گے؟ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ بلاشبہ جو مسئلہ یہاں پر اٹھایا گیا ہے وہ پنجاب کے زمینداروں کے مفاد کا مسئلہ ہے اور میں اپنے بھائیوں سے یہ عرض کروں گا کہ وہ مہربانی فرمائیں' تھوڑا سا وقت نکالیں' وزیر خوراک کے ساتھ بیٹھیں۔ ان کے نوٹس میں لائیں تاکہ اس معاملے پر کوئی پیش رفت ہو سکے۔ میں بھی وزیر خوراک کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آج ہی آپ ان کے ساتھ بیٹھیں اور اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں۔

MR CHAIRMAN: Rana shaib, Are you satisfied?

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! ان کی جائز بات ہے۔ Minister Food should have taken suo moto notice کہ یہ issue ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ہمارے توجہ دلانے کے بعد ابھی آج ہی یہاں پر بیٹھ جائیں اور اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب چیئرمین! میرا بہت اہم سوال ہے۔

جناب چیئرمین، آپ بہت بول چکے ہیں۔ آپ کو دوبارہ موقع دیا جائے گا۔

رانا مشہود احمد خان، جناب چیئرمین! آج اوقاف کا دن تھا۔ منسٹر صاحب بیٹھے نہیں وہ نکل گئے ہیں۔ اس کا جواب آنا چاہئے تھا۔

جناب چیئرمین، آپ نے کیا بات کرنی ہے۔ آپ کا کیا point ہے؟

رانا مشہود احمد خان، میرا point یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری اوقاف کے حوالے سے اخبارات میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ داتا دربار کے اندر embezzlements ہو رہی ہیں اور وہاں پر کوئی انتظام و انصرام نہیں ہے۔ منسٹر صاحب بیٹھے نہیں ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہیں وہ یہاں پر جواب دے دیں کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے اور اس چیز کا ہمیں بھی پتا چلے کہ جس کی وجہ سے انہیں اخبار میں کہنا پڑ گیا ہے۔

جناب چیئرمین، اس وقت یہ جواب دینے کا موقع نہیں ہے۔ انہوں نے آپ کا point نوٹ کر لیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری اوقاف: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جس دن میرا نوٹیفکیشن ہوا تو راجہ صاحب سے بھی میری بات ہوئی تھی۔ میں نے کہا کہ اس محکمے میں کرپشن ہے۔ میرا دفتر داتا کمپلکس میں ہے' جیسے ہر محکمے میں تھوڑی بہت کرپشن ہوتی ہے تو وہاں پہ میں نے نوٹ کیا کہ نور صاحب سٹور کیپر نے دربار کے لئے نذرانہ دینے والوں کا ایک رجسٹر بنایا ہوا تھا جس میں وہ ایک پاؤ کی مرغی اور تین کلو کا بکرا لکھتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ جو بھی نذرانہ دینے آتا ہے وہ ایک پاؤ کی مرغی نہیں لے کر آتا' کلو ڈیڑھ کلو کی مرغی لے کر آتا ہے اور نذرانہ کے لئے جو بکرا لے کر آتا ہے وہ بھی کوئی تین کلو کا نہیں ہوتا۔ میں نے اس کی چھان بین کی' پھر میں نے اوقاف والوں سے بات کی تو انہوں نے اسے suspend کیا' اس کو ٹرانسفر کیا اور اس کے خلاف ایکشن لیا ہے۔ اس کے علاوہ ادھر نیلوفر نامی ایک خادمہ تھی' اس نے بھی جیب تراشنے کے لئے کچھ عورتیں رکھی ہوئی تھیں۔ اس کے خلاف بھی ایکشن لیا گیا ہے اور اس کے خلاف ایف۔آئی۔آر درج ہوئی ہے۔ میں نے وزیراعلیٰ صاحب سے بھی بات کی' انہوں نے کہا کہ آپ بہت اچھا کر رہے ہیں اور آپ یہ کام کریں۔ میں چودھری صاحب کے حکم سے یہ کام کر رہا ہوں اور کرتا رہوں گا اور میں کرپٹ لوگوں کے خلاف ایکشن ضرور لوں گا' چاہے میں اس سیٹ پر رہوں یا نہ رہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ تحریک استحقاق نمبر 102۔ رانا صاحب! شروع کریں۔

رکن اسمبلی کے گھر داخل ہو کر زدو کوب کرنا

رانا ثناء اللہ خان، شکریہ' جناب چیئرمین۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی تحریک استحقاق پڑھوں' میں پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے ایک انتہائی افسوس ناک واقعے کی طرف آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز رکن شیخ اعجاز احمد صاحب' جن کا تعلق فیصل آباد سے ہے گزشتہ دنوں چار آدمی شام کے وقت ان کے گھر کے اندر گھس گئے جن میں سے دو کی انہوں نے شناخت بھی کی۔ ان چاروں آدمیوں نے اعجاز صاحب کو زد و کوب کیا جس کی وجہ سے ان کے چہرے اور باقی جسم پر ضربات آئیں اور انہیں چہرے کا fracture ہے اور وہ اس وقت تک ہسپتال میں admit ہیں۔ ان کی شکایت پر ایف۔ آئی۔ آر نمبر 926 تھانہ غلام محمد آباد میں درج ہو چکی ہے۔ اسی دن لاء منسٹر صاحب سے بھی میری فون پر بات ہوئی تھی تو مقامی انتظامیہ نے کیس رجسٹرڈ کیا اور انہوں نے اس بات کی یقین دہانی کروائی تھی کہ ہم چار روز کے اندر اندر ملزمان کو گرفتار کرلیں گے لیکن ابھی تک وہ دونوں نامزد ملزمان جن کے پتاجات' ولدیت' سکونت حتیٰ کہ ہر چیز ایف۔ آئی۔ آر میں درج ہے' ابھی تک وہ ملزمان گرفتار نہیں ہوئے۔ ہماری پارلیمانی پارٹی میٹنگ میں اس واقعے کی مذمت کی گئی ہے اور میں وزیر قانون اور اس ایوان سے بھی یہ چاہوں گا کہ اس بہیمانہ اور انتہائی غلط واقعے کی مذمت بھی کی جائے اور لاء منسٹر ایوان میں اس بات کی یقین دہانی کروائیں کہ یہ ملزمان کب تک پکڑے جائیں گے؟ انہیں فوری طور پر گرفتار ہونا چاہئے۔

MR CHAIRMAN: Hon'able Law Minister please

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! اس سلسلے میں گزارش ہے کہ یہ درست بات ہے کہ آج سے چند دن پہلے رانا ثناء اللہ صاحب سے میری بات ہوئی تھی اور اس سلسلے میں مقامی انتظامیہ سے بھی میری بات ہوئی تھی۔ جہاں تک اس واقعے کا تعلق ہے معزز رکن صوبائی اسمبلی پر جو حملہ ہوا ہے اس سلسلے میں درج کروائی گئی ایف۔ آئی۔ آر میں ایک ان کی اپنی جماعت کے ایم۔ این۔ اے نامزد ہیں اور ان کے علاوہ کچھ دوسرے ملزمان ہیں۔ ان میں سے ایک ملزم کو گرفتار کیا جا چکا ہے باقی ملزمان کی گرفتاری کے لئے پولیس کوشش کر رہی ہے۔ میں یہاں پر عرض یہ کرنا چاہوں گا کہ میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا تھا چونکہ ان کی اپنی جماعت کا معاملہ ہے۔ ان کی

اپنی جماعت کے ایک انتہائی سینئر رکن ایم۔این۔اے کو بھی نامزد کیا گیا ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ آج کل قومی اسمبلی کا اجلاس بھی شروع ہے اس دوران ان کے خلاف کارروائی نہیں ہوسکتی لیکن اس کے باوجود میں اپنے محترم بھائی رانا ثناء اللہ صاحب کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ممبران اسمبلی کے علاوہ جو ملزمان اس میں نامزد ہیں ان کی گرفتاری کے لئے کوشش کی جارہی ہے اور پولیس تفتیش کر رہی ہے اور اگر اس میں یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ممبر قومی اسمبلی بھی اس میں ملوث ہیں اور ان کا role ثابت ہو جاتا ہے تو پھر بھی انشاء اللہ تعالیٰ کارروائی کی جائے گی اور میں انشاء اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر اعجاز صاحب سے بھی بات کروں گا اور مقامی پولیس سے بھی دوبارہ اس سلسلے میں بات کرکے معزز رکن کی خدمت میں عرض کروں گا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! لاء منسٹر صاحب اس معاملے کو دوسری طرف لے کر چلے گئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جو ملزمان ان کے گھر میں داخل ہوئے، جنہوں نے انہیں مضروب کیا ان کے نام درج ہیں، ایک کا نام عامر ہے اور دوسرے کا نام ثاقب ہے ان کی ولدیت مع سکونت درج ہے۔ جہاں تک ایم۔این۔اے صاحب کا تعلق ہے، complainant کا یہ موقف ہے کہ جن ملزمان نے مضروب کیا ہے اس میں ان کی ایماء ہو سکتی ہے۔ جب ملزمان سامنے آئیں گے تو پتا چل جائے گا کہ انہوں نے خود کیا ہے یا انہوں نے ان کے ایماء سے کیا ہے لیکن ہم تو یہ کہتے ہیں کہ نامزد ملزمان، جنہوں نے ان کے گھر میں داخل ہو کر انہیں مضروب کیا ہے کم از کم انہیں تو گرفتار کیا جائے۔ اس واقعے کو آج تقریباً سات دن ہو گئے ہیں تو ابھی تک اس سلسلے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: گورنمنٹ ان کی گرفتاری کی پوری کوشش کر رہی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں اس معاملے کو کسی طرف نہ لے کر گیا ہوں اور نہ ہی لے کر جانا چاہتا ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی اپنی جماعت کا معاملہ ہے۔ ایم۔پی۔اے صاحب نے خود یہ بیان دیا ہے کہ ہماری جماعت کے راجہ نادر پرویز ایم۔این۔اے نے مجھ پر حملہ کروایا ہے۔ وہ ایف۔آئی۔آر میں نامزد ہیں۔ اس کا تعلق ان کی اپنی جماعت نواز لیگ سے ہے۔ میں ان تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا تھا۔ یہ ان کی اپنی جماعت کا معاملہ ہے ہم اسے politicize نہیں

کرنا چاہتے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! جماعت کا کون سا معاملہ ہے' جو ملزمان ان کے گھر میں داخل ہوئے ہیں یہ انہیں گرفتار کریں گے؟ آپ یہ فرمارہے ہیں کہ وہاں پر کوشش ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! میرے خیال میں ان کا بڑا satisfactory جواب ہے۔ وہ اب اس سے زیادہ کیا کر سکتے ہیں؟ ایک ہفتے میں کچھ ملزمان پکڑے گئے ہیں باقیوں کو بھی پکڑنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! ایک ہفتے میں کوئی ملزم نہیں پکڑا گیا۔ آپ فرمارہے ہیں کہ کوششیں ہو رہی ہیں۔ فیصل آباد سے تو ہم آئے ہیں۔ وہاں پر کوئی کوششیں نہیں ہو رہیں۔

جناب چیئرمین، آپ ہر وقت ان کے پاس تھوڑے بیٹھے ہوتے ہیں۔ ایک چھوٹی سی بات کو آپ اتنا لمبا کر دیتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! مجھے اس بات پر اعتراض ہے کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک چھوٹی سی بات ہے۔ بات یہ ہے کہ وہاں پر آج چیف منسٹر صاحب نے جانا تھا۔ مقامی انتظامیہ پانچ دن سے اسی کام میں لگی ہوئی ہے' وہاں پر ڈکیتیاں ہو رہی ہیں' وہاں پر قتل ہو رہے ہیں' وہاں پر لوگوں کو جان و مال کا تحفظ نہیں ہے انتظامیہ اس کام میں لگی ہوئی ہے۔ میں نے خود ڈی پی او سے رابطہ کیا تو اس نے کہا کہ میں تو وہاں جا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، جب آپ کی حکومت ہوتی تھی تو پھر آپ کیا کرتے تھے؟

رانا ثناء اللہ خان، وہ تو ان انتظامات پر لگے ہوئے ہیں۔ اس بارے میں کیا کوشش ہو رہی ہے؟

جناب چیئرمین، یہ irrelevant باتیں ہیں۔ یہ ہر حکومت میں ہوتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، اگر یہ irrelevant ہیں تو جناب وزیر قانون اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ انھیں دو دن چاہئیں' تین دن چاہئیں۔ یہ بتائیں کب تک ملزمان گرفتار ہوں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب چیئرمین! میں انھیں یقین دلاتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ صاحب نے یہاں پر ایک مسئلہ اٹھایا' ان کے مسئلہ اٹھانے پر میں یہ یقین دہانی کرا رہا ہوں کہ ہم آج ہی وکالتی

حکومت سے بھی اس بات کا تحرک ان کے مطالبے پر کریں گے کہ راجہ نادر پرویز کی گرفتاری ہو اور دوسرے ملزمان کی گرفتاری کے لئے بھی انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کی جائے گی۔ میں اس لئے statement دے رہا ہوں کہ its come into the press

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ رانا صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں جس کا یہ ٹائم ہے۔ (قطع کلامیاں)

راجہ ریاض احمد: آپ رولنگ دیں کہ میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں کر سکتا۔

جناب چیئرمین! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ابھی میں نے ایک بہت اہم مسئلہ اٹھایا تھا تو اس وقت وزیر خوراک یہاں تشریف فرما نہیں تھے۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ وزیر خوراک یہاں پر پورے ایوان میں بتا دیں کہ فلاں تاریخ کو شوگر ملیں چلیں گی' یہ تاریخ بتا دیں'

چودھری اصغر علی گجر: جناب چیئرمین! اب وزیر خوراک صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ معاملہ یہ ہے کہ ہم یہ بات کر رہے تھے کہ گنے کی فصل پورے پنجاب کے اندر bumper crop ہے۔ ان کی فی ایکڑ اوسط بہت زیادہ ہے۔ ہم یہ گزارش کر رہے تھے کہ اس وقت پورے پنجاب کے اندر شوگر مل کے مالکان نے ایک مشورہ کر کے شوگر ملوں کو بند کر رکھا ہے اور وہ شوگر ملوں کو آخری وقت میں جا کر چلائیں گے۔ اس سے یہ ہو گا کہ گنے کا رش پڑے گا' اس میں ایک ٹھیکیداری نظام آنے کا اور ٹھیکیدار گنے کو اٹھارہ روپے من خریدیں گے اور دو روپے کا منافع لے کر بیس روپے من ملوں کے اندر دیں گے اور جس زمیندار نے محنت کی ہے' کھاد ڈالی ہے اور سب کچھ کیا ہے اس کو گنے کا صحیح ریٹ نہیں ملے گا۔ چونکہ ٹائم کم ہو گا اور فصل زیادہ ہے جس سے فصل crush نہیں ہو سکے گی۔ اس وقت کیا ہو گا' lawlessness ہو گی' ہڑتالیں ہوں گی' ٹریکٹروں کو روکا جائے گا' زمیندار لڑیں گے' انتظامیہ سے مڈھ بھیڑ ہو گی' پرچے ہوں گے' لوگ اندر جائیں گے' میری یہ بات نوٹ کر لیں کہ ایسا لازمی ہو گا اور اگر ایسا ہوا تو حکومت اس کی ذمہ دار ہو گی۔

جناب چیئرمین: چودھری اقبال صاحب!

وزیر خوراک ، جناب سپیکر! میرے بھائی کے خدشات اپنی جگہ ہیں لیکن ایسی صورت حال نہیں ہے۔ گزارش یہ ہے کہ حکومت بڑی باخبر ہے اور حکومت کو پوری آگاہی ہے اور حکومت اس پر لگی ہوئی ہے۔ میں تھوڑی سی کاوشیں بتانا چاہوں گا اور آپ سے پانچ منٹ لوں گا۔

جناب سپیکر! جب یہ مسئلہ آیا تو آج سے ایک مہینہ پہلے فیڈرل گورنمنٹ نے وزیر خزانہ شوکت عزیز صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی۔ وہاں پر شوگر ملوں کی ایسوسی ایشن گئی اور کسانوں کی ایسوسی ایشن بھی گئی۔ ان کی آپس میں بات چیت بھی کروائی گئی۔ شوگر مل والوں نے اپنے معاملات پیش کئے کہ ہمیں شوگر بیچنے میں دقت آ رہی ہے اور اس کی disposal نہیں ہو رہی' وہ export نہیں ہو رہی۔ local consumption سے زیادہ ہے' آپ ہمیں export کا معاملہ کروا کر دیں تاکہ ہمارے پاس پیسے ہوں اور ہم کسانوں کو دے سکیں اور اگلے سیزن میں ہم ملیں چلا سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر فیڈرل گورنمنٹ نے بڑی مہربانی سے ان کو کہا کہ آپ کے پاس جو فاضل شوگر ہے تو وہ گورنمنٹ خود خرید لے گی اور اپنے Exchequer سے آپ کو پیسے دے گی' آپ نہ گھبرائیں۔ آپ شوگر ملیں وقت پر چلائیں۔ آپ کو جو دقت ہے وہ disposal نہ ہونا ہے۔ اس کے لئے فیڈرل گورنمنٹ ذمہ دار ہوگی۔ اس میں area difference یہ ہے کہ کیا شوگر ملوں کی پوری کی پوری فاضل چینی خریدنے کے لئے حکومت پاکستان تیار ہے یا نہیں؟ انھوں نے ایک لاکھ میٹرک ٹن کی offer کی ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ تھوڑی ہے' آپ زیادہ خریدیں تاکہ ہمیں آسانی پیدا ہو اور ہم کسانوں کو پیسے دیں اور اگلے سیزن کے لئے ملیں چلا سکیں۔ اس area difference کو دور کرنے کے لئے پرائم منسٹر صاحب اس میں پوری دلچسپی رکھتے ہیں' انھوں نے میٹنگ بلائی ہوئی ہے اور ہمارے فیڈرل منسٹر صاحب سے میں خود مل کر آیا ہوں' انھوں نے بھی ایک میٹنگ بلائی ہوئی ہے۔ وہ بھی اس پر پوری طرح اپنا کام کر رہی ہے۔ اس پر فیڈرل گورنمنٹ اور صوبائی گورنمنٹ بھی لگی ہوئی ہے چونکہ ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ اگر نومبر میں گندم بونے میں ایک دن آگے چلا جاتا ہے تو پیداوار میں ایک من فی ایکڑ فرق پڑتا ہے تو ہم گندم کے بارے میں پوری طرح فکر مند ہیں تاکہ گنے کی disposal ہو' گنا crush ہو تاکہ گندم بھی فروخت کی جا سکے۔ اس لئے پوری حکومت اس سے آگاہ ہے اور پوری طرح کاوشیں ہو رہی ہیں اور مجھ سے اوپر کے level پر ہو رہی ہیں۔ میں اپنے فاضل دوستوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہم اس مسئلے سے

پوری طرح باخبر ہیں اور ان کی جو فکر مندی ہے' میں اس کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ جو بات میرے فاضل دوست چودھری اصغر صاحب نے کی ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو جائے گی' یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا یہ ان کی اپنی اختراع ہے' اگر یہ نہیں کروائیں گے تو صوبے میں ایسا نہیں ہو گا۔ یہ اس طرح کے معاملات کو لے کر نہیں چلیں گے تو ایسا نہیں ہو گا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ اس طرح کی صورتحال ہم انشاء اللہ پیدا نہیں ہونے دیں گے اور نہ پیدا ہو گی۔ شکریہ

چودھری اصغر علی گجر: میں اس پر گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: پہلے رانا مشہود صاحب کو بولنے دیں' وہ پہلے ہی مجھ سے ناراض لگتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ مجھے لگ رہا ہے کہ جناب کو شاید بلڈ پریشر کی problem ہے۔ اگر آئندہ کے لئے اس کرسی پر بیٹھا کریں تو۔۔۔

جناب چیئرمین: کیا آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں یا میرا بلڈ پریشر چیک کرنا چاہتے ہیں؟

رانا مشہود احمد خان: I am on a point of order. Sir, this is not the way of addressing the hon'ble members اگر آپ کو اس کرسی پر بٹھایا گیا ہے تو I am really offended ہم یہاں بات کرنے کے لئے بیٹھے ہیں اور اس چیئر پر جو بیٹھتا ہے' وہ custodian of the House ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: اگر آپ زبردستی کھڑے ہو کر بات کر رہے ہیں۔۔۔

رانا مشہود احمد خان: میں جو بات کر رہا ہوں کہ آپ کا This way of talking is not right.

MR CHAIRMAN: You should not speak this way, your self You should know your self how to address the Chair. But I am just requesting you please sit down. If you are something relevant you will be permitted to talk, why not.

اگر کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہے' بات ہے تو کریں۔ جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! آپ chair کر رہے ہیں۔ آپ rule of business منگوا کر اپنے سامنے رکھ لیں کہ سپیکر کے conduct کو اس طرح سے زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ آپ اس وقت

سپیکر ہیں۔

جناب چیئرمین، بالکل۔ I know that

وزیر خوراک، آپ ایوان کے custodian ہیں۔ سپیکر سے اس طرح بات کرنا rules کے خلاف ہے۔ اگر کوئی اور آدمی کرتا تو شاید ہم object نہ کرتے لیکن ایک وکیل ہو کر اس طرح کی گفتگو ایوان کے اندر کرے یہ unprecedented ہے۔

رانا مشہود احمد خان، یہ بھی دیکھیں کہ ممبر سے سپیکر نے کیسے بات کرنی ہے؟ بات صرف یہ ہے کہ ہم ایوان کو چلانا چاہتے ہیں۔ بات اتنی سی ہے کہ ایوان کو چلانے کے لئے آپ کو بھی تحمل مزاجی کا مظاہرہ کرنا چاہئے جو آپ نے بیٹھتے ہی ساتھ نہیں دیا۔ ہم خود چاہتے ہیں کہ ایوان اچھے طریقے سے چلے اور میں آپ کی بڑی عزت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھئے۔ اگر کوئی بات ہے that is finish آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

رانا مشہود احمد خان، مجھے آپ سے جو شکایت ہے وہ میں نے آپ کو بتائی ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کی شکایت نوٹ کر لی گئی ہے۔

رانا مشہود احمد خان، مہربانی۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! انھوں نے کچھ باتیں کر دی ہیں۔ میں ان کو مزید محتاط کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے آپ میں اتنے بھولے نہ رہیں کہ ایسا نہیں ہوا۔

پہلی بات یہ ہے کہ گورنمنٹ نے بالکل نالائقی کا ثبوت دیا ہے کیونکہ ستمبر میں گنے کی فصل کٹنی چاہئے تھی' اکتوبر ہو گیا ہے' اکتوبر گزر گیا ہے اور یہ باتیں اب کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہم باتیں کر رہے ہیں' high level پر بات ہو رہی ہے۔ انھوں نے سب سے بڑی کوتاہی یہ کی ہے کہ ستمبر میں جو فصل کٹنی چاہئے تھی۔ وہ اکتوبر تک نہیں کٹی اس سے ملوں کو بھی اور زمیندار کو بھی نقصان ہو گا۔

دوسری بات یہ کہتے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال وہ نہیں ہو گی۔ مجھے یہ بتائیں کہ لاء اینڈ آرڈر کو کون کنٹرول کرے گا' یہ وہاں پر آئیں گے۔ اس سے پہلے کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں کہ

زمینداروں کے خلاف پرچے ہوئے ہیں اور تیس تیس زمیندار ایک دن کے اندر جیلوں میں گئے ہیں۔ کیا وہ اس لئے زمیندار ہیں کہ انھیں اٹھا کر جیلوں میں پھینک دیا جائے؟ اگر آپ کام نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین، you have make your point وہ آپ کو جواب دیں گے۔

چودھری اصغر علی گجر، ستمبر میں فصل کو کٹنا چاہئے' ملیں چلنی چاہئیں' اکتوبر کے مہینے میں ملیں نہیں چل رہیں۔ کیا یہ نومبر میں ملیں چلائیں گے اور مارچ میں یہ بند کر دیں گے؟ یہ چالیس روپے کی بجائے اٹھارہ روپے من خریدیں گے۔ ان سے کوئی کام تو ہوتا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ وہ جواب دیں گے۔ جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک، میرے خیال میں میرے بھائی کو گنے کی فصل کے بارے میں زیادہ علم نہیں ہے۔ وہ جماعت اسلامی کے معاملات میں زیادہ ملوث رہتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میں بات گنے کی کر رہا ہوں' جماعت اسلامی کی بات نہیں کر رہا۔ اس طرح نہ کریں۔ ہمیں بھی بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین، آپ بات سننے کا حوصلہ بھی رکھیں۔ آپ نے بات کر لی ہے۔ ان کو جواب دینے دیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔

Don't make fun of the chair. Please sit down. Let's become serious about this business. Is this way you are going to address the chairman? I think there is something wrong with you.

کوئی بھی آدمی اس کرسی پر بیٹھ جائے' اس کی عزت کرنا آپ کا فرض ہے۔ آپ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔

You are addressing a General. I think you should not. Please sit down. Let the Minister for Food!

وزیر خوراک، جناب چیئرمین! میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ میرے بھائی ویسے ہی ناراض ہو گئے ہیں' میں چودھری اصغر صاحب کا بڑا احترام کرتا ہوں۔ میرا ان کی دل آزاری کرنے کا مقصد نہیں

تھا۔ میں نے ویسے گنے کے بارے میں بات کی ہے کہ ان دنوں میں جو گنا ابھی شروع ہوا ہے اس میں کاشت کار بھائی اصل دنوں میں گنا مل کو دیتے ہی نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ فلور مل کے ایک مالک یہاں بیٹھے ہیں۔ آپ ان سے بھی پتا کر سکتے ہیں کہ ایسا کوئی precedent ابھی تک نہیں ہے۔ شکرگڑھ شوگر مل جو جھنگ میں ہے وہ 2 نومبر سے چلا رہے ہیں اور انہوں نے اعلان کیا ہے۔ اس لئے ایسی کوئی بات ہی نہیں ہے جس کے متعلق یہ باتیں کر رہے ہیں۔ میں نے پوری تفصیل بتائی ہے کہ ہم اس پر پوری طرح کام کر رہے ہیں، ہمیں ان سے بھی زیادہ فکر ہے۔ میں نے ان کا شکریہ بھی ادا کیا ہے کہ آپ نے ایک مسئلے کی طرف نشاندہی کی ہے اور کوئی تحریک التوائے کار نہیں ہے اور ہم نے بھی کھلے دل سے اس کا جواب دیا ہے۔ میرے بھائی ایسے ہی ناراض ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، اگر کوئی خدشات ہیں تو آپ پلیز ان کو چیمبر میں مل لیں۔ Let's resolve this issue once for all. رانا صاحب! آپ نے اپنی تحریک پڑھنی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، آپ پلیز تشریف رکھیں۔ اس تحریک کے پڑھنے کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

تحاریک استحقاق

تحریک التوائے کار نمبر 10 کا غلط جواب

رانا ثناء اللہ خان، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 22۔فروری 2003 کے اجلاس میں میری تحریک التوائے کار نمبر 10 پیش ہوئی۔ اس تحریک میں اٹھائے گئے معاملے کی وضاحت میں ایک Memo No 8899/PA مورخہ 24۔ جولائی 2000 کا حوالہ دیا گیا تھا جس کے جواب میں وزیر تعلیم نے فرمایا "رانا صاحب کا بھی اس آفیسر پر بڑا pressure تھا کہ آپ نے یہ غلط merger کیا ہے۔ اس آفیسر نے کہیں بیٹھ کر یہ commit کیا ہے کہ I was under a lot of pressure اور میں نے اس pressure کے تحت لکھا تھا"۔ مجھے اس بارے میں یہ حقیقت باور کروانا ہے کہ متذکرہ چٹھی جس تاریخ کو لکھی گئی اس

تاریخ کو نہ میں رکن صوبائی اسمبلی تھا نہ یہ معزز ایوان موجود تھا تو اس صورت میں pressure کیسا؟ یقیناً محترم وزیر تعلیم نے وہی کہا جو محکمہ نے انہیں brief کیا لیکن افسوس کہ محکمے نے اپنی غلطی کی بذریعہ تحریک التوائے کار نشان دہی ہونے کے بعد اسے تسلیم کرنے اور اس کی درستی کرنے کی بجائے معاملے کو scandalize کرنے کی کوشش کی اور اس معزز ایوان اور متعلقہ وزیر کو ایک بے بنیاد اور خلاف حقائق موقف پیش کر دیا' اس معزز ایوان میں محکمانہ کارکردگی سے متعلق اٹھائے جانے والے معاملات پر غلط جواب دینا' مبہم اور سازشی موقف اختیار کرنا اور اس مسئلے کی غلطی کی نشان دہی کرنے والے صوبائی اسمبلی کو ہی اس کا ذمہ دار ٹھہرا دینا ایسا خطرناک رجحان ہے جسے اگر چیک نہ کیا گیا تو اس کے انتہائی مضر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ متذکرہ واقعے کی درج صورتحال سے نہ صرف میرا بلکہ متعلقہ وزیر اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین! یہ تمام بات ریکارڈ سے متعلقہ ہے اور یہ اس دن کی کارروائی میں ساری چیزیں درج ہیں۔ جیسا میں نے اس تحریک میں لکھا ہے اسی طرح سے منسٹر موصوف نے جواب دیا اور یہ حقیقت ہے کہ جس دوران انہوں نے کہا کہ ہمارے اوپر pressure تھا اس وقت یہ ایوان موجود نہ تھا اور میں رکن صوبائی اسمبلی نہ تھا اور اس قسم کا کوئی pressure بھی ان کے اوپر نہیں تھا۔ یہ محکمے نے خود ہی پہلے ایک موقف اختیار کیا اور اس کے اوپر دونوں سکول merge ہو گئے۔ اس کے بعد اسی محکمے نے دوبارہ یہ موقف اختیار کیا کہ یہ merger غلط ہوا ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ یہ جو محکمانہ تساہل پسندی ہے کہ موقع پر جا کر صورت حال کا صحیح جائزہ لینے کے بعد اس کی رپورٹ کرنا' اس کے متعلق لکھنا بالکل ناپید ہو گیا ہے۔ دفتر میں بیٹھے ایک دفعہ لکھ دیا کہ یہ بات ٹھیک ہے اور دوسری دفعہ بالکل otherwise بات کو لکھ دیا کہ یہ ٹھیک ہے۔ میں نے کہا تھا کہ اس صورتحال کو چیک کر کے متعلقہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ اس تحریک التواء پر باقاعدہ ایک انکوائری ہوئی ہے' ایڈیشنل سیکرٹری صاحب بھی موقع پر وہاں گئے تھے' وہاں پر verbal کچھ باتیں ہوئی تھیں کہ جو لوگ ذمہ دار ہیں ہم ان کے خلاف ایکشن لیں گے لیکن اس بارے میں کسی قسم کی کوئی کارروائی آج تک نہ ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کے ذریعے اس رجحان کو چیک کرنا اور اس بارے میں ذمہ داری

fix کر کے ایسے لوگوں کو جو غلط بیانی کرتے ہیں سزا دینا اس سے اس ایوان کا استحقاق بلند ہوگا۔ اس بات کی ضرورت ہے جو موجودہ صورت حال پائی جاتی ہے اور میرا خیال ہے کہ وزیر موصوف کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

وزیر تعلیم: جناب چیئرمین! پچھلے اجلاس میں رانا ثناء اللہ صاحب نے ایک تحریک التوائے کار پیش کی جو کہ merger کے بارے میں تھی۔ فیصل آباد میں تینوں سکول ایک ہی احاطے میں کام کر رہے تھے اور گورنمنٹ کی پالیسی سے ان تینوں سکولوں کو ایک ہی سکول میں convert کر دیا گیا۔ رانا صاحب نے یہاں پر ایک چٹھی کا حوالہ دیا تھا کہ وہاں اس اثناء میں ایک افسر نے اس merger کی مخالفت کی۔ ان کی observation بالکل درست تھی۔ ان کے اس system پر اور تحریک التوائے کار پر ہم نے ایک کمیٹی مقرر کی جس کی سربراہی ایڈیشنل سیکرٹری (سکولز) نے کی۔ اس کمیٹی کی findings بھی میرے پاس تحریری موجود ہیں اگر آپ کہیں تو میں پڑھ کر بھی سنا سکتا ہوں لیکن میں یہاں تحریک استحقاق کے حوالے سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا۔ تحریک میں کہا گیا کہ تعلیمی سہولتوں کے فقدان اور طلباء و طالبات کی کم تعداد' سکول کے ادغام یعنی merger کی حکومت پنجاب نے محکمے کی جو پالیسی بنائی اس کے مطابق 167 سکولوں کو دیگر سکولوں میں merge کر دیا گیا۔ یہ بہت اچھی کوشش تھی لیکن محکمہ تعلیم کے مقامی اہلکاروں کی نااہلی' روایتی' سہل پسندی' on the spot معاملات کا جائزہ نہ لینے کی وجہ سے merge ہونے والے سکولوں کو merge کر دیا گیا جن میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول صدر دین فیصل آباد' گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد اور گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 224/RB فیصل آباد ہیں۔ ان کی جو observation تھی انہوں نے اپنی تحریک میں لکھی۔ میں اس انکوائری کا خلاصہ پڑھ کر یہاں پیش کرنا چاہتا ہوں اور اس کے بعد میں mover سے ایک اور گزارش کروں گا۔

خلاصہ انکوائری یہ ہے کہ اس معاملے کے لئے ایڈیشنل سیکرٹری (سکولز) کی سربراہی میں انکوائری کمیٹی جو ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم' ای ڈی او (ایجوکیشن) فیصل آباد' ڈی۔ای۔او' ڈپٹی۔ڈی۔ای۔او ایلیمنٹری (زنانہ) پر مشتمل تھی' مورخہ 8-3-2002 کو سکول کا visit کیا۔ یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ تینوں سکول ایک دوسرے سے متصل ہیں۔ اب بھی تقریباً ایک فٹ اونچی دیوار درمیان میں باقی ہے جہاں تک ان سکولوں کے merger کا فائدہ و نقصان کا تعلق ہے اس سلسلے میں

کمیٹی ممبران سکول کونسل والدین اساتذہ کو ملے' ماسوائے دو اساتذہ کے باقی تمام نے حکومت کے اس اقدام کی بے حد تعریف کی۔ جہاں تک merger de-notify کرانے کی کوشش کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں مقامی ڈائریکٹر نے محکمہ تعلیم کو de-notify کی سفارش کی جسے محکمہ تعلیم نے نامنظور کیا۔ لہذا مقامی ڈائریکٹوریٹ افسران نے جس دباؤ کے تحت بھی یہ لیٹر لکھا محکمے نے قطعی طور پر اس کی منظوری نہ دی۔

جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق کے حوالے سے یہاں پر بات کروں گا۔ رانا صاحب نے جو merger کا حوالہ دیا اس کی درست نشاندہی کی لیکن میں ان سے گزارش کروں گا کہ ہم نے ان کے کہنے پر ایک ہائی پاور کمیٹی بنائی اور انہوں نے ہمیں اپنی findings دیں اور جو افسران اس merger کو خراب کرنے میں involve تھے بقول ان کے جو ان کی اپنی observation تھی' ہم نے ان کے کہنے پر اور ان کی تحریک التوائے کار اور اب تحریک استحقاق کے بعد سختی سے نوٹس لیا اور ان افسروں کے خلاف تادیبی کارروائی initiate کر دی ہے۔ ان تینوں سکولوں کے merger نے ایک unrest پیدا کیا ہے' ان کو ہم وہاں سے remove کر دیں گے۔ میری معزز ممبر صاحب سے گزارش ہوگی کہ اس merger کی خلاف ورزی یا اس کے خلاف بولنے سے ان کا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا۔ میں ان کو commitment دیتا ہوں کہ ایسے افسران جنہوں نے وہاں پر کوئی ایسی خرابی کی ہے ہم ان کو ضرور remove کریں گے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ یہ اس کو press نہ کریں۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب کیا آپ مطمئن ہیں؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ جو افسران اس خرابی کے ذمہ دار ہوں گے تو ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے یا انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم نے initiate کیا ہے اس کے بعد ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔ اب اس میں ہونا یہ ہے کہ یہ یہاں سے لکھ کر بھیجیں گے کہ یہ افسران جنہوں نے کوئی گڑبڑ یا کوئی خرابی کی ہے تو ان کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی کی جائے۔ وہاں پر جو ای۔ڈی۔او (ایجوکیشن) بیٹھے ہیں وہ انہیں واپس لکھ کر بھیجیں گے کہ یہ آپ کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا۔ یہ ضلعی حکومت کا subject ہے اس لئے آپ اس لیٹر کو واپس وصول کر کے فائل میں لگا لیں اور ہمارا grievance اسی طرح سے redress ہونے سے رہ جائے گا۔ اس بارے میں یہ بتائیں کہ یہ کیا طریقہ کار اختیار کریں گے؟ انہوں نے کوئی انکوائری کمیٹی بٹھائی ہے یا

اس کے لئے انہوں نے کیا طریقہ کار اختیار کیا ہے؟ کیونکہ یہ معاملہ وہاں پر کافی دیر سے چل رہا ہے۔ انہوں نے جو بات on the floor of the House فرمائی ہے اس سے پہلے بھی اس طرح کی direction یہ دے چکے ہیں لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: انہوں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: انہوں نے on the floor of the House جو statement دی ہے یہ اس کے متعلق فرمائیں گے کہ یا یہ اسے pend کرلیں یا کوئی تاریخ مقرر کر دیں کہ یہ ایک ہفتہ یا دو تین دن میں اس پر عمل ہو جائے گا۔ آپ کو پتا ہے کہ ضلعی سطح پر کتنے وزیر اعلیٰ یا وزراء کے directive پڑے ہیں' ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ کسی کو کوئی پتا ہی نہیں ہے کہ اختیار کس کا ہے' کس نے کرنا ہے؟ عجیب قسم کی افراتفری ضلعی سطح پر پائی جاتی ہے۔ وزیر موصوف کو چاہئے کہ بات کو clear کریں۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب آپ ان کو مطمئن کر دیں' کوئی ان کو وقت دے دیں' دو ہفتے' تین ہفتے یا ایک ماہ کا وقت دے دیں۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! اس ایوان میں جو بات ہو رہی ہے اور میں نے یہاں پر جو بات کہی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ آپ کے orders سے ہی آج کی کارروائی کے احکامات جاری کئے جائیں گے اور Provincial Parliament remains superior پنجاب حکومت کی پالیسیوں پر ضلعی حکومت کو implements کرنا پڑتا ہے۔ یہ ہمارا ایک administrative set up ہے۔ رانا صاحب نے جن افسران کی نشاندہی کی ہے وہ بھی ایڈمنسٹریٹو کنٹرول کا حصہ ہیں۔ میں انہیں یقین دہانی کراتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کا removal ہو جائے گا لیکن جہاں تک ان کے استحقاق مجروح ہونے کا سوال ہے وہ ہم نہیں ہونے دیں گے لہذا میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ اپنی تحریک کو زیادہ press نہ کریں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آپ اس کو اپنی صوابدید سے تین دن کا یا چاہے دس دن کا وقت دے دیں' اسی سے یہ معاملہ test ہو جائے گا کہ ضلعی سطح پر کیا ہو رہا ہے اور ان کے اختیارات کیا ہیں اور اس کے بعد یہ ایوان میں بتائیں کہ ہم نے اس بارے میں یہ کارروائی کی۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب کیا آپ ان کو time period دیں گے؟

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ ان افسران کو remove کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ یہ dispose of کی جاتی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! آپ اس کو دو تین دن کے لئے pending کر دیں۔

جناب چیئرمین، میں نے اس کو dispose of کر دیا ہے کیونکہ اس میں pend والی کوئی بات رہ ہی نہیں گئی۔ وزیر صاحب نے وہ افسران نکال دیئے ہیں اگر آپ کو پھر کوئی پریشانی ہو تو آپ دوبارہ move کر سکتے ہیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اگر آپ rules کی بات کریں یا جو ہمارا privilege ایکٹ ہے تو وہ بحث ختم ہو گئی ہے۔ ہم نے رانا صاحب کو honour کیا ہے۔ ہم نے ان کی تسلی کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 103 جناب آفتاب احمد خان کی ہے۔

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ تمام ممبرز کو پندرہ پندرہ، بیس بیس دن کے بعد ڈاک مل رہی ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے اسمبلی ہر مہینے لاکھوں روپے ڈاک پر خرچ کر رہی ہے لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ حتیٰ کہ یہاں تک کہ اجلاس کے بارے میں اطلاع جب ہم واپس اپنے گھروں کو جاتے ہیں تو وہاں پہنچنے پر ہمیں یہ ڈاک موصول ہوتی ہے اور سٹینڈنگ کمیٹیوں کے اجلاسوں کے منعقد ہونے کے دس بارہ دن بعد ہمیں اطلاع ملتی ہے جبکہ وہ اجلاس ختم ہو چکے ہوتے ہیں۔ میں نے سیکرٹری اسمبلی کو بھی اس بارے میں inform کیا تھا۔ میری درخواست ہے کہ یا تو اس سلسلے کو ختم کر کے کسی private corrier کو دیا جائے اور جو آدمی اس کا ذمہ دار ہے اس کے خلاف آپ کارروائی کریں۔

جناب چیئرمین، آپ کی شکایت نوٹ کر لی گئی ہے۔ باقی لوگوں کو ایسی کوئی شکایت نہیں ہے۔ اگر آپ کو شکایت ہے تو سیکرٹری صاحب نے اس کو نوٹ کر لیا ہے اور وہ اس سلسلے میں مناسب کارروائی کریں گے۔ جی' آفتاب احمد خان صاحب!

وزیراعلیٰ کی لگائی ہوئی تختی کو ایس ایس پی اوکاڑہ کے حکم پر اے ایس پی کا توڑنا

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 11 اگست 2003 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب حجرہ شاہ مقیم میں تھانے کے قریب پریس کلب کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھ کر جب جلسہ گاہ پر پہنچے تو پیچھے سے ایس۔ایس۔پی اوکاڑہ کے حکم پر اے۔ایس۔پی دیپالپور نے آپریشن کر کے وزیراعلیٰ کی لگائی ہوئی تختی کو توڑ دیا۔ جب اس بارے میں وزیراعلیٰ کو اطلاع دی گئی تو وہ شدید غصہ میں آ گئے اور کہا کہ یہ کیا مذاق ہے اگر ایس۔ایس۔پی کو وزیراعلیٰ کا کوئی خوف نہیں تو عام آدمی کا پولیس والے کیا حشر کرتے ہوں گے؟

وزیراعلیٰ پنجاب اسمبلی کے ایک رکن ہونے کے ناتے اس ایوان کے قائد ایوان ہیں۔ ایس۔ایس۔پی اوکاڑہ نے وزیراعلیٰ کی طرف سے پریس کلب کی عمارت کے سنگ بنیاد کی نصب شدہ تختی کو اتروا کر نہ صرف وزیر اعلیٰ بلکہ اس معزز ایوان کے اراکین کے استحقاق کی پامالی کی ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ کہوں گا کہ writ of government and good governance rule of law کی بات ہوتی ہے۔ آپ دیکھیں کہ وہ معزز ایوان کے قائد ایوان ہیں اور ایک افسر کے حکم پر وزیراعلیٰ کے سرکاری دورے پر یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔ یہ صرف ایک آدمی کا استحقاق مجروح نہیں ہوا بلکہ اس عمل سے سارے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ

اس کو سزا دی جائے ۔ صرف تبادلہ کر دینا یہ کوئی remedy نہیں ہے۔ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے تا کہ اس کے اصل حقائق سامنے لائے جائیں اور اس افسر کو properly سزا دی جائے۔

جناب چیئرمین، وزیر اعلیٰ صاحب اس پر کارروائی یا ایکشن کے لئے خود مختار ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! یہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ وہ اس پورے ایوان کے قائد ہیں' ہمارا بھی استحقاق ہے۔ آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب چیئرمین، میں نے عرض کیا ہے کہ چیف منسٹر صاحب اس پر بذات خود ایکشن لے سکتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا ایکشن ہوا ہے۔ Do you think R S O 2002 is operative? آپ ہمیں قانون نہ پڑھائیں ہم قانون بناتے ہیں۔ آپ اس کو admit کریں۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان، جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ جو اسمبلیاں ہیں ان میں اظہار رائے کی آزادی قانون کے مطابق اور Rule of Procedure کے مطابق ہر ممبر کا حق ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کو اگر بولنے کی اجازت دی گئی ہے تو آپ point پر بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب چیئرمین میں نے آپ کی وساطت سے جناب وزیر قانون سے ایک گزارش کرنی ہے کہ اس چیئر پر جناب سپیکر افضل ساہی صاحب جس طرح سے اظہار رائے کی آزادی کو ممکن بناتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کی چھٹیاں کم کی جائیں اور کوشش کی جائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس چیئر پر تشریف فرما ہوں۔

جناب چیئرمین! اس میں یہ مسئلہ نہیں ہے کہ ہم کوئی پوائنٹ سکور کرنا چاہتے ہیں کہ وزیراعلیٰ صاحب کے ساتھ ایس۔ایس۔پی او کاڑہ نے یہ کیا۔ دراصل میں صرف نشان دہی کرنا چاہتا ہوں تو مسئلہ پھر وہی آجاتا ہے کہ پاکستان میں اوپر ایک باس ہے۔ اس کے نیچے پولیس آرڈیننس 2002 اور ضلعی حکومتوں کا آرڈیننس ہے جس کے تحت پولیس کا ایس۔پی' ڈی۔پی۔او اور

ضلعی ناظم' یہ باس کے نیچے ترتیب ہے اور ان کے نیچے پرائم منسٹر' چیف منسٹر اور ہم اراکین اسمبلی آتے ہیں۔ یہ سارے واقعات جو صوبے میں ہو رہے ہیں وہ اس ترتیب کی نشاندہی کرتے ہیں کہ چونکہ ہم سب سے نچلی ترتیب میں ہیں ہم سے اوپر ڈی۔پی۔او ہے' ضلعی ناظم ہے اور وہ جب چاہتا ہے جیسے چیف منسٹر کی تختی کا واقعہ ہے کہ وہ اتار کر پھینک دیتا ہے اور جب ایک کانسٹیبل کا جھگڑا آرمی ڈرائیور کے ساتھ ہوتا ہے تو اس وقت اسی پولیس کو جو وزیر اعلیٰ کے سامنے تو شیر ہے لیکن جب آرمی کے ڈرائیور کے سامنے وہ پولیس جاتی ہے تو پھر اس کو ہتھکڑی بھی لگتی ہے اور اس کو 114 بریگیڈ میں بھی پیش کیا جاتا ہے۔ یہ تحریک استحقاق پیش کر کے ہم ملک میں اس ترتیب کو بدلنا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ چیف منسٹر صوبے کا حاکم اعلیٰ ہو' 114 بریگیڈ میں بیٹھا کوئی جنرل' کوئی کرنل' کوئی کور کمانڈر اس صوبے کا حاکم اعلیٰ نہ ہو۔ اس لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ اس تحریک کو استحقاق کے طور پر قبول کیا جائے تاکہ ہم اس ترتیب کو بدل سکیں کہ اس صوبے کا وزیراعلیٰ ہی حاکم اعلیٰ ہے اور اراکین اسمبلی پولیس کے کسی بھی ڈی۔پی۔او سے زیادہ معزز ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ اس تحریک کو باضابطہ مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: چودھری اعجاز احمد صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب محمد اشرف خان!

جناب محمد اشرف خان: جناب سپیکر! اس دن وزیر اعلیٰ کے اوکاڑہ کے دورہ کے دوران یہی ایک واقعہ نہیں ہوا بلکہ میں ریتالہ خورد میں وزیر اعلیٰ کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کا بھی ذکر کروں گا کہ وزیراعلیٰ نے وہاں ایک گرلز کالج کا افتتاح کیا اور اس افتتاحی تختی کے اوپر جس جگہ پر ضلعی حکومت کا ذکر تھا ہمارے اس ایوان کے ممبر نے ضلعی ناظم سے اختلاف کی وجہ سے ضلعی حکومت کے نام پر پٹی یعنی ٹیپ لگا دی کہ ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ یہ ادارہ ضلعی حکومت نے بنایا ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا ہوا کہ جس ہسپتال کا افتتاح جناب وزیر اعلیٰ نے 10 اگست کو کیا۔ اس کو تعمیر کرنے کے لئے 1994 میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے فنڈز کا اعلان کیا تھا اور اس ہسپتال کا نام شہید بھٹو کے نام پر رکھا گیا تھا۔ آپ کی حکومت نے یہ زیادتی کی کہ اس ہسپتال کا نام شہید ذوالفقار علی بھٹو ختم کر کے اس کا نام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال رکھ دیا۔(شیم' شیم)

اب آپ دیکھیں کیا ہوا کہ اسی لمحے یعنی صرف 10 منٹ بعد وزیر اعلیٰ صاحب جب حجرہ میں پہنچے تو انہیں مکافات عمل کا سامنا کرنا پڑا کہ ایک ایسی جگہ جو پریس کلب کو الاٹ ہی نہیں ہوئی' پریس کلب اس کا مالک ہی نہیں ہے کیونکہ یہ پنجاب پولیس کی زمین تھی' پنجاب پولیس کا قبضہ تھا اور تھانہ کی حدود کے اندر وزیراعلیٰ صاحب کو دھوکے میں رکھا گیا۔ وزیراعلیٰ کو بتایا ہی نہیں گیا کہ ان کو کہاں لے کر جا رہے ہیں؟ تھانہ کی حدود کے اندر پریس کلب تعمیر کرنے کا سنگ بنیاد رکھا۔ اب آپ اس سے خود اندازہ لگائیں کہ پنجاب کے چیف ایگزیکٹو کو اندازہ نہیں ہے کہ وہ پریس کلب تھانہ کے اندر بنا رہے ہیں۔ وہ جگہ پریس کلب کو الاٹ نہیں کی گئی۔ ایک طرف استحقاق کی بات ہے تو دوسری طرف وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ دھوکا کرنے کی بات ہے۔ اس کی تحقیق ضرور کی جائے اور یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد ضرور کریں اور بھی بہت سے واقعات اس کے ساتھ سامنے آئیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں میرا جواب یہی تھا کہ یہ واقعے ایک غلط فہمی کی بنیاد پر رونما ہوا تھا کہ پولیس کی زمین پر پریس کلب کا سنگ بنیاد کروایا گیا تھا اور محرک نے خود اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ یہ سارا confusion تھا۔ ایک طرف استحقاق کی بات کی جا رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر اس بات کو بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ جو اس وقت وقوعہ ہوا تھا وہ صرف اور صرف غلط فہمی کی بنیاد پر تھا کہ پولیس کو یہ تاثر دیا گیا تھا کہ شاید ان کی جگہ پر پریس والوں نے قبضہ کر لیا ہے تو اس کے نتیجے میں ایس۔ایچ۔او نے وہاں سے سنگ بنیاد کی تختی کو اکھاڑا تھا اس کے نتیجے میں فوری طور پر انتظامی ایکشن لیتے ہوئے ایس۔ایچ۔او کو suspend کیا گیا' ایس۔ایس۔پی کو وہاں سے ٹرانسفر کیا گیا اور اس سلسلے کی انکوائری کے لئے ایڈیشنل آئی۔جی پولیس پنجاب 'لاہور کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی جو مزید انکوائری کر رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ استحقاق کی بات اس لحاظ سے نہیں کہ ہم یہ دیکھیں کہ فلاں نے یہ حرکت کیوں کی؟ ہم نے دیکھنا اس لحاظ سے ہے کہ چیف منسٹر صاحب کی ایک تختی لگ چکی تھی تو وہ کس غلط فہمی کی بنیاد پر لگائی گئی؟ اس کی بھی تحقیق کر رہے ہیں اور جس شخص نے اکھاڑی ہے اس کی بھی تحقیق کر رہے ہیں تو جب تحقیقات مکمل ہو کر سامنے آئیں گی تو

responsibility بھی fix کر لی جائے گی لیکن immediately ایس۔ایچ۔او suspend ہو چکا ہے، ایس۔ایس۔پی ٹرانسفر ہو چکا ہے اور ہم اس تمام معاملے کی تحقیق کر رہے ہیں اس لئے میری جناب سے استدعا ہو گی کہ اس تحریک استحقاق کو out of order قرار دیا جائے کیونکہ حکومت اس سلسلے میں پہلے ہی نوٹس لے چکی ہے اور انشاء اللہ اس واقعے کے جو بھی افراد ذمہ دار قرار پائیں گے ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! وزیر قانون نے جو بات کی ہے مجھے اس کا جواب دینے دیں۔

جناب چیئرمین، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ غلط فہمی کی بنیاد پر ہوا ہے۔ پولیس والوں کو یہ بھی پتا نہیں تھا کہ وزیر اعلیٰ اس کے افتتاح کی تختی لگا کر گئے ہیں They were so ill inform they are taking administative action وہ legal right استعمال کریں مگر اصل بات جو ہے کہ breach of privilege ہے وہ پورے ایوان کا ہے کہ as the chief executive ان کی تختی لگی ہوئی ان کے آرڈر کا compliance نہ ہونا This is a breach of privilege of the whole House. یہ ہمارا breach ہے He is hon'ble Leader of the House. اس کا administrative ایکشن لیں، facts finding کریں مگر جو breach کا معاملہ ہے جو ہماری ہے This can only be taken up in the Privilege Committee اور کوئی ایسا جواز نہیں ہے Administrative action is the duty of the Government. ہمارا بطور اپوزیشن ممبر breach ہے بلکہ پورے ایوان کا breach ہے You can ask general opinion on that. جناب چیئرمین! آپ کا نام سنہری حروف کے ساتھ تاریخ میں لکھا جائے گا کہ آپ نے ایک issue کو refer کیا ہے کہ which demands further probe by this committee formed. اگر استحقاق کمیٹی نہیں کرے گی تو کون کرے گا۔ وہ انتظامی ایکشن ٹھیک لے رہے ہیں privilege committee administrative action وہ facts and finding

کر رہے ہیں ۔ آپ دیکھیں کہ پولیس والوں کو یہ بھی نہیں پتا کہ honourable Chief Minister اس کا افتتاح کر کے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ مقصد نشاندہی کرنا اور ملزم پکڑنا اور انہیں سزا دینا ہے تو privilege committee بھی یہی کرے گی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب! That is a different issue اس کو ہم سزا نہیں دے سکتے بلکہ we can just an action

جناب چیئرمین: سزا تو وہ دے چکے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: اس میں کوئی سزا نہیں ہے۔ وہ تو نیپا کا کورس کر رہے ہیں۔ گریڈ 20 میں جا کر وہ کورس کر رہا ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں writ of the government کی بات آپ ہونے دیں یہ اختیارات ان کو ملتے ہیں اور آپ کو ملتے ہیں۔

MR CHAIRMAN: Would you like to further add

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ کمیٹی بنے ہی بن چکی ہے۔ ہم نے پہلے ہی اس بات کا نوٹس لیا ہوا ہے' ایس۔ایچ۔او suspend کیا جا چکا ہے' ایس۔ایس۔پی ٹرانسفر کیا جا چکا ہے۔ مزید تحقیقات بھی کر رہے ہیں تو جو حقائق سامنے آئیں گے آپ کی خدمت میں پیش کریں گے اور اس کے بعد آپ جو حکم دیں گے انشاءاللہ اس کی تعمیل ہو گی

MR CHAIRMAN: Thanks This would be considered as disposed of

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr Chairman disposed of

MR CHAIRMAN: Thank you.

رانا آفتاب احمد خان: جناب! آپ کی مرضی ہے You don't want writ of the government to be established. Good governance کی باتیں آگے سے مت کریں پھر۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی' صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب چیئرمین! بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ آپ کو یہاں پر بیٹھے دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی۔ میرے بھائی نے بڑی genume تحریک استحقاق پیش کی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ ماضی کی روایت یہ رہی ہے کہ اپوزیشن کا کام یہ ہوتا تھا کہ وزیراعلیٰ کی مخالفت کرے، وزیراعلیٰ کی برائیاں کرے، وزیراعلیٰ پر کیچڑ اُچھالے اور وزیراعلیٰ پر جائز، ناجائز تنقید کرے۔ اس موجودہ اپوزیشن کا آپ مثالی اور شاندار کردار دیکھیں کہ زیادتی کہیں پر وزیر اعلیٰ سے ہو رہی ہے اور اس حوالے سے تحریک استحقاق اپوزیشن کی طرف سے پیش کی جا رہی ہے۔ اپوزیشن کا کردار کتنا شاندار اور مثالی ہے۔ آج موجودہ وزیراعلیٰ کے ساتھ اگر کہیں پر کسی نے بھی زیادتی کی ہے تو اُس طرف سے اگر آواز نہیں بھی اُٹھائی گئی تو اپوزیشن کی طرف سے یہ آواز اُٹھائی گئی ہے کہ ہمارے معزز رکن اور اس ایوان کے وزیراعلیٰ کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا میں بھی یہ عرض کروں گا اور میری بھی یہ استدعا ہے کہ اس تحریک استحقاق کو جس میں اپوزیشن کے کسی ممبر کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور اس سے وزیراعلیٰ کی عزت و وقار میں اضافہ ہوگا۔ آپ مہربانی کریں اور اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ اچھی صحت مند روایت سامنے آئے کہ اپوزیشن کی جو تحریک تھی وہ منظور ہوئی اور متعلقہ حکام کے خلاف سخت سے سخت ایکشن لیا گیا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ تحاریک استحقاقات کا وقت ختم ہوا۔ اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔

(اذان ظہر)

جناب چیئرمین: قاسم ضیاء صاحب بات کرنا چاہتے ہیں ان کے بعد پھر نماز ظہر کا وقفہ کیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف: آپ نے بڑی عجلت میں تحریک استحقاق dispose of کر دی ہے۔ میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ مہربانی فرما کر اپنے فیصلے کو review کیجئے کیونکہ ہم نے پہلے دن بھی آپ سے یہ کہا تھا کہ جہاں rule of law کی بات آئے گی یا اس ایوان کی sanctity کی بات آئے گی تو ہم آپ کے ساتھ پورا تعاون کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق حکومتی بنچز کی طرف سے آنی چاہئے تھی جبکہ ایسا نہیں ہوا تاہم اپوزیشن کی طرف سے رانا آفتاب صاحب اس کو لے

کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم پہلے دن سے آپ سے بات کر رہے ہیں کہ ایل۔ایف۔او کے تحت جو اختیارات صوبے کے پاس، صوبائی ایوان کے پاس اور وزیراعلیٰ کے پاس ہونے چاہئیں تھے ان کو سلب کر لیا گیا ہے اور اس کی مثال وزیر قانون صاحب کا آج کا بیان ہے جس میں انھوں نے بڑی آسانی سے confusion کا نام دے کر اس معاملے کو رفع دفع کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب والا! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس معاملے کو seriously لیں۔ دوسرا اشرف سوہنا صاحب، ایم۔پی۔اے نے جو بات کہی ہے اس پر غور کریں۔ ایک ہسپتال جس کو پہلے گورنمنٹ نے ایک نام دیا، کسی لیڈر سے منسوب کیا گیا، اس کو آج ختم کیا گیا اور ایک نیا نام دے دیا گیا ہے۔ یہ روایت اچھی نہیں ہے۔ اگر ہم ایسی روایات آج ڈالیں گے تو پھر آئندہ آپ کیا توقع کریں گے کہ جو آج آپ منصوبے شروع کریں گے یا ان کے کوئی نام رکھیں گے تو کل آنے والی حکومت اس کو نہیں بدلے گی؟ یہ تو ایک history ہے کہ جو جو کام کوئی شروع کرے گا اس کا نام اس میں رہنا چاہئے اور جہاں استحقاق کی بات ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر وزیراعلیٰ کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو پھر اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ rule of law کے لئے اپنے فیصلے کو review کیجئے۔ ہم مانتے ہیں کہ راجہ صاحب نے ایک administrative action لیا اور وہ انہیں لینا چاہئے لیکن اگر آج آپ اس تحریک استحقاق کو in order قرار نہیں دیتے اور privilege committee کے حوالے نہیں کرتے تو پھر میں یہ کہوں گا، مجھے یہ کہنے دیجئے کہ آئندہ کبھی کوئی آفیسر، حکومت کا کوئی اہلکار خواہ وہ law enforces agencies سے متعلقہ ہو یا کسی اور محکمے سے متعلقہ ہو اگر وزیراعلیٰ کے کئے ہوئے کام کو وہ رد کرتے ہیں یا وہ وہاں ان کی موجودگی میں اس کو ختم کرتے ہیں تو پھر اس کے ذمہ دار آپ خود ہوں گے۔ آپ اس کی تحقیق ہونے دیں، اس محکمے کے اہلکاروں کو بلوانے دیں۔ اس ایوان میں جو معزز اراکین موجود ہیں جن کو عوام نے اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا ہے وہ بھی اپنے استحقاق میں بلکہ وزیراعلیٰ کے استحقاق میں اس افسر کو بلا کر اس سے سوال جواب کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہ ایک precedent بنے اور باقی جو افسران ہیں ان کے کانوں پر جوں نہ رینگنے کی بجائے ان کو یہ آگاہی ہو سکے کہ وزیراعلیٰ اس صوبے کا سب سے بڑا حاکم ہے۔ اللہ نے ان کو عزت دی ہے اور ہم چاہتے ہیں

کہ ان کی عزت میں مزید ترقی ہو۔ اگر rule of law کی بات کریں گے تو ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن اگر وہ صرف ایل۔ایف۔او کے ذریعے وردی کے حق میں قرارداد یں پاس کروانا چاہتے ہیں تو آپ ہمیں بتا دیں تاکہ پھر ہم اس کے بارے میں بھی اپنا لائحہ عمل بنالیں' پھر جو ہوگا وہ ہوتا رہے گا۔ میری آخر میں آپ سے پھر گزارش ہے کہ اس تحریک کو in order قرار دیں کیونکہ وزیراعلیٰ کا استحقاق ہم سب کا استحقاق ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین، بہت شکریہ۔ نماز کے وقفہ کے بعد I will also seek the opinion of the law Minister

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں صرف ایک سیکنڈ کے لئے کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد بے شک آپ نماز کا وقفہ کر لیں۔ میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے قطعی طور پر اس ہسپتال کا نام تبدیل نہیں کیا۔ جس طرح میرے دوست نے کہا تھا کہ 1994 میں اس بات کا اعلان کیا گیا تھا اور اس ہسپتال کے لئے فنڈز مختص کئے گئے تھے تو 1994 سے لیکر اگر آج تک فنڈز جاری نہیں ہوئے تو سات سال کے بعد اگر موجودہ حکومت نے اسے مکمل کرنے کے لئے فنڈز جاری کئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ خوش آئند بات ہے لیکن میں آپ اور اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ as such on record کوئی ایسی بات نہیں کہ اس ہسپتال کا یہ نام تھا اور اس کو تبدیل کیا گیا۔ بے شک آپ اس سلسلے میں جو مرضی تحقیقات کروالیں۔

MR CHAIRMAN: Thank you The House is adjourned for twenty minutes for Zohar Prayers

(اس مرحلہ پر نماز ظہر کے لئے ایوان کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز ظہر کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 2 بج کر 16 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ ملک محمد اقبال چنڑ!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! وقفہ سے پہلے کیانی صاحب preside کر رہے تھے تو اس وقت ایک ایشو تھا کہ میری privilege motion 103 پر انہوں نے کہا تھا کہ I will give decision about the review that تو اس وقت نماز کا وقفہ کر دیا گیا تھا۔ اپوزیشن لیڈر کی statement کے بعد کہا تھا کہ ہم اس کو review کریں گے۔ اس لئے بڑا ضروری ہے اس کو ذرا دیکھ لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: what was the issue?

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! issue یہ تھا کہ آج سے تقریباً دو تین ماہ پہلے اوکاڑہ میں ایک incident ہوا تھا کہ چیف منسٹر صاحب کے نام کی ایک تختی لگائی گئی تھی کہ اس کو allegedly ایک پولیس آفیسر نے اکھاڑ دیا تھا۔ اس معاملے پر رانا آفتاب صاحب اور چند دوسرے دوستوں نے تحریک استحقاق پیش کی تھی کہ یہ نہ صرف چیف منسٹر صاحب کا استحقاق ہے بلکہ پورے ایوان کا استحقاق ہے۔ ان کی طرف سے ایک تحریک استحقاق تھی۔ میں نے اس کے جواب میں یہ گزارش کی تھی کہ یہ act ایک غلط فہمی کی بنیاد پر ہوا تھا لیکن اس کے باوجود ایس۔ایچ۔او کو suspend کیا جا چکا ہے' ایس۔ایس۔پی وہاں سے ٹرانسفر کیا جا چکا ہے اور ایڈیشنل آئی۔جی کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جو اس معاملے کی تحقیق کر رہی ہے۔ حکومت نے اس بات کا سختی کے ساتھ نوٹس لیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس واقعے کے جو بھی ذمہ دار افراد پائے گئے ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور مزید جو بھی انکوائری کی finding ہو گی اس کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ اس پر جناب چیئرمین جو اس وقت اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے' نے اس privilege motion کو dispose of کر دیا تھا۔ اس کے بعد رانا آفتاب صاحب نے کہا چونکہ یہ ایسا معاملہ ہے جس میں further probe کی ضرورت ہے یعنی مزید تحقیق کی ضرورت ہے اور یہ کسی individual کا act نہیں ہے' استحقاق نہیں ہے بلکہ پورے ایوان کے استحقاق کی بات ہے اس لئے ایوان کی ایک کمیٹی بنا دی جائے جو اس سارے معاملے کی تحقیقات کرے' یہ رانا آفتاب صاحب نے فرمایا۔

جناب چیئرمین نے اس سے اتفاق نہیں کیا پھر اپوزیشن لیڈر کا یہی استدلال تھا کہ وہ اپنے اس فیصلے کو re-open کریں اور دوبارہ اس پر غور کریں کہ کیا کمیٹی بننی چاہئے یا نہیں؟ تو میں اس سلسلے میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایک معاملہ ختم ہو چکا ہے' گورنمنٹ نوٹس لے چکی ہے' انکوائری کمیٹی بن چکی ہے تو اس کمیٹی کی finding آنے تک دیکھ لیا جائے تو زیادہ مناسب ہو گا اور میرے معزز دوستوں کو بھی اس بات پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے کیونکہ گورنمنٹ نے پہلے ہی نوٹس لیا ہے اور سزا بھی لوگوں کو دے چکے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ غلط فہمی کی بنیاد پر ہوا تھا۔ اگر غلط فہمی کی بنیاد تھی تو The officer should not have been transferred ہمارا موقف یہ ہے کہ We have nothing to do with the administrative side وہ آپ administratively کریں ' انکوائری کریں but breach of the privlege of the whole House is very much there ہم بات اس ایوان کی کر رہے ہیں آپ یہاں تشریف فرما نہیں تھے He is honourable member of the House elected with vote of confidence rule of law and good governance and sovereignty of parliament کی بات کر رہے ہیں we are not going to get any thing out of it but this is for the decorum and for the prestige of this Assembly and its Committee اس کو آپ refer کر دیں We are not member of that Committee مگر You can always probe-in-yourself

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس میں میری صرف اتنی استدعا ہے کہ It will be creative to bad precedents ایک فیصلہ ہو چکا ہے چیئرمین جو preside کر رہے تھے وہ فیصلہ دے چکے ہیں اگر ان کی عدم موجودگی میں اس کو re-open کریں گے تو ایک ایسا precedent create ہو گا تو کل ہم پھر ہر فیصلہ کو review کرنے کے لئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: We are not re-opening it بات یہ ہے جی کہ جیسے وزیر قانون صاحب نے کہا ہے کہ

let the report of the inquiry committee come A decision has already been taken against the concerned officer regarding his attitude I think it is very small issue

دیکھیں جب ایک افسر کے خلاف حکومت کی طرف سے ایکشن لے لیا ہے اور اس کی انکوائری ایڈیشنل آئی۔جی کو دے دی گئی ہے۔

He is up to it Let the report come and then a decision can be taken accordingly

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس ایکشن کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایوان کی جو breach of privilege ہوئی ہے ہم تو اس کی بات کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں اس کا تعلق ہے' میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے جو concern show کیا ہے It is a very good omen. We respect your views on this.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں! اگر چیئرمین یہاں پر رولنگ دے کر گئے ہیں کہ We will review it تو پھر آپ اس کو کس طرح kill کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر : آپ کیا فرما رہے ہیں؟

رانا آفتاب احمد خان : جناب والا! کیانی صاحب یہ کہہ کر گئے ہیں کہ وقفہ نماز کے بعد we will discuss' اس کو review کریں گے۔ بے شک آپ ریکارڈنگ سن لیں۔ How can you dispose of that! اگر انہوں نے کہا ہے تو You have to honour that

جناب ڈپٹی سپیکر : I am not disposing of that. میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ جب انکوائری رپورٹ آجائے گی تو اس کے بعد فیصلہ کر لیں گے۔

Let the same Chairman of the Panel decide it at that time

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! تو پھر اس کو آپ اس وقت تک کے لئے pend کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : وزیر قانون! رانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس کو pending کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب والا! ایک فیصلہ ہو چکا ہے' اسے dispose of کیا جا چکا ہے تو اب اسے pend کس طرح کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر : وہ review کے لئے اسے pend کروانا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، نہیں' ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہاں! البتہ یہ آپ ضرور فرما سکتے ہیں اور مجھے حکم دے سکتے ہیں کہ انکوائری کی جو بھی findings ہوں وہ میں آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ اگر وہ اس سے مطمئن نہ ہوئے تو پھر ہم اس کو دوبارہ take up کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے' وزیر قانون صاحب کی یہ بات درست ہے کہ let the inquiry report come اس کے بعد اگر آپ پھر بھی مطمئن نہ ہوں تو Then you can take up this issue

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جو Chairman of the Panel ہے جناب کیانی صاحب بیٹھے تھے انہوں نے کہا تھا کہ وقفہ کے بعد میں review کروں گا اور فیصلہ دوں گا۔ اگر انہوں نے یہ نہیں کہا تو We will just withdraw that point. انہوں نے یہ خود کہا ہے۔ آپ بے شک ریکارڈ سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، It comes to the same thing جو انہوں نے فیصلہ دینا ہے let the inquiry come اس کے بعد وہ جو فیصلہ کرنا چاہیں کر لیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پھر تو یہ pend ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جب انکوائری رپورٹ آئے گی پھر دیکھیں گے۔

RANA AFTAN AHMAD KHAN: Mr Speaker! Till that time it should be pended

MR DEPUTY SPEKAER: That is to be decided by the House then at that stage when the inquiry report comes And again the decision would be taken from the Law Minister side In the meanwhile we go to the next motion No.

جناب پرویز رفیق، پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر، پرویز رفیق صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 234 کے تحت متعلقہ rules کو معطل کرکے میری تحریک التوائے کار کو out of turn ایوان میں پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کون سی تحریک کی بات کر رہے ہیں؟

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! پنجاب میں Minority Advisory Council Punjab کا قیام عمل میں آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا کوئی نمبر ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ تو ابھی جمع ہی نہیں کروائی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے آپ اس کو جمع کروائیں پھر اسے out of turn take up کیا جائے گا۔ اگلی تحریک نمبر 564 ملک اقبال چڑ صاحب کی ہے۔

جناب محمد اشرف خان: جناب سپیکر! ابھی جس تحریک استحقاق کا ذکر ہو رہا تھا میں بھی اس کا محرک ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کس تحریک کی بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد اشرف خان: جو ایس۔پی او کاڑہ کے خلاف تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: وہ تو جناب سپیکر! ختم ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، وہ ختم ہو چکی ہے۔

جناب محمد اشرف خان: جناب سپیکر! اس بارے میں وزیر قانون صاحب کو غلط information مہیا کی گئی ہے اور میں نے اسی کے بارے میں بتانا ہے۔ ابھی میں نے ان سے کہا تھا کہ وہاں وزیراعلیٰ صاحب نے جس ہسپتال کا افتتاح کیا اس کا نام انھوں نے "بھٹو شہید" سے تبدیل کر دیا ہے جبکہ راجہ بشارت صاحب کی statement یہ ہے کہ اس ہسپتال کا نام کبھی بھی "بھٹو شہید ہسپتال" نہیں تھا۔ اب میں اس بات پر پریشان ہوں کہ field staff ان کو proper information

کیوں نہیں دیتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر ! یہ تو کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ جب ایک معاملہ ختم ہو جاتا ہے پھر ہر پندرہ منٹ کے بعد اس پر بحث شروع کر دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کون سی تحریک کی بات کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور : یہ اس privilege motion کی بات کر رہے ہیں جو ختم ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : privileges motions is already over اس وقت تو ہم تحاریک التوائے کار پر آ گئے ہیں۔

جناب محمد اشرف خان، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ اس وقت ہم تحریک التوائے کار پر ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کی تحریک نمبر 564 کو لیتے ہیں۔ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کی کل statement آئی تھی' کیا یہ move ہو چکی ہے؟ اس کا جواب آنا تھا۔وزیر صحت اس وقت موجود نہیں ہیں لہذا اسے pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک 673 شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے۔ شیخ صاحب موجود نہیں ہیں۔ It is disposed of اگلی تحریک نمبر 675 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔

فارسٹ سکول اور اس کے پرنسپل کی منتقلی

ڈاکٹر سید وسیم اختر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہاولپور میں بہاولپور ریاست کے دور میں ایک forest سکول بنا تھا جس میں مختلف علاقوں سے آنے والے ملازم forest کی ٹریننگ حاصل کرتے تھے۔ چند روز قبل ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے اس کے پرنسپل کو ڈیرہ غازی خان اور سکول کو گھوڑا گلی تحصیل مری منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ ناانصافی ہے۔ ادارے کے ملازمین اور عوام میں اس کے خلاف ردعمل پایا جاتا ہے۔ لہذا

استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کا جواب میرے پاس نہیں ہے۔ وزیر جنگلات اس وقت موجود نہیں ہیں لہذا اس کو کل پر رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا اس کو کل پر رکھ دیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جیسے آپ کی مرضی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو کل تک کے لئے pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوار کار نمبر 676 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔

اٹر کنڈیشنڈ کوچز میں نصب وی سی آر پر اخلاق باختہ حرکات

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب میں اٹر کنڈیشن کوچز میں وی۔سی۔آر نصب ہیں اور ان میں اخلاق باختہ انگریزی اور ہندوستانی فلمیں اور گانے دکھائے جاتے ہیں۔ اس سے بالخصوص فیملی کے ساتھ سفر کرنے والے مسافر بہت اذیت محسوس کرتے ہیں اور احتجاج کرنے کے باوجود اکثر اوقات کوچ کا عملہ بالکل نہیں سنتا اور پھر یہ سب کچھ شریعت اور قانون کے خلاف ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس تحریک کا جواب کون دیں گے؟ وزیر ٹرانسپورٹ یا کوئی اور؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے اس کا جواب دینے کا موقع دیا۔ میں معزز رکن کی بھی بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک نہایت ہی سنجیدہ مسئلہ کی طرف حکومت کی توجہ دلائی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ کچھ پبلک ٹرانسپورٹ میں غیر اخلاقی فلموں کی نمائش کی جاتی ہے مگر حکومت پنجاب اس مسئلہ پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے۔ رواں سال میں پبلک ٹرانسپورٹ

سروس میں ٹی وی' وی سی آر چلانے پر 106 گاڑیوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ علاوہ ازیں مختلف اوقات میں مختلف گاڑیوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ٹی۔وی' وی۔سی۔آر قبضہ پولیس لئے گئے۔ جونہی کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو ضابطے کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ تمام ٹریفک سٹاف کو ہدایت کی گئی ہے کہ اس قسم کی شکایت کی صورت میں حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائیں۔ میں ایوان کو یقین دلاتی ہوں کہ جب بھی کوئی مزید شکایات آئیں گی تو حکومت پنجاب اس کا سختی سے نوٹس لے گی۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا گزارش یہ ہے کہ یہ جو تحریک التوائے کار میں نے پیش کی ہے یہ تو ایک ایسی ground reality ہے جس کے ہم سب ممبران گواہ ہیں' جو لوگ بھی ان کوچز کے اندر سفر کرتے ہیں اور مجھے بھی بارہا اس کا تجربہ ہوا ہے کہ جب بھی ان کوچز میں بیٹھتے ہیں تو اس میں وی۔سی۔آر لگا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے اندر ہر قسم کی گندی فلمیں لگتی ہیں۔ اگر کوئی احتجاج کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے جواب میں کوچ کا عملہ جس طرح کی بدتمیزی کرتا ہے وہ بیان نہیں کی جا سکتی۔ میں اس سلسلے میں قرآن کی ایک آیت بھی آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ٥

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین امنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاخرۃ

"بے شک وہ لوگ جو اہل ایمان میں فحاشی پھیلانے کو پسند کرتے ہیں ان کے لئے اس دنیا میں رسوائی اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔"

اور اسی حوالے سے سورۃ لقمان کے اندر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین ٥

"اور انسانوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دل فریب خرید کر لاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے علم کے بغیر بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے۔ ایسے لوگوں کے لئے

سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔"

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے جو کہا ہے کہ شکایات موصول ہوتی ہیں تو ہم یہ کارروائی کرتے ہیں اور انھوں نے یہاں پر ایک data feed کرنے کی کوشش کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ یہ سلسلہ تو بڑے دھڑلے کے ساتھ کوچز کے اندر چل رہا ہے۔ لائنسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔ ٹرانسپورٹ منسٹر کے بارے میں علم نہیں کہ وہ یہاں بیٹھے ہیں یا نہیں؛ میں دعوت دوں گا کہ میں ابھی اس موقع پر ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں۔ ہم کوچز سٹینڈ پر چلتے ہیں۔ اگر کسی ایک ایئر کنڈیشنڈ کوچ کے اندر بھی وی۔سی۔آر موجود نہ ہو تو میں اس کی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ جب ان سے بات کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ٹریفک پولیس کو بھتہ دیتے ہیں۔ یہ نیچے سے اوپر تک کرپشن کا ایک سسٹم ہے جس کے نتیجے میں ہم یہ سب کچھ کر رہے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیں کون روک سکتا ہے اور بد تمیزی پر اتر آتے ہیں۔ اب اگر قاعدے قانون کے نفاذ کے حوالے سے یہی حال ہے۔ میں اس میں کوئی زیادہ لمبی بات نہیں کرنا چاہتا میں تو صرف یہ ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے ایک بالکل واضح آرڈر جاری کیا جائے کہ within one week or within two days تمام کوچز کے اندر جو وی۔سی۔آر نصب ہیں یہ اتار لئے جائیں۔ جب وی۔سی۔آر نہیں ہو گا تو فلم نہیں چلے گی۔ ویسے بھی جو وی۔سی۔آر کوچوں کے اندر نصب کئے گئے ہیں یہ قانون کے بھی خلاف ہیں لیکن عملدرآمد موجود نہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے ایوان میں خواہ مخواہ ایک غلط version اور data پیش کیا ہے۔ میں تو صرف یہی ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ اس بارے میں حکومت کی طرف سے ایک clear order جاری کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ بشریٰ گردیزی صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں معزز رکن کو یقین دلاتی ہوں کہ انشاء اللہ ہم اس کے خلاف campaign شروع کریں گے اور ہدایات بھی دی جا رہی ہیں۔ مزید شکایات موصول ہوں گی تو اس سلسلے میں raids بھی کئے جائیں گے اور ہم تمام قسم کی vulgarity and obscenity کے خلاف بھرپور طریقے سے campaign چلائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے بی بی۔ میرا خیال ہے اب آپ ان کے جواب سے مطمئن ہو گئے ہوں گے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، مجھے خوشی ہے کہ ان کی طرف سے clear commitment آ گئی ہے اور میں یہ دعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انھیں توفیق دے کہ یہ اس commitment پر stand بھی کریں اور اس پر عملدرآمد بھی ہو جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: That has been disposed of

راجہ ریاض احمد، جناب والا! بات تو سن لیں۔ انھوں نے کہا ہے کہ campaign چلائیں گے ---

MR DEPUTY SPEAKER: That has been disposed of.

راجہ ریاض احمد، جناب! بات تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ dispose of ہو گئی ہے۔ اب next point پر آئیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب والا! میری بات بڑی relevant ہے۔ آپ سن تو لیں۔ ایک تو آپ پوری بات سنتے نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ تو کہہ رہے تھے کہ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! ابھی dispose نہیں ہوئی۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ جن کو چیز میں وی۔سی۔آر ہیں ہم ان کے خلاف campaign چلائیں گے تو کیا یہ بھی فرمائیں گی کہ ڈائیوو میں جو وی۔سی۔آر ہیں کیا انھیں بھی اتارا جائے گا؟

جناب سعید اکبر خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی نوانی صاحب فرمائیے!

جناب سعید اکبر خان، جناب والا! میری گزارش ہے کہ راجہ ریاض صاحب میرے بھائی ہیں اور یہ پہلے بھی ممبر رہ چکے ہیں۔ تحریک التوائے کار کسی مسئلے پر حکومت کی توجہ دلانے کے لئے ہوتی ہے۔اس پر حکومت کی طرف سے بات آتی ہے۔ یہ وقفہ سوالات نہیں کہ ابھی راجہ ریاض صاحب کہیں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ مجھے یہ بتائیں یا کیا یہ از راہ کرم بتانا پسند فرمائیں گی؟ یہ وقفہ سوالات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ dispose of ہو چکی ہے۔ I have already told him

جناب سعید اکبر خان، لیکن انھوں نے اس کو وقفہ سوالات بنانے کی کوشش کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، تحریک التوائے کار نمبر 679 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب۔

بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال کی Thalassaemia ward میں میڈیکل اور پیرا میڈیکل سٹاف کی عدم دستیابی

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں کروڑوں روپے خرچ کر کے بچوں کی امراض کا سرجری وارڈ بنایا گیا ہے اور ایک وارڈ بچوں کے ایک موذی مرض thalassaemia کے لئے بنایا گیا ہے۔ thalassaemia ward کے لئے تو حکومت نے equipment بھی خرید کر دیا ہے لیکن governing bodies اور autonomy کا بہانہ بنا کر حکومت ان وارڈوں کے لئے میڈیکل اور پیرا میڈیکل سٹاف S N E کے تحت نہیں دے رہی حالانکہ ان ہی حالات کے تحت جناح ہسپتال لاہور، سروسز ہسپتال لاہور، الائیڈ ہسپتال فیصل آباد اور ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی کو یہ سٹاف دیا جا چکا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چونکہ وزیر صحت یہاں نہیں ہے اس لئے I think کہ اس کو بھی pend کیا جاتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت تو یہاں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں ہیں۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN : How can you dispose of the business Parliamentary Secretary is very much there

MR DEPUTY SPEAKER: She is not sitting at the moment

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Sir, you see the seriousness of the business.

MR DEPUTY SPEAKER: It is very important business I would like

کہ اس پر بحث ہونی چاہئے۔

رانا آفتاب احمد خان : جناب سپیکر ! If the minister is not there a department has been given to another minister to look after the affairs آپ نے 47 پارلیمانی سیکرٹری بنائے ہیں اتنے تو پنجاب میں محکمے بھی نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دوسرے منسٹرز بھی اس وقت موجود نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اسے کل تک کے لئے pending کر دیتے ہیں؛

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 680 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! آپ حکومت کا دفاع کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں جی۔ جہڑی چیز موجود نہیں میں اُنہاں دی گل کر رہیا آں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! آپ اس چیز کا نوٹس لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' بالکل نوٹس لیا جائے گا۔ Don't worry about it جی' ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

کھجور پر تحقیق کے لئے قائم ادارے میں بہاولپور کے حقوق پر ڈاکا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے حال ہی میں کھجور پر تحقیق کے لئے بہاول پور میں ایک ادارہ بنایا ہے۔ یہاں پر 25 سے زائد مالی / بیلدار بھرتی کئے ہیں۔ یہ سب کے سب فیصل آباد سے لئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ جمعدار کو بھی فیصل آباد سے درآمد کیا گیا ہے۔ یہ بہاول پور کے حقوق پر ڈاکا کے مترادف ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میرے خیال میں آج آپ کی جتنی بھی تحاریک التوائے کار ہیں ان سے متعلقہ منسٹرز موجود نہیں ہیں۔

وزیر خوراک: جناب والا! میں اس کا جواب دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے اس ضمن میں حکومت پنجاب محکمہ زراعت نے مالی سال 03-2002 میں ترقیاتی پروگرام کے تحت پنجاب میں کھجور کی پیداوار میں بڑھوتری کے لئے ایک چار سالہ پراجیکٹ بعنوان "بہاول پور میں کھجور کی تحقیق کے لئے اضافی سہولیات" شروع کیا تھا۔ اس ترقیاتی منصوبہ میں سکیل نمبر 1 تا 18 کی کل 27 اسامیاں تھیں۔ چونکہ یہ ایک ترقیاتی سکیم ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے فوری اقدامات کی ضرورت تھی لہذا کام کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے قوانین کی روشنی میں پنجاب کے ڈی۔جی۔پی۔آر کی وساطت سے روزنامہ "دن" مورخہ 31-12-2002 کو بھرتی کے لئے اشتہار مشتہر ہوا۔ اشتہار کے جواب میں پورے پنجاب سے کل 196 درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے 11 کا تعلق ضلع بہاولپور سے تھا اور ان میں سے صرف 4 امیدوار انٹرویو پر حاضر ہوئے باقی آئے ہی نہیں۔ چونکہ یہ ادارہ پورے پنجاب کی اساس پر کام کر رہا ہے اس لئے یہ کہنا کہ اسے بہاولپور تک محدود کر دیا جائے یہ قرین انصاف نہیں ہے۔ ان اسامیوں پر بھرتی صوبہ پنجاب کی بنیاد پر ہوئی تھی لہذا ان اسامیوں پر بھرتی حکومت

پنجاب کے مروجہ قوانین کے تحت تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے اور میرٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمانہ سلیکشن کمیٹی کے متفقہ فیصلے کے مطابق پنجاب کے مختلف اضلاع بشمول منڈی بہاوالدین، جھنگ، شیخوپورہ، گجرات، فیصل آباد، لاہور اور بہاولپور سے کی گئی۔ لہذا merit پر بھرتی ہونے والے افراد کا تعلق پورے پنجاب کے مختلف اضلاع سے ہے۔ جہاں تک جمعدار کی تعیناتی کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ جمعدار / خاکروب کی اسامی پر بھرتی ہونے والے فرد کا تعلق بہاولپور سے ہی ہے۔ وہ صحیح بات ان کے علم میں نہیں آئی۔

جناب والا! یہ کہنا کہ اس کے لئے صرف بہاولپور سے افراد لئے جائیں یہ مناسب نہیں ہو گا کیونکہ یہ ادارہ پورے پنجاب کے لئے ہے۔ تو فاضل دوست سے میری گزارش ہے کہ وہ اس تحریک التوائے کار کو press نہ کریں اور یہ حقائق پر مبنی بھی نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ بیل دار اور مالی کوئی اٹھارویں گریڈ کی پوسٹ نہیں ہے۔ پہلے دوسرے سکیل کی یہ پوسٹیں ہیں اور ویسے بھی rules اینڈ ریگولیشن کے تحت اور جنرل procedure جو اس وقت چل رہا ہے لوئر سکیل کے ملازمین اسی ضلع سے ہی بھرتی کئے جاتے ہیں جس ضلع کے اندر وہ اسامیاں موجود ہوتی ہیں۔ یہ بالکل clear violation ہے اور بہاولپور کے عوام کے حقوق کے اوپر ڈاکا ہے۔ چودھری صاحب نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جی ہم نے اخبارات کے اندر اس کی تشہیر کی ہے۔ اب فیصل آباد کے کسی لوکل اخبار کے اندر یا اس کے اندر والے صفحات میں کوئی ایسی خبر یا اشتہار لگا کر انہوں نے اگر کوئی ایسا معاملہ کیا ہے---

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! پھر آپ ہم پر اعتراض کرتے ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ پارلیمانی سیکرٹری برانے صحت اب تشریف لے آئی ہیں۔ وہ پیچھے بیٹھی ہیں۔ یہ دیکھیں یہ کوئی انصاف ہے آپ خود فیصلہ کریں میں نے آج آپ سے فیصلہ لینا ہے کہ ابھی ایک منٹ پہلے جب جواب دینا تھا تو وہ ایوان سے اٹھ کر چلی گئیں۔ جب معاملہ ختم ہوا ہے تو وہ اندر آ گئی ہیں۔ آپ خود انصاف کریں میں نے آج آپ سے انصاف کرانا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : دیکھیں اگر کوئی خاتون پارلیمانی سیکرٹری ہیں تو کسی ضروری کام سے باہر جا سکتی ہیں اس میں کوئی ایسی بات تو نہیں ہے۔ آپ لوگوں کو خاتون کے ساتھ خصوصی رعایت کرنی چاہئے۔ خواتین کو خصوصی رعایت دینی پڑتی ہے۔ اگر انہیں ضروری کام کے لئے کہیں جانا پڑے تو آپ انہیں روک نہیں سکتے۔

راجہ ریاض احمد : تو پھر اب یہ جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : اب تو وہ معاملہ dispose of ہو گیا ہے۔ کل تک کی بات ہے کل وہ جواب دیں گی۔ اب اگر کوئی خاتون ضروری مسئلہ کے لئے جاتی ہیں تو میں انہیں روک تو نہیں سکتا۔ ایسی پابندی تو ہونی بھی نہیں چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر : جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ : جناب والا! اگر اپوزیشن کے واک آؤٹ کرنے کے بعد ایک آتا ہے اور نشاندہی کرتا ہے کہ کورم پورا نہیں ہے اور اگر وہ ٹھیک ہے تو یہ کیوں غلط ہے؟ اس لئے کہ وہ اپنے کام سے گئیں اور اب واپس آ گئی ہیں۔ لیکن ایک آدمی صرف اس نیت سے باہر جاتا ہے یا آتا ہے کہ کورم کی نشاندہی کی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت : پوائنٹ آف آرڈر۔ میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : آپ بی بی بیٹھ جائیں۔ یہ کوئی issue نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر : جناب سپیکر! میں اپنی بات مکمل کر لوں۔ میں یہ ذکر کر رہا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت : جناب والا! میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : بی بی! آپ نے جواب نہیں دینا انہوں نے کہہ دیا ہے اور آپ کا جواب دے دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر : جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے فرمایا ہے بہاولپور سے چند لوگوں نے ---

جناب سعید اکبر خان : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی فرمائیے!

جناب سعید اکبر خان : جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ اس کی جب کارروائی شروع ہو جائے House in session ہو تو سب سے اہم چیز اس ایوان کی کارروائی ہے۔ کسی سرکاری اہلکار سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اس ایوان کی کارروائی کے دوران وہ اپنا ذاتی کام کرے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! یہ ایوان کا تقدس ہے چاہے کوئی پارلیمانی سیکرٹری ہو یا کوئی سرکاری رکن ہو جس کے پاس کوئی عہدہ ہو۔ اس کے لئے سب سے زیادہ اہم اس ایوان کی کارروائی ہے۔ ذاتی کام اگر اس کا کوئی ہے تو وہ ایوان کی کارروائی کے بعد کرنا چاہئے۔ یہ ایوان کا تقدس ہے اور یہ ایوان کی demand ہوتی ہے۔ یہ میں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ کوئی مجھے appreciate کرے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب House in session ہوتا ہے اس پر بڑے اخراجات ہوتے ہیں اور اس ایوان کی کارروائی کو اہمیت دینی چاہئے اور اس ایوان کی کارروائی میں ہمیں خوشی سے اور دلجمعی سے participate کرنا چاہئے۔

راجہ ریاض احمد : جناب والا! آپ نے انصاف نہیں کیا انہوں نے کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : نوانی صاحب! آپ کی بات بالکل صحیح ہے ان کو بھی پورا احساس ہے لیکن کئی ایسے معاملات ہوتے ہیں جس میں خواتین اگر کسی اشد ضروری کام کے لئے جانا پڑے۔ اب میں یہ تو نہیں پوچھ سکتا کہ وہ کیوں گئی ہیں؟

جناب سعید اکبر خان : جناب والا! میں نے particularly کسی کی بات نہیں کی ہے۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر : اس معاملے پر اب مزید کوئی بات نہیں ہو گی۔

چودھری اصغر علی گجر ،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،جی'فرمائیں!

چودھری اصغر علی گجر ، جناب والا ! آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ چودھری صاحب نے اس کا بڑے اچھے طریقے سے جواب دے دیا ہے لیکن چھوٹی چھوٹی باتیں کبھی بڑی بڑی باتوں کا پیش خیمہ بن جاتی ہیں۔ بہاولپور میں سیٹ نکلی ہے گریڈ ایک اور دو کے آدمی اس میں فیصل آباد کے رکھے گئے ہیں۔ پھر کیا ہو گا کہ وہاں کی عوام کو جواب نہ تو چودھری صاحب جا کر دیں گے نہ کوئی اور جا کر دے گا۔ وہ لوگ نعرے لگائیں گے اور ایک تعصب وہاں پر پھیلے گا۔ آپ نے دیکھا ہے کہ جنوبی پنجاب اور سنٹرل پنجاب کی ایک division ہو چکی ہے۔ اس سے علاقائی جماعتیں فائدہ اٹھاتی ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے حقوق سے محروم ہو چکے ہیں۔ یہ یہاں پر تو معمولی بات ہے کہ دو کلرک رکھنے تھے یا دو چپڑاسی رکھنے تھے یا ایک خاکروب رکھنا تھا۔ اس میں کیا ہی اچھی بات ہوتی کہ وہ بہاولپور کے لوگ ہوتے انہیں اس قسم کی بات کرنے کا موقع ہی نہ ملتا۔ پہلے ہی دیکھ لو کہ کتنا بڑا ظلم اور کتنی بڑی زیادتی ہے کہ ایک معیار جو یہاں پر مقرر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جو ڈیرہ غازی خان کے ویرانوں میں رہے گا جو چولستان کی جھونپڑی میں لڑکا بیٹھا ہو گا اس نے آ کر لاہور کے ایچی سن کالج کے لڑکے سے مقابلہ کرنا ہے' یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ پہلے ہی اتنی بڑی زیادتی ہے اس کو lightly نہ لیا جائے اس کے پیچھے ایک force ہے' اس کے پیچھے ایک سوچ ہے' اس کے پیچھے تعصب کی ایک لہر ہے۔ ہم تو تعصب کو کسی صورت میں مانتے نہیں۔ لیکن ہم ایسا موقع نہ دیں اور یہ بات اس ایوان کے اندر کرنے کی ہے اور اس پر decision کریں۔ جیسے پہلے دو زون بنے ہوئے تھے پھر دو زون بنیں۔ ایک جنوبی پنجاب کا زون بنا اور ایک اپر پنجاب کا زون بنا تا کہ ان کے درمیان آپس میں مقابلہ ہو سکے اور وہی لڑکے آپس میں compete کریں جن کی مراعات ایک جیسی' جن کا کلچر ایک جیسا' ان کا رہن سہن ایک جیسا' ان کے وسائل ایک جیسے ہیں۔ ان کو وہاں سے اٹھا کر ادھر پھینک دیتے ہیں اور اس طرح تو ادھر کا کوئی آدمی competition میں آ ہی نہیں سکتا۔ کسی طرح سے select ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ جتنا مرضی زور لگا لیں اور جتنا مرضی اخباروں کے اندر دیتے رہیں یہاں کا بھنگی جو ہے وہ بھی لاہور فیصل آباد یا کسی اور جگہ سے

جائے گا لیکن وہاں کے کسی آدمی کو نوکری نہیں ملے گی۔ تو اس کو اہمیت دیں اس کا مذاق نہ اڑائیں بلکہ خاص اہمیت دیں۔ لاہور بھی میرا گھر' یہ بھی میرا گھر' ڈیرہ غازی خان بھی میرا گھر' بہاولپور بھی' پنڈی بھی' اسلام آباد بھی سب میرے ہی حصے ہیں۔ لیکن انصاف کے ساتھ' تحمل کے ساتھ' بردباری کے ساتھ اور عدل کے ساتھ کام ہونا چاہئے تاکہ یہ معاملات ٹھیک رہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چودھری صاحب!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! کچھ ادارے پورے پنجاب کے لئے ہوتے ہیں آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کچھ ادارے ایک خاص جگہ کے لئے ہوتے ہیں۔ ایک گاؤں میں سکول ہے تو اس کی اپنی limitations ہیں۔ جو ادارہ پورے پنجاب کے لئے کام کر رہا ہے مثلاً پبلک سروس کمیشن میں جو بچے آتے ہیں ڈیرہ غازی خان سے آ جائیں' گوجرانوالہ سے آ جائیں' ہارون آباد سے آ جائیں جہاں سے بھی آ جائیں اس کا میرٹ پورے پنجاب کے level پر بنے گا اور پبلک سروس کمیشن نے دیکھنا ہے کہ پنجاب میں سب سے زیادہ قابلیت کہاں پر ہے؟ یہ میں نے عرض کیا ہے کہ ادارہ punjab level پر ہے یہاں پر میرٹ بھی پورے punjab level پر ہونا تھا اور جو افراد بہاولپور سے آئے ہیں انٹرویو میں شامل ہوئے ہیں ان کی میں نے مثال بھی دی ہے کہ رکھا بھی گیا ہے یہ نہیں کہ ان کو رکھا نہیں گیا۔ میرٹ جو ہے limited نہیں ہو سکتا کہ صرف اس کو بہاولپور کے لئے رکھا جائے۔ اگر ادارے نے کام صرف بہاولپور کے لئے کرنا ہے تو بڑی مناسب بات ہے میرے بھائی ڈاکٹر وسیم صاحب کی کہ وہ بہاولپور سے افراد لئے جاتے۔ لیکن open merit جو پورے پنجاب میں ہوگا اس کی violation اگر کہیں پر ہوئی ہے تو میرے بھائی point out کریں اس کو rectify کرانے کے لئے میں تیار ہوں۔ لیکن جو ادارہ ہے ہی پنجاب کے لئے اس کو بہاولپور کے لئے تو limited نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں میرا یہ واضح جواب ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ محترم وزیر خوراک جو جواب دے رہے ہیں وہ اس طرف گئے ہی نہیں ہیں جس کی انہوں نے نشاندہی کی ہے۔ بات یہ ہے کیا گریڈ ایک سے چار تک یا پانچ چھ تک میرٹ ہے؟ یہ اس کی وضاحت کر دیں۔ یہ بالکل غلط بات ہے کہ آپ فیصل آباد سے آدمی لے کر بہاولپور جائیں اور فیصل آباد کے جس علاقہ سے آپ آدمی لے کر گئے ہیں

ہمیں وہ بھی چاہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ یہاں سے آپ گریڈ ایک سے چار تک کے جو آدمی ہیں ان کو یہاں سے لے جا کر اور بہاولپور میں induct کریں ان کو بھرتی کریں۔ یہ واقعی ہی اس علاقے کے لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہے اور جیسا کہ چودھری اصغر علی گجر صاحب نے یہ کہا ہے اس سے واقعی ہی تعصب پھیلے گا۔ آپ یا تو اس لسٹ کو سامنے رکھ کر بتائیں کہ جناب! یہ بات بالکل غلط ہے کسی آدمی کو فیصل آباد سے نہیں لیا گیا اور یہ ان کے ایڈریس ہیں یہ ان کے نام ہیں۔ اگر ایسا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کا وقار اس سے بلند ہوگا اگر اس بات کا نوٹس لیا جائے اور اگر یہ نائب قاصد یا گریڈ ایک کے جو لوگ وہاں پر رکھے گئے ہیں' گریڈ ایک کے لئے کوئی میرٹ نہیں ہوتا۔ وہ صرف پسند ناپسند ہوتی ہے یا جس نے رکھنا ہوتا ہے اس نے ٹھیک ہے کسی کے کہنے پر رکھ لیا اور میرا خیال ہے کہ آپ ان کے ایڈریس پڑھیں زیادہ تر لوگ چک جھمرہ سے ہی ہوں گے۔ بات یہ ہے کہ آج یہاں پر یہ بات جس انداز سے ہوئی ہے آپ سے میری یہ گزارش ہے کہ وزیر موصوف on record deny کر دیں کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ یہ آدمی فیصل آباد سے نہیں لئے گئے' ان کا تعلق بہاولپور سے ہے یا جنوبی پنجاب سے ہے اور انہی کو وہاں پر بھرتی کیا گیا ہے اور اگر یہ حقیقت ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کو اس کا نوٹس لینا چاہئے۔ اس سے اس ایوان کا وقار بلند ہوگا اور وہ تعصب جس کی آگے نشاندہی کی گئی ہے اس میں بھی کمی ہوگی جو اس ملک کے لئے بھی بہتر ہے' اس صوبے کے لئے بھی بہتر ہے اور ہم سب کے لئے بھی بہتر ہے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میرے بھائی نے شاید پوری تحریک بھی نہیں پڑھی اور شاید پورا جواب بھی نہیں سنا۔ میں نے عرض کیا ہے کہ پورے پنجاب سے کل 196 درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے 11 کا تعلق ضلع بہاولپور سے تھا ان میں سے 4 امیدوار انٹرویو پر حاضر ہوئے تھے اور یہ رکھے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بہاولپور سے کتنے لئے گئے ہیں؟ اور باقی کس کس علاقے سے کتنے لئے گئے ہیں؟

وزیر خوراک، جناب والا! میں نے بتایا ہے کہ پنجاب کے مختلف اضلاع بشمول منڈی بہاؤالدین' جھنگ' شیخوپورہ' گجرات' فیصل آباد' لاہور اور بہاولپور سے بھرتی کی گئی ہے۔ لوئر گریڈ کے افراد بہاولپور سے بھی بھرتی ہوئے ہیں جن میں خاکروب بھی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہاولپور سے کتنے ہوئے ہیں؟

وزیر خوراک: انہوں نے تحریک میں تعداد نہیں پوچھی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو آپ pending فرمالیں اور یہ ان ملازمین کی لسٹ ایوان میں پیش کر دیں اس پر ہم کل یا کسی اور دن discussion کرلیں گے۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! شاید میرے بھائی نے بات سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس میں صرف بیلدار یا لوئر گریڈ کے افراد نہیں بلکہ اس میں دوسرے ملازم بھی ہیں اور اس ادارے میں جتنے افراد رکھے گئے ہیں اس میں اپ گریڈ لوگ بھی تھے اور سارے پنجاب کے اوپر ان کا میرٹ مقرر کیا گیا۔ پنجاب میں سے جو افراد میرٹ پر آئے خواہ وہ منڈی بہاؤالدین کے ہیں یا کہیں کے بھی ہیں وہ رکھے گئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! آپ انہیں اجازت دے دیں یا مجھے دے دیں۔ آپ ایوان in order کریں تو میں بات کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھئے۔ آپ پہلے انہیں وضاحت کرنے دیں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! یہ break up پوچھ رہے ہیں کہ کس ضلع سے کتنے افراد ہوئے۔ یہ چیز انہوں نے تحریک میں پوچھی نہیں ہے اور نہ ہی یہ کوئی سوال و جواب کا سیشن ہے۔ اگر انہیں کوئی تفصیل چاہئے تو میں کل ایوان کے اندر پیش کر دوں گا کہ کہاں کہاں سے کتنے افراد بھرتی ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسے کل تک pending کر دیتے ہیں۔

وزیر خوراک: میں on the floor of the House commitment دے رہا ہوں تو اس میں pending کرنے والی تو کوئی بات نہیں۔ میں کل break up دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کل break up دے دیتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اسے pending کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ Already they have been selected جو select ہوئے ہیں انہیں undo تو نہیں کرنا چاہئے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ بات یہ کی جا رہی ہے کہ 25 لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے جن میں سے 2 آفیسر ہیں۔باقی 23 میں سے 18 افراد فیصل آباد سے ہیں۔بات یہ ہے کہ یہ معاملہ بڑا سنجیدہ ہے یہ کل لسٹ پیش کر دیں۔ اس کے اوپر بحث کے بعد وہ پورے ایوان کو یقین دہانی کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! انہوں نے commitment دی ہے کہ اس کی پوری وضاحت کل آپ کو put up کر دی جائے گی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس کو pending کر لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: I think it is a valid answer and I think it should be dispose of

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! یہ بڑی زیادتی ہے۔ میری بات تو مکمل ہونے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کی بات کسی حد تک بجا ہے۔ کل اس کی وضاحت آئے گی تو اس کے بعد آپ دوبارہ اس پر سوال کر سکتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! آپ اسے pending کر دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اگر ایسی ہی نا انصافی ہوئی ہے جیسی نشاندہی کی گئی ہے تو پھر یہ اجازت ہو گی کہ پھر یہ معاملہ کل ایوان میں discuss کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ commitment دے رہے ہیں کہ وہ کل آپ کو اس کی وضاحت کریں گے تو اس سے واضح ہو جائے گا کہ اس کی bifurcation کتنی ہے؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! پھر آپ کل وقفہ تحاریک التوائے کار میں اس معاملے پر discussion کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کی بات میں وزن ہے میں اس کا جواب دے رہا ہوں کہ آپ نے یہ سوال

کیا ہے کہ وہ bifurcate کر کے بتائیں۔ وہ bifurcate کر کے آپ کو کل بتا دیں گے جس سے وضاحت ہو جائے گی کہ کس علاقے سے کتنے لوگ ہیں؟ اگر اس کے بعد کسی کو کوئی اعتراض ہے تو اس پر پھر بات ہو سکتی ہے۔ In the meanwhile it is disposed of.

رانا ثناء اللہ خان: بات ہو سکتی ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ (قطع کلامیاں)

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ بڑا valid point تھا کہ اس کو pend کر لیں۔ اگر اس میں کوئی irregularity پائی جاتی ہے تو You have to fix a time for general discussion for this adjournment motion اگر آپ نے اسے dispose of کر دیا تو پھر آپ اس پر under the rule discussion کیسے کریں گے؟

MR DEPUTY SPEAKER: This issue can be raise again This is not a small issue This is a subject which needs a full discussion What am I saying, this is a subject which needs a full discussion and I want to discussion should take place

رانا ثناء اللہ خان: چیئر کو اجازت ہے کہ چیئر اس پر بحث کی اجازت دے سکتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جنوبی پنجاب اور بہاول پور کے لوگ کہتے ہیں کہ "اساں قیدی تخت لہور دے" اور یہ زیادتیاں ہر دور میں بہاولپور اور جنوبی پنجاب کے ساتھ ہوتی رہی ہیں۔ میں نے پچھلے دور میں بھی ایک سوال دیا تھا اس میں---

MR DEPUTY SPEAKER: I am already given you that it needs a full discussion on that.

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! اگر آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت نہیں دینی تو پھر ایک شعر ہی سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں شعر سنا دیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! میں اس وقت صرف آپ کو شعر سنا رہا ہوں۔ انشاء اللہ پھر کسی وقت اس پر پوری تقریر بھی کروں گا۔ مجھے پریس والے کہتے ہیں کہ آہستہ آہستہ شعر پڑھا کرو۔ کہتے ہیں،

اتھاں کہیں کوں مان وفاواں دا
تے کہیں کوں ناز اداواں دا
اساں پیلے پتر درختاں دے
ساکوں رہندا خوف ہواواں دا

جناب سپیکر! ہوا چلتی ہے تو فیصل آباد اور لاہور کے تمام سرکاری افسر بہاول پور پہنچ جاتے ہیں۔ مہربانی کر کے کسی طریقے سے اس ہوا کو روکو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوا ختم ہو گئی۔ وزیر خوراک اس پر کل وضاحت پیش کریں گے اس کے بعد اگر ضرورت پڑی تو اس کے اوپر بحث ہو گی۔

بریگیڈیر (ر) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز): جناب سپیکر! یہ جو شعر سنایا گیا ہے میں اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

بریگیڈیر (ر) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے اپوزیشن کے ان بھائیوں سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں جو اپنے آپ کو اپوزیشن کے لیڈران کہتے ہیں کہ وہ علاقائی تعصب کو اتنی ہوا نہ دیں کہ وہ ادھر ہی اس اسمبلی میں بیٹھ کر شمالی پنجاب اور جنوبی پنجاب کی بات کریں۔ اگر ان کے علاقے میں کہیں ناانصافی ہوئی ہے تو ادھر انہیں اس کی بات کرنی چاہئے۔ اگر کسی ضلع میں گڑبڑ ہوئی ہے تو اس کی نشاندہی کرنی چاہئے، نہ کہ وہ ایسی اصطلاحات استعمال کریں جس سے علاقائی تعصب کو ہوا ملتی ہو۔ آج سے تیس سال پہلے ہم نے اسی علاقائی تعصب کو ہوا دے کر اس ملک کو آدھا کر دیا۔ ان صاحبان سے میری یہی گزارش ہے کہ لوگوں نے انہیں ووٹ دے کر ادھر بھیجا ہے، ان کو حقوق دلوانے کے لئے نہ کہ علاقائی تعصب کو ہوا دینے کے لئے۔ میں پھر آپ کے توسط سے ان سے گزارش کروں گا کہ ایسی اصطلاحات نہ استعمال کریں

جس سے علاقائی تعصب کو ہوا ملے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آدھے گھنٹے کے لیے وقت بڑھایا جاتا ہے۔ یہ عام بات ہوئی ہے۔ اس میں علاقائی تعصب کی کوئی بات نہیں ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، میں ان بھائی صاحب کا بے حد مشکور ہوں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ حوصلہ افزائی کرتے کہ عدل ہونا چاہئے اور ناانصافی کے خلاف انھیں آواز بلند کرنی چاہئے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان سے بھی زیادہ اس ملک کے وفادار ہیں' ہم فوج سے بھی زیادہ اس ملک کے وفادار ہیں اور ہم سب سے زیادہ اس ملک کے وفادار ہیں۔ ہمیں لاہور سے بھی اتنا پیار ہے جتنا ہمیں اپنے گھر سے پیار ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ ناانصافیاں کرتے رہیں اور ہماری زبان بند رہے۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ ریڈیو پاکستان پر خبروں کے اندر جنوبی پنجاب کا نام آتا ہے' اخباروں کے اندر جنوبی پنجاب کا نام آتا ہے۔ یہ تقسیم پہلے کی ہوئی ہے۔ انھیں شاید علم نہیں ہے تو ایک بات سن لو کہ جب خرابی ہو گی' جب ناانصافی ہو گی' جب عدل نہیں ہو گا تو وہاں سے چنگاری ضرور پھوٹے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج تقریباً گیارہ بجے ہمارا اجلاس شروع ہوا۔ ایک گھنٹے کا وقفہ سوالات تھا' پندرہ منٹ کے لئے تحاریک استحقاق تھیں' پندرہ منٹ کے لئے تحاریک التوائے کار تھیں اور اصولی طور پر باقی بزنس ساڑھے بارہ پونے ایک بجے کے درمیان ہمیں take up کر لینا چاہئے تھا لیکن اب تین بج رہے ہیں اور اب ہم تحاریک التوائے کار کو ختم کر سکتے ہیں۔

میری آپ سے استدعا ہو گی اور ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں اور قواعد و ضوابط کے مطابق اس ایوان کو چلائیں اور جس چیز کے لئے جو وقت مقرر ہو اسی میں اس کو take up کیا جائے۔

جناب سپیکر! جب تحاریک التوائے کار پر بات ہو رہی ہوتی ہے تو بلا وجہ تحاریک استحقاق کی بات شروع کر دیتے ہیں' جب تحاریک استحقاق کی بات ہو رہی ہوتی ہے تو ہم پوائنٹ آف آرڈر پر بات شروع کر دیتے ہیں۔ میری آپ کے توسط سے استدعا ہو گی کہ اس معزز ایوان کے تمام اراکین سے کہ خدا کے لئے ہمیں تھوڑی سی قواعد و ضوابط کی پابندی کرنی چاہئے تاکہ کسی قانون اور ضابطے کے مطابق اس ایوان کو چلایا جا سکے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ممبران کی قوت برداشت ہے کہ صبح دس بجے سے آ کر بیٹھے ہیں اور اب تین بج گئے ہیں۔ مزید وقت کو آگے بڑھایا جائے گا تو ممبران کتنی دیر بیٹھ سکتے ہیں۔ پھر لامحالہ آخر کار کورم کا معاملہ پیدا ہو جاتا ہے کہ ممبران تنگ آ جاتے ہیں۔ ہر ممبر نے تین بجے تک اجلاس کے لئے اپنا شیڈول بنایا ہوتا ہے جب ہم تین بجے سے پانچ بجے تک لے کر جائیں گے تو ظاہری بات ہے کہ ممبران کے اور کام بھی ہیں۔ اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ آپ strictly rule observe کروائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہماری طرف سے پورا تعاون کیا جائے گا۔

رپورٹ

مجلس قائمہ برائے بہبود ترقی نسواں اور بیت المال

کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ڈپٹی سپیکر، اب محترمہ لبنیٰ طارق صاحبہ رپورٹ پیش کریں گی۔

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR TOURISM: Sir, I lay that:-

"The Punjab Supervision and Control of Children Homes (Amendment) Bill, 2003" (Bill No 27 of 2003)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے بہبود ترقی نسواں اور بیت المال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رپورٹ پیش ہوئی۔ ڈاکٹر انجم امجد بل پیش کریں گی۔

غیر سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون، گھروں میں تشدد کی ممانعت پنجاب مصدرہ 2003

DR ANJUM AMJAD: Respected Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003. (Bill No. 29 of 2003)"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003 (Bill No. 29 of 2003)"

RANA SANA ULLAH KHAN: I oppose it.

MR ARSHAD MAHMOOD BAGGU: I oppose it

CH. ASGHAR ALI GUJJAR: I oppose it.

MR MUHAMMAD WAQAS: I oppose it

DR SYED WASEEM AKHTAR: I oppose it.

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر انجم امجد صاحب!

ڈاکٹر انجم امجد، جناب سپیکر! میں آپ سے یہ کہنا چاہوں گی کہ میرا یہ بل پیش کرنے کی کچھ وجوہات ہیں جن کی بناء پر میں نے یہ بل پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! گھریلو تشدد اور abuse of women کے واقعات 1997 سے 1998 تک 1500 تھے 2001 میں یہ واقعات بڑھے اور یہ تقریباً 1900 کے قریب ہو گئے 2002 میں 3296 واقعات پیش آئے۔ ان facts and figures کو سامنے رکھتے ہوئے ہم پر واضح ہو جاتا ہے کہ گھریلو تشدد کے واقعات بڑھتے جا رہے ہیں۔ کیا ان کی روک تھام کے لئے ہم کچھ نہیں کریں گے؟

جیسے جیسے گھریلو تشدد بڑھے گا ویسے ویسے گھروں کے حالات خراب ہوں گے اور جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ جو بچے گھریلو تشدد کے ماحول میں پروان چڑھتے ہیں' وہ juvenile offenders اور criminals ہوتے ہیں۔ ہم وہ لوگ پیدا کر رہے ہیں' کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری آنے والی نسلیں گھریلو تشدد کا شکار ہوں اور بڑے ہو کر وہ بھی violence کریں؟ کیا ہمارے معاشرے میں پہلے violences کم ہیں؟ اس کی روک تھام کے لئے کیا ہم کچھ نہیں کریں گے؟

اس کے علاوہ اس بل کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ان خواتین کے پاس جن کے پاس وسائل نہیں ہیں' جن کے پاس کوئی اور راستہ نہیں' جو باہر نہیں نکل سکتیں اور چپ کر کے wife battering and child battering سہتے ہیں' نہ صرف خواتین بلکہ بچے اور وہ مظلوم لوگ جن کی کوئی شنوائی نہیں ہے' جو بغیر علاج کے' بغیر انصاف کے' بغیر قانون کے گھر میں پڑے تڑپتے رہتے ہیں۔ ان کے پاس قانون لے جایا جائے۔ میں یہ نہیں کہتی کہ یہ پچھلے سارے laws پر صادق ہو گا۔ میں یہ کہتی ہوں کہ ان خواتین تک' ان بچوں تک' ان مظلوموں تک قوانین لے کر جائیں اور ان کو بتایا جائے کہ ان کے پاس کیا options ہیں؟ ہمارے ملک کے بیشتر مظلوموں کے پاس تو کوئی option ہی نہیں ہے۔ کیا یہ اتنی بری بات ہے کہ ہم ان کو option دینا چاہتے ہیں؟ کس بنیاد پر یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم یہ option نہیں دے سکتے۔ ہر انسان کو آئینی حق ہے اور آئین کے آرٹیکل نمبر 9 میں یہ کہا گیا ہے کہ۔

> "No person shall be deprived of life liberty safe in accordance with law"

میں نے بھی تو یہی کہا ہے کہ۔

> every thing should be in accordance with law

میں یہ نہیں کہتی کہ میرا law derogatory to other laws ہے۔ میں صرف یہ کہہ رہی ہوں کہ گھریلو تشدد کو ایک جرم کے طور پر تسلیم کیا جائے اور اس کے لئے ایسے اقدامات کئے جائیں کہ ان لوگوں کو کم از کم انصاف مل سکے۔ اس کے علاوہ آرٹیکل نمبر 25 میں یہ کہا گیا ہے کہ

1. All citizens are equal before law and are entitle to equal protection of law

2. There shall be no discrimination of basis of sex alone

3 Nothing in this Article shall prevent the State, from making any special provision for the protection of women and children

اس پر آپ غور کیجئے گا۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، ہم نے اعتراض نہیں کیا۔

ڈاکٹر انجم امجد، جناب عالی! مجھے بات کرنے کا موقع دیجئے۔ بیچ میں نہ بولئے' اٹھ کر بولئے اور کچھ قواعد و ضوابط کے مطابق بولئے۔ پوائنٹ آف آرڈر پر بولئے۔ ہم تو سنتے ہیں ہمیں تو آپ کہتے ہیں کہ قواعد و ضوابط نہیں آتے' جو پرانے پارلیمینٹیرین ہیں اگر وہ بھی ایسی حرکات کریں گے تو یہ ویسے ہی اخلاق سے گری حرکت ہے کہ خاتون بول رہی ہے اور آپ درمیان میں کاٹ کر بول رہے ہیں۔ ہم آپ کو بھی موقع دیں گے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، آپ نے حمایت کرنے والے کی مذمت کر دی ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

ڈاکٹر انجم امجد، چلیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اگر آپ میرے حامی ہیں تو میں آپ سے معذرت کرتی ہوں۔ حمایت کرنے والے اتنی جلدی پیچھے نہیں ہٹا کرتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کے علاوہ آرٹیکل 25 میں یہ کہا گیا ہے کہ۔

1. All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law.

2 There shall be no discrimination on basis of sex alone

3. Nothing in this Article shall prevent the State from making any special provision for the protection of women and children.

اس کے علاوہ آرٹیکل 35 میں یہ کہا گیا ہے کہ،

The State shall protect the marriage, the family, the mother and the child.

آرٹیکل 4 میں یہ کہا گیا ہے کہ۔

(a) No action detrimental to the life, liberty, body, reputation or property of any person shall be taken except in accordance with the law.

میں بھی صرف یہی کہہ رہی ہوں کہ آئندہ جو بھی اقدامات کئے جائیں وہ in accordance with the law ہوں۔ کسی بھی شخص کو اتنی جرات نہیں ہونی چاہئے کہ وہ قانون اپنے ہاتھ میں لے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ نے oppose کیا تھا Do you want to say something?

جناب محمد وقاص، جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، فرمائیے!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میری بہن نے بہت اچھے انداز میں خواتین کے حقوق کی بات کی ہے اور خواتین پر ہونے والے ظلم اور تشدد کی بات کی ہے۔ کوئی بھی صاحب ضمیر انسان یہ گوارا نہیں کرتا کہ کسی بھی انسان پر ظلم و تشدد کیا جائے اور بحیثیت مسلمان ایک خاتون تو ہمارے لئے ہر رشتے سے بڑی قابل احترام ہے لہذا قطعاً ہمارا یہ نقطہ نظر نہیں ہے کہ ہم خواتین پر ظلم و تشدد کے کسی بھی مرحلے پر اور کسی بھی درجے میں حامی ہیں' اللہ تعالیٰ سے ہم اس کی پناہ مانگتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے جو طریقہ کار منتخب کیا گیا ہے اور جو بل دیا گیا ہے اس پر ہمیں کچھ تحفظات ہیں اور جن کا ذکر میں آپ کے سامنے کرنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام کا اپنا ایک فلسفہ ہے اور اس وقت جو مغربی تہذیب ہے اس کا اپنا ایک علیحدہ فلسفہ اور اپنا کلچر ہے۔ اگر ہم یہ کرنے کی کوشش کریں کہ کچھ چیزیں اسلام کی لے لیں اور کچھ چیزیں مغربی تہذیب کی اختیار کر لیں---

چودھری خضر الیاس ورک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

چودھری خضر الیاس ورک، جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ چیز اسلام کے مطابق ہے۔ یہ اس کی بھی وضاحت کر دیں کہ جو سائن بورڈ ہورڈنگ لگے ہوئے ہیں کیا ان پر سیاہی پھینکنے سے اسلام کا پورا تحفظ ہو جاتا ہے؟

MR DEPUTY SPEAKER: That is not issue

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، I have not allowed him. وقاص صاحب! short statement دیں۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں ذرا سنجیدہ بات کرنا چاہتا ہوں اور اس ایوان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں----

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ اپنے موضوع پر رہیں۔

جناب محمد وقاص، میری گزارش یہ تھی کہ اسلام اپنا پورا ایک فلسفہ رکھتا ہے اور اسلام کے مطابق مسائل کا حل کچھ اور ہے۔ جدید مغربی تہذیب کے مطابق مسائل کا حل کچھ اور ہے۔ یقیناً بحیثیت مسلمان ہماری یہ خواہش ہو گی کہ ہم اپنے مسائل کو اسلام کے مطابق حل کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جو بل پیش ہوا ہے آپ اس پر discuss کریں۔ آپ کو بل پر جو اعتراض ہے اس پر بات کریں۔ ہم سب مسلمان ہیں اور اس چیز کا ہم سب کو پتا ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں بل کی طرف آ رہا ہوں۔ لیکن پہلے آپ ایوان کو in order کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ایوان in order ہے۔ آپ بل پر discuss کریں۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! سب سے پہلے یہاں پر اس بل میں جو سب سے متنازع بات ہے یا جو سب سے زیادہ ہمارے لئے پریشان کن بات ہے۔ ویسے تو اس میں بہت ساری چیزیں ہیں لیکن اس کے سیکشن 4 میں جو protection officers کا کردار تجویز کیا گیا ہے---

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میری معزز رکن سے گزارش ہے کہ اس وقت بل کی کچھ clauses under discussion نہیں ہیں۔ محترمہ نے ایک بل پیش کیا ہے اور انہوں نے اس کے objectives پر بات کی ہے اور اس کے objectives پر اگر محترم رکن کو اعتراض ہے تو اس پر discuss کریں اور بل کے concept پر بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے وہی ان کو کہا ہے کہ بل پر بات کریں اور اپنے موضوع پر رہیں۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! جب میں اس کے concept پر بات کرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ بل پر بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، وہ اس لئے کہ I put this thing to the House اس کے بعد اگر accept ہوتی ہے تو پھر بات کریں گے۔ ابھی آپ نے جو اعتراض کرنا ہے صرف وہ کریں۔

MR MUHAMMAD WAQAS: Let me discuss the concept

جناب ڈپٹی سپیکر، پوائنٹ پر پوائنٹ بعد میں disuess ہو گا۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ اس بل کے اندر بہت ساری ایسی چیزیں introduce کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جس سے ہماری جو social life ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، آپ یہ کہیں کہ why are you opposed to that? باقی باتیں بعد میں ہوں گی۔

جناب محمد وقاص، میں وہی تو کہہ رہا ہوں کہ اس کے اندر ایسا mechanism introduce کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جس سے ہماری گھریلو زندگی کو باہر سے interrupt کیا جائے گا۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس بل کو واپس لیا جائے' اس کو ہم oppose کرتے ہیں اور جو تشدد کے خلاف اقدامات ہیں' اسلام نے اس کے لئے اپنا ایک phenomenon دیا ہے۔ مثلاً جو نکاح ہے ایک خاتون کے لئے قرآن پاک دو guarantees دیتا ہے۔ مثلاً۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، I think you have still not touched the actual point. جس پر آپ oppose کرنا چاہتے ہیں اس پوائنٹ پر تو آپ آئے ہی نہیں ہیں۔

I think, I will have to put this to the Floor The motion moved and the question is -

"That the leave be granted to introduce the Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003 (Bill No.29 of 2003) "

(The motion was carried)

Dr Anjum Amjad please!

DR ANJUM AMJAD: I introduce.

"The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003 (Bill No.29 of 2003) "

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003 (Bill No. 29 of 2003) has been introduced in the House under rule 94 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of Punjab 1997. Under rule 94 it is referred to the Standing Committee on Home with the direction to submit its report within one month

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

رانا ثناء اللہ خان، انہوں نے بل introduce کیا ہے اور ہم نے اسے oppose کیا ہے۔ انہوں نے بل پر بات کرنی تھی اور ہم نے اسے oppose کرنا تھا اور پھر اس کے بعد آپ نے فیصلہ کرنا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، انہوں نے جواب دیا ہے اور اپنے point of view پر بل پیش کیا ہے اس کے بعد انہوں نے introduce کیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، بل کو انہوں نے introduce کیا ہے اس کو ہم نے oppose کیا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، آپ نے تو ہر بات کو bulldoze کر دیا ہے۔ ہم نے oppose کیا ہے ہم نے بات ہی نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ہم نے آپ کو پورا موقع دیا ہے۔

Honour'ble member was given full time to discuss on this issue. He was on the floor. He was given full opportunity to talk.

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے---

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! This is for the information of the House یہ بل پیش ہوا۔ بل پاس ہوا آپ نے ووٹنگ کرائی بل پاس ہو گیا اور آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ آدھی سے زیادہ اپوزیشن اس بل کے حق میں ہے۔ اگر آپ ان خواتین سے پوچھ لیں وہ اس بل کے حق میں ہیں۔ لہذا this bill stands to be passed

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ---

جناب ڈپٹی سپیکر، this bill is passed

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں بات یہ ہے کہ انہوں نے پہلے motion پیش کی کہ مجھے leave دی جائے کہ میں اسے ایوان میں introduce کروں۔ اس کو ہماری طرف سے oppose کیا گیا۔ اب اس پر آپ نے ووٹنگ کروائی۔ اب انہوں نے جب بل پیش کیا ہے تو اس کو ہم نے oppose کیا ہے۔ اب وہ بل کے متعلق کلاز بائی کلاز بات کریں گے اس کو ہم oppose کریں گے اس کے بعد آپ ووٹنگ کرائیں گے۔ آپ متعلقہ rules دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ کیسے ہو سکتا ہے ابھی تو یہ introductory stage پر ہے؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! rules of procedure آپ کے پاس ہے آپ اسے دیکھیں۔ ادھر وزیر تعلیم تو کہہ رہے ہیں کہ یہ بل پاس ہو گیا ہے۔

رانا محمد قاسم نون، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

رانا محمد قاسم نون، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ مردوں نے اپنے ہاتھ خود کاٹ لئے اور domestic violations کے سلسلے میں جو صورتحال ہو گی اس میں مرد under-threat آ گیا ہے۔ (قہقہے)

لیکن ہم نے خود قبول کیا ہے۔ اس کے علاوہ اپوزیشن بنچوں پر تشریف فرما ہماری معزز خواتین ممبرز کو بھی اس کو appreciate کرنا چاہئے۔ بلکہ ہم نے تو خود بھی اس کو appreciate کیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس بل کے ذریعے سے سب سے زیادہ نشانہ گھر کے شوہروں کو بنایا گیا ہے۔ ان کا بس نہیں چلتا ورنہ یہ شوہر گھر میں داخل نہ ہو سکیں۔ اس بل کے ذریعے یہ کرنا چاہتی ہیں۔ آپ اس کو دیکھیں تو سہی اور اس کی تفصیل تو پڑھیں۔ اس بل کے ذریعے یہ ثابت کیا گیا ہے اور اس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ گھر کا سربراہ ہمیں تحفظ نہیں دے سکتا اس کی بجائے ایس۔ایچ۔او آ کر protection دے گا۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! خاوند اس کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ایسی کوئی بات نہیں وہ صرف تشدد کی بات کر رہی ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! آپ یہ بل پڑھیں۔ کل آپ کے گھر کے ساتھ کیا بنے گا جب کوئی protector خود بخود آپ کے گھر آ جائے گا۔ آپ پڑھیں تو سہی کہ اس بل میں کیا لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اس کے پاس تو suo moto اختیار ہو گا اور جس مرضی گھر میں گھس جائے اور جب تک چاہے وہیں رہے۔ یہ خواتین وہ بول رہی ہیں جنہوں نے اس بل کو ہی نہیں پڑھا۔ جناب! آپ بل کو پڑھیں اور یہ اس بل کے ذریعے سے ہمارا فیملی سسٹم تباہ کرنا چاہتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ایوان کی کمیٹی اس پر discuss کرے گی اس میں بھی ممبرز ہیں وہ اس کے pros and cons دیکھیں گے۔ اس کے بعد اس کے پاس ہونے سے پہلے discussion ہو گی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! ہم اس کمیٹی کے ممبر نہیں ہیں اور اگر آپ نے اس طرح کا بل introduce کروانا ہے۔ آپ نے پہلے اسمبلیوں سے مردوں کو نکالا ہے اب گھروں سے بھی

نکالنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب میں خواتین کو موقع دینا چاہتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سپیکر!۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، رانا صاحب! آپ بیٹھیں مجھے فلور مل چکا ہے مجھے بات کرنے دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ rules دیکھ لیں اس میں بڑی وضاحت کے ساتھ ہے کہ جن لوگوں نے oppose کیا ہے ان کو اظہار خیال کا موقع دینے کے بعد آپ question put کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کو موقع تو دیا گیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! ہمیں تو موقع ہی نہیں دیا گیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، انہوں نے تو بات کی ہے۔ آپ نے ان کو اپنا نمائندہ چنا اور انہوں نے بات کی ہے۔ I have given the floor to one person I thought he is the person representing the people. جب آپ نے ان کو نمائندگی دی ہے اور انہوں نے آپ کی طرف سے بات کی ہے اور جواب دیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! rules کی requirement یہ ہے کہ جتنے لوگ oppose کریں ان سب کو آپ موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! آپ کی بات بجا ہو گی لیکن جب آپ نے ان کو نمائندہ بنا کر کھڑا کیا ہے تو انہوں نے بات کی اور آپ نے ان کو فلور دیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ rules 90 کے سب رول 3 اور 4 پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ اپوزیشن کی طرف سے ہیں اور آپ نے ایک کو موقع دیا ہے کہ وہ اس پر بات کرے اور آپ کی طرف سے نمائندگی کرے تو میں نے ان کو فلور دے دیا۔اب فرداً فرداً تو میں فلور نہیں دے سکتا آپ کا آپس میں اتفاق نہیں ہے۔(قطع کلامیاں)

آپ سب بیٹھیں۔ ایک آدمی ایک وقت میں بات کرے۔ میں ہر ایک کو سنوں گا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! مجھے ایوان in order کرنے دیں فی الحال آپ بیٹھیں۔

محترمہ ثمینہ نوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ ثمینہ نوید، جناب سپیکر! میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں اپنی بہن کی اس بل کے پیش کرنے پر ان کی حمایت کرتی ہوں۔انہوں نے بہت اچھا بل پیش کیا ہے ہمارے پاکستان میں اوسط شرح دیکھیں تو اکثریت خواتین کی ہے خواتین 52 فیصد ہیں مرد اس کے مقابلے میں کم ہیں اور خواتین کی آبادی زیادہ ہے اور جو تشدد کرنے والے ہیں وہ اپنا غلبہ ان خواتین پر رکھنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! آپ اس بل کو support کر رہی ہیں۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وقاص صاحب آپ بیٹھیں۔ محترمہ پہلے ہی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ میں نے ان کو floor دیا ہے اور ان کو بھی بولنے کا حق ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید، جناب سپیکر! میں عرض کر رہی تھی کہ خواتین کی تعداد زیادہ ہونے کے باوجود عورت تشدد کا شکار ہے اور مرد حضرات کم تعداد میں ہونے کے باوجود ان پر تشدد کرتے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سسٹم سے ان کا family system تباہ ہو جائے گا۔ مقصد یہ کہ یہ تشدد نہیں کر پائیں گے۔ یہ چاہتے ہیں کہ خواتین پر تشدد کریں' ان پر بوجھ ڈالیں' ان کے ساتھ مار پیٹ کریں' ظلم اور زیادتیاں کریں۔ یہ مرد حضرات تو ایک دن بھی گھر کا سسٹم نہیں چلا سکتے۔ اگر آپ کو ایک دن کے

لئے گھر کا سسٹم چلانے کے لئے دے دیا جائے تو یہ بتائیں کہ کون سا ایسا مرد ہے جو گھر کا system مجھے ایک دن چلا کر دکھا دے۔ وہ خاتون ہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اتنی صلاحتیں دی ہیں، جو بچے پیدا کرتی ہے، بچوں کی پرورش کرتی ہے، بچوں کو سنبھالتی ہے، گھر کا سارا system سنبھالتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اجلاس کی کارروائی کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22 ۔اکتوبر 2003

1۔ سوالات (محکمہ تعلیم)

(1) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(2) غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

2۔ سرکاری کارروائی

(1) مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی اسمبلی پنجاب استحقاقات مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 32 بابت 2003)

(2) تحریک زیر قاعدہ 244-A قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997

(3) حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور پر ان عملدر آمد کے بارے میں رپورٹ بابت سال 2002

(4) ادارہ محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2002

(5) پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2002

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس)

بدھ' 22۔ اکتوبر 2003

(یوم الاربعاء' 25۔ شعبان المعظم 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس' اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 11 بجے زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿٥٨﴾ الَّذِيْنَ
صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ
رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٠﴾

سورۃ العنکبوت آیات 56 تا 60

اے میرے ایماندار بندو میری زمین تو بہت وسیع ہے سو اکیلی میری ہی پرستش کرو ٥ ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر تم سب ہماری طرف واپس لائے جاؤ گے ٥ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے' ہم اُن کو جنت میں جگہ دیں گے' بالا خانوں پر جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے' کیا اچھا اجر ہے نیک کام کرنیوالوں کا ٥ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے پروردگار پر توکل کیا کرتے تھے ٥ اور کتنے ہی جانور ہیں جو اپنی غذا اٹھا کر نہیں رکھتے اللہ ہی انہیں روزی پہنچاتا ہے اور تم کو بھی اور وہی خوب سننے والا (اور) خوب جاننے والا ہے ٥

وما علینا الا البلاغ ٥

پوائنٹ آف آرڈر

گھریلو تشدد بل 2003 پر اعتراضات پیش کرنے والے اراکین اسمبلی کو کمیٹی میں شمولیت کی اجازت

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اسمبلیاں اس لئے ہوتی ہیں کہ یہاں قانون سازی ہوتی ہے اور اگر ہاؤس کا custodian سپیکر اسے ضابطے کے مطابق نہیں چلاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جگ ہنسائی کے علاوہ کچھ نہیں۔ کل یہاں پر Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003 پیش ہوا تھا۔ محترمہ انجم امجد نے جب یہ بل پیش کیا اور اس پر انہوں نے اپنے comments دیئے۔ یہ ضابطہ ہے کہ اس کے بعد جو معزز اراکین اسے oppose کرتے ہیں انہیں بھی اپنی بات کرنے کا موقع دیا جاتا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ کل آپ نے ہمیں اس پر بولنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ یہ ہمارا حق تھا کہ ہم اس پر بولتے۔ اگر ہاؤس کی اکثریت کسی بل کے حق میں رائے دیتی ہے تو اسے پاس کر دیا جائے لیکن ہمارے objection پر ہمیں بولنے کا حق ہے۔ اس میں میری آپ سے submission ہے کہ کل چونکہ آپ نے اس بل کو کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے، جن لوگوں نے اس بل پر objection کیا تھا انہیں اس کمیٹی میں شامل ہونے کی اجازت دی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجازت دی جاتی ہے۔

معزز اراکین حزب اختلاف کی ایل۔ایف۔او کے خلاف نعرہ بازی اور ایوان سے واک آؤٹ

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! آج میں اس پورے ہاؤس کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اس مسئلے پر پوری قوم پریشان ہے' اس سے ہزاروں بے روزگار لوگوں کا مستقبل وابستہ ہے' یہ مسئلہ ملکی سالمیت کے لئے بڑا اہم ہے۔ اس مسئلے سے میری مراد ایل۔ایف۔او ہے۔ ہم اس ایل۔ایف۔او کو نہیں مانتے اور اس پر احتجاج کرتے ہیں۔ یہ ہمیں منظور نہیں ہے۔ یہ اس ملک کی سالمیت کے لئے خطرہ ہے۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور ایل۔ایف۔او کے خلاف نعرے بازی شروع کر دی اور پھر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' لا منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میری صرف گزارش یہ ہے کہ ایل۔ایف۔او کا معاملہ کوئی فوری نوعیت کا معاملہ نہیں ہے کہ جس کی طرف ہاؤس کی فوری توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں لیکن آج ہمارے یہ بھائی آزادی کی بات کہہ رہے تھے کہ ہمیں آزاد کیا جائے تو میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ،

"جا تجھے کشمکش دہر سے آزاد کیا"

اس سے بڑھ کر ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: یہ معزز اسمبلی ایسی جگہ نہیں کہ جہاں پر اس طرح کے ریمارکس پاس کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' ملک نذر فرید کھوکھر صاحب!

ملک نذر فرید کھوکھر: میں جناب کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ممبران اسمبلی اس ملک کا نہایت معتبر طبقہ ہیں۔ ہمارے اپوزیشن کے ممبران جب اسمبلی میں آتے ہیں تو وہ ایک نعرہ لگانا شروع کر دیتے ہیں کہ "گو مشرف گو" تو کیا یہ سب لوگ مشرف ہیں جو نعرہ لگانے کے بعد چلے جاتے ہیں یا ان کے قول و فعل میں تضاد ہے؟ یہ کہتے کسی اور کو ہیں اور چلے خود جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھنا تو یہی چاہئے کہ یہ خود چلے جاتے ہیں۔

محترمہ پروین سکندر گل، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں اپوزیشن کی اپنی بہنوں اور بھائیوں سے یہ گزارش کروں گی کہ ابھی چند لمحے پہلے راجہ بشارت صاحب کے دفتر میں بیٹھے یہ ٹیلیفون بھی کروا رہے تھے' ٹینڈرز کی بھی بات کر رہے تھے' میں نے کہا کہ یہ ٹینڈر بھی ایل۔ایف۔او کے تحت ہے' راجہ بشارت صاحب کا سفارشی ٹیلیفون بھی ایل۔ایف۔او کے تحت ہے تو وہ کیوں کروا رہے ہیں اور فنڈز بھی مانگ رہے ہیں۔ کیا ٹینڈرز ایل۔ایف۔او سے الگ ہیں؟ وہ تو اس کا حصہ ہیں۔ اپوزیشن والے دیہاڑی بھی ایل۔ایف۔او کی لیتے ہیں اور گوشوارے بھی سیٹ کے معطل ہونے کے ڈر سے جمع کرواتے ہیں۔

وزیر تعلیم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' عمران مسعود صاحب!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! شکریہ۔ میری یہ خواہش ہے کہ اگر آپ یہاں پر announce کر دیں اور ایک دفعہ آپ انھیں بلا لیں کیونکہ لابیوں میں بھی سپیکر لگے ہوئے ہیں اور ان کا یہاں آنا فرض ہے تاکہ ہم وقفہ سوالات شروع کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں آپ ہی سے گزارش کروں گا کہ آپ انھیں منا کر لے آئیں۔ روزانہ چودھری اقبال صاحب جاتے ہیں لیکن آج آپ کو تکلیف دیتا ہوں کہ آپ انھیں لے آئیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! یہ آپ کا حکم ہے' میں چلا جاتا ہوں لیکن آپ ہاؤس کی رائے پوچھ لیں کہ مجھے جانا چاہئے یا نہیں جانا چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، میں آپ کو direction دے رہا ہوں کہ آپ جائیں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ، جناب سپیکر! میری رائے ہے کہ جب آپ ایجنڈا تیار کر رہے ہوتے ہیں تو اس میں روزانہ ڈیوٹی لگایا کریں کہ آج فلاں منسٹر اپوزیشن کو منانے جائے گا اور آج فلاں منسٹر جائے گا۔ ہر تاریخ کے ایجنڈے میں اس منسٹر کا نام دیا جائے جو منانے جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' شاہینہ اسد صاحبہ!

محترمہ شاہینہ اسد، جناب سپیکر! میں چاہتی تو یہ تھی کہ اپوزیشن کے سامنے کچھ باتیں کروں تاکہ انھیں یہ احساس ہو کہ جو باتیں وہ اپنی سیٹ پر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر ہم لوگوں کو سناتے ہیں کہ اس معزز ایوان کا یہ کام ہے۔ ان کو یہ بتایا جائے کہ معزز ایوان کے کچھ اور بھی کام ہیں۔ وہ یہ بات نہیں ہے کہ ہر وقت بائیکاٹ کی رٹ لگائی جائے اور باہر چلے جائیں کیونکہ لوگوں نے ان کو اس لئے کامیاب نہیں کروایا کہ یہ آئیں، اپنی دیہاڑی بنائیں اور باہر چلے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! میں ان سے معذرت سے یہ کہہ رہی ہوں اور میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ ان کو قواعد بتائیں کہ کس طرح پنجاب اسمبلی چلتی ہے۔ ابھی ہمارے معزز رکن بگو صاحب ہمیں کہہ کر باہر گئے ہیں کہ شاید ان کو پتا نہیں ہے کہ اسمبلی کس طرح چلتی ہے۔ میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اسمبلی کا یہ طریقہ کار بھی نہیں ہے کہ جب چاہیں ایل۔ ایف۔او کا ذکر کریں اور باہر چلے جائیں۔ بہت شکریہ۔

سوالات (محکمہ تعلیم)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر، اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔ آج وقفہ سوالات محکمہ تعلیم کے لئے ہے۔

پہلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 42

لاہور کے بغیر عمارات کے سکول

*42۔سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور میں (shelterless) سکولوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان سکولوں کے اساتذہ اور طلباء و طالبات کی تعداد کیا ہے؟

(ج) ان (shelterless) سکولوں کو عمارات فراہم کرنے یا ان کے عملہ کو دیگر تعلیمی اداروں

میں کھپانے میں کیا رکاوٹیں ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) 6۔ سکول shelterless ہیں۔

1۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول واڑہ کمہاراں مرکز مانگا۔

2۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول' آصل سیان لاہور۔

3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول' گھوبڑہ لاہور۔

4۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول' حویلی مجیتو والی لاہور۔

5۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول' سگیاں وساڈ پورہ لاہور۔

6۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول' شادے والی مرکز اعوان کالونی لاہور۔

(ب)

1۔	تعداد اساتذہ	2عدد	تعداد طالبات	78
2۔	تعداد اساتذہ	2عدد	تعداد طالبات	56
3۔	تعداد اساتذہ	2عدد	تعداد طالبات	74
4۔	تعداد اساتذہ	2عدد	تعداد طالبات	55
5۔	تعداد اساتذہ	2عدد	تعداد طالبات	ZERO
6۔	تعداد اساتذہ	5عدد	تعداد طلباء	170

(ج) ضلعی حکومت اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ان سکولوں کے لئے عمارات فراہم کرنے کی کوشش کرے گی۔

سید احسان اللہ وقاص: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور ڈسٹرکٹ میں بتایا گیا ہے کہ چھ سکول shelterless ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ وہ سکول ہیں جن کی نہ دیواریں ہیں' نہ چھت ہے اور نہ کوئی چیز ہے' وہ بالکل درختوں کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں لیکن جہاں پر ایسے سکول جو تقریباً shelterless ہیں' ان کی بھی اتنی بڑی تعداد ہے کہ جو سینکڑوں میں ہے۔ لاہور شہر میں shelterless سکولوں کی یہ حالت ہے تو پھر باقی صوبہ پنجاب میں کیا حالت ہو گی؟ حکومت جو دعوے کرتی ہے کہ ہم تعلیم کے لئے بے مثال کردار ادا کر رہے ہیں اور بہت زیادہ کام کر رہے ہیں۔ یہ لاہور شہر سے ہی

shelterless سکولوں کا خاتمہ نہیں کر سکے تو باقی صوبے میں کیا صورتحال ہے؟ مہربانی کر کے مجھے اس بارے میں بتائیں کہ shelterless schools جو لاہور کے اندر ہیں' ان کو کب تک مناسب buildings مہیا کر دی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر تعلیم صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ سوال نمبر 42 پیش ہو چکا ہے اور اس کے اوپر ضمنی سوال بھی آ چکا ہے۔ انھوں نے پوچھا ہے کہ یہ بتائیں کہ ان سکولوں کو کتنی دیر میں تعمیر کروا دیں گے۔ یہ سکول سے متعلق سوال تھا۔ رول 46 جو ہے وہ اس سے متعلق Question Hour اور questions کی گائیڈ لائن ہے تو اس میں یہ ہے کہ،

"46 (2) A question addressed to a Minister shall relate to the public affairs with which he is officially connected"

یہ officially connected کا لفظ ہے اور then ہے کہ،

"or to matter of administration for which he is responsible"

میرا یہاں پر پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ منسٹر جو اس سوال کا جواب دینے جا رہے ہیں وہ نہ تو ان سکولوں سے officially connected ہیں اور نہ ہی وہ ان کی ایڈمنسٹریشن کے responsible ہیں۔ لہٰذا under the rules وہ اس سوال کو take up نہیں کر سکتے اور اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ گورنمنٹ اس آدمی کو یہاں پر produce کرے جو آدمی ان سکولوں سے یا تو officially connected ہے یا وہ ان کی ایڈمنسٹریشن کا responsible ہے۔ after devolution منسٹر ایجوکیشن نہ تو ان سکولوں سے officially connected رہے ہیں اور نہ ہی ان کی ایڈمنسٹریشن

ان کے کنٹرول میں ہے۔ اس لئے he is no man to answer this question آگے رولز میں لمبی تفصیل ہے، میں اس میں نہیں جاتا۔

چودھری اصغر علی گجر: یہ بات درست ہے کہ پہلے اس پر فیصلہ ہو جائے کہ گورنمنٹ کے پاس کونسا وہ فرد ہے جس کے پاس سکولوں کی ایڈمنسٹریشن ہے؟ لاء منسٹر صاحب کو بلائیں۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! رانا صاحب نے جو سوال یہاں پر اٹھایا ہے اصولی طور پر تو یہ سوال Chair کو put ہوا ہے۔ 'kindly' اگر آپ اس کی کوئی رولنگ دینا چاہیں تو وہ زیادہ مناسب ہوگی۔ اگر آپ devolved system اور provincial government کا جو رول ہے اس کے بارے میں اپنی کوئی رائے دیں یا کوئی ایسا دن مقرر کرلیں جس میں آپ جواب دے دیں لیکن جہاں تک mover کی satisfaction ہے، میں انہیں ضرور satisfy کر سکتا ہوں۔ 'Floor is with me.' یہ ایک law matter ہے اور اگر آپ لاء منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہیں یا کوئی رولنگ دینا چاہیں تو وہ آپ دے سکتے ہیں، باقی اگر سسٹم کا پوچھنا چاہتے ہیں تو میں تھوڑا سا بتا سکتا ہوں۔ ہماری پنجاب حکومت کی اپنی ایک پالیسی ہوتی ہے اور district governments are bound to follow that policy

MR DEPUTY SPEAKER: This is a very important question which is asked

MINISTER FOR EDUCATION: Sir, I do believe it is a very important question

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ صاحب نے جو issue raise کیا ہے in fact after the devolution plan 2001 جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس آیا ہے۔ اس میں آپ کی اس پنجاب گورنمنٹ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ because after going into the Schedule VI آپ کی یہ پنجاب اسمبلی اس میں amendment بھی نہیں کر سکتی ہے۔

after the devolution ڈسٹرکٹ اسمبلیاں ہیں' باقاعدہ ادھر بھی Question Hour ہوتا ہے۔ یہ وزیر صاحب خود مانیں گے کہ ان کا اختیار نہیں ہے' یہ جواب نہیں دے سکتے ہیں۔ اس پر لاء منسٹر صاحب کوئی سٹیٹمنٹ دیں کہ کیا یہ سوالات اس اسمبلی میں لائے جا سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ رانا ثناء اللہ صاحب نے جو بات کی ہے وہ یہ کہ devolved department کے طور پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سوالات کے جواب concerned Minister نہیں دے سکتے کیونکہ ڈیپارٹمنٹ devolve ہو گیا ہے لیکن devolve ہونے سے یہ تاثر قطعی طور پر نہیں لیا جا سکتا کہ اس کا صوبائی گورنمنٹ سے administrative control ختم ہو گیا ہے۔ دو منٹ کے لئے فرض کر لیں کہ اگر منسٹر صاحب کی بات کو درست تسلیم کر لیا جائے تو devolved departments کے متعلق سوالات کے جواب کون دے گا؟ یا تو اصولی طور پر یہ طے کر لینا چاہئے کہ یا تو یہ devolved departments سے متعلقہ سوال ہی نہ کریں۔ جب یہ سوال کریں گے تو devolved departments کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ یا کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ جو کہ ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ ہے اس کے پاس ہے تو جواب تو اسی نے ہی دینا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات سمجھنے کی ہے کہ devolved departments کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول اس وقت بھی منسٹر صاحب کے پاس ہے۔ اگر ہم اس کے financial aspect کو دیکھیں تو devolved departments کو فنڈز بھی صوبائی گورنمنٹ ہی جاری کر رہی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس بات میں کوئی منطق نہیں ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ وہ بالکل جواب دے سکتے ہیں' He is administrative incharge of the department

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' رانا صاحب!

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ معاملہ قانون سے related ہے۔ اس کا ریٹائرڈ بریگیڈیئر صاحب کیا جواب دیں گے یا اس پر کیا بات کریں گے؟

MR DEPUTY SPEAKER: He is a Member He has got a right to say. Being a Brigadier does not debar him from being a Member of the Provincial Assembly

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے اس کا جواب میں نے دینا ہے۔ ان صاحبان نے اگر کوئی پوائنٹ آف آرڈر raise کرنا ہے تو بعد میں کر لیں۔

محترم وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ یہ تاثر غلط ہے کہ ان محکموں کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول پنجاب گورنمنٹ کے پاس نہیں ہے یا متعلقہ وزیر تعلیم کے پاس ایڈمنسٹریٹو کنٹرول نہیں ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو پھر یہ طے ہو جائے کہ جو ڈیپارٹمنٹ devolve ہو گئے ہیں ان کے questions یہاں پر نہیں آ سکتے۔ ہم یہی تو ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ after devolution plan آپ کے پاس رہا ہی کچھ نہیں ہے۔ یہ ایک سازش ہے' اس ملک میں ون یونٹ قائم کیا گیا ہے' صوبوں کو ختم کیا جا رہا ہے' صوبوں کے پاس تو کچھ بھی نہیں رہا۔ ان کے پاس تو صرف منسٹریاں ہیں' کاریں ہیں جن کے اوپر ڈنڈے اور جھنڈے لگا کر گھومتے پھر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ وزیر قانون نے پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کو یا تو پڑھا نہیں ہے یا یہ بات ان سے over look ہو گئی ہے۔ اس میں chapter 3 کی کلاز 14 میں سب کلاز 1 ہے کہ:

14. Decentralised Offices and Grouping of Offices

"14(1) On the commencement of this Ordinance, the administrative and financial authority for the management of the offices of the Government specified in part-A of the First Schedule set up in a district shall stand decentralised to the District Government of that District

Provided that where there is no office of the Government in a District specified in Part-A of the First Schedule and the Government sets up an office on a subsequent date, such office shall be decentralised to the District Government from that date."

اس میں ایڈمنسٹریٹو اور فنانشل اتھارٹی ہے۔ ہم اس میں schedule I اور اس کے Part - A کو دیکھ لیتے ہیں۔ اس میں بوائز سکولز، گرلز سکولز، ٹیکنیکل ایجوکیشن، کالجز ہیں۔ اب اس کے بعد ان کے پاس کیا رہ گیا ہے؟ ان کے پاس صرف گاڑی رہ گئی ہے جس کے اوپر جھنڈا لگا ہوا ہے جو یہ غیر قانونی طور پر لگا کر گھومتے پھر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میری گزارش صرف یہ ہے کہ رانا صاحب نے خود پڑھا ہے، میری طرف سے اس میں کوئی اضافہ تصور نہ کریں۔ انہوں نے جو خود پڑھا ہے اس میں یہ بات واضح ہے کہ ڈسٹرکٹ کی حد تک وہ کنٹرول ان کو دیا گیا ہے، ہم اس سے اختلاف نہیں کرتے۔ میں ان سے ایک سوال کرتا ہوں کہ ای۔ڈی۔اوز کی ٹرانسفر کون کرتا ہے؟ ان کی ٹرانسفر صوبائی حکومت کرتی ہے۔ اس لئے پھر میں اپنی بات دُہراتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ کی حد تک تو یہ بات درست ہے کہ فنانشل پاورز، ایڈمنسٹریٹو پاورز devolve ہو چکی ہیں لیکن صوبائی سطح پر وہ تمام اختیارات جو حکومت کے پاس تھے وہ آج بھی موجود ہیں اور اس لحاظ سے منسٹر صاحب اس بات میں حق بجانب ہیں کہ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے اب خود ہی یہ فرمایا ہے کہ ان اداروں کی financial authority and administrative control ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ہے۔ اب جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے تو کیا پنجاب حکومت ڈسٹرکٹ ناظم کو وہاں پر لگاتی ہے؟ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ تو ایک علیحدہ ایکٹ کے تحت وجود میں آئی ہے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ پر وزیر تعلیم کا کیا کنٹرول ہے؟ اب جس سکول سے متعلق وزیر تعلیم جواب دینا چاہتے ہیں آیا یہ officially ان سے

connected ہیں؟ آیا ان schools کا administrative control ان کے پاس ہے؟ administrative control تو ضلعی حکومت کے پاس ہے۔ ان کی financial authority تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیں!

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PARLIAMENTARY AFFAIRS :

Thank you, Mr Speaker' Sir, rule 46 جس کے پارٹ 2 کو بنیاد بنا کر رانا صاحب نے کہا ہے کہ Minister has got no concern to answer these questions جو کہ ان کو کئے گئے ہیں کیونکہ ان کا administrative control نہیں ہے۔ All the laws should be read as a whole اس کے ایک لفظ کو مدنظر رکھ کر اس کو interpret نہیں کیا جا سکتا۔

"46(2) A question adressed to a Minister shall relate to the public affairs with which he is officially connected or to a matter of administration for which he is responsible"

اب اگر یہ دیکھا جائے کہ صوبائی اسمبلی کو who is responsible to this august House تو منسٹر نے یہ اتھارٹی derive کی 'from the floor of this House' چیف منسٹر کے اختیارات اگر لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کو دیکھ لیں جس میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو devolve کیا گیا ہے اور ایڈمنسٹریشن کا کنٹرول اور financial کنٹرول ای۔ڈی۔او ایجوکیشن کو نیچے ضلع کی حد میں دیا گیا ہے تو اس میں بھی 'responsibility after all' اس کو اگر As a whole پڑھیں' to the Chief Executive of the Province کے پاس آتی ہے تو میرے خیال میں رانا صاحب کا objection قطعی طور پر sustainable نہیں ہے It is very clear in the law

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑا سا add کر دیتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ جو تعلق ضلعوں کا صوبائی حکومت کے ساتھ ہے، ضلعی حکومتوں کو جو grant یا بجٹ جاتا ہے اس کو صوبائی اسمبلی پاس کرتی ہے۔ دوسرا ہمارا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا representative ہے، وہ E.D.O ایجوکیشن ہے جس کو ہم تعینات کرتے ہیں اور اس کے نیچے ڈی۔ای۔او زبھی ہم ہی صوبے سے تعینات کرتے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہماری حکومت پنجاب کا ضلعوں سے کیا تعلق ہے؟ ابھی بھی ریکروٹمنٹ پالیسی صوبائی حکومت نے دی ہے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے دی ہے اور اس کے بعد ہماری جتنی بھی ایجوکیشن پالیسیاں ہیں وہ ساری صوبہ یا محکمہ تعلیم ہی بناتا ہے۔ جہاں تک ایڈمنسٹریٹو کنٹرول کا تعلق ہے یہاں پر اس ایک ممبر نے اس چیز کو point out کیا ہے صاف ظاہر ہے کہ اگر منسٹر اس کو commit کرتا ہے so Minister is bound to have it implemented through the District Government for the satisfaction of the mover in the House. تو یہ link بالکل administrative control صوبے کا ہی بنتا ہے۔ آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ آپ کس انداز سے اس law کو دیکھتے ہیں It remains the ultimate responsibility of the Government of the Punjab because the Provincial Government remains superior. صوبائی حکومت ہی ان کا بجٹ پاس کرتی ہے، صوبائی حکومت ہی ان کو بجٹ دیتی ہے اور وہ ہماری پالیسی پر ابھی بھی 13 ہزار ٹیچرز جو رکھے جا رہے ہیں وہ ہم نے ہی ان کو پالیسی دی ہے۔ اگر ضلعی حکومت کسی سکول میں up-gradation کر دیتی ہے تب تک وہ کارآمد نہیں ہو گی جب تک ہم اسے approve نہ کر دیں۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ جب تک اس کو اجازت نہ دے کہ اتنے teachers آپ کو دے دیں گے تب تک up-gradation کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ لہذا یہ administrative control صوبوں کے پاس ہے، اس وزارت کے پاس ہے۔ آپ اس کی practical side دیکھ لیں۔ اگر فیصل آباد میں ناظم کوئی سکول اپ گریڈ کر بھی دیتا ہے مگر جب تک فنانس ڈیپارٹمنٹ اس کی S.N.E کلیئر نہیں کرتا تب تک وہ عمارت کھڑی رہے گی وہاں پر ٹیچر نہیں جائے گا۔ لہذا یہ administrative control فنانس کے اوپر protection، فنانس کی umbrella ہے اور ہمارا یہاں پر صوبائی بجٹ کا پاس کرنا، shows that Provincial

Assembly remains superior (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں آپ اس جواب سے مطمئن ہوں گے؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں answer کی satisfaction کی بات نہیں ہے۔ یہ بات اب بالکل واضح ہو گئی ہے۔ ملک صاحب نے اس سے پہلے یہ بات کی ہے کہ یہ ہاؤس کی اتھارٹی ہے۔ یہ ہاؤس کی اتھارٹی نہیں ہے۔ یہ جو لوکل باڈیز آرڈیننس 2001 ہے اس میں یہ ہاؤس کوئی amendment نہیں کر سکتا۔ اسی کا تو پورے ملک میں رونا رویا جا رہا ہے۔ جو ایل۔ایف۔او ہے' یہی تو بات ہے' یہی تو چیزیں سامنے آئیں گی۔ اب بات یہ ہے کہ ایڈمنسٹریٹو کنٹرول جو ہے' آپ دیکھیں کہ انہوں نے اس question کا اور اس سے آگے جو questions ہیں ان کے جو جوابات دیئے ہیں ان سے بھی میری بات کی تصدیق ہوتی ہے' سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ shelterless سکولوں کو عمارتیں کب تک فراہم کریں گے اور دوسرے معاملات کے متعلق آپ کا کیا جواب ہے؟ یہ فرماتے ہیں کہ ضلعی حکومت اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ان سکولوں کے لئے عمارتیں فراہم کرنے کی کوشش کرے گی۔ یہ تو ان کا جواب ہے یعنی ان کے پاس ان محکموں کا' جو devolve ہوئے ہیں' جو decentralise ہوئے ہیں صرف policy making ان کے پاس ہے۔ یہ اس بات کو تسلیم کریں کہ اس آرڈیننس کے اجراء کے بعد' اس کے نافذ ہونے کے بعد ان اداروں' ان محکموں جن کو decentralise کیا گیا ہے' جن کو devolve کیا گیا ہے ان کی policy making تو ان کے پاس ہے لیکن ان کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول ان کے پاس نہیں ہے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے کہ بہت سارے باب ہیں جیسے کہ نصاب کا معاملہ ہے جو کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے ہی متعلقہ ہے۔ اس کی پالیسی وفاق کے پاس ہے۔ نصاب سے متعلقہ policy making وفاق کے پاس ہے۔ اس کے بعد وہ صوبوں کو دیتا ہے لیکن تعلیم کے محکمے کا اس سے پہلے ایڈمنسٹریٹو کنٹرول صوبوں کے پاس تھا اب وہ ایڈمنسٹریٹو کنٹرول devolve ہو کر' decentralise ہو کر ڈسٹرکٹ کے پاس جا چکا ہے۔ اب ان کالجوں میں' ان سکولوں میں ان کی کسی قسم کی کوئی ایڈمنسٹریٹو مداخلت نہیں ہے تو پھر یہ کس طرح سے ان کا جواب دے سکتے ہیں؟ یہ بات بالکل واضح ہے' policy making ان کے پاس ہے' یہ

اس کو گڑبڑ کر رہے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Who implements and appoints?

MINISTER FOR EDUCATION: Mr Speaker! It all depends upon what kind of a policy does the Provincial Government give to the District Government Sir, the honourable member has obviously pointed out a very valid point

یہ بحث ابھی بھی چل رہی ہے۔ 'If you go back' جو ہمارا پرانا لوکل باڈیز سسٹم تھا اس سے پہلے جو سسٹم تھا جب یہ devolved نہیں تھا اس وقت بھی گورنمنٹ کا نمائندہ ڈپٹی کمشنر تھا اور آج بھی ایڈمنسٹریٹو ہیڈ جو ہیں وہ سیکرٹری ہیں۔ جب وزیر کوئی orders دیتا ہے تو جب تک سیکرٹری ان orders کو issue نہ کرے تو وہ issue نہیں ہوتا۔ لہذا اب میں ان سے یہ سوال پوچھتا ہوں کہ آیا District Government is liable to disolve the Provincial Assembly? نہیں۔ وہ ایسا نہیں کر سکتی۔ 'We are capable We are responsible' ہمیں اجازت ہے کہ اگر ضلعی حکومت کوئی misbehave کرے یا اگر ضلعی حکومت پنجاب حکومت کی پالیسی کے خلاف کام کرے تو ہمارے پاس اس چیز کو روکنے کا اختیار ہے۔ ہمارے پاس ابھی تک ان کا کنٹرول ہے۔ یہ ایک سمجھنے کی بات ہے۔ جتنی بھی پالیسیاں ہیں وہ پنجاب حکومت ہی دیتی ہے۔ یہاں پر syllabus کی بات کی گئی ہے۔

Syllabus is the prerogative of the Federal Government but that has got to do something with the Constitution of Pakistan It connects with the ideology of Pakistan They cannot allow the provinces to perform on their own policies

وہ سلیبس کے ذریعے ہمیں پابند کرتے ہیں تاکہ ایک ہی قسم کا نظام یا ideology یا creation of Pakistan کو آگے transfer کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، اسی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ میاں عمران مسعود صاحب کو ہمت دے' یہ مجھ سے آ کر یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ان shelterless سکولوں کی عمارات ایک سال میں یا پچاس سال میں بنا کر دیں گے' اگر یہ وعدہ کرتے ہیں اور اگر ڈسٹرکٹ اسمبلی اس کے لئے فنڈز مختص کرنے سے انکار کر دیتی ہے تو پھر یہ کیا کریں گے؟

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! چونکہ اب وقفہ سوالات شروع ہو گیا ہے تو میں ان کے سوال کا جواب دیتا ہوں۔ یہ جو سوال نمبر 42 ہے۔۔۔

سید احسان اللہ وقاص، آپ پہلے میری بات کا جواب دیں۔

وزیر تعلیم، میں آپ کو جواب ہی دے رہا ہوں۔ انہوں نے shelterless سکولوں کی بات کی۔ ان کا سوال تھا کہ ضلع لاہور میں کتنے سکول shelterless ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ضلع لاہور میں 6 سکول shelterless ہیں۔ اب یہاں پر یہ point raise ہو رہا ہے کہ یہ shelterless سکول کس طرح بنیں گے؟ ہمارا تو اس پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ یہی بات سمجھانے کی ہے کہ حکومت نے ایک پالیسی بنائی ہے۔ موجودہ پالیسی یہ ہے کہ missing facilities کے لئے سکول side پر ہم نے بہت بڑی funding کی ہے۔ 21 ارب روپے کے پراجیکٹ کا اعلان کیا گیا ہے جس کا بجٹ میں بھی ذکر ہے۔ district profiles بن چکے ہیں' ان profiles میں ہم نے ان کو ایک پالیسی دی ہے۔ ہم نے ان کو پابند کیا ہے کہ سب سے پہلے آپ shelterless سکولوں کو ٹھیک کریں' خطرناک عمارتوں کی بجائے اچھی عمارتیں دیں' جو عمارتیں کھڑی ہیں وہاں عملہ نہیں تو عملہ تعینات کریں۔ یہ محکمہ تعلیم کی پالیسی ہے جو ہم نے ضلعی حکومتوں کو دی ہے۔ میں یہاں پر عرض کروں گا کہ شاہ صاحب نے جو نشاندہی کی ہے وہ پہلے ہی ہمارے نوٹس میں ہے اور ہماری کوشش ہے کہ ایسے سکول جن کی عمارت نہیں ہے مثلاً یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ تعداد اساتذہ دو عدد اور طالبات 78 تو ہم ان کو ایسے سکولوں میں merge کر دیں گے جو ان کے قریب چل رہے ہیں۔ یہ جو rationalization اور merge کی پالیسی تھی وہ اس پر base کرتی تھی اور اس کا logic یہی تھا کہ جن سکولوں کی عمارتیں خطرناک ہیں تو بچے کہاں جائیں گے کیونکہ حکومت کے پاس پیسا ہے نہیں لہٰذا ان کو ہم merge کر دیتے ہیں

'to the biggest schools جو سکول oprative یا oprational ہوں تو جہاں تک ان کے 6 سکولوں کا تعلق ہے میں انہیں بڑے مودبانہ انداز میں بتاتا ہوں کہ حکومت نے پہلے یہ پالیسی بنا دی ہوئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی اس missing facility میں یہ سکول شامل ہو جائیں گے، شکریہ

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ ان کے جھوٹے وعدے ہیں کیونکہ ان کے کہنے پر کسی نے کچھ نہیں کرنا اور نہ ہی یہ کچھ کروا سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ میں نے جو point raise کیا ہے وہ میں نے Chair سے کیا ہے اور Chair سے ہی اس پر رولنگ چاہتا ہوں۔ وزیر قانون اور وزیر تعلیم نے زبانی طور پر ساری باتیں کی ہیں۔ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میرے پاس ہے اور ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس بھی اس کی کاپی ہو۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ کس طریقے سے یہ District Governments ان کے administrative control میں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ E D O کو ہم direction دیتے ہیں۔ اس قانون کی کلاز 18 ضلع ناظم کے اختیارات کے متعلقہ ہے اور کلاز 18(1)(g) میں ہے۔

"18(1)(g) Maintain administrative and financial discipline in the District Government "

یہ جو power ہے کہ financial discipline جو ہے اس کے متعلق administrative and financial discipline کے متعلق جو direction ہے وہ ڈسٹرکٹ ناظم نے دینی ہے۔ اب اس سے آگے آئیں کہ:

"18(1) (o) Issue executive orders to the District Coordination Officer and Executive District Officers for discharge of the functions decentralised to the District Government "

اب یہ اس آرڈیننس کو لے لیں، جو Constitution ہے اس کو لے لیں۔ یہ کسی جگہ سے بتا دیں کہ اس آرڈیننس کے نافذ ہونے سے پہلے یہ تھا کہ وزیر ضلع اور ڈویژن کی سطح پر administrative directives جاری کر سکتا تھا۔ Executive Order کابینہ سے جاری ہوتا تھا، متعلقہ وزیر کی طرف سے جاری ہوتا تھا۔ اب اس میں واضح ہے کہ ڈسٹرکٹ ناظم کی power ہے کہ:

"He will maintain Administrative and Financial Discipline in the District Government and issue Executive Orders to the District Coordination Officer and Executive District Officers for discharge of the functions decentralised to the District Government and to the District Police Officer for Law and Order."

اب ایگزیکٹو آرڈر اس نے جاری کرنا ہے Financial and administrative discipline order ڈسٹرکٹ ناظم نے جاری کرنا ہے۔ اب یہ بتادیں کہ ڈسٹرکٹ ناظم کسی طرح سے بھی صوبائی کابینہ ہے یا چیف ایگزیکٹو ہے یا منسٹر ایجوکیشن ہے' اس آرڈیننس کو لے لیں یا باقی رولز کو لے لیں کہ کوئی ڈسٹرکٹ ناظم ان کے ایڈمنسٹریٹو کنٹرول میں ہے۔ یہ اس کو ایڈمنسٹریٹو ڈائریکٹو جاری کر سکتے ہیں؟ ہزاروں ڈائریکٹو چیف منسٹر کی طرف سے جاری ہو کر ڈسٹرکٹ ناظم کے پاس جاتے ہیں اور وہ اسے کان سے پکڑتے ہیں اور ایک فائل میں رکھ دیتے ہیں کہ اسے پڑا رہنے دو۔

جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کے اس حوالے سے up-to-date ہونے سے متعلق مجھے یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ انہوں نے یہ کتاب مجھ سے منگوائی ہے تو آپ ایسا کریں کہ یہ بہت اہمیت کا point ہے' اس پر discussion کے لئے وقت رکھ دیں۔ یہ بھی تیاری کر لیں کیونکہ ہم تو پوری طرح سے تیار ہیں۔ لہذا اس پر پوری discussion کے بعد آپ رولنگ دیں۔ یہ یہاں سے پڑھ کر کوئی الفاظ دے دیں گے۔

محترمہ نشاط افزاء پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' بی بی!

محترمہ نشاط افزاء جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون صاحب سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ کتاب بند کر کے توجہ دیں۔ راجہ صاحب! آپ نے ابھی فرمایا اور باقی جو وزراء یہاں بیٹھے ہیں وہ

بھی یہی فرما رہے ہیں کہ ہمارے پاس ہر چیز کا اختیار ہے اور ہم جو پاس کر دیں وہی ہوتا ہے۔ میں راجہ صاحب سے گزارش کرنا چاہ رہی ہوں کہ ان کا بڑا important محکمہ ہے۔ میں صرف ان کو اختیارات کا آئینہ دکھانا چاہتی ہوں اور انہیں ان کی اوقات بتانا چاہتی ہوں کہ ان کے اختیارات کس level پر ہیں۔ ایک سپاہی کے ساتھ آنے والے معاملہ پر تو یہ کوئی ایکشن لے نہیں سکتے اور اسے بریگیڈئر کے حوالے کر دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی! وہ معاملہ تو حل ہو چکا ہے۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں کیونکہ میں اختیارات کے بارے میں بات کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی! اس وقت Question Hour شروع ہو چکا ہے اور محکمہ تعلیم سے متعلق سوالات ہو رہے ہیں۔ ابھی آپ نے جو point raise کیا ہے اس پر پہلے -----

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! میرے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ میں اختیارات کی بات کرنا چاہ رہی ہوں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اختیارات ہیں تو میں انہیں وہ اختیارات دکھانا چاہتی ہوں کہ اختیارات کی کیا اوقات ہے اور ان کے کیا اختیارات ہیں۔ میں وہ بتانا چاہ رہی ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان ہاؤسز میں اس قسم کی legal discussion ہونی چاہئے۔ میں گزارش کروں گا کہ اس discussion میں جتنا وقت لگا ہے آپ اس کو Question Hour سے exclude کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیونکہ this should relate to question hour' لامحالہ اس کو pend بھی کریں گے تو جو ٹائم ہے اس میں ایک گھنٹہ تو ہے' I can't go beyond that۔

رانا آفتاب احمد خان، منسٹر صاحب نے بھی دیکھنا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود ہیں This is very good discussion regarding legislation اس پر آپ fix some time

تو اس and ask them to come prepared We have to go on this with all details
کو بعد میں دیکھ سکتے ہیں مگر it should not be haphazardly done Please don't do
that تاکہ اس کا outcome کوئی نہ کوئی حل نکلے۔ ... it is a very valid point اور آپ
دیکھیں کہ after devolution اس پر آپ وقت کل کا پرسوں یا جب مرضی رکھ لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Let the Law Minister say something

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! Question Hour کا ٹائم بڑھا دیں' یہ بڑی اچھی گفتگو ہوئی ہے۔ اس کو آپ آگے کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بھی question سے relate کر رہا ہے تو پھر اگلا سوال آ جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑی اچھی بات ہے جو کہ رانا صاحب اور رانا آفتاب صاحب نے کی ہے کہ اس قسم کی جو قانون اور legislation سے متعلق بحث ہے وہ اسمبلی میں ہونی چاہئے۔ میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ ہمیں خوامخواہ اعتراض برائے اعتراض کی عادت نہیں اپنانی چاہئے۔ رانا صاحب نے بات کی جیسے ہم نے کھلے دل کے ساتھ سنا۔ رانا آفتاب صاحب نے جو تجویز دی تو اس کے جواب میں گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ اچھی بات ہے۔ اگر کوئی legal point اٹھایا گیا ہے تو ہمیں اس پر تفصیل کے ساتھ بات کرنی چاہئے لیکن میری گزارش صرف اتنی تھی کہ رانا صاحب نے جس طرح فرمایا کہ جس قسم کا تاثر پیدا کیا جا رہا ہے کہ یہ شاید ڈیپارٹمنٹ devolve ہونے کے بعد اس پر حکومت کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول ختم ہو گیا ہے تو یہ تاثر درست نہیں ہے۔ عمران مسعود صاحب نے انتہائی تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ بنیادی بات یہ ہے کہ اسی اسمبلی نے ان ضلعی حکومتوں کا بجٹ منظور کیا ہے۔ میری صرف یہ استدعا ہے کہ جن اداروں کو financial power آپ یہاں سے دیتے ہیں finances یہاں سے provide کرتے ہیں تو کیا اس کے بعد آپ اپنا اختیار ختم کر دیتے ہیں کہ اس کے متعلق آپ اسمبلی میں بات بھی نہ کر سکیں۔ بنیادی بات یہ ہے کہ تمام departments جو devolve ہوتے ہیں ان کو finances صوبائی حکومت فراہم کرتی ہے اور اس کے بعد اس معزز ایوان کو پورا اختیار ہے کہ ان finances کے

متعلق بات بھی کر سکے اور انہیں یہاں سے ہدایات بھی جاری کر سکے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی بات کر رہے ہیں' اس لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں ہی یہ بات موجود ہے کہ وہ تمام بلدیاتی ادارے جو اس آرڈیننس کے تحت ضلعوں میں قائم کئے گئے ہیں وہ Chief Executive کے سامنے جوابدہ ہیں اور وزیراعلیٰ کو اسی لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت کسی بھی بلدیاتی ادارے کے سربراہ کی re-call کے لئے اختیار دیا گیا ہے۔ وزیراعلیٰ اختیارات کہاں سے derive کرتے ہیں؟ وہ اسی اسمبلی سے derive کرتے ہیں۔ اسی طرح اسی اسمبلی میں اگر Minister on the behalf of the Government جواب دینا چاہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ power وہ اسی لوکل گورنمنٹ آرڈیننس سے derive کرتے ہیں۔ میرا صرف یہی point ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے جو بات کی ہے یہ بالکل درست ہے۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 میں ہے کہ:

> Who is the Chief Executive of the Province? He is the Chief Minister

لیکن اگر آپ آرڈیننس 2001 کے شیڈول 6 میں جائیں تو اس میں ہے کہ

> The Assembly is not authorised to make any amendment without prior permission of the President

تو اس حوالے سے آپ کا تو اس میں اختیار ہی نہیں رہا ہے۔ میں چاہوں گا کہ آپ مجھے بتائیں کہ کیا پنجاب اسمبلی لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں کوئی بھی تبدیلی amendment without the prior permission of the President کر سکتی ہے؟ This has become a Federal subject now آپ تو اس پر discuss ہی نہیں کر سکتے۔ یہ بڑا valid point ہے۔ اس کے لئے آپ ٹائم fix کریں۔ We are ready for it بے شک آپ رولز معطل کر کے اس پر ابھی بحث شروع کر لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Can the Provincial Assembly suspend or remove the District Nazim? This is the question to be seen If the District Nazim can be removed or suspended by the Punjab Assembly, I think the power resides with the Punjab Assembly This is what I say I give the ruling that the Punjab Assembly has the powers to control the Districts

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے ایک سوال put کیا کہ کیا یہ ہاؤس ڈسٹرکٹ ناظم کو suspend کر سکتا ہے؟ اب آپ اس طریقہ کار میں نہیں گئے کہ اس کو suspend کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ اب اگر میں اس میں جاؤں گا تو پھر لمبی بات ہو جائے گی۔ اس کے بعد پھر آپ نے کہا کہ یہ ہاؤس ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ میں نے جو بات کی ہے' جو میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے وہ یہ ہے کہ یہ department جو devolve ہوئے ہیں' جو decentralise ہوئے ہیں ان کا administrative control صوبے کے پاس نہیں ہے' وہ متعلقہ وزیر کے پاس نہیں ہے۔ اس جانب تو آپ گئے ہی نہیں۔ جہاں تک راجہ صاحب نے یہ بات کی ہے کہ جناب فنانس ہم دیتے ہیں' پالیسی ہم دیتے ہیں تو پالیسی دینا اور چیز ہے جبکہ administrative control دوسری چیز ہے۔ جہاں تک فنانس دینے کی بات ہے تو صوبے بھی مرکز سے فنانس لیتے ہیں اور پاکستان I.M.F سے فنانس لیتا ہے۔ کیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ سارا administrative control اُدھر چلا گیا؟ صوبوں کا کنٹرول مرکز میں چلا گیا اور مرکز کا کنٹرول I.M.F کے پاس چلا گیا۔ یہ بڑا important point ہے' administrative control اور policy matter میں بڑا فرق ہے۔ آپ ہمیں اس حوالے سے تفصیلاً بات کرنے دیں اور انہیں اس کا جواب دینے دیں پھر اس کے بعد آپ decision دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! میں ایک عرض کرتا ہوں کہ جب Head of District ضلعی ناظم ہے۔

Who controls the entire district Can he be removed or suspended by the Punjab Assembly? What is answer of the question?

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! پھر یہ سارا قصہ ہی تمام ہوگیا۔ کیا گورنر اس اسمبلی اور چیف منسٹر کو suspend کر سکتا ہے؟ جواب ہے "ہاں"۔ کیا President قومی اسمبلی کو dissolve کر سکتا ہے؟ اس کا جواب بھی "ہاں" میں ہے۔ اس طرح تو پھر سارے ہی اختیارات گورنر ہاؤس اور President House چلے گئے۔ پھر یہاں پر کیا رہ گیا؟

جناب سپیکر! suspension کی power اور چیز ہے جبکہ administrative control دوسری چیز ہے۔ اس طرح تو صوبائی اسمبلیوں کو گورنرز dissolve کر سکتے ہیں اور قومی اسمبلی کو صدر dissolve کر سکتا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: With the advice of the Chief Minister, he can dissolve the Assembly.

رانا ثناء اللہ خان: نہیں' ایسا نہیں ہے' آپ آئین پڑھیں' without the advice of the Prime Minister and without the advice of the Chief Minister وہ اسمبلیوں کو dissolve کر سکتے ہیں۔ آرٹیکل 58(2)b یہی ہے' L F O یہی ہے۔ اس طرح تو پھر یہ سارا معاملہ ہی اوپر چلا گیا' باقی کیا رہ گیا؟ اگر یہی administrative control ہے تو پھر اس پورے ملک کا administrative control جنرل مشرف کے پاس ہے' کسی اور کے پاس نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں صرف دو گزارشات کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیے!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ جو رولنگ آپ نے دی ہے میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں اور میری اپنے بھائیوں سے گزارش ہوگی کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا سیکشن (23) ہے' ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں External Re-call of District Nazim ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! پہلے وزیر قانون صاحب کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں پھر آپ کو

موقع دیتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ مجھ سے کتاب اُدھار لے کر میرے ہی لگائے ہوئے نشانوں کو پڑھ پڑھ کر سنائے جا رہے ہیں۔ یہ تیاری کر کے آئیں۔ اس کے لئے آپ انہیں ٹائم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے خود ان کی راہنمائی کی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ پہلے میری کتاب واپس کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! یہ تو روایت کے خلاف ہے۔ یہ ہماری روایت کے خلاف ہے کہ ایک چیز دے کر آپ واپس مانگ رہے ہیں۔ یہ پاکستانی قوم کی روایت کے خلاف ہے کہ ایک چیز دے کر اسے واپس لیا جائے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ہم یہی تو کہہ رہے ہیں کہ ان کو آپ ٹائم دیں۔ یہ لائبریری میں بیٹھیں' وہاں پر تیاری کریں' اس کے بعد یہاں آئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ اپنے بھائی کی کتاب واپس کرتا ہوں اور یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو sections ان کے خلاف جاتی تھیں ان پر انھوں نے کوئی نشان نہیں لگائے ہوئے۔ آپ بے شک کتاب خود ملاحظہ فرمالیں۔ میں سیکشن (23) کی بات کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: رانا صاحب! جھنڈا ہمارے پاس رہنے دیں' ڈنڈا آپ لے لیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جھنڈا ہم رکھ لیتے ہیں' ڈنڈا آپ لے لیں۔ بانٹ لیتے ہیں' اس کو تقسیم کر لیتے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔ Order in the House۔ رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ سیکشن(23) کی طرف مبذول کروانا چاہ رہا تھا کہ آپ نے بالکل درست ruling فرمائی ہے کہ external recall کے اختیارات چیف ایگزیکٹو کے پاس ہیں اور اس میں' میں مزید اضافہ یہ کرنا چاہ رہا تھا' آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں میں اسے پڑھ دیتا ہوں:

"23. **External recall of Zila Nazim** (1) If in the opinion of the Chief Executive of the Province, ."

(Interruptions)

جناب ڈپٹی سپیکر . آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی' وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں Section -23.external recall of Zila Nazim آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں

"(1) If in the opinion of the Chief Executive of the Province, the continuance in office of a Zila Nazim is against the public policy or interest of the people or he is guilty of misconduct, the Chief Executive of the Province may move a motion in the Provincial Assembly stating the grounds for the recall of Zila Nazim."

اب بات یہ ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب کے پاس اختیارات ہیں اور وہ اختیارات derive کہاں سے کرتا ہے؟ اس اسمبلی سے یہی میں نے گزارش کی تھی اور اسی پر آپ نے رولنگ دی ہے۔ جب ایک چیف ایگزیکٹو کو یہ اختیارات حاصل ہیں کہ وہ ناظم کو remove بھی کر سکتا ہے تو کیا وہ ناظم کو directions نہیں دے سکتا؟ اسی پر اب میں آگے جناب کی توجہ سیکشن 26 کی طرف مبذول کروانا چاہوں گا وہ ہے:

"(26) **Structure of District Administration:** The District Administration shall comprise the district offices, including sub-offices of the Departments of the Government decentralised to the District Government and other offices setup by the Government and grouped under the Executive District Officers and coordinated by the District Coordination Officer."

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ decentralisation district level پر ہوئی ہے اور ہمارے جو اختیارات district level پر تھے ہم نے وہ ڈسٹرکٹ ناظم کو دیئے ہیں۔ صوبائی حکومت کے اختیارات اسی طرح موجود ہیں اور وہ قطعی طور پر decentralise نہیں کئے گئے۔

ملک نذر فرید کھوکھر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

ملک نذر فرید کھوکھر، جناب سپیکر! یہ وقفہ سوالات ہے اور قواعد و ضوابط کے مطابق جو سوال کیا جاتا ہے ہمارے procedure کے مطابق اس کا متن just for the sake of information ہوتا ہے۔ اگر سوال کرنے والے کے پاس پہلے سے information موجود ہے' وہ سمجھتا ہے کہ وہ زیادہ well informed ہے تو پھر اس کو سوال نہیں کرنا چاہئے۔ سوال کا مقصد ہی صرف یہی ہے کہ وہ حکومت سے کچھ information لینا چاہتا ہے جبکہ یہاں پر یہ ہو رہا ہے کہ سوال کا جواب بھی وہ خود دے رہے ہیں اور information بھی خود دے رہے ہیں۔ یہ procedure کے against ہے۔ رولز میں موجود ہے کہ جب ایک سوال کیا جاتا ہے تو اس میں arguments نہیں ہوتے تو میں اس حوالے سے رولز کی صرف ایک دو لائنیں پڑھ دیتا ہوں۔ یہاں جو ایک سوال پر lengthy arguments کئے جاتے ہیں اس سے سارا عائم ایک سوال پر ہی خرچ ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے ہمارے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اہم سوال تھا اس لئے اس پر discussion لازمی تھی اور یہ بڑی اہم چیز تھی۔

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب والا! قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کا رول 46 یہ ہے کہ:

"46 . **Subject Matter of Questions:** (1) Subject to the provisions of these rules, a question may be asked for the purpose of obtaining information on a matter of public concern within the special cognizance of the Minister to whom it is addressed."

اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ان کی cognizance میں نہیں ہے تو آپ یہ سوال ہی نہ کریں اور اگر یہ ان کی cognizance میں ہے تو پھر آپ کو information مل گئی۔ آپ اس پر مطمئن ہو جائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ رول 48(c) میں ہے کہ:

"It shall not contain arguments, inferences, ironical expressions, imputations, epithets or defamatory statements."

اس میں جو lengthy arguments ہو رہے ہیں یہ بھی خلاف ضابطہ ہیں۔ اس کے بعد 48(d) ہے کہ:

"It shall not ask for an expression of opinion on or the solution of an abstract legal question or a hypothetical proposition."

تو یہ solution بھی پیش کر رہے ہیں۔ اس طرح خلاف ضابطہ باتیں ہونے کی وجہ سے ہمارا ٹائم ضائع ہوتا ہے تو جناب سے میری درخواست ہے کہ سوالات و جوابات to the point ہوں اور وقفہ سوالات کے ٹائم کا خیال رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! چونکہ بہت sensitive معاملہ ہے اس لئے میں ایک دو اور سیکشن quote کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب والا! لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا سیکشن (127) ہے۔ میں اپنے دوستوں کی توجہ چاہوں گا۔

"Relations of Government with the District Government:

(1) The District Government shall carry out its decentralised functions in accordance with the provisions of this Ordinance and the rules made thereunder

(2) The District Government shall collect such provincial tax or taxes within its local area as the Government may direct and the District Government shall, after the collection of such tax or taxes deposit the same in the relevant Government account."

وہاں بھی گورنمنٹ کی direction ہے۔ اس کے بعد اس کی سب کلاز (3) ہے،

"(3) The Government may provide guidelines and render advice to the District Government through the concerned Zila Nazim for achieving the ends of Government policy and for promoting economic, social and environmental security of the Province."

سیکشن 128 ہے کہ:

"128. Directions by Chief Executive of the Province:

(1) The Chief Executive of the Province may, by himself or through any officer specifically authorized by him, issue directives in public interest to a Zila Nazim for implementation."

پھر اسی کی سب کلاز (2) ہے کہ:

"(2) Where the situation demands immediate action and the Zila Nazim fails to comply with the directions given to him under sub-section (1), the Chief Executive of the province may require the Chief Secretary to direct the Inspector General Police and the District Coordination Officer concerned to take such actions as the situation may necessitate."

جناب والا! اگر وہ ہماری بات نہیں مانیں گے تو ہمارے پاس بات منوانے کے لئے بھی اختیارات موجود ہیں۔ یہ سارا confusion کس بات کا ہے؟ صوبائی حکومت نے کہیں بھی اپنی اتھارٹی erode نہیں کی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ وزیر قانون کو اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ guideline اور چیز ہے' advice اور چیز ہے اور administrative control اور چیز ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! ہم نے for improving the system بڑی اچھی تجویز دی ہے۔ یہاں پر جتنے لوگ بیٹھے ہیں اسی ہاؤس کا حصہ ہیں۔ ان کو پتا ہے what are the problems with the local government system اس نظام میں improvement کے لئے آپ اس پر just two hours time fix کر لیں۔ آپ legislators ہیں۔ اگر آپ اس کو in detail

we at least can tell the people that they are not نہیں کرتے تو discuss interested۔ خود راجہ صاحب کہتے ہیں کہ fix the day for discussion

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں رانا صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس مسئلے کا بہترین حل یہ ہے کہ میں اپنے بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ وہ تحریک التوائے کار لے آئیں۔ ہم اسے oppose نہیں کریں گے۔ اس پر دو گھنٹے کے لئے بحث کر لیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم اپنا point of view کھل کر بیان کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

RANA AFTAB AHMED KHAN: We agree to this

MR DEPUTY SPEAKER: Ok

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! اس تحریک التوائے کار کو out of turn لے لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کسی اور دن لے لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! اسی سیشن میں لے آئیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! اسی سیشن میں یہ تحریک التوائے کار out of turn لے آتے ہیں اور پھر اس پر discussion ہو جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! اسی سیشن میں کر لیتے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: What date you want to fix?

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! ہم آپس میں بیٹھ کر بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں طے کر لیں گے لیکن I assure you کہ اسی سیشن میں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی اسی سیشن میں ہو گا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! ٹھیک ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! سوال نمبر 42 کے جواب کے جز (ب) کے نمبر 5 پر ہے "تعداد اساتذہ دو عدد تعداد طالبات zero"۔ وزیر موصوف اس وقت چیئرمین ایجوکیشن ٹاسک فورس تھے۔ کیا یہ جا سکتے ہیں کہ کتنی دیر سے یہاں پر سکول میں کوئی سٹوڈنٹ نہیں ہے اور کتنی دیر سے یہ دو اساتذہ بغیر کام کے تنخواہ لے رہے ہیں؟

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میری یہ گزارش ہے اور مجھے امید ہے کہ لاء منسٹر اس کو oppose نہیں کریں گے کہ اس discussion میں جو ٹائم صرف ہوا ہے۔ آپ اسے وقفہ سوالات سے exclude کر دیں کیونکہ ممبران نے سوالات کئے ہیں اور یہ جواب بڑی محنت کے ساتھ تیار ہوئے ہیں۔ آج ویسے بھی ایک گھنٹہ یا پون گھنٹہ تاخیر سے اجلاس شروع ہوا ہے اس لئے اگر یہ ٹائم بھی وقفہ سوالات سے exclude کر دیا جائے تو میرے خیال میں اس ہاؤس کا اور ممبران کا بھی بڑا فائدہ ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! جہاں تک وقفہ سوالات extend کرنے کا تعلق ہے اس پر میاں عمران مسعود صاحب اپنی رائے دیں گے لیکن جو معاملہ پہلے طے ہوا تھا اس میں میری یہ گزارش ہو گی کہ رول 61 کے تحت Discussion on a matter of public importance arising out of answer to a question۔ اس کے تحت Wednesday کا دن مقرر ہے۔ آپ اگلا Wednesday مقرر کر لیں' ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی' under Rule 61 Wednesday کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: ٹھیک ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: Wednesday کو سیشن ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: عمران مسعود صاحب! وقفہ سوالات کے بارے میں ان کی request ہے کہ اسے extend کیا جائے۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! ہم لوگ یہی تو ان کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ براہ مہربانی یہ وقفہ سوالات میں

concentrate کریں روزانہ وقفہ سوالات نکل جاتا ہے۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: They agree on that

MINISTER FOR EDUCATION: If the Chair permits then I am ready to take the question

MR DEPUTY SPEAKER: Ok We extend for other half an hour

اب 10 12 پر شروع ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا! لیکن ایک شرط کے تحت کہ ہم صرف اور صرف وقفہ سوالات کریں گے اور اس دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈر take up نہیں کریں گے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Let's decide it for the question hour

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! وزیر تعلیم صاحب توجہ سے بیٹھیں میرا ضمنی سوال ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔ (قہقہے)

MR DEPUTY SPEAKER : I would request the Hon'ble House that there should be no Point of Order during the Question Hour This is the very important issue regarding the education. we should discuss that

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! وزیر موصوف ماشاء اللہ چیئرمین ٹاسک فورس رہے ہیں۔ یہ ان کے دور کی irregularities ہیں۔ جز(ب) میں نمبر 5 پر ہے۔ تعداد اساتذہ دو عدد' تعداد طالبات زیرو۔ یہ کتنی دیر سے یہاں پر کوئی طالبہ نہیں ہے اور کتنی دیر سے یہ دو اساتذہ یہاں پر تنخواہ لے رہے ہیں۔ ان اساتذہ کو کیوں نہیں وہاں پر ٹرانسفر کیا گیا جہاں پر اساتذہ کی کمی تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر تعلیم۔

وزیر تعلیم : جناب سپیکر! معزز رکن نے بڑی اچھی نشاندہی کی ہے۔ ہم لوگ بھی یہی چاہ رہے ہیں rationalization کے ذریعے ہم ایسے سکولوں کو merge کر دیں۔ لاہور میں بے شمار ایسے سکول merge ہو گئے ہیں جن سکولوں میں طلباء کی تعداد بالکل کم ہے یا زیرو ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے'

جس طرح میں نے یہاں پر جواب دیا ہے کہ دو ٹیچرز وہاں پر لگے ہوئے ہیں اور طلباء کی تعداد زیرو ہے۔یہ سکول بھی merge ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! یہ لوگ کتنے عرصے سے تنخواہ لے رہے ہیں؟

وزیر تعلیم: جناب والا! انہوں نے پچھلے زمانے کی' 1997 کی بات کی ہے۔ ہمارے پاس ghost سکولوں کا سروے بھی موجود ہے۔ ہماری کتابوں میں یہ zero enrolment سکول ہے جس کو ہم ختم کرنا چاہتے ہیں اور یہ جو عمل لگا ہوا ہے ابھی rationalization شروع ہے اور یہ میرا خیال ہے کہ یہاں سے تبدیل ہو گئے ہوں گے اور یہ دوسرے سکول میں merge ہو گئے ہوں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ دیکھیں کس طرح سے جواب دیا جا رہا ہے؟ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Order Please. Action should be taken against those people.

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! ہم merger کی پالیسی بنا رہے ہیں اور ایسے سکول جن میں zero enrolment ہے' ٹیچرز بہت کم ہیں' ان کو rationalization کے ذریعے proper کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اصولاً تو یہ اس سوال کے جواب میں آنا نہیں چاہئے تھا' زیرو کیوں دکھایا گیا ہے؟ Action should be taken against those

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ دیکھیں تاریخ ترسیل 17-12-02 ہے۔ ایک سال دس دن کے بعد اس کا جواب موصول ہوا ہے۔ This shows the effectiveness of this Minister. آپ دیکھیں ایک سال دس دن کے بعد اس سوال کا جواب واپس آیا ہے۔ under the law this question is mandatory to be replied within eight days اس کا یہ جواب دیں کہ ایک سال بعد یہ جواب کیوں وصول ہوا ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب والا! ایک سال دس دن میں ان کو جواب موصول ہوا ہے اور ان کو یہ بھی نہیں پتا' چلو! اب یہ بتائیں کہ ان ٹیچرز کے متعلق جب ان کو پتا چل گیا تھا کیا اس کے بعد انہوں نے ان کو کہیں

ٹرانسفر کیا؟

وزیر تعلیم ،جناب والا! یہی تو ان کو سمجھاتے ہیں کہ ان کے غیر ذمہ دارانہ attitude کی وجہ سے سوال pend ہو جاتا ہے۔

راناثناء اللہ خان ،جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، اس سوال کے ٹائم کے حوالے سے راناصاحب نے جو point out کیا ہے اس میں ٹائپنگ کی غلطی ہے۔ جواب 27-12-02 کو واپس آیا ہے۔ ابھی تو دسمبر آیا نہیں ہے۔

راناثناء اللہ خان ،جناب سپیکر! ہمیں جو جواب موصول ہوا ہے اس میں تو یہی لکھا ہے اور میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہر ضمنی سوال کے جواب میں وزیر موصوف یہ فرماتے ہیں کہ ہم ان کو سمجھاتے ہیں۔ میری ان سے یہ گزارش ہے کہ یہ بات نہ کریں' ان کی تو اپنی ابھی سمجھنے کی عمر ہے۔

راجہ ریاض احمد ، جناب والا! جز(ب) میں نمبر 5 پر لکھا ہے کہ دو عدد ٹیچرز اور طالبات زیرو ہیں۔ یہ جو دو عدد ٹیچرز ہیں ان کے نام بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، اب یہ تو ایک ایسا سوال ہے' اس کا وہ کیا جواب دیں گے؟

وزیر تعلیم ، ایک ٹیچر کا نام ہے راجہ ریاض جو میٹرک میں فیل ہو گیا تھا۔۔۔(قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر ،سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! اس کے لئے کوئی یقین دہانی تو کروائیں۔ وزیر موصوف کے پاس تو بڑے اختیارات ہیں کہ یہ جو shelterless سکول ہیں۔۔۔

وزیر تعلیم ، معزز رکن نے جو یہاں پر نشاندہی کی ہے یہ انشاء اللہ missing facilities میں ہماری یہ priority ہو گی کہ یہ جو shelterless سکول ہیں ان کو ہم بلڈنگ دے دیں۔

سید احسان اللہ وقاص، کتنے عرصہ میں؟

وزیر تعلیم ،جی' اسی مالی سال میں۔

سید احسان اللہ وقاص، بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر 98 سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایجوکیشن یونیورسٹی میں اساتذہ اور طلباء کی صورتحال

*98۔سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ امر واقع ہے کہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ حبیب اللہ کو نئی قائم شدہ ایجوکیشن یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔ اس خصوصی یونیورسٹی کا قیام صرف ٹیچرز ایجوکیشن ٹریننگ کے لئے عمل میں لایا گیا ہے جبکہ وائس چانسلر کا ایجوکیشن ٹریننگ سے نہ کوئی تعلق ہے اور نہ ہی تجربہ۔ تو پھر انہیں ایک خصوصی مقصد کے لئے قائم یونیورسٹی کا کیوں وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے؟

(ب) اس یونیورسٹی میں اب تک کتنے لوگوں کو contract پر ملازمتیں مہیا کی گئی ہیں' ان کے نام' qualification اور سہولیات و مراعات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس یونیورسٹی میں کون کون سے ڈگری پروگرام شروع کئے جا چکے ہیں یا شروع کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اس یونیورسٹی کے انتظامی و تعلیمی معاملات کو چلانے کے لئے کون کون سی bodies تشکیل دی گئی ہیں۔ مختلف شعبہ جات میں کتنے طلباء نے داخلہ لیا ہے اور کون سے شعبے ایسے ہیں جن میں کوئی ایک طالب علم بھی داخل نہیں ہوا؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ حبیب اللہ کو ایجوکیشن یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ یونیورسٹی صرف ان سروس ٹیچرز ٹریننگ کے لئے نہیں قائم کی گئی بلکہ اس میں ہر level کے مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔

II۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ حبیب اللہ پچھلے تین سالوں سے چیف کوآرڈینیٹر ٹیچنگ، ٹریننگ اور ٹیسٹنگ محکمہ تعلیم اور ڈائریکٹر، ڈائریکٹوریٹ آف سٹاف ڈویلپمنٹ پنجاب لاہور خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں اور اس دوران انہوں نے تمام سائنس اساتذہ کی ٹریننگ کا انتظام و انصرام کیا اور ٹیچرز کی ٹریننگ کا کریش پروگرام کامیابی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا جس میں 150000 پرائمری اساتذہ 33000 مڈل سکولز اساتذہ اور 10000 سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکول اساتذہ کی ٹریننگ کی گئی۔

III۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ حبیب اللہ ایک انتہائی اعلیٰ تعلیم یافتہ ماہر تعلیم ہیں۔ وہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد، آبادان یونیورسٹی نائجیریا، جاس یونیورسٹی نائجیریا، براؤن یونیورسٹی یو۔ایس۔اے، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور پنجاب یونیورسٹی لاہور میں تدریسی و انتظامی فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔

مزید یہ کہ وہ ملکی و غیر ملکی یونیورسٹیوں کے مختلف شعبہ جات کے صدر رہ چکے ہیں اور ڈین آف سائنس و آرٹس اور ایجوکیشن اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور بھی رہ چکے ہیں۔

(ب) اس یونیورسٹی میں اب تک 5 لوگوں کو چھ ماہ کے لئے contract پر بھرتی کیا گیا ہے جس کی تفصیل نیچے دی گئی ہے۔

نام	قابلیت	عہدہ	گریڈ
انتظار حسین بٹ	ایم ایس سی بیتھ، ایم۔اے (ایجوکیشن) کولمبیا U S A	منیجر، بی۔ایڈ، پروگرام	BS-17
خالد محمود	ایم ایس سی (کمپیوٹر سائنس)	کمپیوٹر پروگرام	BS-16
علی اکبر	خواندہ میٹرک	نائب قاصد	BS-1
سلیم مسیح	ناخواندہ	خاکروب	BS-1
رحمت اللہ	ناخواندہ	ڈرائیور	BS-1

(ج) I۔ اس یونیورسٹی میں اب تک مندرجہ ذیل پروگرام شروع کئے جا چکے ہیں۔

نمبر شمار	نام پروگرام	طلباء کی تعداد
1۔	بی۔ایڈ ایلیمنٹری پروگرام	4400
2۔	ایم۔ایس۔سی (Assessment & Evaluation)	28
3۔	پی۔ایچ۔ڈی (مشروط داخلہ)	27

II۔ جن پروگراموں کی منصوبہ بندی کی جا چکی ہے' جنوری 2003 میں ان کا آغاز ہو جائے گا۔

1۔ ایم۔ایس۔سی (تدریس' ریاضی' سائنس و آرٹس)

2۔ ایم ایڈ اور ایم اے ایجوکیشن کے پرانے پروگراموں میں تدریس بھی جاری ہے۔ بی ایس ایڈ میں بھی تربیت جاری ہے۔

III۔ اس یونیورسٹی کے انتظامی و تعلیمی معاملات چلانے کے لئے مندرجہ ذیل bodies تشکیل دی گئی ہیں جن میں چند ممبران کی نامزدگی ہونا ہے۔

1۔ سنڈیکیٹ 2۔ فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی

3۔ اکیڈمک کونسل 4۔ بورڈز آف سٹڈیز

5۔ سلیکشن بورڈ

IV۔ اب تک جو پروگرام شروع کئے گئے ہیں ان تمام میں داخلہ ہوا ہے۔ ایسا کوئی پروگرام نہیں جس میں داخلہ نہ ہوا ہو۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال ہے کہ ایجوکیشن یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ حبیب اللہ صاحب جو بنیادی طور پر Mathematics کے استاد ہیں۔ جز (الف) کے III میں جو جواب دیا گیا ہے کہ وہ نائجیریا اور افریقہ میں جا کر لوگوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کا کام کرتے رہے ہیں' اس شخص کا ایجوکیشن کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ یونیورسٹی ایجوکیشن کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد ہی teachers training ہے۔

پورے پنجاب کے اساتذہ کی training کرنا اور سارے پنجاب کے جتنے training کے ادارے ہیں وہ سارے اس یونیورسٹی کے ساتھ منسلک کئے گئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وائس چانسلر کو کس کی سفارش پر اور کس بنیاد پر یہاں کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے اور کب ان کی مدت ختم ہو رہی ہے؟

وزیر تعلیم: جناب والا! اس سوال کا جواب تو جواب میں ہی دیا گیا ہے لیکن ان وائس چانسلر صاحب کو میں نے نائیجیریا سے امپورٹ نہیں کیا۔ ان کی پہلے سے ہی تعیناتی تھی اور ابھی وہ کام کر رہے ہیں۔ جہاں تک مدت کا سوال ہے' ابھی ان کی مدت ہے۔ ایک سال ابھی ان کا رہتا ہے۔

محترمہ کنول نسیم: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ ہماری چیئرپرسن ٹیکسٹ بک بورڈ کو بھی مزید دو سال دے دیئے گئے ہیں جبکہ اس کی کارکردگی پچھلے دو سالوں میں خراب رہی ہے۔ دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تھانہ بادامی باغ پولیس نے کچھ جعلی کتابیں پکڑی تھیں۔ اس حوالے سے میں پوچھنا چاہوں گی کہ اس پر کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! ٹیکسٹ بک بورڈ کے حوالے سے آگے ایک سوال آرہا ہے اس میں اس کا جواب دے دوں گا۔ تھوڑی سی information میں دینا چاہوں گا۔ ہمارے صوبہ پنجاب میں ابھی تک اس یونیورسٹی میں 36 لوگوں کو عارضی طور پر ملازمت دی گئی ہے۔ یونیورسٹی اب تک بی۔ایڈ ایلیمنٹری' ایم۔ایس۔سی' اور پی۔ایچ۔ڈی کے پروگرام شروع کر چکی ہے۔ یونیورسٹی کے constituent colleges میں بی۔ایڈ ایلیمنٹری کے پروگرام میں تقریباً 4400 طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ اب تک 180 طلباء و طالبات پی۔ایچ۔ڈی کے لئے enrolment کروا چکے ہیں۔ موجودہ وائس چانسلر 10 ستمبر 2002 میں گریڈ 22 میں تعینات کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب والا! سوال کے (ج) جز میں ہے کہ مختلف شعبہ جات میں کتنے طلباء نے داخلہ لیا ہے اور کون سے ایسے شعبے ہیں جن میں کوئی ایک طالب علم بھی داخل نہیں ہوا؟

وزیر تعلیم : میرا خیال ہے کہ آپ نے جواب غور سے نہیں پڑھا۔ یونیورسٹی میں مختلف قسم کے پروگرام ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، میری بات آپ غور سے سن لیں۔ بڑا واضح سوال ہے کہ مختلف شعبہ جات میں کتنے طلباء نے داخلہ لیا ہے؟ اب اس کا جواب کیا آنا چاہئے؟ اب آپ اس کا جواب پڑھیں۔

وزیر تعلیم : آپ پڑھ دیں۔

جناب سمیع اللہ خان : جواب میں لکھا ہے کہ "اب تک جو پروگرام شروع کئے گئے ہیں ان تمام میں داخلہ ہوا ہے۔" شعبہ جات کے حوالے سے تعداد جو پوچھی گئی ہے اس کی نشاندہی نہیں کی گئی۔

سید احسان اللہ وقاص، میں وزیر تعلیم کی خدمت میں عرض کروں گا کہ کچھ ڈیپارٹمنٹ ایسے ہیں جن میں ایک بچہ بھی داخل نہیں ہوا۔ دوسرا یہ ہے کہ انہوں نے جو تعداد لکھ دی ہے یہ یونیورسٹی کا اپنا جو مین کیمپس ہے اس کی تعداد نہیں ہے۔ یہ ادھر ادھر کے جو ادارے ہیں۔ حکومت نے پکڑ دھکڑ کر اس یونیورسٹی کے ساتھ affiliate کر دیئے ہیں اور ان کا نام انہوں نے دے دیا ہے اور وہ اس یونیورسٹی کی وجہ سے سارے ادارے تباہ وبرباد ہو رہے ہیں۔ اس کا کوئی administrative control نہیں ہے۔ وائس چانسلر بیچارے سترے بترے ہیں۔ یہ ان کو فارغ ہی نہیں کرتے۔ ان میں ہمت ہی نہیں پڑتی۔ ان کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ گورنمنٹ کا اتنا سرمایہ ضائع ہو رہا ہے۔ ان کا ایجوکیشن سے ہی کوئی تعلق نہیں ہے اور انہوں نے انہیں وائس چانسلر بنا دیا ہوا ہے۔ وزیر تعلیم صاحب تو کوشش کر رہے ہیں کہ وہ فارغ ہو جائیں لیکن پتا نہیں وہ کب فارغ ہوتے ہیں۔ یہ مہربانی کریں' اتنی اہم یونیورسٹی ہے' اسے کوئی سنبھالے اور اس کی فکر کرے۔ اس یونیورسٹی نے پورے پنجاب کے ٹیچرز کی ٹریننگ کا کام کرنا ہے اور ابھی تک وہاں پر کوئی کام شروع نہیں ہو سکا۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اس وقت ہمارے پورے صوبے میں یونیورسٹی آف ایجوکیشن کے ایفیلیئٹڈ کالجوں کی تعداد 36 ہے۔ ایجوکیشن کالجوں کی تعداد 6 ہے۔ انہوں نے مختلف شعبہ جات کی بات کی ہے۔ یونیورسٹی آف ایجوکیشن کا بنیادی مقصد ٹیچرز ٹریننگ پروگرام ہے کہ ہم in

service teachers کو ٹریننگ دیں۔ ہمارے ہر ضلع میں اس سلسلے کے لئے ایجوکیشن کالج موجود ہیں۔ اب چونکہ ہم نے اسے یونیورسٹی بنایا' اسے ہم نے consolidate کیا اور ایک comprehensive programme بنایا۔ معزز ممبر کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس میں ہم نے پی۔ایچ۔ڈی' ایم۔ایڈ اور بی۔ایڈ کے پروگرام شروع کئے' اس کی تعداد اس جواب میں موجود ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! پی۔ایچ۔ڈی کی تو کلاس ہوتی ہی نہیں ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے پی۔ایچ۔ڈی کی کلاسیں شروع کی ہیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! پی۔ایچ۔ڈی کی کلاسیں کبھی بھی نہیں ہوتی تھیں اور اب ماشاء اللہ وہ بڑے اچھے طریقے سے ہو رہی ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ universities کے لئے مختلف ادارے مثلاً سنڈیکیٹ' فنانس' ایمپلائمنٹ کمیٹی' اکیڈمک کونسل' سلیکشن بورڈ اور بورڈ آف سٹڈیز ہوتے ہیں۔ یہ بڑے بنیادی ادارے ہیں اور ان سے یونیورسٹی کا سارا نیٹ ورک چلتا ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ وہاں پر یہ ادارے بھی ابھی مکمل طور پر فنکشنل نہیں ہوئے۔ اِدھر اُدھر کے اداروں کو زبردستی پکڑ کر اس یونیورسٹی کے ساتھ attach کر دیا ہوا ہے۔ وہ ادارے بھی اپنی جگہ پر رو رہے ہیں۔ اس یونیورسٹی کی management کے متعلق وزیر تعلیم صاحب کوئی یقین دہانی کرائیں اور اس یونیورسٹی کی فکر کریں۔ اس کا انتظام نہیں چل رہا جس کی وجہ سے حکومت کا پیسا ضائع ہو رہا ہے۔ اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ یہ یونیورسٹی کے سارے معاملات کی تفصیلی تحقیق کریں گے' اس پر توجہ دیں گے اور اس کی اصلاح کریں گے اور اس کے بنیادی ادارے مکمل کرائیں گے۔ وائس چانسلر صاحب خود بخود لوگوں کو تین تین مہینے کے لئے بھرتی کر لیتے ہیں اور وہ دو سال سے وہاں پر لگے ہوئے ہیں۔ وہاں پر سارے کام بالکل غیر قانونی ہو رہے ہیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑا سا شاہ صاحب کو support کروں گا۔ جب یونیورسٹی آف ایجوکیشن نئی بنی تھی تو واقعی اس میں کچھ سیکشن ابھی تک نہیں بنے تھے۔ بہرحال ابھی اس یونیورسٹی میں تعلیمی و انتظامی معاملات چلانے کے لئے مندرجہ ذیل باڈیز تشکیل دے دی گئی ہیں۔

اس وقت سنڈیکیٹ کے 12 ممبر ہیں، فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی کے 4 ممبر ہیں، اکیڈمک کونسل کے 20 ممبر ہیں اور بورڈ آف سٹڈیز اینڈ سلیکشن بورڈ کے 3 ممبر ہیں۔

جناب سپیکر! جب بھی کوئی نئی یونیورسٹی بنتی ہے اس میں سنڈیکیٹ اور سینٹ کو بنانے میں تھوڑا سا ٹائم لگ جاتا ہے۔ اس کو بنے ہوئے ابھی دو سال ہوئے ہیں تو hopefully ہم ان کی نشان دہی پر اسے زیادہ effective اور زیادہ comprehensive بنائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وقاص صاحب! آپ کے پاس اگر مزید information ہو تو وزیر صاحب سے چیمبر میں مل کر discuss کر لیجئے تاکہ اس کے اوپر کچھ ہو سکے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی سے بھی سنڈیکیٹ کا ایک ممبر ہوتا ہے تو کیا اس میں پنجاب اسمبلی کے بھی کسی معزز ممبر کو نامزد کیا گیا ہے؟

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! ابھی پچھلے دور میں مختلف نئی یونیورسٹیاں مثلاً گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور کالج یونیورسٹی، سرگودھا، فیصل آباد یونیورسٹی آف ایجوکیشن بنی تھیں۔ اس میں ہم ابھی amendments لے کر آ رہے ہیں۔ اس میں normally pro chancellor کی بھی سیٹ ہوتی ہے جو ان یونیورسٹیوں میں نہیں رکھی گئی تھی کیونکہ یہ پارلیمنٹ کے ذریعے نہیں بنی تھیں لہٰذا ان کی نشاندہی پر ہماری کوشش یہ ہے کہ جیسے ایک tradition چلی آ رہی ہے کہ سنڈیکیٹ میں ہمارے ایک معزز ممبر کو رکھا جاتا ہے وہ سمری ہم نے approve کروالی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب اسے ہم بل کے ذریعے اسی سیشن میں یہاں لے کر آئیں گے۔

جناب جاوید حسن گجر، جناب سپیکر! رحیم یار خان کی یونین کونسل کوٹ مہدی شاہ میں موضع محمود آباد ہے۔ وہاں کے ناظمین اور عمائدین نے محکمہ سے بارہا کہا ہے کہ وہاں ایک ماسٹر محمد اقبال ہیں وہ چار سال سے محکمہ سے تنخواہ لے رہے ہیں اور کسی فلور مل میں پرائیویٹ نوکری کر رہے ہیں لیکن محکمہ نے اس کے بارے میں کوئی ایکشن نہیں لیا۔ اس کے متعلق بتایا جائے کہ اس کا کیا کیا ہے؟

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! معزز ممبر نے ایک علیحدہ سوال پوچھا ہے۔ اس سوال کا ضمنی سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن پھر بھی اگر یہ مجھے ابھی لکھ کر دے دیں تو میں اس کی جانچ پڑتال کروا لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 258 بیگم ریحانہ جمیل۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ لہذا dispose of ہوا۔ اگلا سوال 345 شیخ امجد عزیز صاحب کا ہے۔

شیخ امجد عزیز: سوال نمبر 345

جوبلی ٹاؤن میں تعلیمی اداروں کی تعمیر

*345۔شیخ امجد عزیز: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے جوبلی ٹاؤن لاہور میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ڈگری level تک تعلیمی ادارے قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلے میں مذکورہ سکیم کے لئے جگہیں اور رقبے پہلے ہی مختص شدہ ہیں؟

(ج) اگر جز (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ L.D.A نے جوبلی ٹاؤن سکیم میں 8.8 کنال کے دو پلاٹ کمرشل / بزنس سنٹر میں لڑکوں اور لڑکیوں کے کالج بنانے کے لئے مختص کئے ہیں۔

(ج) ضلعی حکومت لاہور کی رپورٹ کے مطابق جیسے ہی یہ سکیم مکمل ہو جائے گی، ضلعی حکومت یہاں کالجز بنانے کی کوشش کرے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟
شیخ امجد عزیز، میں جواب سے مطمئن ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال بھی شیخ امجد عزیز صاحب کا ہے۔
شیخ امجد عزیز، سوال نمبر 397

حلقہ 75 جھنگ میں سکولوں کی تعداد

*397۔ شیخ امجد عزیز، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی۔پی 75 (جھنگ) میں کتنے سکول بوائز اور گرلز ہیں۔ ان کے نام کیا کیا ہیں؟

(ب) ہر سکول میں کتنی اسامیاں ہیں اور ان پر تعینات افراد کے نام کیا ہیں؟

(ج) مورخہ یکم جنوری 2002 سے آج تک ان سکولوں کا معائنہ کن کن افسران نے کیا ہے' ان کا عہدہ اور نام معہ گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے نیز معائنہ کے دوران کتنے ملازمین' کن کن سکولوں کے ڈیوٹی سے غیر حاضر پائے گئے ہیں۔ ان کے نام' عہدہ' گریڈ اور ان کے خلاف جو قانونی کارروائی سرانجام دی گئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ گرلز پرائمری سکول جوگیرہ (جھنگ) میں تعینات معلمات کبھی بھی اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوئی ہیں اور گھر میں بیٹھی تنخواہیں موصول کر رہی ہیں۔ کیا حکومت ان معلمات کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے' اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ نیز اس سکول میں تعینات معلمات کے نام اور ایڈریس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر تعلیم،

(الف) پی۔پی 75 (جھنگ) میں 162 بوائز اور 152 گرلز سکول ہیں۔ سکولوں کی تعداد ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی-پی 75 کے سکولوں میں اساتذہ کی تعداد 1716 ہے۔ ان پر تعینات افراد کے نام سکول وار ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ج) مورخہ یکم جنوری 2002 سے آج تک پی-پی 75 کے سکولوں کا معائنہ جن جن افسران نے کیا۔ ان کے نام، جو جو ملازمین ڈیوٹی سے غیر حاضر پائے گئے اور ان کے خلاف جو قانونی کارروائی سرانجام دی گئی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول جوگیرہ، جھنگ بوجہ عدم تعیناتی سٹاف مورخہ 02-09-29 تک بند رہا اور کوئی تنخواہ وغیرہ برآمد نہ کروائی گئی۔ بعد ازاں مورخہ 02-09-30 کو اس میں تعیناتی ہوئی اور اب سکول باقاعدگی سے چل رہا ہے۔ تعینات شدہ معلمات کے کوائف درج ذیل ہیں اور معلمات سکول ہذا میں باقاعدہ حاضر ہیں۔ تفصیل لف ہے۔

نام مع ولدیت	تاریخ حاضری	سکونت
1۔ رخسانہ پروین دختر اللہ بخش	02-09-30	چک 268 تحصیل و ضلع جھنگ
2۔ ریحانہ کوثر دختر گل محمد	02-09-30	چک 257 تحصیل و ضلع جھنگ

شیخ امجد عزیز: میں جواب سے مطمئن ہوں۔

وزیر تعلیم: شکریہ، شیخ صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر 422، بیگم ریحانہ جمیل!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 258 کے بارے میں میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اب تو ہم 422 پر ہیں۔ رانا صاحب! اس کے بعد تو دو سوال اور بھی ہو گئے ہیں۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! وہ سوال تو گزر گیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ relevant ہے اگر relevant نہ ہو تو آپ اسے rule out کر دیں، آپ مجھے موقع تو دیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! یہ لکھ کر دے دیں' میں جواب دے دوں گا۔

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! یہ بڑا relevant ہے۔ دیکھیں کہ گھوسٹ سکولوں میں جو اساتذہ تنخواہیں لیتے رہے ہیں' جن افسران نے ان کی پوسٹنگ کی ہے ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے۔ تنخواہیں لینے والوں کے خلاف تو انہوں نے ایکشن لے لیا ہے لیکن جو افسر انہیں تعینات کرتے رہے ہیں ان کے خلاف کیا ایکشن ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، چلیں جی' رانا صاحب کو جواب دے دیں' کوئی بات نہیں۔ رانا صاحب! آپ کا ضمنی سوال کون سے سوال کے بارے میں ہے؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! سوال نمبر 258 کے جواب میں لکھا تھا کہ گھوسٹ سکول 149 تھے' ان میں تعینات عملے نے مختلف عرصہ میں تنخواہیں وصول کیں۔ جن افسروں نے ان اساتذہ کو تعینات کیا تھا ان کے خلاف کیا ایکشن ہوا ہے؟

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! ایک تو وہ سوال گزر گیا اور یہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے اجازت دے دی لیکن یہ اکثر رولز کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! گھوسٹ سکول جو نگرانہ کمیٹی کے ذریعے تصدیق ہونے ان کی تعداد 298 ہے۔ میں معزز ممبر کی خدمت میں مزید تھوڑی سی information پیش کرتا ہوں۔ ان میں non functional سکولوں کی تعداد ہمیں 201 ملی۔ 130 enrolment schools ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! یہ صرف بتائیں کہ جنہوں نے یہ تعیناتیاں کی تھیں ان کے خلاف کیا ایکشن ہوا ہے؟

وزیر تعلیم، جناب! میں اسی طرف آ رہا ہوں۔ یہ صرف آپ کو تھوڑا سا educate کرنے کے لئے بتا رہا ہوں اور وہ بھی صرف آپ کو educate کرنے کے لئے' باقیوں کو نہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ان کی ڈگری میرے پاس under scrutiny ہے تو اس لئے ان کے اور میرے حالات اسی طرح چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! بند سکول 918، غلط بھرتی کئے گئے بوگس ملازمین اساتذہ کی تعداد 14093 ہے۔ ان اساتذہ و ملازمین کے خلاف کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے:

برطرف کئے گئے اساتذہ و ملازمین: 3304

معمولی سزا کے مستحق ملازمین و اساتذہ: 767

رانا آفتاب احمد خان: میرا صرف سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے ان کی تعیناتی کی، ان کے خلاف کیا ایکشن ہوا؟

وزیر تعلیم: 1997 میں گھوسٹ سکولوں کا ایک بہت بڑا سروے ہوا تھا۔ اس میں پاکستان آرمی نے ایک تعداد بتائی تھی۔ ہم نے سکروٹنی کروائی، جو افسران گھوسٹ سکولوں کے مافیا میں شامل تھے، چار departments تھے، ان میں اکاؤنٹ برانچ، فنانس برانچ، ایجوکیشن کے ملازمین تھے۔ جو لوگ جعلی تنخواہوں، جعلی ٹی۔اے، ڈی۔اے بوگس تقرریوں میں شامل تھے ان کے خلاف ہم نے کارروائی کی ہے۔ اگر ان کے ناموں کی یہ تفصیل چاہتے ہیں تو میں باقاعدہ ان کے نام بتا دوں گا۔ ان کی تعداد کافی زیادہ ہے کیونکہ بیس ہزار fake ٹیچر بتایا گیا تھا، انتیس ہزار doubtful ٹیچر بتایا گیا تھا۔ چار ہزار ایسے سکول تھے جو بند تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نام بعد میں بتا دیجئے گا۔

وزیر تعلیم: میں بتا دوں گا۔ میرا ان سے رابطہ رہتا ہے۔ انھوں نے آج شام بھی مجھ سے ملنا ہے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب! آدھے گھنٹے کا ٹائم دیا گیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی پندرہ منٹ رہتے ہیں۔ سوال نمبر 422 بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا dispose of ہوا۔ سوال نمبر 453 چودھری عبدالغفور خان صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of ہوا۔ سوال نمبر 600 جناب بلال یاسین صاحب کا ہے۔

جناب بلال یاسین: سوال نمبر 604۔

گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول موہنی روڈ لاہور کو ملنے والی گرانٹس کی تفصیل

*600۔جناب بلال یاسین، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال1999 سے آج تک گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول موہنی روڈ لاہور کو سالانہ کتنی گرانٹ کن کن مقاصد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ب) کیا جو گرانٹ اس سکول کو فراہم کی گئی تھی وہ اس سکول کی ضروریات کے مطابق تھی' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران اس سکول کو کتنا فرنیچر' کتنی مالیت کا فراہم کیا گیا ہے؟

(د) اس سکول میں کلاس وار بچوں کی تعداد کیا ہے اور ان کے لئے کمروں کی تعداد کتنی ہے۔ کتنی کلاسیں کمروں میں اور کتنی کھلے آسمان کے نیچے ہو رہی ہیں؟

(ہ) کیا فرنیچر ہر کلاس میں زیر تعلیم بچوں کے لئے پورا ہے۔ اگر نہیں تو حکومت اس سکول کو مزید فرنیچر مہیا کرنے کو تیار ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) سال1999 سے آج تک گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول موہنی روڈ لاہور کو فراہم کی گئی گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	مختص کی گئی رقم
1999-2000	17,500/- روپے
2000-2001	57,000/- روپے
2001-2002	66,800/- روپے
2002-2003	39,000/- روپے

مختص کی گئی رقم یوٹیلٹی بلز برائے پانی، بجلی، ٹیلی فون، آفس سٹیشنری و اخبارات کے لئے فراہم کی گئی۔

(ب) فراہم کی گئی گرانٹ سکول کی مذکورہ ضروریات کے لئے مناسب تھی۔

(ج) سکول کو مذکورہ عرصہ کے دوران کوئی فرنیچر فراہم نہیں کیا گیا۔

(د) گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول موہنی روڈ لاہور میں کلاس وار بچوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

کلاس	نرسری	اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم
تعداد طلباء	90	67	58	88	78	48	80

کلاس	ہفتم	ہشتم	نہم	دہم	میزان
تعداد طلباء	73	66	48	27	723

کمروں کی تعداد 20 ہے تمام کلاسوں کے لئے کمرے موجود ہیں اور کوئی کلاس کھلے آسمان کے نیچے تعلیم حاصل نہیں کر رہی ہے۔

(ہ) فرنیچر کی کمی ہے۔ تاہم ضلعی حکومت اپنے وسائل اور ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کمی پورا کرنے کی کوشش کرے گی۔

جناب بلال یاسین، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ گرانٹ جو سکول کو فراہم کی گئی ہے یہ کافی ہے۔ ایک تو اس کا criteria بتائیں کہ یہ کس طرح کافی ہے؟

دوسرا یہ بتایا گیا ہے کہ ہر کلاس میں فرنیچر موجود ہے۔ میں ہاؤس کی توجہ چاہتا ہوں کہ فرنیچر ضرور موجود ہے۔ آیا وہ فرنیچر گورنمنٹ نے سپلائی کیا ہے؟ میں اس حلقے سے ایم۔پی۔اے ہوں۔ وہاں پر حالت یہ ہے کہ جب وہاں کوئی داخلے کے لئے apply کرتا ہے تو یہ شرط ہوتی ہے کہ ایک طالبعلم ایک ڈیسک ساتھ لے کر آئے گا۔ یہ presentation بڑی خوبصورت ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ جب داخلے کے لئے apply کیا جاتا ہے تو شرط یہ لگائی جاتی ہے کہ طالبعلم خود ڈیسک خرید کر لے کر آئے تو پھر اس پر بیٹھے گا نہیں تو وہاں پر گنجائش نہیں ہے۔

اس سکول میں طلباء کی تعداد 723 سے زیادہ جانی گئی ہے۔ ابھی سکول کھلا ہو گا آپ وہاں پر چلے جائیں تو وہاں پر دو اڑھائی سو سے زیادہ طالبعلم نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ 27 کنال پر محیط سکول اتنے congested area داتا دربار اور بلال گنج کے درمیان واقع ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ اس میں طلباء کی تعداد سات سو ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ایک 27 کنال کا اچھا خاصا سکول جو سنٹرل ماڈل سکول کے بعد علاقے کا بڑا سکول ہے وہاں انتظامیہ کے کنٹرول کا یہ حال ہے۔ وہاں پر آپ کسی بھی وقت چلے جائیں وہاں پر تین ساڑھے تین سو سے زیادہ طالبعلم نہیں ہوتے۔

ان کے ڈسپلن کا معاملہ یہ ہے کہ ہر وقت وہاں پر ہلہ گلہ ہوتا ہے۔ کیا وہ گورنمنٹ سکول نہیں ہے؟ اب تو گاؤں میں بھی اس طرح کے حالات نہیں ہیں جو ایک developed area میں صورتحال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم ، جناب سپیکر! جناب بلال یاسین میرے قابل احترام بھائی ہیں۔ انھوں نے جو نشاندہی کی ہے میں نے خود بھی دو تین دفعہ اپنی ٹیم کو visit کرنے کے لئے بھیجا ہے۔اس سکول پر بہت دباؤ ہے۔ یہ بہت congested area میں واقع ہے۔ اسی سکول میں ایک کمیونٹی سنٹر بنا ہوا ہے۔ انھوں نے طالبعلموں کی جو تعداد پوچھی تھی وہ 723 ہے لیکن ان کی یہ بات بھی درست ہے کہ وہاں پر داخلوں کا پریشر ہے اور فرنیچر کی بھی کمی ہے۔ وہ congested area ہے اس لئے وہاں پر سکول کا ڈسپلن محسوس نہیں ہوتا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ سکول سائیڈ کی کمیٹی مقرر کر کے باقاعدہ طور پر وہاں visit کے لئے بھیجوں گا تا کہ ان کو اس کی رپورٹ بھجوائی جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ان کو بھی اس کمیٹی میں شامل کر لیا جائے۔

وزیر تعلیم ،جی بالکل۔ اگر یہ اس کمیٹی کے ساتھ جانا چاہیں تو یہ ہماری عزت افزائی ہو گی۔

جناب بلال یاسین: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال بھی جناب بلال یاسین صاحب کا ہے۔

جناب بلال یاسین، سوال نمبر 601

گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول I، II میں داخلہ میرٹ کی تفصیل

*601۔جناب بلال یاسین، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 1999 سے آج تک گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول I،II لوئر مال لاہور میں کتنے طالب علم کس کس کلاس میں داخل ہوئے؟

(ب) اس عرصہ کے دوران اس سکول کی ہر کلاس میں داخلے کا میرٹ کیا تھا؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنے طالب علموں کو Sports Basis پر داخل کیا گیا۔ ان کے نام، ولدیت، کلاس اور حاصل کردہ نمبروں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اس عرصہ کے دوران کتنے طالب علموں کو بغیر میرٹ کے کس کس کلاس میں داخل کیا گیا۔ ان کے نام، کلاس، ولدیت اور حاصل کردہ نمبروں کی تفصیل نیز ان کو داخل کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) سال 1999 سے آج تک گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول I،II لوئر مال لاہور میں داخل ہونے والے طلباء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول I لوئر مال لاہور

سال	اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم	ہفتم	ہشتم	نہم	دہم	میزان
1999-2000	251	23	31	30	19	711	88	132	82	-	1367
2000-2001	253	44	42	63	62	772	127	199	110	-	2102
2001-2002	206	32	38	37	31	735	42	45	108	-	1274
2002-2003	170	12	01	-	-	440	06	15	02	-	646
میزان	880	111	102	130	112	2658	263	391	302	-	4949

گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول II (ریٹی گن روڈ) لوئر مال لاہور

سال	ششم	ہفتم	ہشتم	نہم	دہم	میزان
1999-2000	635	87	103	139	18	982
2000-2001	397	26	24	70	02	529
2001-2002	504	86	133	249	05	977
2002-2003	715	34	212	303	05	1369
میزان	2251	330	482	761	30	3857

(ب) گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول I لوئر مال لاہور میں جماعت ششم میں داخلہ کے لئے باقاعدہ اخبارات میں اشتہار دیا جاتا ہے۔ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے امیدواران کو میرسٹیوں کے مطابق داخل کیا گیا۔ اس سال سے بورڈ آف گورنرز نے جماعت اول کے لئے 40 اور جماعت ششم کے لئے 50 طلباء فی سیکشن داخلے کی منظوری دی ہے۔ دوران سال اگر اسامی / نشست خالی ہو تو ٹیسٹ میں کامیاب ہونے والے طلباء کو داخلہ دیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول II (ریٹی گن روڈ) لوئر مال لاہور میں جو امیدوار متعلقہ کلاس میں داخلہ کے لئے ٹیسٹ پاس کرتے ہیں ان کو داخل کر لیا جاتا ہے۔

(ج) گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول I لوئر مال لاہور میں دو بچے Sports Basis پر داخل کئے گئے۔ ایک محمد عدنان ولد امیر محمد اور دوسرا عامر بشیر احمد' دونوں کلاس ہفتم میں داخل کئے گئے۔ سکواش کے کھلاڑی محمد عدنان خان پچھلے ماہ انگلینڈ میں ہونے والی عالمی جونیئر چیمپئن شپ میں پاکستان کی نمائندگی کر کے آئے ہیں جس میں انہوں نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول II (ریٹی گن روڈ) لوئر مال لاہور میں کھیلوں کی بنیاد پر علیحدہ سے نہ تو کسی امیدوار نے درخواست دی اور نہ ہی کوئی داخلہ کیا گیا۔

(د) گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول I لوئر مال لاہور میں ایک بھی طالب علم ٹیسٹ پاس کئے بغیر داخل نہیں کیا گیا۔ ایک ہزار سے پندرہ سو کے درمیان طلباء تحریری ٹیسٹ میں شامل ہوتے ہیں جن میں سے ٹیسٹ میں کامیاب امیدواروں کو میرٹ کے مطابق داخلہ ملتا ہے۔ داخلہ شفاف ہوتا ہے۔ اس عرصہ کے دوران کسی بھی امیدوار نے میرٹ کی خلاف ورزی کی شکایت نہیں کی۔

گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول II (ریٹی گن روڈ) لوئر مال لاہور میں امیدوار کے تعلیمی معیار کو چیک کرنے کے لئے ٹیسٹ لیا جاتا ہے تاہم گورنمنٹ کی شرح خواندگی کی پالیسی کو کامیاب کرنے کے لئے کسی کو داخلے کے لئے انکار نہیں کیا جاتا۔

جناب بلال یاسین، یہ سوال سنٹرل ماڈل سکول جو مشہور سکول ہے اس کے بارے میں ہے۔ میں بھی اس کا پرانا طالبعلم ہوں۔ یہ بڑی دلچسپ بات ہے کہ دو سنٹرل ماڈل سکول ہیں، ایک سنٹرل ماڈل سکول نمبر 1 کہلاتا ہے اور دوسرا سنٹرل ماڈل سکول نمبر 2 کہلاتا ہے۔ پچھلے دنوں اخبارات میں بھی آتا رہا ہے کہ سنٹرل ماڈل سکول نمبر 2 میں ایک وقت میں دو پرنسپل کام کر رہے ہیں۔ یہ کتنی مزے کی بات ہے کہ ایک پرانے پرنسپل تھے اور سکول میں تعداد اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ وہاں ڈسٹرکٹ ناظم صاحب کی ایک انسپیکشن ہوئی اور انھوں نے دیکھا کہ evening time میں بھی کلاسیں ہو رہی ہیں۔ پتا نہیں کیا وجہ تھی کہ انھوں نے پرنسپل کو suspend کر دیا۔ انھوں نے جا کر کورٹ سے stay لے لیا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ ایک ٹائم پر ایک سکول میں دو پرنسپل act کر رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ ایک منفرد واقعہ ہے جو اس سکول میں ہوا ہے۔ سنٹرل ماڈل سکول نمبر 1 جو لوئر مال پر واقع ہے وہاں پر صورتحال یہ ہے کہ وہاں پر 50/50 کی تعداد کی limit رکھی گئی ہے کہ 50 سے زیادہ increase نہیں ہوتے اور دوسری طرف یہ ہے کہ 70 اور 70 سے زیادہ طالبعلم ہیں۔ وہاں پر بھی یہ صورتحال ہے کہ سنٹرل ماڈل سکول جس کا بڑا نام ہے وہاں پر actual facts یہ ہیں کہ وہاں پر بھی ڈیسک مانگے جاتے ہیں۔ ہم اگر کسی کے لئے کہیں کہ اسے داخلہ دیں تو پرنسپل صاحب کا فون پر یہ جواب آتا ہے کہ جناب آپ ڈیسک arrange کروا کر بھجوا دیں، ہم طالبعلموں کو بٹھا لیں گے،

ان کو کسی طریقے سے compensate کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم ، جناب سپیکر! بلال یاسین صاحب نے جن دونوں سکولوں کی نشاندہی کی ہے۔ یہ بھی بہت اہم سکول ہیں۔ میں دو تین point بتانا چاہوں گا کہ:

Central Model School, Lower Mall is now devolved and functioning as an autonomous institution under the board of Governors headed by the D.C O Lahore

مسٹر محمد اشرف ناز گوندل اس ادارے کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اس کے بچوں کی تعداد 100 ہے۔ اس کے ساتھ

Central Model School Retigun Road is a devolved institution and is under the control of the District Government Lahore Hafiz Mahmood is the Headmaster of this institution

جناب سپیکر! یہ بھی دو سکول ہیں' ان پر بھی داخلوں کا بہت زیادہ pressure ہے۔ یہاں پر بھی ایک ایک سیکشن میں پچاس' ساٹھ اور ستر بچوں کی تعداد ہو گی۔ تمام والدین اپنے بچوں کو انہی سکولوں میں بھیجنا چاہتے ہیں اور جو معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے یہ بھی درست ہے اور میں خود بھی یہ چاہتا ہوں کہ ہم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو اور خاص طور پر بورڈ آف گورنرز کو bound کریں کہ اس سکول کی performance بہتر ہو۔ اگر یہ وہاں خود ہی کوئی visit رکھ لیں اور ساتھ ہمارا کوئی عملہ یا کوئی high rank officer ان کے ساتھ چلا جائے کیونکہ ان کے دونوں issues موہنی روڈ والا اور سنٹرل ماڈل سکول والا یہ بڑے اہم issues ہیں۔ اگر یہ اجازت دیں تاکہ ہمیں زیادہ اچھے طریقے سے پتا چل جائے اور جو چیزیں miss ہیں ان کی ساری performance ریکارڈ ہو جائے' ہم پھر اس کو consolidate کر کے اچھی شکل دے سکیں۔ بہرحال ان کی observation بالکل valid ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔

جناب بلال یاسین، جناب سپیکر! میں ان کی information کے لئے یہاں پر add کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو تین سکول highlight کئے ہیں یہ تینوں سکول walking distance پر ہیں۔ ان تینوں کو کیوں نہیں establish کیا جاتا اور کیوں نہیں ان کو equal level پر کیا جاتا؟ اگر admission پر load ہے تو area تو ایک ہی ہے' اگر ایک سکول میں پانچ ہزار طالب علم ہیں تو دوسرے میں سات سو کیوں ہیں؟ جہاں پر ایریا کی بات کی گئی ہے وہ دونوں بالکل قریب ہیں۔ ایک جگہ پر پانچ ہزار طالب علم ہیں اور ایک جگہ پر سات سو طالب علم ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ کمیٹی مقرر کر رہے ہیں' آپ ان کو ساتھ لے جائیں پھر جو بھی فیصلہ ہو گا۔

جناب بلال یاسین، گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب خود مہربانی کریں اور حاتم نکال کر خود بھی ساتھ چلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، منسٹر صاحب بھی جائیں گے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! یہ میرے بھائی ہیں۔ میں خود ان کے ساتھ چلا جاؤں گا۔

جناب بلال یاسین، بہت' بہت شکریہ۔

MR DEPUTY SPEAKER: The Question Hour ends and now we come to the privilege motion No 104

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! بقیہ سوالات کا کیا کریں۔

MR DEPUTY SPEAKER: These have been disposed of.

MINISTER FOR EDUCATION: Thank you very much Sir'

میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

حلقہ 145 میں گورنمنٹ کے سکولوں کی تفصیل

*422۔بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

حلقہ پی۔پی 145 میں گورنمنٹ کے سکولوں کی تعداد' نام اور اساتذہ کی تفصیل بیان فرمائیں۔نیز کتنے پرائمری سکولوں کو سال 2002-03 کے دوران ہائی سکول کا درجہ دیا جائے گا'نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

حلقہ پی۔پی 145 میں گورنمنٹ کے سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

1۔مسجد مکتب	03
2۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول	03
3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول	03
4۔ گورنمنٹ بوائز مڈل سکول	Nil
5۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول	01
6۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول	Nil
7۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول	01
8۔ گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری سکول	Nil
9۔ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول	Nil

اساتذہ کی تفصیل سکول وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پالیسی کے مطابق پرائمری سکول کو ہائی کا درجہ نہیں دیا جاتا۔ ADP کے مطابق 2003-04 کے دوران کسی پرائمری سکول کو ہائی کا درجہ نہیں دیا جا رہا۔ نیز 351 ایجوکیٹر کی پوسٹیں ضلع لاہور کو دی گئی ہیں جن پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔

گرلز سکول غوث اعظم کالونی لاہور کی تفصیل

*453۔چودھری عبدالغفور خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول غوث اعظم کالونی لاہور پی۔پی 152 کی بلڈنگ کب تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) اس سکول میں زیر تعلیم بچیوں کی تعداد' کلاس وار کتنی ہے۔ اس سکول میں کتنے کمرے ہیں۔ کتنی کلاسیں کمروں میں بیٹھتی ہیں اور کتنی کلاسیں کھلے آسمان کے نیچے تعلیم حاصل کر رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سکول میں زیر تعلیم بچیوں کی تعداد کے مطابق مزید کمرے تعمیر کروانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول غوث اعظم کالونی لاہور پی۔پی 152 کی بلڈنگ 1990 میں تعمیر کی گئی۔

(ب) اس سکول میں کلاس وار بچیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

کلاس	I	II	III	IV	V	VI	VII	VIII	کل تعداد
تعداد	128	56	61	48	41	35	31	22	422

کمروں کی کل تعداد آٹھ ہے اور دو کلاسیں برآمدے میں بیٹھتی ہیں۔ کوئی کلاس کھلے آسمان کے نیچے نہیں بیٹھتی۔

(ج) جب فنڈز دستیاب ہونگے تو بچیوں کی تعداد کے مطابق مزید کمرے تعمیر کر دیئے جائیں گے۔

لیکچرار U.C.I.T کے کوائف اور کارکردگی کی تفصیل

*702۔جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مسٹر نعیم جاوید لیکچرار یونیورسٹی کالج آف انفرمیشن ٹیکنالوجی (پنجاب یونیورسٹی) کب بھرتی ہوا۔ اس کی تعلیمی قابلیت، پتا اور ولدیت کیا ہے۔ کیا بھرتی کے بعد ان کی تعلیمی اسناد کی verification متعلقہ بورڈ اور یونیورسٹیوں سے کروائی گئی تھی تو verification کے لیٹر کی نقل فراہم کی جائے اگر نہیں کروائی گئی تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؛

(ب) بھرتی سے لے کر آج تک وہ کس کس شعبہ میں کس کس حیثیت سے فرائض سرانجام دے چکے ہیں؛

(ج) بھرتی سے لے کر آج تک ان کے خلاف کتنی شکایات موصول ہوئیں۔ ان کی تفصیل فراہم کی جائے اور ان شکایات پر کیا فیصلے ہوئے؛

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ لیکچرار U.C I T میں اپنی من مرضی کر رہا ہے۔ جس طالب علم کے چاہے نمبر بڑھا دیتا ہے اور جس کے چاہے نمبر گھٹا دیتا ہے۔ جتنے زیادہ پیسے اتنے زیادہ نمبر لگا دیئے جاتے ہیں؛

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ لیکچرار کے بارے میں انکوائری کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛

وزیر تعلیم:

(الف) مسٹر نعیم جاوید ولد عبدالرشید جاوید (مرحوم) اسسٹنٹ پروفیسر، پنجاب یونیورسٹی کالج آف انفرمیشن ٹیکنالوجی میں بذریعہ یونیورسٹی آرڈر نمبر D/3685/Est-1 مورخہ 10 جولائی 2001 کے تحت اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر تعینات ہوئے۔

ان کی تعیناتی پنجاب یونیورسٹی کے قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے سلیکشن کمیٹی کے ذریعے عمل میں آئی، ان کی تعلیمی قابلیت حسب ذیل ہے۔

1۔ ایم۔ایس۔سی ریاضی، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان، 1979

2۔ کمپیوٹر پروگرامنگ کورس، OHIO یونیورسٹی، امریکہ 1991

3۔ کمپیوٹر ایپلی کیشن کورس، پاکستان نیول انجینئرنگ کالج، کراچی 1994

تعیناتی کے وقت ان کے پاس سترہ سال کے پڑھانے کا تجربہ تھا جبکہ یونیورسٹی کے قوانین کے مطابق متعلقہ عہدے کے لئے چھ سال کا تجربہ چاہئے۔

مسٹر نعیم جاوید کے والد کا نام عبدالرشید جاوید (مرحوم) ہے اور ان کا رہائشی پتا درج ذیل ہے۔ 79۔ پونچھ روڈ' سمن آباد لاہور

مسٹر نعیم جاوید پنجاب یونیورسٹی میں کام کرنے سے پہلے پاکستان نیوی کی ایجوکیشن برانچ میں ساڑھے سترہ سال نیول آفیسر کے طور پر کام کرتے رہے اور وہاں سے لیفٹیننٹ کمانڈر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ یونیورسٹی میں تعیناتی کے وقت ان کی اصل اسناد چیک کی گئی تھیں جو صحیح ہیں۔ بہرحال تصدیق نامہ ازطرف پرنسپل یونیورسٹی کالج آف انفرمیشن ٹیکنالوجی' پنجاب یونیورسٹی منسلک ہے۔

(ب) مسٹر نعیم جاوید کی بھرتی اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر ہوئی ہے۔ تاہم ان کی محنت اور کام کی لگن کو مدنظر رکھتے ہوئے مئی 2002 سے U.C.I.T میں اکیڈمک کوآرڈینیٹر کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔

(ج) صرف ایک درخواست موصول ہوئی ہے جو حقیقت پر مبنی نہ تھی۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کالج آف انفرمیشن ٹیکنالوجی کے امتحانات کے نتائج پنجاب یونیورسٹی کے منظور شدہ قوانین کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں اور اس کا باقاعدہ طور پر ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ نتائج کی تیاری کے عمل میں متعلقہ ٹیچر سے لے کر شعبہ امتحانات کا سٹاف اور پرنسپل شامل ہوتا ہے اس لئے یہ کہنا غلط ہو گا کہ پی۔یو۔سی۔آئی۔ٹی میں کوئی آدمی پیسے دے کر نمبر کم یا زیادہ کروا سکتا ہے۔

(ہ) مسٹر نعیم جاوید پر لگائے گئے الزامات قطعی بے بنیاد اور غلط ہیں۔

Punjab University College of Information

Technology University of the Punjab

8 February 2003

CERTIFICATE

It is certified that the original degree of M Sc Mathematics from Gomal University, Dera Ismail Khan in respect of Mr Naeem Javed, Assistant Professor, Punjab University, College of Information Technology, Lahore was checked by the Selection Committee at the time of his appointment and now by the undersigned, which is found correct

(Dr. Muhammad Anwar-ul-Haq Pasha)

Principal,

P.U.C.I.T

پنجاب یونیورسٹی کے لئے خرید کی گئی بسوں کی تفصیل

*703۔جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نے سات نئی بسیں خرید کی ہیں اگر ایسا ہے تو یہ بسیں کس کی اجازت سے اور کن مقاصد کے لئے کتنی لاگت سے خرید کی گئی ہیں ہر بس کی قیمت خرید الگ الگ بیان کی جائے؟

(ب) کیا ان بسوں کی خرید کے لئے اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا تو اس اخبار کا نام اور تاریخ نیز ان بسوں کی خرید کے لئے کن کن پارٹیوں نے ٹینڈروں میں حصہ لیا' ان کے نام اور کنٹریکٹ کی دیگر تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بسیں سب سے کم ٹینڈر جمع کروانے والی پارٹی سے خرید کی گئیں یا کسی اور سے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ بسیں مارکیٹ ریٹ سے زیادہ قیمت پر خرید کی گئیں اور ان کی خرید میں رجسٹرار اور ریڈ ٹینٹ انجینئر 1' پنجاب یونیورسٹی نے کمیشن حاصل کیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان بسوں کی خرید کے سلسلے میں جو بے ضابطگیاں پائی گئی ہیں' ان کی تحقیقات کے لئے کوئی کمیٹی قائم کرنے اور ان کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) نئی بسیں سات نہیں پانچ خریدی گئی ہیں۔ یہ بسیں فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی جو کہ یونیورسٹی کی statutory body ہے کی منظوری سے خریدی گئی ہیں۔ نئے شعبہ جات کے قیام اور طلباء کی تعداد میں دو گنا اضافہ ہو جانے کی وجہ سے طلباء اور ملازمین کی آمدورفت کے لئے بسوں میں اسی نسبت سے اضافہ ہونا چاہئے تھا۔ مگر فنڈز کی کمی کے پیش نظر صرف پانچ بسوں کی رقم فراہم کی جا سکی ہے۔ ان بسوں پر مجموعی لاگت 1,32,50,000 روپے آئی ہے۔ ہر بس پر دوسری ضروری اشیاء کی قیمت ملا کر مبلغ 26,50,000 روپے لاگت آئی ہے۔

(ب) جی ہاں۔ بسوں کی خرید کے لئے اشتہار روزنامہ "جنگ" مورخہ 18۔دسمبر 2001 اور "ڈان" میں مورخہ 20 دسمبر 2001 کو دیا گیا۔ تاہم جواب میں صرف ایک کمپنی' ہینو پاک موٹرز لمیٹڈ نے ٹینڈر دیا۔ (ٹینڈر اور کنٹریکٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ج) یونیورسٹی قانون کے مطابق یہ ٹینڈر پنجاب یونیورسٹی کی پرچیز اینڈ انڈنٹ کمیٹی کے سامنے کھولا گیا۔ کمیٹی نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ سنگل ٹینڈر کی بنیاد پر بسیں ہینو پاک موٹر لمیٹڈ کمپنی سے خرید کر لی جائیں۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر فضل علیم' چیئرمین ٹرانسپورٹ کمیٹی کی زیر صدارت ایک میٹنگ (منعقدہ 8 جنوری 2002) میں ہینو پاک موٹر لمیٹڈ کے ایریا منیجر کو بلایا گیا اور ان

سے ریٹ کم کرنے کی درخواست کی گئی۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کی اس درخواست پر مبلغ 35,000 روپے فی بس سپیشل رعایت دی۔

(ہ) جواب جز (ب)، (ج) اور (د) میں موجود ہے۔ البتہ اگر معزز ممبر اسمبلی تحقیقات کرانے پر مصر ہیں تو محکمہ ایسا کرنے کو تیار ہے۔

گرلز پرائمری سکول عمر سکھالادھو کا دیپالپور کی تفصیل

*758۔حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے عمر سکھالادھو کا، تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں گرلز پرائمری سکول قائم کیا تھا؟

(ب) متذکرہ سکول میں تعینات لیڈی ٹیچرز کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ سکول کی بلڈنگ خستہ حالت میں ہے اور کسی بھی وقت جانی نقصان ہو سکتا ہے؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب متذکرہ سکول کی مرمت اور مزید سٹاف کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟ نہیں تو وجہ بتائی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول عمر سکھالادھو کا، تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں قائم کیا تھا۔

(ب) سکول ہذا میں پی۔ٹی۔سی کی دو اسامیاں خالی ہیں۔ نئی تقرری نہ ہونے کی وجہ سے سکول بند ہے۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ بلڈنگ گرنے والی ہے۔ اس میں کسی بھی بچے کو نہیں بٹھایا جا سکتا اور جانی نقصان کا خطرہ ہے۔

(د) بلڈنگ کی خستہ حالت اور عمارت کی مرمت کے لئے گرانٹ فراہم کرنے سے متعلق ضلعی حکومت کو رپورٹ بھیجی جا چکی ہے۔ جب بھی نئی تقرری ہوئی اس سکول میں تعیناتی کر دی جائے گی۔

گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول عمر سکھا لادھو کا دیپالپور میں سٹاف کی فراہمی

*823۔حاجی اعجاز احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا موضع عمر سکھا لادھو کا، منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول ہے؛

(ب) متذکرہ سکول میں اساتذہ کی تعداد کیا ہے؛

(ج) کیا سکول میں سپیشل انگلش ٹیچر کو بھی تعینات کیا گیا ہے۔ اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سکول میں مزید سٹاف کی فراہمی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؛ نہیں تو وجہ بتائی جائے؛

وزیر تعلیم:

(الف) ہاں موضع عمر سکھا لادھو کا، منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول موجود ہے۔

(ب) سکول ہذا میں P.T.C کی تین اسامیاں منظور شدہ ہیں۔ ان میں سے دو اسامیوں پر اساتذہ کام کر رہے ہیں اور ایک اسامی خالی ہے۔

(ج) سکول ہذا میں انگلش ٹیچر کی کوئی اسامی منظور شدہ نہ ہے۔ سکول میں طلباء کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے اساتذہ کی ضرورت نہ ہے۔

I.C.S کلاسز کا اجراء اور پرائیویٹ اداروں سے معاہدہ کی تفصیل

*831۔جناب علی حسن رضا قاضی، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2000 میں حکومت پنجاب نے 125 کالجوں میں I C S کلاسوں کا اجراء کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چند پرائیویٹ اداروں کے ساتھ 135 کالجوں میں کلاسوں کے اجراء کا معاہدہ کیا گیا؟ اگر کیا گیا تو اس کی شرائط کیا تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کلاسیں اکتوبر 2000 میں شروع ہوئیں جبکہ طالب علموں سے فیس جولائی 2000 سے وصول کی گئی۔

(د) اگر جز (ج) کا جواب ہاں میں ہے تو کتنی رقم جولائی، اگست، ستمبر 2000 کی فیسوں کے سلسلہ میں وصول کی گئی اور کیا اس بدعنوانی کے ضمن میں کوئی انکوائری کی گئی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) 2000 میں حکومت پنجاب نے 135 کالجوں میں آئی۔سی۔ایس کلاسوں کا پرائیویٹ سیکٹر کی شراکت داری سے اجراء کیا۔

(ب) درست ہے۔ جن پرائیویٹ اداروں کے ساتھ 135 کالجوں میں کلاسوں کے اجراء کا معاہدہ کیا گیا ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ کلاسیں اکتوبر 2000 میں شروع ہوئیں جبکہ طالب علموں سے فیس جولائی 2000 سے سرکاری قواعد کے مطابق وصول کی گئی۔ صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری کالجوں میں ایف۔اے/ ایف۔ایس۔سی/ آئی۔سی۔ایس/ آئی۔کام کا داخلہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے بعد تقریباً ہر سال اگست میں ہوتا ہے جبکہ قواعد کے مطابق پورے سال کی فیس وصول کی جاتی ہے۔ اس لئے جولائی سے فیس وصول کی گئی۔

(د) جو رقم وصول کی گئی اس کی تفصیلات ضلع وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ تاہم قواعد کے مطابق طالب علموں سے فیس اور دیگر فنڈز سالانہ بنیادوں پر ہی وصول کئے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں کوئی زائد رقم وصول نہیں کی گئی اور نہ ہی اس ضمن میں کوئی انکوائری عمل میں آئی۔

گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول دھوریہ تحصیل کھاریاں میں جبری ٹیوشن کا اجراء

*847: راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے اندر اور ملحقہ احاطہ جات میں جبری ٹیوشن پڑھائی جاتی ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کے تدارک کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو وجوہ بیان کی جائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے۔ گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے اندر اور ملحقہ احاطہ جات میں جبری ٹیوشن نہیں پڑھائی جاتی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

پاکپتن شریف میں گرلز و بوائز سکولوں کی تفصیل

*881: چودھری جاوید احمد: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع پاکپتن شریف میں کتنے ایسے سکول ہیں جن کی عمارات تعمیر ہو چکی ہیں مگر کلاسوں کا اجراء نہ ہو سکا۔ ان سکولوں میں باقاعدہ کلاسوں کا اجراء کب تک شروع ہو گا؟

(ب) ضلع پاکپتن شریف میں گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی سکولز کل کتنے اور کس کس جگہ ہیں۔ جن کی اپ۔ گریڈیشن 1997 سے 2001 کے دوران ہوئی ہے، ان کے نام اور مقام بیان فرمائیں۔ کیا عملہ کی تعداد پوری ہے اور باقاعدہ کلاسز ہو رہی ہیں۔ آگاہ فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع پاکپتن شریف میں کل 97 ایسے سکول ہیں جن کی عمارات تعمیر ہو چکی ہیں مگر کلاسوں کا اجراء نہ ہو سکا۔ ان سکولوں میں باقاعدہ کلاسوں کا اجراء حکومت پنجاب محکمہ تعلیم کی جانب سے ٹیچنگ / نان ٹیچنگ سٹاف منظور ہونے کے بعد شروع ہو سکے گا۔

(ب) ضلع پاکپتن شریف میں 1997 سے 2000 کے دوران 34 سکول پرائمری سے مڈل اپ۔ گریڈ ہوئے۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ عملہ کی تعداد پوری نہ ہے اور باقاعدہ کلاسیں ہو رہی ہیں۔

صوبہ میں تعلیمی پالیسی، پروفیشنل کالجوں اور پرائیویٹ سکولوں کی تفصیل

*878: چودھری جاوید احمد: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں تعلیمی پالیسی کیا ہے؟

(ب) صوبہ میں کل کتنے پروفیشنل کالج ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج) صوبہ میں پرائیویٹ سکول کھولنے کے سلسلہ میں کیا رولز اور پالیسی ہے؟

(د) پرائیویٹ سکول کے لئے رولز ضلعی حکومت وضع کرتی ہے یا صوبائی حکومت؟

(ہ) Devolution Programme میں تعلیم کا محکمہ ضلعی حکومت کو دینے سے ہر ضلع کی علیحدہ علیحدہ تعلیمی پالیسی نہیں بن گئی؟

(و) اساتذہ کی تقرری کے لئے ہر ضلع میں علیحدہ علیحدہ میرٹ بننے سے صوبہ کی یکساں پالیسی کیسے رکھی جا سکتی ہے، وضاحت فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) تعلیمی پالیسی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ تعلیم سے متعلق پروفیشنل کالج 42 ہیں۔ جن میں 36 گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچر ٹریننگ کالج ہیں اور 6 ایجوکیشن کالج ہیں۔

(ج) پرائیویٹ سکول کھولنے کے لئے رولز اور پالیسی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پرائیویٹ سکولوں کے لئے رولز صوبائی حکومت وضع کرتی ہے۔

(ہ) جز (الف) کے مطابق Devolution Programme میں تعلیم کا محکمہ ضلعی حکومت کو دینے سے تعلیمی پالیسی پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

(و) اساتذہ کی تقرری کے لئے منظور شدہ طریقہ کار تمام ضلعی حکومتوں کو بھیجا گیا۔ 02-10-01 تک 25,752 اساتذہ کے تقرری کے آرڈر جاری کئے جا چکے تھے۔ یہ کام ضلعی حکومتوں نے کئے ہیں اور اس میں کسی قسم کا امتیاز نہ برتا گیا ہے۔

صوبہ میں قانون کی کلاسوں کے لئے یکساں میڈیم کا نفاذ

*903: محترمہ ثمینہ نوید: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں قانون کی کلاسوں کے لئے سٹیٹس کا منظور شدہ میڈیم کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں قانون کی کلاسیں انگلش میڈیم میں ہوتی ہیں جبکہ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی میں اردو میں ہوتی ہیں۔ اگر ایسا ہے تو اس تفریق کی کیا وجہ ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تمام یونیورسٹیوں خاص طور پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان میں ایک جیسا میڈیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) صوبہ میں قانون کی کلاسوں کے لئے میڈیم اردو اور انگلش دونوں ہیں۔

(ب) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں اس وقت قانون کی کلاسوں کے لئے سوائے ایل۔ایل۔بی (پارٹ اول) کے پرچہ Islamic Jurisprudence اور پارٹ دوم کے پرچہ Islamic Personal Law کے منظور شدہ نصاب کا میڈیم انگلش ہے جبکہ ان دونوں پرچوں میں میڈیم انگریزی اور اردو دونوں کی آپشن موجود ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں قانون کی تدریس کے لئے سوائے مندرجہ بالا دو پرچہ جات کے ذریعہ تدریس (میڈیم) انگلش ہے جس کی منظوری مجلس انتظامی (سنڈیکیٹ) نے 6۔دسمبر 1999 کو دی۔ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان میں قانون کی کلاسیں انگلش اور اردو دونوں میڈیم میں پڑھائی جاتی ہیں۔

(ج) جی ہاں۔ یہ تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔

انٹر کالج وہوا تحصیل تونسہ کی اپ گریڈیشن

*929: سردار فتح محمد خان بزدار، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا تحصیل تونسہ میں وہوا (Vehova) کے مردانہ انٹر کالج کو ڈگری کالج کا درجہ دینے پر غور ہو رہا ہے؟

(ب) حکومت کب تک مذکورہ کالج کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ دور افتادہ علاقہ کے طالب علم فائدہ اٹھا سکیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) اس وقت سب تحصیل وہوا میں کوئی بھی انٹر کالج قائم نہ ہے جسے ڈگری کالج کا درجہ دیا جا سکے۔ ضلعی حکومت کی رپورٹ کے مطابق سب تحصیل وہوا سے 20 کلو میٹر کے فاصلے پر ہائی سکول بھی قیصرانی کو ہائر سیکنڈری کا درجہ مورخہ 01-07-2002 کو دیا گیا۔

(ب) ہائر سیکنڈری سکول میں انٹر سائنس اور آرٹس دونوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔ سب تحصیل وہوا کے طالب علم انٹر تک ہائر سیکنڈری سکول بی قیصرانی میں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ مذکورہ سب تحصیل میں کوئی بھی انٹر کالج نہ ہے جس کو ڈگری کی سطح پر اپ گریڈ کیا جائے۔

پی۔ٹی۔سی اساتذہ کی بھرتی کے لئے بی۔اے کی لازمی شرط میں رعایت

*930۔سردار فتح محمد خان بزدار: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی۔ٹی۔سی اساتذہ کے بھرتی ہونے کے لئے بی۔اے ہونا ضروری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پی۔ٹی۔سی کورس کے داخلہ کے لئے صرف میٹرک ہونا ضروری تھا نہ کہ بی۔اے؟

(ج) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت Tribal Area کے امیدواروں کو اس شرط سے مستثنیٰ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے کہ پی۔ٹی۔سی اساتذہ کے لئے بی۔اے ہونا ضروری ہے۔ البتہ حکومت کی نئی پالیسی کے مطابق 2002 سے پی۔ٹی۔سی کی خالی اسامیوں کو ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹر کی اسامیوں میں تبدیل کر کے ان پر ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹر بھرتی کئے جا رہے ہیں جن کو زائد مشاہرہ دے کر contract پر بھرتی کیا جاتا ہے جن کی تعلیم بی اے /بی۔ایس۔سی + پی۔ٹی۔سی مقرر کی گئی تھی۔

(ب) پی۔ٹی۔سی کے کورس میں داخلہ کے لئے میٹرک ہونا ضروری تھا مگر 1994 سے پنجاب کے ایلیمنٹری کالجوں میں پی۔ٹی۔سی کی کلاس ختم کر دی گئی ہے۔ البتہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے پی۔ٹی۔سی میں داخلہ کے لئے بنیادی تعلیم میٹرک ہونا ضروری ہے۔ 1997 سے ایف۔اے / ایف۔ایس۔سی ہونا ضروری ہے نہ کہ بی۔اے / بی۔ایس۔سی

(ج) بی اے / بی۔ایس۔سی کافی تعداد میں موجود ہیں اس لئے فی الحال ایسی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

ضلع لیہ میں عربی اساتذہ کے لئے سلیکشن گریڈ کا اجراء

*938۔مہر اعجاز احمد اچلانہ، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لیہ میں عربی اساتذہ (A T) کو 1985 سے تاحال قواعد کے مطابق سلیکشن گریڈ نہیں دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں 1985 سے تاحال عربی اساتذہ (A T) کو مختلف اوقات میں سلیکشن گریڈ دیئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جزبائے (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک، ضلع لیہ کے عربی اساتذہ (A T) کو سلیکشن گریڈ دے دیا جائے گا۔ اگر ایسا ممکن نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) 1۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (M/E.E) لیہ کے مطابق عربی اساتذہ (A.T) کی سنیارٹی لسٹ مرتب نہ ہوئی ہے۔ اب عربی اساتذہ (A T) کی سنیارٹی لسٹ مرتب کی جا رہی ہے اور نامکمل ریکارڈ بھی طلب کیا جا رہا ہے۔ چند اساتذہ کے کیڈر کی تبدیلی کی وجہ سے بھی مسئلہ زیر التوا رہا ہے۔ فیلڈ سے کوائف مانگے جا رہے ہیں۔ جتنا جلد ممکن ہوا سنیارٹی لسٹ جا

کر متعلقین کو سلیکشن گریڈ کی عطائیگی کا کیس ڈسٹرکٹ پروموشن کمیٹی کو برائے منظوری پیش کر دیا جائے گا۔

2۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (W/E E) یہ کے مطابق سال 90-1989 میں عربی معلمات بوجہ عدم دستیابی ٹرینڈ معلمات آن ٹرینڈ بنیاد پر اس وقت کی مروجہ پالیسی کے تحت بھرتی ہوئی تھیں لیکن ان کو ابھی تک ریگولر گریڈ نمبر 9 نہ دیا گیا کیونکہ اس کیس کا فیصلہ برائے ریگولر سکیل زیر غور ہے۔ بعد فیصلہ ریگولر گریڈ سنیارٹی لسٹ مرتب کرتے ہوئے ان AT معلمات کو سلیکشن گریڈ دیا جائے گا۔ اس وقت بوجہ ان ٹرینڈ معلمات AT کو سلیکشن گریڈ نہیں دیا جا سکتا ہے۔

پی-پی 265 لیہ میں گرلز و بوائز انٹر ڈگری کالجوں کا قیام

*939۔مہر اعجاز احمد اچلانہ، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی-پی 265 لیہ میں کوئی گرلز و بوائز انٹر یا ڈگری کالج نہ ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب ہاں میں ہے تو حکومت کب تک حلقہ پی-پی 265 میں مذکورہ بالا کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ بات درست ہے کہ حلقہ پی-پی 265 میں گرلز بوائز انٹر یا ڈگری کالج نہ ہے۔ البتہ قصبہ کوٹ سلطان جو کہ حلقہ 265 میں واقع ہے میں مردانہ زنانہ ہائر سیکنڈری سکول موجود ہے جو کہ طلباء و طالبات کی ضروریات جدید تقاضے کے مطابق پوری کرتے ہیں۔

(ب) ضلعی حکومت کی رپورٹ کے مطابق فی الحال حلقہ میں کالج کی ضرورت نہیں۔ البتہ اپنی ضروریات اور مالی وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلعی حکومت وہاں مذکورہ بالا کالج تجویز اور تعمیر کرنے کی مجاز ہے۔

ضلع خوشاب کے سکولوں میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تفصیل

*951۔ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع خوشاب میں واقع پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں اساتذہ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) خالی اسامیوں کی تفصیلات سکول وار ہاؤس میں پیش کی جائیں۔ نیز کیا حکومت ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع خوشاب میں واقع پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	پرائمری سکول	مڈل سکول	ہائی سکول	میزان
مردانہ	142	93	239	474
زنانہ	209	149	78	436
			کل میزان	910

(ب) خالی اسامیوں کی تفصیل سکول وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نئی بھرتی پر پابندی ختم ہونے پر ان خالی اسامیوں کو حکومت کی پالیسی کے مطابق بذریعہ نئی بھرتی پُر کیا جائے گا۔

ضلع خوشاب کے سکولوں کی لیبارٹریوں کے لئے سامان کی فراہمی

*952۔ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب میں واقع ہائی سکولوں کی سائنس لیبارٹریوں میں پریکٹیکل کا سامان نہیں ہے اور اگر ہے تو ضروریات کے مطابق پورا نہ ہے۔

(ب) اگر جز بالا کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت ان سکولوں میں سائنس لیبارٹریوں کا سامان مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب میں واقع ہائی سکولوں کی سائنس لیبارٹریوں میں پریکٹیکل کا سامان نہیں ہے۔ ضلع خوشاب میں اس وقت 5 بوائز ہائر سیکنڈری سکول، 2 گرلز سیکنڈری سکول، 61 بوائز ہائی سکول اور 22 گرلز ہائی سکول کام کر رہے ہیں جن سکولوں میں سائنس سامان کی ضرورت ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	ہائر سیکنڈری سکول	ہائی سکول
مردانہ	05	33
زنانہ	02	08

(ب) سکولوں کا انتظام ضلعی حکومتوں کے پاس ہے اور وہ اپنے بجٹ میں سے سائنس لیبارٹریوں کا سامان مرحلہ وار خریدنے کا انتظام کرے گی۔

Multi Purpose Laboratories اور SEP-II Mathematical Resource Rooms کے تحت تعمیر کی گئیں (لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔) سائنس لیبارٹریوں کے سامان اور فرنیچر جو مہیا کئے گئے کی لسٹ بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجر خان پی-پی 4 میں طلباء اور طالبات کے لئے ڈگری کالج کا قیام

*959۔ بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حسن، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل گوجر خان کے حلقہ پی-پی 4 میں کسی بھی مقام پر ڈگری کالج برائے طلباء اور طالبات نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں کے طلباء اور طالبات کو حصول تعلیم کے لئے دور دراز کے شہروں میں واقع ڈگری کالجوں میں داخلہ لینا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل گوجر خان کے حلقہ پی۔پی 4 میں طلباء و طالبات کی سہولت کے لئے وہاں پر ڈگری کالج برائے خواتین اور طلباء بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہیں ہے۔ حلقہ پی۔پی 4 کے متصل علاقے گوجر خان شہر سے 25تا40 کلومیٹر کی حدود کے اندر واقع ہیں اور طلباء و طالبات کے لئے علیحدہ علیحدہ ڈگری کالج موجود ہیں۔

(ج) چونکہ اس علاقہ سے انٹرمیڈیٹ امتحان پاس کرنے والے طلباء و طالبات کی تعداد بہت کم ہے اس بناء پر فی الحال اس حلقہ میں کوئی ڈگری کالج کھولنے کی تجویز ضلعی حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔

گرلز مڈل سکول کو اَپ گریڈ کرنا

*974۔رانا تجمل حسین: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 232 نول (ج۔ب) تحصیل و ضلع جھنگ میں صرف ایک گرلز مڈل سکول ہے اور ایک بوائز ہائی سکول ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ گاؤں سے 15,14 کلومیٹر کے فاصلے تک کوئی گرلز ہائی سکول نہ ہے جس کی وجہ سے متذکرہ گاؤں کی بچیوں کو مزید تعلیم حاصل کرنے میں کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ اگر کوئی بچی مزید تعلیم حاصل کرنے کی خاطر کسی دوسرے گاؤں میں داخلہ لے بھی لے تو تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتی کیونکہ ٹریفک کا کوئی مناسب

انتظام نہ ہے؟

(ج) اگر جز (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت متذکرہ بالا گاؤں میں مڈل سکول کا درجہ بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ چک نمبر 232 نول (ج۔ب) تحصیل وضلع جھنگ میں صرف ایک گرلز مڈل سکول ہے اور ایک بوائز ہائی سکول ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ گاؤں سے 15.14 کلومیٹر کے فاصلہ تک کوئی گرلز ہائی سکول نہ ہے جس کی وجہ سے متذکرہ گاؤں کی بچیوں کو مزید تعلیم حاصل کرنے میں کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ اگر کوئی بچی مزید تعلیم حاصل کرنے کی خاطر کسی دوسرے گاؤں میں داخلہ لے بھی لے تو تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتی کیونکہ ٹریفک کا کوئی مناسب انتظام نہ ہے۔

(ج) چونکہ criteria کے مطابق سکول اپ گریڈیشن کے لئے feasible نہیں ہے اس لئے محکمہ مڈل سکول چک نمبر 236 نول ج۔ب کا درجہ بڑھانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

ادارہ مرکز تحقیق و ترقی نصاب کی بحالی

*975۔رانا تجمل حسین: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مروجہ طریق کار سے ہٹ کر جماعت اول سے بارہویں تک نصاب مرتب کرنے کا کام نصاب سازی کے صوبائی ادارہ "مرکز تحقیق و ترقی نصاب" کی بجائے کالج آف ایجوکیشن (زنانہ) لاہور کی پرنسپل کو دے دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب میں نصاب سازی کے سرکاری ادارہ "مرکز تحقیق و ترقی نصاب" کو ایک خودمختار کاروباری ادارہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ضم کر دیا گیا ہے جبکہ آزاد کشمیر سمیت ملک کے باقی صوبوں سندھ، سرحد، بلوچستان میں نصاب سازی کے ادارے

سرکاری سرپرستی میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پاکستان کا نصاب ایک ہوتا ہے۔ قومی نصاب کی تشکیل وفاقی سطح پر تمام صوبے مل کر بناتے ہیں اور اب وفاقی سطح پر صوبہ پنجاب کی نمائندگی ختم ہو گئی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب ہاں میں ہے تو نصاب سازی کے صوبائی ادارہ کو ختم کرنے کی کیا وجوہات تھیں؟ کیا صوبائی حکومت نصاب سازی کے کام بھی پرائیویٹ کرنا چاہتی ہے؟ نیز کیا حکومت مرکز تحقیق و ترقی نصاب کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں۔ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ نصاب سازی کا کام کالج آف ایجوکیشن (زنانہ) لاہور کی پرنسپل صاحبہ کو بحیثیت Chief Co-ordinator, Curriculum Development Group 1991 میں سونپا گیا تھا جس کے تحت سائنس، حساب اور آرٹس کے مضامین کے نصابات بنا کر منسٹری آف ایجوکیشن، اسلام آباد بھیجے گئے جن کو منسٹری آف ایجوکیشن، اسلام آباد نے پورے پاکستان میں نافذ کرنے کی منظوری دے دی۔

(ب) یہ درست ہے کہ پنجاب میں نصاب سازی کے ادارہ "مرکز تحقیق و ترقی نصاب" کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ضم کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ آزادکشمیر سمیت ملک کے باقی صوبوں سندھ، سرحد اور بلوچستان میں نصاب سازی کے ادارے تاحال ٹیکسٹ بک بورڈ میں شامل نہیں کئے گئے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پاکستان کا نصاب ایک ہوتا ہے۔ یہ درست ہے کہ قومی نصاب کی تشکیل وفاقی سطح پر تمام صوبے مل کر بناتے ہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ وفاقی سطح پر صوبہ پنجاب کی نمائندگی ختم ہو گئی ہے بلکہ پنجاب کا بنایا ہوا نصاب تمام پاکستان میں نافذ ہوا ہے اور بلوچستان کی حکومت نویں اور دسویں جماعت کی کتب بھی پنجاب سے لے رہی ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے ادارہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے یہ ضروری خیال کیا کہ ایسے ادارہ جات کے کام کی نوعیت یکساں ہو۔ ایک کوآرڈینیٹر کی زیر نگرانی ان کو ایک ادارہ میں اکٹھا کر دیا جائے تاکہ overlaping سے بچا جا سکے اور ایک مربوط ادارہ بہتر نتائج دے سکے۔ چونکہ ان دونوں ادارہ جات کا بنیادی مقصد طلباء کو بہتر نصاب اور کتب مہیا کرنا ہے۔ لہذا حکومت نے ادارہ "مرکز تحقیق و ترقی نصاب" پنجاب کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا Curriculum Wing بنا دیا ہے۔

صوبائی حکومت نصاب سازی کو پرائیویٹ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ہے۔ "مرکز تحقیق و ترقی نصاب" کو دوبارہ بحال کرنے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

پنجاب میں سائنس ٹیچروں کی تفصیل

*991۔جناب محمد عارف گوندل چھوآنہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب میں سائنس ٹیچرز کی کل کتنی اسامیاں موجود ہیں۔ کتنے سائنس ٹیچروں کام کر رہے ہیں۔ سکول وار تعداد بیان کی جائے، نیز کتنے ہائی سکولوں میں ایک سائنس ٹیچر بھی تعینات نہیں ہے؟

(ب) کیا حکومت سائنس ٹیچروں کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بڑی تعداد میں سائنس ٹیچر، ایلیمنٹری سکولوں کے ہیڈ ماسٹر اور اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر تعینات ہیں؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب ہاں میں ہے تو ان کی تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز کیا کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت سائنس ٹیچروں کو ہائی سکولوں میں تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) ایس۔ایس۔ٹی سائنس یا آرٹس کے طور پر یہ اسامیاں منظور نہیں ہوتیں بلکہ صرف ایس۔ایس۔ٹی کے نام سے یہ اسامیاں منظور ہوتی ہیں۔ اس وقت پنجاب میں 4,469 سائنس گریجوایٹ بطور ایس۔ایس۔ٹی کام کر رہے ہیں جبکہ 1045 ایسے ایس۔ایس۔ٹی سائنس پڑھا رہے ہیں جنہوں نے انٹرمیڈیٹ میں پری میڈیکل یا پری انجینئرنگ گروپ کا امتحان پاس کیا تھا۔

(ب) حکومت پنجاب نے سال 2002 میں contract کی بنیاد پر سیکنڈری سکول ایجوکیٹر (سائنس) کی 2,179 پوسٹیں 34 اضلاع میں مختص کر کے تقرریاں کی ہیں۔ نیز ایک سال کنٹریکٹ کی بنیاد پر عنقریب ہزار سے زائد سیکنڈری سکول ایجوکیٹر جن کی بنیادی تعلیمی و پیشہ ورانہ قابلیت M Sc اور B Ed، M Ed اور M A (Edu) ہو گی سکولوں میں بھرتی کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ سینئر ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹر کی کل 2,000 سے زائد اسامیوں کا 80% حصہ سائنس گریجوایٹ سے پُر کیا جائے گا۔ حکومت پنجاب کے درج بالا اقدامات سے ہائی سکولوں میں سائنس ٹیچرز کی کمی دور ہو جائے گی۔

(ج) پنجاب کے سکولوں میں صرف 64 سائنس ٹیچر، ہیڈ ماسٹر اور دفاتر میں 139 اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر تعینات ہیں۔

(د) تمام سکولوں میں سائنس ٹیچروں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے contract پر بھرتی کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سوہاوہ بولانی میں گرلز ہائی سکول کا قیام

*992. جناب محمد عارف گوندل چھمو آنہ، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ منڈی بہاؤالدین کے قصبہ سوہاوہ بولانی میں گرلز ہائی سکول کے قیام کے لئے 1997 تا 1999 میں وزیراعلیٰ ہاؤس سے کوئی لیٹر جاری ہوا تھا؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب ہاں میں ہے تو کیا ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر منڈی بہاؤالدین نے feasibility report متعلقہ دفتر میں بھیج دی تھی' اگر ہاں تو تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت قصبہ سوہاوہ بولائی میں گرلز ہائی سکول کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) سال 1997 تا 1999 کے دوران وزیراعلیٰ ہاؤس سے اس قسم کا کوئی لیٹر موصول نہ ہوا ہے۔ البتہ ڈائریکٹر سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ کی طرف سے چٹھی نمبر 8881/D-1 مورخہ 25-09-97 کے تحت سوہاوہ بولائی میں گرلز ہائی سکول کے قیام کے سلسلہ میں feasibility report طلب کی گئی تھی۔ چٹھی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) feasibility ڈی۔ای۔او (سیکنڈری) منڈی بہاؤالدین کے لیٹر 3743/Dev مورخہ 02-10-97 کے تحت ڈائریکٹر (سیکنڈری ایجوکیشن) گوجرانوالہ کو ارسال کر دی گئی۔ (چٹھی اور feasibility report کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) وسائل میسر ہونے پر مجوزہ پالیسی کے مطابق عملدرآمد ہو جائے گا۔

پی-پی 8 طلبہ /طالبات کے سکولوں کی تفصیل

*1004. جناب محمد وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی-پی 8 میں اس وقت صوبائی حکومت کے تحت طلبہ و طالبات کے کتنے سکول قائم ہیں۔ ان اداروں میں اساتذہ' عمارت کی کیفیت اور فرنیچر کا معیار کیا ہے؟

(ب) پی-پی 8 میں تعینات اساتذہ کو کس شرح سے ہاؤس رینٹ' کنوینس الاؤنس وغیرہ دیئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ الاؤنس دیگر شہروں سے کم ہیں' اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) اس حلقہ میں حکومت پنجاب کے کل 118 تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں جن میں 78 بچوں کے اور چالیس بچیوں کے ادارے ہیں۔ ان اداروں میں اساتذہ کی کل 493 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے صرف 63 اسامیاں خالی ہیں۔ ان سکولوں میں عمارات عمومی طور پر تسلی بخش ہیں جبکہ اس تحصیل میں خستہ حال، مخدوش 8 عمارات کی تعمیر کی تجویز ضلعی حکومت کے زیر غور ہے۔ زیادہ تر سکولوں میں فرنیچر موجود ہے لیکن بچوں کی کلی ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی نافذ العمل پالیسی کے تحت ٹیکسلا میں 30% بنیادی تنخواہ کی شرح سے 1991 سے کرایہ مکان دیا جاتا ہے جبکہ سواری الاؤنس کی سہولت مہیا نہیں ہے۔

(ج) کرایہ مکان کی تقسیم کے لئے حکومت پنجاب نے شہروں کی درجہ بندی کی ہے جس کے مطابق تحصیل ہیڈ کوارٹر کی شرح ضلعی اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹر یا صوبائی ہیڈ کوارٹر سے کم تر ہوتی ہے۔ یہ شرح صوبہ بھر کی تحصیلوں میں یکساں نافذ ہے۔

ٹیکسلا کے 800 خواتین و مرد اساتذہ کی تنخواہ کے بنک اکاؤنٹس کی منتقلی

*1006۔ جناب محمد وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ٹیکسلا کے 800 خواتین و مرد اساتذہ جو کہ صوبہ پنجاب کے سکولوں سے منسلک ہیں انہیں یہ ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ اپنی تنخواہ کی وصولی کے لئے اکاؤنٹس نیشنل بنک سے ختم کر کے دوسرے بنکوں میں منتقل کرا دیں؟

وزیر تعلیم:

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن کے مطابق جو مورخہ 16-11-2002 کو زیر نمبر TM-1/2-5/2003/1232 جاری ہوا تھا۔ وہ بعد ازاں مورخہ 11-12-2002 کو زیر نمبر

US(P-1)MISC/2000 واپس لے لیا گیا ہے۔

پی-پی 164 میں پرائمری /مڈل اور ہائی سکولوں کی عمارتوں کی تعمیر و مرمت

*1026۔جناب علی عباس، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی-پی 164 میں پرائمری مڈل اور ہائی سکولوں کی کتنی عمارتیں بہتر کی گئی ہیں اور کتنی نامکمل پڑی ہیں؟

(ب) جو عمارتیں مکمل ہو چکی ہیں ان میں سٹاف مہیا کر دیا گیا ہے؟ اگر نہیں تو وجوہ بیان کی جائیں؟

(ج) حلقہ پی-پی 164 میں سکولوں میں سٹاف کی کمی دور کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) (i) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول علی پور جبہ کی پانچ (05) کمروں پر مشتمل عمارت مکمل ہو گئی ہے۔

(ii) گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری (مڈل) سکول قلعہ ستار شاہ کی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔

(iii) حلقہ ہذا کے چار ہائی سکولوں کی عمارات بہتر کروائی گئی ہیں۔

(iv) ایک ہائی سکول کی عمارت ابھی نامکمل ہے۔

(ب) (i) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول علی پور جبہ میں جزوی سٹاف موجود ہے اور باقاعدہ کام کر رہا ہے۔

(ii) گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری (مڈل) سکول قلعہ ستار شاہ کے سٹاف کے لئے SNE بنائی گئی ہے جو زیر کارروائی ہے۔

(ج) حکومت صوبہ بھر میں سٹاف کی کمی پورا کرنے کے لئے 13000(تیرہ ہزار) اساتذہ contract پر بھرتی کر رہی ہے جس میں سے 341۔ اساتذہ ضلع شیخوپورہ میں بھرتی کئے جا رہے ہیں۔

پی-پی 164 میں گرلز /بوائز /مڈل اور ہائی سکولوں کی چار دیواری کی تفصیل

*1027: جناب علی عباس، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی-پی 164 میں کتنے ایسے گرلز اور بوائز پرائمری، مڈل اور ہائی سکول ہیں جن کی چار دیواری نہ ہے، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت ان سکولوں کی چار دیواری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجہ کیا ہے؟

وزیر تعلیم،

(الف) حلقہ پی-پی 164 میں درج ذیل سکول ہیں جن کی چار دیواری نہ ہے۔

1۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول مسن
2۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول شرقپور خورد
3۔ پرائمری سکول جبہ رحمت
4۔ پرائمری سکول ڈیرہ چنگڑاں
5۔ پرائمری سکول کاٹھیانوالہ
6۔ پرائمری سکول خوشحال پورہ
7۔ پرائمری سکول موضع کوٹ
8۔ پرائمری سکول رکھ پورپ
9۔ پرائمری سکول محہ
10۔ پرائمری سکول ملو
11۔ پرائمری سکول بھٹیانوالہ
12۔ ایلیمنٹری سکول مسن
13۔ بوائز ہائی سکول پنڈی داس

(ب) ان سکولوں کو A D P (2003-04) میں شامل کرنے کے لئے کوائف ضلعی حکومت کو دیئے جا چکے ہیں۔

پی-پی 184 میں ہائی، مڈل اور پرائمری سکولوں کی تعداد

*1079۔حاجی رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی-پی 184 میں کتنے ہائی سکولز، مڈل سکولز اور پرائمری بوائز اینڈ گرلز موجود ہیں۔ کیا ان تمام سکولوں میں بجلی کی سہولت موجود ہے اور پنکھے لگے ہوئے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں تعینات اساتذہ کی مطلوبہ تعداد کیا ہے اور اس وقت کتنے اساتذہ کرام تعینات ہیں اور کتنی سیٹیں خالی ہیں اور حکومت کب تک ان خالی اسامیوں پر بھرتی کرے گی اور دیگر عملہ کی کیا تعداد ہے اور ان میں سے کتنی سیٹیں خالی ہیں؟

(ج) پی-پی 184 میں کتنی سکول عمارتیں ہیں، جو ابھی ادھوری ہیں اور کھنڈر بن رہی ہیں۔ ان پر کتنے اخراجات ہوئے اور کیا حکومت ان عمارتوں کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی-پی 184 قصور میں تمام ہائی سکولوں بوائز اینڈ گرلز میں بجلی کی سہولت موجود ہے اور پنکھے بھی لگے ہوئے ہیں۔ پی-پی184 میں سکولوں کی تعداد آٹھ بوائز اور چار گرلز ہیں۔

(ب) پی-پی 184 کے سکولوں میں تعینات اساتذہ اور دیگر عملہ کی تفصیل یہ ہے۔

کل ٹیچرز	تعینات ٹیچرز	خالی اسامیاں	دیگر عملہ	تعینات عملہ	خالی اسامیاں
285	244	41	100	91	9

اساتذہ کی contract پر بھرتی جاری ہے۔ اس سلسلے میں اساتذہ Educators کی 564 اسامیاں ضلع قصور کے لئے مختص کی گئی ہیں۔ ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی کے ذریعے ان اسامیوں پر اساتذہ کی تعیناتی کا عمل جاری ہے جس سے صورت حال بہتر ہو جائے گی۔

(ج) پی-پی 184 میں کل بارہ سکول بوائز اور گرلز ہیں۔ ان میں سے کچھ سکولوں میں ترقیاتی کام شروع ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ باقی سکولوں کی عمارتیں ٹھیک ہیں کوئی ادھوری یا کھنڈر نہیں۔

پی-پی 191 اوکاڑہ میں بغیر کلاسوں کے سکول کی عمارات

*1085۔میاں یاور زمان، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل اوکاڑہ کے اندر بہت سارے سکول ایسے ہیں جن کی عمارتیں بنی ہوئی ہیں لیکن محکمہ نے ابھی تک کلاسوں کے اجراء کے لئے منظوری نہیں دی؟

(ب) کیا حکومت ایسے سکولوں کو منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) حلقہ پی-پی 191 میں ایسے سکولوں کی تعداد مع ان کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ تحصیل اوکاڑہ کے اندر کئی سکول ایسے ہیں جن کی عمارات بنی ہوئی ہیں لیکن ان میں کلاسوں کا اجراء ابھی نہیں ہوا۔ ان کے پی-سی -IV اور SNE محکمہ خزانہ کو بھیجی گئی ہیں جن کی منظوری مل چکی ہے۔ البتہ کلاسوں کا اجراء اساتذہ کی بھرتی کے بعد ہو گا۔

(ب) محکمہ خزانہ نے ضلع اوکاڑہ کے لئے 53 سکولوں کے لئے اسامیاں منظور کر دی ہیں۔ ان میں سے 13 پرائمری سکولوں میں ایک ایجوکیٹر فی سکول بھرتی کرنے کی اجازت دی جاچکی ہے جس میں 4 سکول تحصیل اوکاڑہ کے شامل ہیں۔ بھرتی زیر عمل ہے۔ جونہی اساتذہ کی بھرتی مکمل ہو گی۔ ان سکولوں میں کلاسوں کا اجراء ہو جائے گا۔ جہاں تک دوسرے سکولوں میں کلاسوں کے اجراء کا تعلق ہے وہ نئی منظور شدہ ایجوکیٹر کی اسامیوں پر بھرتی کی اجازت ہونے کے بعد ہو سکے گا۔ اس معاملہ پر آئندہ آنے والی بھرتی کی phase میں فیصلہ کیا جائے گا۔

(ج) حلقہ پی-پی 191 میں ایسے سکولوں کی تعداد چھ ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نمبر 2 18/4-L

2۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 28-A/4-L

3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول برائے مڈل کلاس	40-A/4-L
4۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول برائے مڈل کلاس	44/2-L
5۔ ایضاً۔	31/24
گورنمنٹ مسجد مکتب سکول سے ریگولر پرائمری سکول	43-A/4-L

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

ضلع جہلم میں اساتذہ اور دیگر سٹاف کے تبادلوں کی تفصیلات

36۔شیخ تنویر احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک ضلع جہلم میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کے کتنے اساتذہ (مرد و خواتین) clerical staff اور ملازمین درجہ چہارم کے تبادلے کئے گئے۔ ان میں سے کتنے ملازمین کا تبادلہ ان کی request پر کتنے افراد کا انتظامی اور کتنے افراد کا سیاسی بناء پر کیا گیا ہے؟

(ب) ٹرانسفر کئے گئے تمام اساتذہ / ملازمین کے نام، عہدہ، سکیل اور ان کے مستقل سکونتی پتاجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) تمام اساتذہ / ملازمین کو جہاں سے ٹرانسفر کیا گیا اور جس جگہ ٹرانسفر کیا گیا، دونوں جگہوں کے ناموں کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) ٹرانسفر کئے گئے تمام اساتذہ / ملازمین کی مستقل سکونت اور جہاں انہیں ٹرانسفر کیا گیا، درمیانی فاصلہ بیان کریں؟

(ہ) کیا سرکاری پالیسی کے برعکس ان اساتذہ / ملازمین کو صرف سیاسی وجوہ پر گھروں سے دور ٹرانسفر کر کے ذہنی اور معاشی طور پر مفلوج نہیں کیا گیا۔ کیا حکومت ان تمام اساتذہ / ملازمین کو گھروں کے نزدیک ٹرانسفر کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو وجوہ بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یکم جنوری 2002 تا 17-مارچ 2003 ضلع جہلم میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں تبادلہ جات جو ذاتی درخواست، انتظامی امور اور سیاسی طور پر کئے گئے ہیں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام پوسٹ	پرائمری	مڈل	ہائی	کل تبادلے	ذاتی درخواست پر	انتظامی	سیاسی
اساتذہ	255	83	78	416	330	86	-
کلرک	-	-	6	6	6	-	-
درجہ چہارم	16	6	14	36	34	2	-
میزان۔	271	89	98	458	370	88	-

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے کہ اساتذہ اور ملازمین کو سیاسی بنیاد پر ٹرانسفر کیا گیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں تحقیق کے فروغ کے لئے اقدامات اور گرانٹ کی تفصیل

54، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) جناب وزیراعلیٰ کی ہدایت کے مطابق پنجاب یونیورسٹی میں تحقیقی کام کو فروغ دینے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور یونیورسٹی بجٹ میں تحقیقی کام کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) گزشتہ دو برس میں U.G.C سے پنجاب یونیورسٹی میں تحقیقی کام کے لئے کتنی matching grant حاصل کی گئی اور پنجاب یونیورسٹی کے اپنے بجٹ میں سے تحقیقی کام پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

وزیر تعلیم:

(الف) کسی بھی تحقیق کے لئے پی۔ایچ۔ڈی پروگرام کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی نے تحقیقی کاموں کے لئے 85 لاکھ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ اس سال وزیراعلیٰ کی ہدایت کے مطابق تحقیق کو فروغ دینے کے لئے پی۔ایچ۔ڈی پروگرام کے لئے تقریباً دو کروڑ کی رقم رکھی گئی ہے۔ یہ رقم طلباء کو سکالر شپ، سپروائزر کو اعزازیہ، research journals، لیبارٹری کا سامان اور دیگر اخراجات کے لئے رکھی گئی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں پچھلے دو سال میں 300 سے زائد طلباء کو پی۔ایچ۔ڈی میں داخلہ دیا گیا ہے جبکہ اس سال داخلے کے لئے اشتہار دے دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں تقریباً 500 کے قریب طلباء Direct Registration کے ذریعے یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔

(ب) تحقیقی کام کے لئے مالی سال 2001-02 میں ہائر ایجوکیشن کمیشن سے 6 لاکھ 50 ہزار روپے اور مالی سال 2002-03 میں 8 لاکھ روپے کی گرانٹ موصول ہوئی۔ اس کے مقابلے میں پنجاب یونیورسٹی نے سال 2001-02 میں 34 لاکھ 90 ہزار روپے اور سال 2002-03 میں 56 لاکھ روپے خرچ کئے۔

گورنمنٹ ہائی سکول ٹاؤن شپ لاہور کے مسائل

67۔سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن شپ میں لڑکوں کے لئے صرف ایک گورنمنٹ ہائی سکول ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت بہت چھوٹی ہے اور اس کی مرمت بہت عرصے سے نہیں ہوئی اور سکول میں فرنیچر بھی ناکافی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کمپیوٹر کی تعلیم کے لئے ہزاروں روپے کا سامان عرصہ دراز سے بے کار پڑا ہے اور کلاسوں کا اجراء محض سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کیا جا رہا ہے؟

(د) اگر جز(ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کتنے عرصے میں کمپیوٹر کلاسیں باقاعدہ جاری کر دی جائیں گی؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست نہ ہے۔ ٹاؤن شپ میں گورنمنٹ کے دو ہائی سکول، گورنمنٹ ہائی سکول ٹاؤن شپ اور گورنمنٹ ہائی سکول 13 بلاک ٹاؤن شپ موجود ہیں۔

(ب) مذکورہ سکول کی عمارات چھوٹی نہ ہیں بلکہ موجودہ ضروریات کے مطابق مناسب ہیں اور ان کی مرمت بھی کروائی گئی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ گورنمنٹ ہائی سکول ٹاؤن شپ سال 2000-01 رقم برائے مرمت -/1.49.000 روپے

2۔ گورنمنٹ ہائی سکول 13بلاک ٹاؤن شپ سال 2002-03 رقم برائے مرمت -/2.00,000 روپے

(ج) مذکورہ سکولوں میں محکمہ کی طرف سے کمپیوٹر کی تعلیم کے لئے کوئی سامان فراہم نہ کیا گیا اور نہ ہی کمپیوٹر کلاسیں شروع کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے۔

(د) ۔ایضاً۔ جواب جز(ج) کی روشنی میں غیر متعلقہ ہے۔

ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ پاک ماڈل گرلز ہائی سکول سلطان پورہ لاہور کی انکوائری رپورٹ اور اس پر عمل درآمد کی تفصیل

97۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ پاک ماڈل گرلز ہائی سکول سلطان پورہ لاہور کی ہیڈ مسٹریس عامرہ رؤف کے خلاف کرپشن کے الزامات پر ہونے والی انکوائری رپورٹ کی نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ب) کیا انکوائری رپورٹ میں جو سزا تجویز کی گئی اس پر عمل درآمد ہو چکا ہے؟

(ج) اگر عملدرآمد نہیں ہوا تو وجہ بیان کریں؟

وزیر تعلیم،

(الف) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر سٹی گورنمنٹ لاہور کو مراسلہ نمبری 387-DD-O(Enq) مورخہ 23-9-03 کے تحت مسماۃ عامرہ رؤف بیڈ مسٹریس کے خلاف ابتدائی انکوائری رپورٹ حکومت کو موصول ہو چکی ہے۔(رپورٹ کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) انکوائری رپورٹ کی روشنی میں کیس کو Process کیا جا رہا ہے اور قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

(ج) جواب جز(ب) میں دیا جا چکا ہے۔

گورنمنٹ پاک ماڈل ہائی سکول سلطان پورہ لاہور کی انتظامی کمیٹی کی تفصیلات

98۔بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ پاک ماڈل گرلز ہائی سکول سلطان پورہ لاہور میں دوران سال 03-2002 طالبات کی تعداد کتنی تھی؟

(ب) کیا مذکورہ سکول میں انتظامی کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ کیا اس کی باقاعدہ اتھارٹی سے منظوری ہو چکی ہے۔ تو منظوری کی نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ج) سکول انتظامی کمیٹی کے ممبران کی تعداد' نام' سہ ولدیت' تعلیمی قابلیت اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) سال 2001 سے آج تک سکول انتظامی کمیٹی نے سکول کی بہتری کے لئے کتنے فیصلے کئے' ان کی نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ پاک ماڈل گرلز ہائی سکول سلطان پورہ لاہور میں دوران سال 03-2002 میں طالبات کی تعداد 800 سے لے کر 900 تک تھی۔

(ب) سکول مذکورہ میں انتظامی کمیٹی بنی ہوئی ہے جو کہ باقاعدہ منظور شدہ ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سکول انتظامی کمیٹی کے ممبران کی تعداد 9 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سکول کونسل نے 2001 سے لے کر آج تک جو فیصلے کئے ہیں ان کی نقل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ پاک ماڈل ہائی سکول سلطان پورہ لاہور کے ٹھیکہ کنٹین کی تفصیلات

99۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا گورنمنٹ پاک ماڈل گرلز ہائی سکول سلطان پورہ لاہور کی کنٹین کے ٹھیکہ کے لئے قواعد و ضوابط کے تحت اشتہار دیا گیا' اخبار کا نام اور تاریخ بتائی جائے؟

(ب) کنٹین کا ٹھیکہ کن شرائط پر دیا گیا ہے؟

(ج) کنٹین کا ٹھیکہ دینے کا مکمل ریکارڈ ایوان کی میز پر رکھا جائے۔

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ ٹھیکہ ابھی تک نہیں دیا گیا ہے۔

(ب) درج بالا جواب کی روشنی میں متعلقہ نہ ہے۔

(ج) درج بالا جواب کی روشنی میں متعلقہ نہ ہے۔

ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ پاک ماڈل گرلز ہائی سکول سلطان پورہ لاہور کا عرصہ تعیناتی اور فنڈز کے استعمال کی تفصیل

100۔ بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ پاک ماڈل گرلز ہائی سکول لاہور میں تعینات ہیڈ مسٹریس عامرہ رؤف کا اس سکول میں تعیناتی کا عرصہ کیا ہے؟

(ب) مذکورہ ہیڈ مسٹریس نے دوران تعیناتی اسکول ہذا کس کس مد سے فنڈز استعمال کئے اور فنڈز کے استعمال کے ریکارڈ کی نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) عامرہ رؤف ہیڈ مسٹریس تقریباً 2 سال سے گورنمنٹ پاک ماڈل گرلز ہائی سکول سلطان پورہ میں تعینات ہے۔

(ب) مذکورہ ہیڈ مسٹریس نے دوران تعیناتی جو فنڈز استعمال کئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	تفصیل فنڈز	کل اخراجات
1۔	ہوم اکنامکس فنڈ	1.150 روپے
2۔	میڈیکل فنڈ	4,825 روپے
3۔	ریڈ کراس فنڈ	6,480 روپے
4۔	ریڈ کراس فنڈ	8.235 روپے
5۔	فروغ تعلیم فنڈ	35.662 روپے

رسیدات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ پاک ماڈل گرلز ہائی سکول سلطان پورہ لاہور کی خرید کردہ جائیداد اور اجازت نامہ کی تفصیل

100-A. بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ پاک ماڈل گرلز ہائی سکول سلطان پورہ کی ہیڈ مسٹریس عامرہ رؤف نے دوران ملازمت اپنے اور اہل خانہ کے نام کتنی جائیداد خرید کی؟

(ب) کیا جائیداد کی خرید کے لئے محکمہ سے اجازت حاصل کی تو اجازت نامہ کی نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) گورنمنٹ پاک ماڈل گرلز ہائی سکول سلطان پورہ لاہور کی ہیڈ مسٹریس عامرہ رؤف نے دوران ملازمت اپنے اور اہل خانہ کے نام کوئی جائیداد نہیں خریدی۔

(ب) درج بالا جواب کی روشنی میں غیر متعلقہ ہے۔

پی-پی 4 گوجر خان بوائز اور گرلز سکولوں کی تعداد اور فرنیچر کی صورتحال

116۔بریگیڈیئر (ر) محمد حسن، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی-پی 4 گوجر خان میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکول لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے سکولوں میں بچوں کے لئے فرنیچر موجود ہے اور کتنے سکولوں میں بچے ٹاٹ پر بیٹھتے ہیں؟

(ج) جن سکولوں میں فرنیچر نہیں ہے، کب تک مہیا کیا جائے گا؟

وزیر تعلیم،

(الف) حلقہ پی-پی 4 گوجر خان میں درج ذیل پرائمری، مڈل اور ہائی سکول لڑکوں اور لڑکیوں کے ہیں۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	ٹوٹل
بوائز	118	20	14	152
گرلز	152	28	10	190
ٹوٹل	270	48	24	342

(ب) درج ذیل سکولوں میں بچوں کے لئے فرنیچر موجود ہے اور اس طرح درج ذیل سکولوں میں بچے ٹاٹ پر بیٹھتے ہیں۔

فرنیچر	پرائمری	مڈل	ہائی	ٹوٹل
بوائز	19	20	14	53
گرلز	45	11	10	66
ٹوٹل	64	31	24	119

ٹاٹ	پرائمری	مڈل	ہائی	ٹوٹل
بوائز	99	-	-	99
گرلز	107	17	-	114
ٹوٹل	206	17	-	213

(ج) جن سکولوں میں فرنیچر نہیں ہے۔ ان سکولوں میں سے 74 سکولز کو بہت جلد فرنیچر فراہم کیا جارہا ہے۔ جس کی سپلائی شروع ہو چکی ہے۔ بقایا کو فنڈز کی فراہمی پر فراہم کر دیا جائے گا۔

پی-پی 4 گوجر خان سکولوں کے مسائل

117۔بریگیڈئر (ر) محمد حسن، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی-پی 4 گوجر خان میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں بجلی نہیں ہے؟

(ب) کتنے سکولوں میں ٹائیلٹ اور پانی نہیں ہے؟

(ج) کتنے سکولوں کی چار دیواری نہیں ہے؟

(د) کتنے سکولوں میں کمروں کی کمی ہے؟

(ہ) کتنے سکولوں کی کھڑکیاں، دروازے اور کمروں کی مرمت ہونے والی ہیں؟

(و) مذکورہ سکولوں کے درجہ بالا مسائل کب تک حل کر دیئے جائیں گے؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی۔پی 4 گوجر خان میں درج ذیل سکولوں میں بجلی نہیں ہے۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	ٹوٹل
بوائز	75	4	1	80
گرلز	109	12	-	121
ٹوٹل	184	16	1	201

(ب) درج ذیل سکولوں میں ٹائیلٹ اور پانی نہیں ہے۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	ٹوٹل
بوائز	103	16	16	135
گرلز	39	11	4	54
ٹوٹل	142	27	20	189

	پرائمری	مڈل	ہائی	ٹوٹل
بوائز	50	8	5	63
گرلز	50	4	-	54
ٹوٹل	100	12	5	117

(ج) درج ذیل سکولوں کی چار دیواری نہیں ہے۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	ٹوٹل
بوائز	42	10	12	64
گرلز	16	3	3	22
ٹوٹل	58	13	15	86

(د) درج ذیل سکولوں میں کمروں کی کمی ہے۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	ٹوٹل
بوائز	2	_	1	3
گرلز	6	_	1	7
ٹوٹل	8	-	2	10

(ہ) درج ذیل سکولوں کی کھڑکیاں دروازے اور کمروں کی مرمت ہونے والی ہے۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	ٹوٹل
بوائز	58	10	13	81
گرلز	27	12	3	42
ٹوٹل	85	22	16	123

(و) جز (ب) (ج) اور (ر) میں موجود سکولوں کے مسائل کو missing facility کی فہرست میں شامل کر دیا گیا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مسائل حل کر دیئے جائیں گے۔ جو ضلعی/صوبائی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہیں۔

پی-پی 4 گوجر خان، گرلز ہائی سکول سے محروم یونین کونسلوں کی تفصیل

121۔ بریگیڈئر (ر) محمد حسن، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی-پی 4 گوجر خان میں کن کن یونین کونسلوں میں گرلز ہائی سکول نہیں ہیں؛

(ب) کیا حکومت مذکورہ یونین کونسلوں میں گرلز ہائی سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تعلیم،

(الف) حلقہ پی۔پی 4 گوجر خان میں جن یونین کونسلوں میں گرلز ہائی سکول نہ ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔

(1) یونین کونسل کھیام اعوان نمبر 12 (2) یونین کونسل ساہنگ نمبر 13

(3) یونین کونسل جونگل نمبر 15 (4) یونین کونسل نکری دلال نمبر 18

(5) یونین کونسل پنجگراں نمبر 20 (6) یونین کونسل نڑالی نمبر 25

(7) یونین کونسل نمبر 28 دیوی (8) یونین کونسل سید نمبر 24

(ب) جہاں تک مذکورہ یونین کونسلوں میں گرلز ہائی سکول کھولنے کا تعلق ہے اگر کوئی قابل عمل تجویز محکمہ کو پیش ہوئی تو اس پر قواعد کے مطابق غور کیا جائے گا۔ فی الحال ایسی کوئی تجویز محکمہ کو موصول نہ ہوئی ہے۔

عربی اساتذہ کے لئے سکیل نمبر 16 کا اجراء

136۔محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں عربی اساتذہ سکیل نمبر 16 سے کم تر سکیل میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عربی اساتذہ کو سکیل نمبر 16 دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

(ب) ایسی کوئی سکیم فی الحال حکومت کے زیر غور نہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عربی ٹیچرز مڈل سکول ٹیچرز ہیں ان کی پوسٹ سکیل نمبر 9 کی ہے۔ ان کی تقرری حصہ میں کلاس ششم، ہفتم اور ہشتم کو صرف عربی کا لازمی مضمون پڑھانے کے لئے کی جاتی ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول

کے بعد انہیں سکیل نمبر 14 رولز کے مطابق دے دیا جاتا ہے۔

کنٹریکٹ پر بھرتی اساتذہ کے مسائل اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

149۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائمری اور مڈل کی سطح پر ستمبر 2002 میں ہزاروں افراد کو پانچ سالہ contract کی بنیاد پر بطور اساتذہ بھرتی کیا گیا اور تعلیمی قابلیت بی۔اے رکھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ اسامیوں کو ناقابل ٹرانسفر رکھا گیا اور انہیں کنٹریکٹ پر ہونے کے باعث پنشن اور گریجویٹی کے حقوق بھی حاصل نہیں ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دسمبر 2002 میں سالانہ increment نہ دی گئی اور جواز یہ پیش کیا گیا کہ چھ ماہ کی سروس لازمی ہے؟ حالانکہ ایسی شرط کا اطلاق صرف مستقل ملازمین پر ہوتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ ملازمین کو وزیر اعظم کی طرف سے اعلان کردہ تنخواہوں میں 15 فیصد اضافہ سے محروم رکھا گیا؟ متذکرہ حقائق کی روشنی میں کیا حکومت۔

(I) contract پر رکھے گئے ملازمین کو بھی پنشن اور گریجویٹی کی سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو وجوہات؟

(II) کیا contract پر بھرتی ملازمین کی سروس کو transferable بنانے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو وجوہات؟

(III) کیا ایسی کوئی پالیسی زیر غور ہے کہ کنٹریکٹ کی میعاد ختم ہونے پر خود بخود سروس extend period تصور کیا جائے' اگر نہیں تو وجوہات؟

(IV) کیا حکومت وزیراعظم کے اعلان کردہ 15% تنخواہوں میں اضافہ کو contract پر بھرتی ملازمین پر لاگو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو وجوہات؟ تمام امور

مندرجہ بالا کے متعلق تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔ سالانہ اضافہ سال مکمل ہونے کے بعد ہی دیا جا سکتا ہے۔

(د) درست ہے۔

I۔ فی الحال ایسی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔ کنٹریکٹ ملازمین 5 سالہ مدت اور مخصوص تنخواہ اور سالانہ تنخواہ پر بھرتی کئے جاتے ہیں۔ رولز میں پنشن اور گریجویٹی کے حصول کے لئے کم از کم 25سال سروس پیریڈ مقرر ہے۔

II۔ فی الحال ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

محکمہ تعلیم میں اساتذہ کی غیر حاضری کی شرح کو کم کرنے اور تمام سکولوں میں حاضری کو یقینی بنانے کے لئے پوسٹ کو non-transferable رکھا گیا ہے۔ اس طرح کی بھرتی میں مقامی لوگوں کو ترجیح دی گئی ہے تاکہ وہ مقامی سکولوں میں دل جمعی سے کام کر سکیں۔

III۔ فی الحال ایسی کوئی پالیسی زیر غور نہ ہے۔ کنٹریکٹ 5 سالہ مدت کے لئے کیا جاتا ہے اور اس کے بعد اسے extend کرنے کے لئے تسلی بخش کارکردگی کی بنیاد پر دوبارہ احکامات جاری کرنا ضروری ہے۔

IV۔ کیونکہ یہ باقاعدہ سرکاری ملازمین کے زمرہ میں نہیں آتے لہذا 15 فیصد اضافہ ان پر لاگو نہیں ہوتا۔

موضع سرور شہید، تحصیل کوٹ ادو۔ ڈگری کالجوں (بوائز اینڈ گرلز) کا قیام

151۔جناب احسان الحق احسن نولانیا، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع سرور شہید تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ جس کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے اور اس کے اردگرد 70.70 کلومیٹر کے فاصلہ میں کوئی بھی لڑکوں اور لڑکیوں کا ڈگری کالج نہ ہے؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت موضع سرور شہید میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ڈگری کالج کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔ موضع سرور شہید کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں واقع ہے اور اس کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ اس کے اردگرد 70.70 کلو میٹر کے فاصلے میں کوئی بھی لڑکوں اور لڑکیوں کا ڈگری کالج موجود نہ ہے۔

(ب) ضلعی حکومت موضع سرور شہید میں نیا ڈگری کالج بنانا چاہتی ہے اور اس مقصد کے لئے feasibility report تیار کی جا رہی ہے۔ لڑکیوں کے لئے کالج کا قیام حکومت پنجاب کے مقررہ norms کو پورا کرتا ہے۔ ضلعی حکومت اگلے سال کے ضلعی بجٹ میں یہ دونوں کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ایجوکیشن بورڈوں میں پرچوں کی Marking کا طریق کار اور دورانیہ کی تفصیل

153۔میاں محمد اصغر، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب کے تمام ایجوکیشن بورڈوں میں پرچوں کی marking کے طریق کار کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام ایجوکیشن بورڈز میں central marking کے تحت پرچوں کی چیکنگ بھی کی جاتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو کیا اس طریق کار سے ماہرین تعلیم اور طالب علم مطمئن ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈوں کے پرچوں کی marking ایک مخصوص مدت کے دوران کی جاتی ہے؟ یہ عرصہ کتنا ہوتا ہے اور کیا اس عرصہ کے دوران پرچوں کی marking احسن طریق سے ہو جاتی ہے؟

وزیر تعلیم،

(الف) پنجاب کے تمام امتحانی بورڈوں میں رائج طریقہ کار کے مطابق marking کروائی جاتی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

I۔ میٹرک / انٹر میں جوابی کاپیوں پر فرضی رول نمبر لگائے جاتے ہیں۔

II۔ بورڈ کی حدود میں قائم مراکز پر central marking کروائی جاتی ہے۔

III۔ marking کے شروع میں ہر صدر ممتحن اپنے نائب ممتحنین کی test instalment کے طور پر 15 جوابی کاپیوں کو جانچتا ہے اور marking کے لئے ہدایات دیتا ہے۔

IV۔ نائب ممتحن دی گئی ہدایات کی روشنی میں میٹرک / انٹر کی جوابی کاپیاں اپنے صدر ممتحن کی زیر سرپرستی mark کرتا ہے۔اس کی mark شدہ جوابی کاپیوں کا 10 فیصد صدر ممتحن دوبارہ چیک کرتا ہے۔ مزید برآں اس طرح انگلش اور سائنس مضامین کے چیک شدہ جوابی کاپیوں کا میٹرک کی سطح پر 1 فیصد انٹر کی سطح پر 2 فیصد سینئر اساتذہ کرام سے random checking کروائی جاتی ہے۔

V۔ انٹر سطح پر پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل گروپ کے طلباء کی جوابی کاپیاں ایلیجنج پروگرام کے تحت دوسرے بورڈوں سے mark کروائی جاتی ہیں۔

(ب) I- جی ہاں! پنجاب کے تمام بورڈوں میں central marking کے تحت پرچوں کی جانچ کروائی جاتی ہے۔

II- اس طریق کار کے تحت نتیجہ سامنے کی نسبت معیاری اور اس کی اشاعت بروقت ممکن ہوتی ہے۔

III- ماہرین تعلیم اور طلباء مجموعی طور پر مطمئن ہیں۔

(ج) marking مخصوص مدت میں کروائی جاتی ہے جس کا تعین حکومت کی طرف سے نتیجہ کی اشاعت کے لئے دیئے گئے نظام الاوقات کے مطابق کیا جاتا ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے central marking کا کام احسن طریقہ سے سرانجام پا رہا ہے۔ تاہم marking کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لئے پنجاب بورڈز کمیٹی آف چیئرمین نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ فی ممتحن فی یوم میٹرک کی 30 کی بجائے 20 جوابی کاپیاں اور انٹر کی 25 کی بجائے 15 جوابی کاپیاں mark کروائی جائیں۔

کنٹریکٹ پر بھرتی اساتذہ کی تنخواہ میں 15 فیصد اضافہ کا مسئلہ

155، جناب علی عباس، کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد کئے گئے اضافہ سے محکمہ تعلیم کے کنٹریکٹ پر بھرتی اساتذہ ابھی تک محروم ہیں؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے اساتذہ کی 15 فیصد تنخواہ بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو ایوان کو آگاہ کیا جائے،

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کیونکہ ان اساتذہ (کنٹریکٹ پر بھرتی شدہ) کی شرائط ملازمت میں اس قسم کے کسی اضافہ کا ذکر نہ ہے۔ تنخواہ میں اضافہ سول سرونٹس کا کیا جاتا ہے جبکہ یہ ملازمین کنٹریکٹ پر ہیں۔

(ب) کیونکہ یہ باقاعدہ سرکاری ملازمین کے زمرہ میں نہیں آتے لہذا 15 فیصد اضافہ ان پر لاگو نہیں ہوتا۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک استحقاق نمبر 104--- ممبر تشریف نہیں رکھتے۔ اسے pending کر دیں۔

جناب علی حسن رضا قاضی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب علی حسن رضا قاضی: جناب سپیکر! میں نے ایک سوال دیا تھا جو کہ بڑا اہم ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The Question Hour is over

جناب علی حسن رضا قاضی: یہ policy matter ہے' پھر اس کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دوبارہ سوال دے دیں۔

جناب علی حسن رضا قاضی: پہلے ایک سال بعد اس کا جواب آیا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: I have already given half an hour on this We have to proceed I can't give more time

جناب علی حسن رضا قاضی: جناب! میرا ایک مسئلہ سن لیں۔ طالب علم جب داخل ہوتے ہیں تو فیسیں ان سے پچھلے سال سے وصول کی جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

جناب علی حسن رضا قاضی: جناب سپیکر! اس کو pending کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بعد میں take up کر لیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! just try to appreciate one thing کہ یہ کلاسیں اکتوبر میں شروع ہوتی ہیں اور وزیر موصوف نے جولائی سے فیسیں وصول کرنی ہیں۔ Can you charge from the retrospective effect?

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات بجا ہے۔ If he has a complaint, he can see the Minister in his chamber.

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! کوئی ایسی بات نہیں ہے آپ اس کو pend کر لیں ورنہ وہ پھر process ہو گا۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! رانا صاحب! ہمیشہ irrelevant بات کرتے ہیں۔ وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے اب ان کو یاد آ گیا ہے۔ معزز ممبر جن کا مسئلہ ہے وہ خود آ کر مجھ سے مل لیں۔ رانا صاحب کو سپیشل کلاسوں میں بھیجنا پڑے گا۔ He has to be taught a lot جناب سپیکر! انہیں کہیں کہ اپنی جیب سے ہاتھ نکالیں' انہوں نے جیب میں کیا ڈالا ہوا ہے؟ انہیں کہیں کہ بیٹھ جائیں۔ وقفہ سوالات گزر گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحریک استحقاق نمبر 105 لیتے ہیں۔ چودھری زاہد پرویز!

ڈی-پی-او گوجرانوالہ سعود عزیز کا رکن اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز رویہ

چودھری زاہد پرویز: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے تحریک استحقاق پیش کرنے کا موقع دیا۔

میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 9۔اگست 2003 کو میں ایک ضروری کام کے سلسلے میں ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر گوجرانوالہ سعود عزیز سے ملاقات کے لئے ان کے دفتر میں گیا۔ ملاقات کے بعد میں نے آفیسر مذکور سے کہا کہ میرے ووٹر عابد سعید نے اپنے چاولوں کی چھڑائی کے لئے مرزا سجاد سے ایک معاہدہ کیا تھا اور اس معاہدے کے مطابق اس کی رائس مل چھڑائی کے لئے حاصل کی اور ابھی عابد سعید کے چاولوں کی چھڑائی ہو رہی تھی اور اس کے لاکھوں روپے مالیت کے چاول رائس مل میں پڑے ہوئے تھے اور معاہدے کی مدت بھی ابھی باقی تھی مگر تمام شرائط کے باوجود مرزا سجاد نے رائس مل پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جس پر عابد سعید نے سول کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کر لیا لیکن سول کورٹ سے حکم امتناعی کے باوجود تھانہ سیٹلائیٹ ٹاؤن کی پولیس نے عابد سعید کے تالے توڑ کر مرزا سجاد کے تالے لگوا کر انتہائی زیادتی کی ہے میں نے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر مذکور کو سول کورٹ کا حکم امتناعی اور دونوں پارٹیوں کے درمیان ہونے والے معاہدہ کی نقول بھی فراہم کیں جس پر ڈی۔پی۔او گوجرانوالہ آگ بگولہ ہو گئے اور غصے میں کہنے لگے کہ یہ لوگ آپ جیسے لوگوں کی آڑ میں بدمعاشی کرتے ہیں اور آپ جیسے ایم۔این۔اے' ایم۔پی۔اے ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر دوسروں کی جائیدادوں پر قبضہ کرتے ہیں۔ میں آپ کو ہرگز قبضہ نہیں کرنے دوں گا۔ میں کسی معاہدے یا سول کورٹ کے حکم امتناعی کو نہیں مانتا۔ آپ لوگ ایم۔پی۔اے بن کر پتا نہیں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں؛ آپ میرے دفتر سے فوراً باہر چلے جائیں میں نے اور لوگوں کو بھی ملنا ہوتا ہے۔ اسی دوران چودھری شبیر مہر ایم۔پی۔اے' للہ شکیل الرحمٰن ایم۔پی۔اے اور سعود حسن ڈار ایم۔پی۔اے وہاں آ گئے۔ سابق صدر بار ایسوسی ایشن گوجرانوالہ بھی دیگر شہریوں کے ساتھ وہاں پر موجود تھے۔

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر گوجرانوالہ سعود عزیز کا میرے ساتھ انتہائی بدتمیزی و گستاخانہ رویے سے پیش آنا اور معزز اراکین اسمبلی کے خلاف توہین آمیز اور نازیبا الفاظ استعمال کرنے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی نے شارٹ سٹیٹمنٹ بھی دینی ہے لیکن اس سلسلے میں میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے اور انتہائی احترام کے ساتھ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو تحریک استحقاق میرے بھائی نے پیش کی ہے میں اس وقت اس کا on merit جواب نہیں دینا چاہتا۔ گزارش یہ ہے کہ درحقیقت یہ سارا معاملہ ایک civil matter ہے' ابھی شروع ہوا ہے جو already ایک سول عدالت میں pending ہے۔ stay order کا معاملہ تھا پھر اس کے بعد قرضے کا معاملہ پیدا ہوا۔ بہرحال ultimately یہ ہوا کہ 17-9-2003 کو ہائیکورٹ میں یہ معاملہ پیش ہوا۔ ہائیکورٹ نے ایک ایس۔پی کو انکوائری کے لئے depute کیا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پوزیشن میں' میں اپنے بھائی کی بات سے اختلاف نہیں کرتا' میں صرف ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم on merit اس پر بات نہ کریں۔ میری آپ سے استدعا ہو گی کہ چند دن کے لئے اس کو pend فرمالیں تاکہ انکوائری رپورٹ آجائے اور انکوائری رپورٹ کی روشنی میں اور میرے بھائی نے جو کچھ فرمایا ہے اس کی روشنی میں' میں جواب دینے کے لئے حاضر ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: already یہ matter ہائیکورٹ میں ہے۔

چودھری زاہد پرویز: ہائیکورٹ نے یہ matter ایس۔پی سے نکال کر ڈی۔آئی۔جی گوجرانوالہ کو انکوائری افسر مقرر کر دیا ہے' ڈی۔آئی۔جی گوجرانوالہ نے بھی اس کی انکوائری کرنی ہے۔ ہائیکورٹ نے حکم دیا ہے کہ ڈی۔آئی۔جی گوجرانوالہ خود اس سارے واقعہ کی انکوائری کر کے بھیجیں لیکن میں تو وہ بات کر رہا ہوں کہ جو اس نے میرے ساتھ بدتمیزی کی ہے' میرے ساتھ گستاخانہ رویہ استعمال کیا ہے' میں تو وہ آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، میں اس کو on merit oppose نہیں کر رہا۔ آپ صرف چند دن کے لئے انتظار فرمالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی بات بڑی valid ہے۔ اگر آپ چند دن انتظار کریں تو If you don't mind we will take up this

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو matter ہائیکورٹ میں pending ہے وہ سول کورٹ کے متعلقہ ہے۔ یہ تحریک استحقاق چودھری زاہد صاحب کی حد تک ہے جو انہوں نے ان کے خلاف اور دوسروں کے خلاف الفاظ استعمال کئے تھے کہ آپ ناجائز قبضہ کرتے ہیں، آپ کا قبضہ گروپ سے تعلق ہے، آپ میرے دفتر سے چلے جائیں۔ اس matter کا اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ سول matter کے متعلق ہے اور اس کی علیحدہ انکوائری ہو رہی ہے۔ جو معزز ممبر کے متعلق الفاظ کہے گئے تھے ان کی کسی قسم کی کوئی انکوائری نہیں ہوئی اور نہ ہی اس issue پر کوئی انکوائری کر سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، لالہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ ہے کہ ہمارے mover اسی civil matter کی پیروی کے سلسلہ میں ایس۔ایس۔پی کے پاس گئے، وہاں پر ایک واقعہ ہوا جو already ڈی۔آئی۔جی کے نوٹس میں تھا۔ اس کے بعد ڈی۔آئی۔جی اور ایس۔ایس۔پی دونوں کو ہائیکورٹ میں طلب کیا گیا اور ایک انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا۔ وہ سارے پہلوؤں کی انکوائری کر رہے ہیں۔ اس تحریک استحقاق کا جواب میرے پاس موجود ہے۔

چودھری زاہد پرویز، وہ جو ہمیں بدتمیز کہہ رہے ہیں، ہمیں قبضہ گروپ کہہ کر دفتر سے باہر نکالا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کا احترام پورے ایوان کا احترام ہے۔ ان کے خلاف ایکشن ہو گا مگر وہ کہہ رہے ہیں کہ رپورٹ آنے دیں ہم اس issue کو take up کریں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! لالہ منسٹر صاحب نے جو فرمایا ہے اگر یہ question استحقاقات کمیٹی کو refer ہو جائے تو وہاں پر بھی تو یہی کچھ ہونا ہے۔ معاملہ analysis ہو کر ان کی satisfaction کے مطابق طے ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب کی خواہش ہے کہ رپورٹ آ جائے تو پھر یہ معاملہ Privilege Committee کو refer کر دیا جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اگر یہ اس طرح کہتے ہیں تو جواب میرے پاس موجود ہے میں اس کو پڑھ دوں گا کہ آپ کا privilege بنتا تھا یا نہیں بنتا تھا۔ اس نے کیا' کیا یا نہیں کیا۔ اس کا already جواب آیا ہوا ہے۔ میں نے پہلے ہی گزارش کی ہے کہ میں میرٹ پر اس پر بات نہیں کرنا چاہتا۔ آپ رپورٹ آنے دیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اس کا ازالہ کیا جائے گا اور آپ کا احترام ہم پر لازم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک کو رپورٹ آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک نمبر 106 شیخ تنویر احمد صاحب کی ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! شیخ صاحب کی تحریک کو pend کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک نمبر 107 بھی شیخ تنویر احمد صاحب کی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس کو بھی pend کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک بھی pend کی جاتی ہے۔ یہ ایک درخواست جناب آجاسم شریف کی تحریک نمبر 108 کے لئے آئی ہے کہ اس کو جمعرات تک کے لئے pending کیا جائے۔ لہذا اس تحریک کو جمعرات تک کے لئے pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک نمبر 109 شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ان کی طبیعت خراب تھی اور وہ ہسپتال گئے ہیں لہذا اس کو بھی pend کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے' اس کو بھی pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 110 سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔

پنجاب سوشل سروس بورڈ میں اراکین اسمبلی کو نمائندگی کے حق سے محروم رکھنا

سید احسان اللہ وقاص: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پنجاب سوشل سروس بورڈ آرڈیننس 1970 (پنجاب آرڈیننس II آف 1970) کے سیکشن 4 کے تحت حکومت پر لازم ہے کہ وہ 4 اراکین پنجاب اسمبلی اور ہر ڈویژن سے ایک رکن اسمبلی کو متذکرہ بورڈ پر نمائندگی دے مگر تقریباً ایک سال گزر چکا ہے لیکن حکومت نے بورڈ ہذا پر اراکین اسمبلی کو نمائندگی کے حق سے محروم رکھا ہوا ہے۔ قانون ہذا کے تحت عطا کردہ اس قانونی حق کی پامالی سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! اس بورڈ کی تشکیل کے سلسلہ میں 2002 میں ایک سمری اس وقت کے وزیر سماجی بہبود کی مشاورت سے تیار کی گئی تھی اور برائے منظوری ارسال کی گئی تھی۔ اس دوران الیکشن 2002 کے نتیجہ میں نئی صوبائی اسمبلی وجود میں آ گئی اور سمری پر مزید کارروائی نئے وزیر سوشل ویلفیئر کی تقرری تک موخر کر دی گئی اور وزیر سوشل ویلفیئر بلحاظ عہدہ پنجاب سوشل سروسز بورڈ کے نائب صدر ہوتے ہیں چونکہ ابھی تک وزیر سوشل ویلفیئر کی نامزدگی نہیں ہو سکی لہذا جیسے ہی وزیر سوشل ویلفیئر کی تقرری ہو گی ان کی مشاورت سے نئے ممبران کی نامزدگی برائے منظوری گورنر صاحب کو ارسال کر دی جائے گی۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! یہ تو اور زیادہ استحقاق مجروح ہو گیا ہے۔ (قہقہے)

اس میں تو ان کا بھی استحقاق مجروح ہو گیا ہے ۔ یہ مہربانی فرمائیں کہ اس بورڈ کی تشکیل کریں۔ یہ بورڈ سوشل ویلفیئر کے کاموں کی supervision کرتا ہے۔ وزیر جس کو مرضی بنالیں کیونکہ اس کا بھی

اختیار آپ لوگوں کے پاس اختیار جتنا ہے' اس کو بھی استعمال کریں اور اس کی یقین دہانی کرائیں کہ کب تک یہ بورڈ بنائیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ دو ماہ کے اندر اندر اس کا بورڈ تشکیل دے دیا جائے گا اور اگر اس وقت تک وزیر کی تقرری عمل میں نہ بھی آئی تو وزیراعلیٰ صاحب سے گزارش کر کے اس کا کوئی نہ کوئی بورڈ تشکیل دے دیا جائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، انہوں نے جواب دیا ہے کہ منسٹر نہیں ہیں۔ اگر کسی شعبے کا وزیر نہیں ہوتا تو چیف منسٹر اس شعبے کا انچارج ہوتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، مجھے علم ہے اسی لئے میں نے ابھی گزارش فرمائی ہے کہ اگر اس وقت تک نہ ہوا تو پھر وزیراعلیٰ صاحب سے گزارش کر کے یہ بورڈ تشکیل دے دیا جائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! دو مہینے زیادہ ہیں' اس کو ایک مہینے کے اندر تشکیل دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ایک مہینے کے اندر اس بورڈ کی تشکیل کر دی جائے۔

Before I take up Privilege Motion No 111. I want to announce the names for the committee to be included in the Standing Committee for Prevention of Domestic Violence Bill

جنہوں نے oppose کیا تھا رانا ثناء اللہ خان صاحب' محمد ارشد بگو صاحب' سید احسان اللہ وقاص صاحب' طاہرہ منیر صاحبہ' زیب النساء صاحبہ' اصغر علی گجر صاحب۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! آپ نے ڈاکٹر وسیم اختر کا نام نہیں پکارا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جو لسٹ آپ نے دی تھی میں نے وہی نام پکارے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے بھی oppose کیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چلیں ڈاکٹر صاحب بھی اس میں شامل ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی)
کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین، اگلی تحریک استحقاق نمبر 111 میاں ظہور ساجد ججوعہ صاحب کی ہے۔

(اذان ظہر)

جناب چیئرمین، ایوان کی کارروائی بیس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی بیس منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز ظہر کے وقفہ کے بعد جناب چیئرمین گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی 1 بج کر 50 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیے!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے۔ میں یہاں پر ایسے مسئلے کو اٹھانا چاہتا ہوں کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے یہ کہا کہ تمام ممبران اسمبلی، چاہے وہ قومی اسمبلی کے ممبر ہوں، چاہے سینٹ کے ممبر ہوں یا صوبائی اسمبلی کے ممبر ہوں وہ اپنے گوشوارے داخل کرائیں جس پر قومی اسمبلی میں بھی بحث ہوئی اور حکومتی بنچوں اور اپوزیشن نے مشترکہ طور پر یہ مطالبہ کیا کہ اگر ارکان اسمبلی سے گوشوارے دیئے ہیں تو اس پر نہ مجھے اور نہ اس ہاؤس کو کوئی اعتراض ہے، ہم نے اپنے گوشوارے بھی دیئے ہیں، یہ اچھی بات ہے لیکن قومی اسمبلی میں حکومتی بنچوں اور اپوزیشن نے مشترکہ طور پر ایک قرارداد منظور کی کہ اگر ممبران اسمبلی سے گوشوارے لینے ہیں تو پھر میں یہاں پر یہ کہوں گا بلکہ پورے ہاؤس سے یہ گزارش کروں گا کہ جس طرح قومی اسمبلی میں مشترکہ طور پر یہ قرارداد پیش ہوئی ہے یہاں پر بھی مشترکہ طور پر یہ کہا جانا چاہئے کہ اگر ممبران اسمبلی سے گوشوارے لینے ہیں، [**********]

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

---

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 410 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو judiciary کے متعلق الفاظ کہے گئے ہیں وہ کارروائی سے حذف فرمائے جائیں۔

جناب چیئرمین: judiciary سے متعلق الفاظ حذف کئے جاتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے جو کہا ہے، ٹھیک ہے لیکن میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ قومی اسمبلی میں اس اہم مسئلے پر حکومتی بنچوں نے اور اپوزیشن نے مشترکہ حکمت عملی اختیار کی ہے اور میری یہ گزارش ہوگی کہ اس اہم مسئلہ پر، یہ میری ذات کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پورے ہاؤس کا مسئلہ ہے کہ ہم سے گوشوارے لے لئے گئے ہیں، [**********] میری آپ سے اور راجہ صاحب سے یہ گزارش ہے کہ ہمیں مشترکہ طور پر یہ قرارداد پیش کرنی چاہئے کہ ہم نے گوشوارے دیئے ہیں تو ان سے بھی گوشوارے لئے جائیں۔

جناب چیئرمین: جرنیلوں کے متعلق الفاظ کو حذف کیا جاتا ہے۔ راجہ صاحب آپ کچھ کہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب! یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں تھا۔ آپ نے تقریر کی اجازت دی ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی نے جو ارشادات فرمائے ہیں، ہم نے جو گوشوارے جمع کروائے ہیں وہ People's Representation Act کے تحت جمع کروائے ہیں۔ ان میں کسی اور کا ذکر نہیں ہے۔ انھوں نے پہلے خود ہی فرمایا ہے کہ کسی فورم پر یہ بات چل رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہی مناسب فورم ہے، وہ جو فیصلہ کریں گے ہم اس کو follow کریں گے۔

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔

I would request all of you that this subject has been discussed enough in the Press and I don't think we need to discuss it any more Every one of us has submitted as per the requirement of the law We don't need to discuss it any more

اب میاں ظہور صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔ میاں صاحب! اپنی تحریک پڑھ دیں۔

چودھری بشیر احمد ای۔ڈی۔او ورکس اینڈ سروسز جھنگ کی طرف سے رکن اسمبلی میاں ظہور احمد ساجد جنجوعہ پر الزام

میاں ظہور احمد ساجد جنجوعہ، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 11-9-03 کو چودھری بشیر احمد ای ڈی او / سیکرٹری ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ ضلعی شوگر کین سیس کمیٹی جھنگ نے چٹھی نمبر Endast-4151 بعنوان

Inquiry regarding tenders of Sugarcane Cess Development Scheme

opened by D O R. Jhang on 22-8-03. اپنی رپورٹ ای۔ڈی۔او فنانس اور پلاننگ چیئرمین انکوائری کمیٹی جھنگ کو بھجوائی۔ رپورٹ کے مطابق آفیسر مذکور نے پیرا نمبری 2(iv) میں مجھ پر بے بنیاد الزام عائد کیا ہے کہ جھنگ مدو کی رستم سرگانہ روڈ کو چوڑا کرنے کے لئے مسٹر طارق جاوید لک ضلعی آفیسر پلاننگ حلقہ کی سیاسی شخصیت سے ضلع ناظم کی موجودگی میں سڑک مذکورہ کو چوڑا کروانے کے لئے دباؤ ڈلواتا ہے چونکہ سیاسی شخصیت کا گاؤں اس سڑک پر سات کلومیٹر کے فاصلہ پر آتا ہے اور وہ اپنے گاؤں تک سڑک کو چوڑا کروانا چاہتا ہے۔

جناب والا! میں اسی حلقے سے سیاسی نمائندہ ہوں۔ میں اس حلقے کے مسائل کو بہتر طور پر جانتا ہوں۔ میں نے اس سڑک کو چوڑا کروانے کی درخواست کی تھی کہ اس کو چوڑا کرنے کا کام کسی بھی ایک طرف سے شروع کروا دیا جائے لیکن چودھری بشیر احمد ای۔ڈی۔او (ورکس اینڈ سروسز) نے میرے ساتھ نہ صرف بدتمیزی کی بلکہ فحش کلامی کرتے ہوئے مجھے دھمکی دی کہ میں دیکھوں گا کہ تم سڑک کیسے چوڑی کرواتے ہو۔ اس طرح آفیسر مذکور نے اپنی رپورٹ میں اپنے گاؤں کو فائدہ پہنچانے کے لئے مجھ پر بے بنیاد الزام لگایا ہے بلکہ اس سکیم کو آفیسر نے خفیہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے ناکام بنانے کی کوشش کرتے ہوئے مجھ سے انتہائی بدتمیزی کی ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین، جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، اس کے اوپر کوئی short statement دینا پسند فرمائیں گے؟

جناب چیئرمین، آپ اس میں کوئی add کرنا چاہتے ہیں کہ کیا بدتمیزی کی، گالیاں دیں یا کیا کیا؟

میاں ظہور ساجد جنجوعہ، جناب چیئرمین! جو کچھ میں نے تحریری طور پر آپ کے سامنے عرض کیا ہے میرے خیال میں یہی کافی ہے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے، تشریف رکھیں۔ جی!

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ نئے رولز کے مطابق ای۔ ڈی۔او ورکس ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ماتحت آتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تحریک استحقاق سی اینڈ ڈبلیو کو address کی ہے۔ میں اس میں چند چیزیں گزارش کرتا چلوں کہ گو یہ میرا جواب دینا نہیں بنتا لیکن ان کو refer ہو جاتی ہے چونکہ ہمارے ان کے ساتھ کچھ اچھے حالات نہیں رہے ان کی گفتگو اچھی نہیں ہوئی۔ یہ sugar cess schemes اور farm to market roads یہ ساری کی ساری اب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس چلی گئی ہیں لیکن میں نے ان کو refer بھی کر دیا ہے۔ جواب دینے سے

پہلے میں کہتا ہوں کہ چونکہ ان کی ٹرانسفر اتھارٹی ہمارے محکمے کے پاس ہے، میں اس کو بلا لیتا ہوں اور ان کو بٹھا کر اگر ان کی تسلی ہو گئی تو ٹھیک ہے ورنہ بعد میں move کر لی جائے۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ شاید ان کی تسلی نہ ہی ہو۔ Let it go to the committee,why not? I think there are too many complaints about this Let it be sorted out آپ تو ایکشن لیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! میں آپ کی صوابدید پر چھوڑتا ہوں۔

MR CHAIRMAN: This is my suggession I think he has really hurt the gentleman

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب چیئرمین! میں اس لئے مختصر بات کر رہا ہوں کہ ایک گھنٹہ تحریک استحقاق اور تحریک التوائے کار کا ہوتا ہے جس میں اب 55 منٹ گزر چکے ہیں۔ میری گزارش سن لیجئے گا۔ تحاریک التوائے کار ساری کی ساری ابھی تک پڑی ہوئی ہیں اور اس کے بعد دوسرا business بھی ابھی پڑا ہوا ہے۔ اس لئے میں نے گزارش کی ہے کہ یہ devolve محکمے کو غلط address کی گئی ہے۔ privilege motion address ہی ٹھیک نہیں ہوئی۔ اگر میرے ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے اس کو بھیجیں گے تو میں اس کو disown کر رہا ہوں۔ یہ legally proper channel نہیں ہو گا۔ اس کو ادھر بھیج دیتے ہیں۔ ان کا جواب آ جائے گا پھر اس کو بھیج دیں گے۔

جناب چیئرمین: ساجد صاحب! آپ کیا کہتے ہیں؟

میاں ظہور احمد ساجد جنجوعہ: جناب چیئرمین! میں نے تو حقائق کی بنیاد پر بات کی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سارے انکشافات بھی ہیں جو میں کمیٹی کے اندر ہی کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اس کو pend کر لیتے ہیں۔ Let it be addressed to the right department

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب چیئرمین! میری بات مکمل ہو لینے دیجئے۔ میں گزارش کر رہا ہوں کہ ٹائم چونکہ بالکل ختم ہونے کو ہے۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ معزز چیئرمین جو بھی فرمائیں

گے اس کو مانا جائے گا۔ ان کو redress ملنے دیں ورنہ legal flaw رہ جائے گا۔

MR CHAIRMAN: Zahoor Sahib! the privilige motion is not to be addressed to any particular department. There is no need for that

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب چیئرمین! میری بات تو مکمل ہو لینے دیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایک لاء ہے کہ کسی آفیسر کو unheard condemn نہیں کیا جاتا کیونکہ ابھی اس نے جواب ہی نہیں دیا۔ انہوں نے نادانستہ نہیں کہا' بالکل بجا فرما رہے ہیں اور ایسا ہوا ہو گا۔ یہ وہاں بھیج دی جائے گی۔ میں ان کی بہتری کے لئے گزارش کر رہا ہوں کہ اس کا ایک دفعہ جواب آئے اور جواب آنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ proper محکمے کو چلی جائے۔

MR CHAIRMAN: I think this should go to the Committee to submit the report within one month. Now we take up Adjournment Motions

(نعرہ ہائے تحسین)

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! میری ایک بات سن لیں۔

جناب چیئرمین: مجھے تحاریک شروع کرنے دیں۔ اس کے بعد آپ کو اتنا ٹائم دیں گے کہ آپ سوچ ہی نہیں سکتے۔ ہم آپ ہی کے لئے تو یہاں بیٹھے ہیں۔ ملک محمد اقبال صاحب! It is pended till 22 پارلیمنٹری سیکرٹری ہیلتھ! آپ نے اس کا جواب دینا ہے۔

رانا محمد قاسم نون: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی۔

رانا محمد قاسم نون: Is it principle کہ پینل میں جو نمبر 1 پر ہوں وہ بھی ہاؤس میں بیٹھے ہوں اور آپ چیئر بھی کر رہے ہوں۔

RANA AFTAB AHMED KHAN: In his absence you can preside Now Rai Ijaz is there, he should preside. He should come and take the seat

MR CHAIRMAN: O K

رائے صاحب کی طبیعت خراب ہے اس لئے میں chair پر بیٹھا ہوں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

(اس موقع پر جناب چیئرمین رائے اعجاز احمد کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی' رانا آفتاب صاحب! فرمائیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب چیئرمین! میں آپ کی اور لاء منسٹر صاحب کی بھی توجہ چاہوں گا کہ یہاں پر راجہ ریاض صاحب نے بڑا ہی اہم نکتہ اٹھایا تھا جو ممبران اسمبلی کے گوشوارے submit کرانے کے بارے میں تھا۔ یہ بڑا اہم مسئلہ تھا' یہاں پر remarks حذف ہو گئے تھے۔ آپ legislators ہیں۔ جو اتھارٹی لاء کو interpret کرتی ہے یا' کوئی بھی بیورو کریسی ہے آپ اس پر ایک resolution ضرور لا سکتے ہیں' recommending to the Federal Government کہ ان لوگوں کو exempt نہ کیا جائے' ان کے بھی گوشوارے لئے جائیں۔ جو representatives ہیں' جو پبلک سرونٹس ہیں how can they be exempted?

جناب چیئرمین، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر بڑا relevant ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں joint resolution لائیں جس میں جو لوگ exempt ہوئے ہیں' judiciary' سول بیورو کریسی یا آرمی ہے ان کو اپنے گوشوارے ہر سال جمع کرانے چاہئیں۔ اگر ایک public representative اس کو submit کرتا ہے تو why not public servant? اس پر میں چاہوں گا کہ لاء منسٹر صاحب جواب دیں۔

جناب چیئرمین: جی' راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! اس سلسلہ میں میری گزارش یہ ہے کہ میں نے کل بھی یہ استدعا کی تھی اس وقت جناب سپیکر تشریف فرما تھے اور وہ ہاؤس کی صدارت کر رہے تھے۔ اب میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے ہمیں اس ایوان کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلانا چاہئے۔ یہی پوائنٹ جو ابھی میرے محترم بھائی رانا آفتاب احمد صاحب نے اٹھایا

ہے' ٹھیک پانچ منٹ پہلے اس پر راجہ ریاض صاحب نے بات کی' اس کا decision ہوا' ساجد جنجوعہ صاحب نے اس کے بعد اپنی privilege motion پیش کی' اس کا decision ہوا۔ اب پھر رانا آفتاب صاحب اسی مسئلہ کو اٹھا کر کھڑے ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جب ایک معاملہ under discussion ہو' جتنی مرضی اس پر بات کر لیں لیکن جب وہ مسئلہ ختم ہو جاتا ہے' 10 منٹ کے بعد ہمیں پھر یاد آتی ہے' ہم پھر اس مسئلہ کو شروع کر لیتے ہیں' تو یہ ایک درست طریقہ کار نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل جو میں نے سپیکر صاحب کو کہا تھا کہ اجلاس گیارہ بجے شروع ہوا' تین بجے ہم نے کہیں adjournment motions کو ختم کیا۔ آج پھر ہم اسی روش پر چل رہے ہیں حالانکہ یہ بات طے ہو چکی ہے کہ اب پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں جایا جائے گا اور ہم routine کا کام لیں گے لیکن اگر آپ نے اسی طرح پوائنٹس آف آرڈر کے ساتھ ہی اس ہاؤس کو چلانا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر یہ بات مشکل ہو گی۔ آپ concentrate کریں اس ہاؤس کے business پر اور جب business ختم ہو جائے تو باقی جو مرضی کرتے رہیں لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ جب مرضی آئے' جو مرضی آئے کھڑے ہو جائیں اور پوائنٹ آف آرڈر پر جو مرضی بات کریں۔

جناب چیئرمین! آپ پوائنٹ آف آرڈر کو strictly observe کریں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بالکل ہی ختم کر دیں لیکن اس کا ایک طریقہ کار ہے۔ جو بزنس take up ہوا ہے اس پر آپ کو اعتراض ہے تو اس کو take up کر لیں۔ ایک مسئلہ اٹھا بات ختم ہوئی' اس کے بعد دوسری تحریک take up ہوئی' وہ ختم ہوئی تو پھر ہم اسی پرانے مسئلہ پر چلے جائیں گے۔ اس لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ strictly adjournment motions کو لیں۔ اس کے بعد ہم نے legislation کرنی ہے۔

جناب چیئرمین، راجہ صاحب! اس دن ایڈوائزری کمیٹی میں فیصلہ ہوا تھا کہ کمیٹی بنے گی۔ کیوں نہ جب تک کمیٹی فیصلہ نہیں کرتی آدھ گھنٹہ دے دیا جائے کہ ہر ممبر جس نے تقریر کرنی ہے پہلا آدھ گھنٹہ تقریر کر لے اس کے بعد کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میں وہی گزارش کرتا ہوں کہ جب تک وہ کمیٹی meet کرتی ہے، رولز میں amendment لاتی ہے، اس وقت تو جو موجودہ قواعد و ضوابط ہیں ان کے مطابق چلیے۔ میں تو یہ عرض کر رہا ہوں۔ کیا ہم pre-empt کرلیں کہ اس کمیٹی نے فیصلہ کرنا ہے اور جب تک وہ فیصلہ نہیں کرتی ہم سب کچھ تبدیل کر دیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قطعی طور پر غلط طریقہ کار ہے۔ اس لئے آپ سے استدعا ہے اور میں پریزڈی بنچز کی طرف سے آپ کو request کرتا ہوں کہ کوئی point of order نہیں ہو گا۔ آپ ہاؤس کے بزنس کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلائیں۔

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں۔

جناب محمد وقاص، جناب چیئرمین! بات یہ طے ہوئی تھی کہ وقفہ سوالات کے دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ میں آتا ہوں محترم آفتاب احمد خان صاحب اور راجہ ریاض صاحب نے جو بات کی۔ میں اس ایوان میں appreciate کرتا ہوں کہ ---

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب چیئرمین! یہ بات irrelevant ہے، یہ کوئی طریقہ نہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین، وقاص صاحب آپ تشریف رکھیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 564 محمد اقبال چڑ صاحب کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ اس کا جواب وزیر صاحب نے دینا ہے۔ جی، چودھری ظہیر الدین صاحب!

وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کی ابتر حالت

(---جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! اس تحریک کے سلسلہ میں، میں گزارش کروں گا کہ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال، بہاولپور میں جیسی صورتحال انہوں نے بتائی ہے ویسی نہیں ہے۔ اس

ہسپتال میں 16 بستروں کا ایک سی۔سی یونٹ اور اس کے علاوہ بیس بستروں پر مشتمل ایک کارڈیالوجی یونٹ موجود ہے۔ اس ہسپتال میں تمام تر جدید مشینری سوائے اینجیو گرافی کے موجود ہے۔ حکومت نے 03-7-9 کو اس کی منظوری بھی دے دی ہے اور انشاء اللہ اس سال یہ مشینری مہیا ہو جائے گی اور مریضوں کو اینجیو گرافی کے لئے دور دراز کا سفر نہیں کرنا پڑے گا۔ علاوہ ازیں اس کے علاوہ جدید مشینیں monitors اور نئی ای۔سی۔جی مشینوں کے لئے 6.9 ملین رقم مختص کر دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب اس میں خصوصی دلچسپی لے رہی ہے۔ اس وقت دل کے مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے 14 کوالیفائیڈ ڈاکٹر موجود ہیں جن میں سے چار ایف۔سی۔پی۔ایس اور دو ڈپلومہ ان کارڈیالوجی ہیں۔ مزید اس علاقے کے مریضوں کی بہبود کے لئے ملتان میں ایک کارڈیالوجی سنٹر بھی قائم کیا جا رہا ہے جس کی کل تخمینہ لاگت تقریباً 3.5 ملین روپے ہے اور یہ 150 بستروں پر مشتمل ہے۔ میں جناب اقبال چٹھہ صاحب سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو انہوں نے نشاندہی فرمائی ہے اس کے بعد حکومت پنجاب نے ایک بہت خطیر رقم اس پر خرچ کی ہے اور اس کے علاوہ بھی اگر ان کی کوئی تجاویز ہوں گی تو ہمیں بتائیے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد کیا جائے گا اور اس کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے کارڈیالوجی اور سی۔سی۔یو کے متعلق جو بات فرمائی ہے اس میں المیہ یہ ہے کہ جو سی۔سی۔یو کے پروفیسر انچارج ہیں وہ چھ ماہ کی چھٹی لے کر ملتان میں پریکٹس کرتے ہیں۔ چھٹی دینے کا کوئی قاعدہ قانون ہونا چاہئے۔ چھ ماہ کی چھٹی ایک صحت مند آدمی لے کر محض نوٹ کمانے کے لئے جاتا ہے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اس کی بھی rectification ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین، جی چودھری صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، ڈاکٹر صاحب بجا فرما رہے ہیں۔ اب اس کے لئے پالیسی بنائی جا رہی ہے کہ long leave without justification کسی بھی محکمہ میں نہیں دی جا رہی لیکن چھٹی لینے کا جو حق ہے اس کو روکا نہیں جا سکتا۔

جناب چیئرمین، چودھری صاحب! کیا آپ اس بات کی یقین دہانی کرائیں گے کہ وہاں پر کتنی دیر یا کب تک نیا ڈاکٹر چلا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! جب تک وہ ڈاکٹر واپس نہیں آتا وہاں پر نیا ڈاکٹر appomt کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین، آپ پندرہ دن کے اندر وہاں پر ڈاکٹر فراہم کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب چیئرمین! میری تحریک التوائے کار ملتوی ہو گئی تھی۔

جناب چیئرمین، کون سی تحریک التوائے کار کی بات کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، تحریک التوائے کار نمبر 675۔

جناب چیئرمین، وزیر جنگلات صاحب تشریف نہیں لائے اس لئے اس کو pend کیا جاتا ہے۔ آپ 679 پر آجائیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! یہ تحریک التوائے کار پڑھی گئی تھی۔

سید حسن مرتضیٰ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ میں نے floor ان کو دیا ہوا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ، جناب چیئرمین! آپ میری بات ہی نہیں سن رہے۔ ہمارے فیصل آباد کے چار آدمی اپنا normal check up کروانے کے لئے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں گئے۔ ڈاکٹروں کی لاپرواہی سے ذبح کر دیا گیا ہے۔ چاروں بندے مر گئے ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر وسیم کے بعد آپ کو وقت دیا جائے گا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! اس میں ہوا یہ تھا کہ کل تحریک التوائے کار نمبر 680 ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: 679 کے بعد 680 آئے گی۔ ابھی میں نے انہیں 679 کے لئے کہا ہے۔ 675 میں نے pend کی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: لیکن جو کل pending ہوئی تھی وہ آج جب وقفہ تحریک التوائے کار شروع ہو گا تو سب سے پہلے وہ take up ہو گی۔

جناب چیئرمین: 679 کے بعد 680 بھی آ جائے گی۔ براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں۔ یہ بھی pending ہی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! اس پر چودھری اقبال صاحب نے لسٹ فراہم کرنی تھی۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پڑھی ہوئی ہے۔ چودھری ظہیر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب چیئرمین! تحریک التوائے کار نمبر 679 کا جواب ابھی تک ہمیں موصول نہیں ہوا لہذا میں گزارش کروں گا کہ مجھے ایک دن کی مہلت دی جائے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک کو کل تک کے لئے pend کیا جاتا ہے۔ جی سید حسن مرتضیٰ صاحب! آپ فرمائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میری ایک تحریک ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک---

جناب چیئرمین: آپ کس موضوع پر آ رہے ہیں؟ یہ کون سی تحریک ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ابھی وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم ڈاکٹروں اور میڈیکل کے سلسلہ میں بڑا بہتر کر رہے ہیں۔ میرے چچا پنجاب کارڈیالوجی میں normal check up کے لئے آئے، ڈاکٹر نے اینجیو گرافی کے بعد فوراً operate کر دیا۔ ڈاکٹر کی لاپرواہی اور غفلت سے وہ expire ہو گئے۔ اس دن ہمارے فیصل آباد کے چار آدمی اس ہسپتال میں آئے تھے اور چاروں کی dead bodies فیصل آباد واپس گئی ہیں۔ وہ چل کر آئے تھے اور بالکل normal حالت میں تھے اور ڈاکٹروں کی لاپرواہی کا شکار ہو گئے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ مجھے میری تحریک out of turn پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: اس کے لئے محکمے سے رپورٹ حاصل کر لیتے ہیں۔اس کا جواب حاصل کر لیتے ہیں اور کل تک اسے pend کرتے ہیں۔چودھری صاحب! آپ اسے نوٹ فرمالیں اور کل تک اس کا جواب منگوالیں۔یہ دفتر میں آپ کو بتادیں گے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ 564 نمبر جو آئی تھی اس کا ابھی میں نے جواب دیا ہے تو ہاؤس کو چلانے کے لئے ایک طریق کار ہوتا ہے۔یہ Adjournment Motion دے دیں۔ میں اس کا بالکل جواب دوں گا اور جو بھی آپ کی تجاویز ہوں گی ان پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔چودھری صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 680 کا کل جواب آئے گا تو آپ ان کو دے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! کل اس پر جو بحث ہوئی تھی---

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب آئے ہیں تو اگر وہ لسٹ آپ کو فراہم کریں گے تو یہ آپ کو deliver کر دی جائے گی' بحث نہ کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! نہیں' جناب! کل یہ بات ہوئی تھی کہ ہاؤس کے اندر فہرست پیش کی جائے گی اور اگر بات کرنا ہوگی تو اس بارے میں بات open ہوگی۔یہ بات ہوئی تھی۔اس کو اس طرح بلڈوز نہ کریں۔

جناب چیئرمین: جی' وزیر زراعت صاحب! وہ لسٹ آ گئی ہے؟

وزیر خوراک: جناب چیئرمین! ارشد لودھی صاحب کی عدم موجودگی میں I was looking after the department اور اسمبلی سے مجھے assign ہوا تھا۔آج وہ تشریف لے آئے ہیں تو اس کا جواب وہ دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی' لودھی صاحب!

وزیر زراعت: جناب چیئرمین! آپ کا مشکور ہوں۔ کل میری عدم موجودگی میں یہ adjournment motion پیش ہوئی تھی تو ہاؤس کی مطلوبہ ڈیمانڈ' ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ اسے پڑھ دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی' ولائت شاہ کھگہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: ویسے تو اسے سپیکر صاحب dispose of کر چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: بہرحال آپ اس کا جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: اس میں انہوں نے بھرتی ہونے والوں کی تفصیل پوچھی تھی جو کہ ہمارے پاس موجود ہے جس میں مختلف اضلاع میں جو درخواستیں مانگی گئی تھیں اس لحاظ سے وہ بندے میرٹ پر بھرتی ہوئے ہیں۔ اگر یہ دیکھنا چاہیں تو ہم لسٹ میز پر رکھ دیتے ہیں' یہ چیک کر لیں۔

جناب چیئرمین: ولائت شاہ صاحب! اس کی کاپی انہیں فراہم کر دیں۔ اس وقت تک یہ pend کی جاتی ہے۔ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: جناب! میری گزارش یہ ہے کہ اس میں pend کرنے والی کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! اگر تو آپ ان کو کاپی دے چکے ہیں---

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: جناب! میں انہیں کاپی دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اس کے بعد بحث کرنی ہو گی تو کر لیں گے۔ آپ انہیں کاپی دے دیں۔

وزیر خوراک: جناب چیئرمین! آپ نے جو بات کی ہے میں اس کی تھوڑی سی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ اس adjournment motion کو جناب سپیکر نے جو اس وقت preside کر رہے تھے' اس وقت یہ سارے اس بات کے گواہ ہیں کہ انہوں نے اسے dispose of کر دیا تھا۔ اس کے بعد conditional dispose of کیا تھا کہ آپ یہ information ہاؤس کو فراہم کر دیں۔ اس لئے وہ ہاؤس کو provide کر دیتے ہیں۔ adjournment motion dispose of ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین، میں نے بھی یہی کہا ہے۔ شاہ صاحب! آپ انہیں کاپی فراہم کریں۔ اگر بحث ضروری ہوئی تو کل کر لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، جناب! اس پر میری بات مکمل سن لیں۔

جناب چیئرمین، آپ انہیں کاپی فراہم کر دیں۔ اس کے بعد بات کریں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس بارے میں کل تقریباً پون گھنٹہ سیر حاصل بحث ہوئی تھی تو ڈاکٹر صاحب کا سوال یہ تھا کہ جو ملازم رکھے ہیں وہ بہاولپور کے نہیں ہیں بلکہ فیصل آباد کے لوگ ہیں۔ چودھری اقبال صاحب نے یہاں کل ensure کیا تھا کہ کل اس کی ساری تفصیل ہاؤس کو بتائیں گے۔ جناب چیئرمین یہ dispose of نہیں ہوا تھا۔

جناب چیئرمین، بگو صاحب! میری بات سنیں۔ میں ہاؤس میں بیٹھا تھا۔ سپیکر صاحب نے جب رولنگ دی تھی میں یہاں موجود تھا۔ انہوں نے dispose of کی تھی۔ ہم آپ کو کاپی دیتے ہیں، اگر کوئی مسئلہ ہوا تو دوبارہ take up کر لیں گے۔ میرا آپ سے یہ promise ہے۔ لودھی صاحب! تشریف رکھیں۔ کاپی آجائے گی تو دیکھ لیں گے۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی آپ کس بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، جناب چیئرمین! میں تحریک التوائے کار پیش کرنا چاہتا ہوں

جناب چیئرمین، کوئی نئی پیش کرنی ہے؟

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، نہیں۔ جناب! اس کا نمبر 709 ہے۔ میں out of turn پیش کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ابھی تک ادھر آئی نہیں لہذا کل کر لیں۔ کل اس کا جواب بھی ہم منگوا لیں گے۔ کل انشاء اللہ 709 کا جواب آنے کا جس محکمے سے متعلق ہے وہ نوٹ کر لیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ کاپی کب فراہم کی جائے گی؟

جناب چیئرمین: کاپی آپ کو فراہم کر دی جائے گی۔ کل اجلاس شروع ہونے سے پہلے کاپی مل جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: کل اس پر بحث بھی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی ہاں' کل اس پر بحث بھی ہو گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ٹھیک ہے۔

رپورٹیں

چیئرمین مجلس استحقاقات کی جانب سے استحقاقات پر مبنی رپورٹوں کا پیش کیا جانا

جناب چیئرمین: اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم کیا جاتا ہے۔ مجلس استحقاقات کی رپورٹ کے لئے ملک نذر فرید کھوکھر صاحب!

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب چیئرمین! میں درج ذیل تحاریک استحقاق کے بارے میں رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔ تحریک استحقاق نمبر 82 پیش کردہ جناب محمد قمر حیات کاٹھیا ایم۔پی۔اے تحریک استحقاق نمبر 83 پیش کردہ رانے اعجاز احمد ایم۔پی۔اے تحریک استحقاق نمبر 85 پیش کردہ چودھری محمد ارشد ایم۔پی۔اے۔

جناب چیئرمین: رپورٹیں پیش ہوئیں۔ تشریف رکھیں۔وزیر قانون!

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ نشاط افزا، پوائنٹ آف آرڈر۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، میں نے floor وزیر قانون کو دے دیا ہے۔ اس کے بعد آپ کو ٹائم دیا جائے گا لہذا آپ تشریف رکھیں' sorry۔جی' وزیر قانون صاحب start!

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف نو ایل۔ایف۔او اور ایل۔ایف۔او نامنظور کے نعرے لگاتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون(جو پیش کیا گیا)

MR CHAIRMAN: Minister for Law

مسودہ قانون(ترمیم)استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2003

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I introduce.

The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2003. (Bill No. 32 of 2003)

MR CHAIRMAN: The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2003 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report within two days

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997
کے قاعدہ 159 کے ذیلی قاعدہ (2) میں ترمیم

MR CHAIRMAN: Now we take up the motion for leave to amend the Rules of Procedures of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 The Law Minister has given notice for motion for leave to amend the Rule 159 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. The proposed amendment is as under:

In Rule 159. after sub-rule (2) the following proviso shall be added

> "Provided that the quorum for a sitting of a Public Accounts Committee or Committee on Privileges shall be four elected members "

Law Minister may move the motion for leave of the Assembly.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir. I move

> That leave be granted to move the proposed amendment in sub-rule (2) of Rule 159 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997

MR CHAIRMAN: The motion moved and the question is.-

> That leave be granted to move the proposed amendment in sub-rule (2) of Rule 159 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

(The leave was granted)

Now . the Law Minister may move his motion for consideration of the proposed amendment Minister for Law'

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move that the proposed amendment in sub-rule (2) of Rule 159 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once

MR CHAIRMAN: The motion moved and the question is

> That the proposed amendment in sub-rule (2) of Rule 159 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once

(The motion was carried)

MR CHAIRMAN: Now, we take up the amendment Minister for Law'

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move

> That the proposed amendment in sub-rule (2) of Rule 159 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be passed

MR CHAIRMAN: The proposed amendment is under consideration Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> That the proposed amendment in sub-rule (2) of Rule 159 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be passed

(The motion was carried)

The amendment was passed

رپورٹیں

جناب چیئرمین، وزیر خوراک کچھ رپورٹس پیش کرنا چاہتے ہیں۔

حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور ان پر عملدرآمد کی رپورٹ بابت سال 2002

MINISTER FOR FOOD: Sir, I lay the report on Observance and Implementation of Principles of Policy for the year 2002.

جناب چیئرمین، رپورٹ پیش ہوئی۔

صوبائی محتسب کے دفتر کی کارکردگی کی رپورٹ بابت سال 2002

MINISTER FOR FOOD: Sir, I lay the report on the Performance of the Provincial Ombudsman Office for the year 2002

جناب چیئرمین، رپورٹ پیش ہوئی۔

پنجاب بیت المال کی رپورٹ بابت سال 2002

MINISTER FOR FOOD: Sir, I lay the report of the Punjab Bait-ul-Maal for the year 2002

جناب چیئرمین، رپورٹ پیش ہوئی۔

اب اجلاس کل دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23 ۔اکتوبر 2003

1۔ سوالات (محکمہ جات امداد باہمی و تحفظ ماحولیات)

(i) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(ii) غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

2۔ توجہ دلاؤ نوٹس

3۔ سرکاری کارروائی

(i) مسودہ قانون ترقیاتی ادارہ نیومری مصدرہ 2003
(مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2003)

(ii) تحریک زیر قاعدہ 133 قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس)

جمعرات' 23۔اکتوبر 2003

(یوم الخمیس' 26۔ شعبان المعظم 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس' اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 11 بج کر 4 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سعید الرحمٰن نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ

سورۃ البقرہ آیت 286

اللہ کسی کو ذمہ دار نہیں بناتا مگر اس کی بساط کے مطابق' اسے ملے گا وہی جو کچھ اس نے کمایا اور اس پر پڑے گا وہی جو کچھ اس نے کمایا۔

وما علینا الا البلاغ ۝

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! چار، پانچ روز کے بعد رمضان کی آمد، آمد ہے اور اسی رمضان المبارک کے متعلق ہمارے نبی محترم نے فرمایا ہے کہ "جب رمضان المبارک آتا ہے تو شیطان کو باندھ دیا جاتا ہے"۔ میں چاہتا ہوں اور رمضان المبارک میں ہر حکومت یہ کرتی رہی ہے کہ سٹیج ڈرامے جو فحش قسم کے ہوتے ہیں ان پر پابندی لگ جاتی ہے تو میں حکومت سے درخواست کروں گا کہ انسان نما شیطانوں پر بھی پابندی لگانے کے لئے یہ کوئی کردار ادا کریں۔ رمضان المبارک کے حوالے سے میں عرض کر رہا ہوں کہ کوئی فحش ڈرامہ، سٹیج ڈرامہ رمضان المبارک میں نہیں ہونا چاہئے۔ شکریہ

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد حنیف رامے صاحب کے دور میں یہ روایت قائم ہوئی تھی کہ پورے وقت پر چاہے کوئی ممبر اسمبلی میں موجود ہوتا تھا یا نہیں وہ آ کر ہاؤس میں بیٹھ جاتے تھے اور کارروائی شروع کر دیتے تھے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے اور ہم اپوزیشن کی طرف سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ صبح کے ٹائم جب اجلاس شروع ہو گا تو ہم کورم کی نشاندہی نہیں کریں گے آپ وقت پر آ کر بیٹھ جایا کریں۔ دیکھیں آج بھی اجلاس ایک گھنٹہ پانچ منٹ دیر سے شروع ہوا ہے۔ مجھے پتا ہے کہ آپ اپنے چیمبر میں بیٹھے اس انتظار میں ہوں گے کہ ممبران آ جائیں۔ آپ وقت پر یہاں تشریف لائیں اور بیٹھ کر کارروائی شروع کریں۔ ممبرز حضرات کو جب پتا چلے گا کہ آپ نے وقت پر اجلاس شروع کرنا ہے تو سب دوست اس کی پابندی کریں گے۔ یہی میری گزارش ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

مجلس قائمہ برائے داخلی امور کے چیئرمین کا انتخاب

جناب اعجاز احمد سیہول، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب اعجاز احمد سیہول: جناب والا! پرسوں ہاؤس میں domestic violence کے حوالے سے ایک بل پیش ہوا تھا۔ میں اس حوالے سے کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو تین بجے تک وہ بل پیش نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے کافی دوست اس بحث میں حصہ نہیں لے سکے اور دوسرا کل آپ نے اپوزیشن کے کچھ ممبران کو اس کمیٹی میں شامل کیا تھا۔ ہمارے کچھ دوستوں کی طرف سے آپ سے یہ گزارش ہے کہ ہمیں بھی اس کمیٹی میں شامل کیا جائے۔ دوسرا اس کمیٹی کا کوئی چیئرمین ابھی تک select نہیں ہوا۔ اس کا بھی تعین کیا جائے۔ مہربانی

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! It is relevant to that point of order آپ نے جو بل prevention on domestic violence اس کمیٹی کو refer کیا ہے جتنی دیر تک اس کمیٹی کا چیئرمین elect نہیں ہوتا کمیٹی مکمل نہیں ہوتی۔ چیئرمین کمیٹی کے بغیر اس کا کوئی اجلاس نہیں بلا سکتا۔ اس کمیٹی کو یہ بل غلط refer ہو گیا ہے لہذا میری یہ تجویز ہے کہ اس کے لئے یا تو آپ کوئی سپیشل کمیٹی بنا دیں کیونکہ جو بھی کمیٹی ہو جتنی دیر اس کا کنوینر نہ ہو وہ meet نہیں کر سکتی۔ یہ refer ہی غلط ہوا ہے۔ Referred to the Committee is wrong because the election of that has not been held جتنی دیر تک اس کا الیکشن نہیں ہوتا That is not a committee Committee will be finalized after the election of the Chairman آپ

اسے withdraw کر کے ہاؤس کی ایک اور کمیٹی بنا دیں کیونکہ یہ غلط ہے کہ اس کمیٹی کا الیکشن نہ ہو۔ اس بل پر لوگوں کے بہت تحفظات ہیں۔ اس پہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ جتنے بھی لوگ اس میں شامل ہونا چاہیں۔ They should assist the committee.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لا منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ایک ٹیکنیکل معاملے کا تعلق ہے کہ کمیٹی کا ابھی تک الیکشن نہیں ہوا' اس حد تک میں اتفاق کرتا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے کل بھی پارلیمنٹری افیئرز کے پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش کی تھی اور صبح بھی میں نے آپ کے آفس میں اس بات کی assurance دی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آج ہی اس کمیٹی کے الیکشن کا شیڈول دے دیں گے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں نے کل بھی یہ گزارش کی تھی کہ ایک معاملہ جب ختم ہو جاتا ہے' Domestic Violence Bill پیش ہوئے آج تیسرا دن ہے لیکن ہر روز domestic violence. میں سمجھتا ہوں کہ ایک issue جب طے ہو جاتا ہے تو اسے ہم ہر روز کیوں اٹھاتے ہیں؟ یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ اسی پر تو میں concede کر رہا ہوں کہ ہم اس کا الیکشن کروا رہے ہیں۔ domestic violence

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! وہ illegal committee ہے---

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہو لینے دیں اور وہ illegal committee کیسے ہے؟ اس سے پہلے کہ وہ اپنے بزنس کو take up کرے' اس نے اپنے چیئرمین کا الیکشن کرنا ہے۔ چیئرمین کا الیکشن کرنے کے فوراً بعد وہ اپنا بزنس take up کر سکتی ہے۔ اس میں کون سی illegality ہے؟ ہم خواہ مخواہ ایک بات کو issue بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں عرض یہ کرنا چاہوں گا کہ راجہ ریاض صاحب نے بڑی خوبصورت بات کی تھی اور میں ان سے اس بات پر اتفاق کرتا ہوں کہ آپ وقت پر کام شروع کریں اور جس طرح کل بار' بار پوائنٹ آف آرڈرز اٹھانے سے اجتناب کیا گیا

ہے اس سے اس طرح اجتناب کریں اور وقت پر اجلاس شروع کریں تاکہ ہم بزنس آگے چلا سکیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ تین دن کے طے شدہ پرانے مسئلے کو ہم ہر روز اٹھاتے رہیں۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ Question Hour شروع کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: already ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے اور جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ آج اس کے چیئرمین کا الیکشن ہو جائے گا and that committee will take the issue and the names have been taken by the Opposition side themselves آپ کی طرف سے میں نے وہی announce کئے ہیں۔ I have no objection on that اب ایک چیز settled ہے تو اسے settled رہنے دیں and let the things continue

رانا محمد قاسم نون: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمارے فاضل ممبران نے کمیٹی کے چیئرمین کے بارے میں جو بات کی ہے میرا خیال ہے کہ یہ واحد بل ہے کہ جس پر ہمارے male members insecure feel کر رہے ہیں which I believe is not right تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر کوئی خاتون ایک اچھی سوچ کے تحت domestic violence پر بل پیش کرے تو میرا خیال ہے اسے encourage کرنا چاہئے بجائے یہ کہ ہم insecure feel کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: male members کو insecure feel نہیں ہونا چاہئے کیونکہ male members کافی strong ہیں Let the ladies of the House have a chance باقی اس پر بحث ہو گی اس کے بعد ہی ایک چیز فائنل ہو گی۔ ابھی تو ابتدائی سٹیج ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

MR DEPUTY SPEAKER: It is not a big issue. It has been settled. This is no issue. I will not allow this. It has been decided. It has been amicably resolved. Why to open again. I would request the Honable House to please let us start the business.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں آپ کی توجہ ایک بہت اہم issue کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ کل جیسے اسمبلی میں وقفہ سوالات شروع ہوا اور رانا ثناء اللہ صاحب نے point take up کیا کہ after Devolution Plan یہ possible ہے کہ کیا کوئی منسٹر متعلقہ اس چیز کی اتھارٹی رکھتا ہے کہ وہ اس کے اوپر answers کر سکے؟

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں عرض یہ کرنا چاہتی ہوں کہ یہ وہی matter ہے جس پر ہم احتجاج کر رہے ہیں' یہ وہی ایل۔ایف۔او ہے جس پر ہماری اپنی reservations ہیں' یہ وہی ایل۔ایف۔او ہے جس نے ایک parallel government بنا کر اس قوم اور اس عوام کے درمیان confusion پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں اور واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر ایل۔ایف۔او کے خلاف نعرے بازی کرتے رہے اور پھر ایوان سے واک آؤٹ کر کے باہر چلے گئے)

ملک جلال دین ڈھکو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی جلال دین ڈھکو صاحب!

ملک جلال دین ڈھکو، جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس کمیٹی میں دستی صاحب کو شامل نہ کیا گیا تو یہ کمیٹی تشنہ تکمیل رہ جائے گی۔ اس کمیٹی میں دستی صاحب کو شامل کیا جائے اور انہیں اس کمیٹی کا چیئرمین بنایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ آپ کی تجویز صحیح ہے کیونکہ وہ neutral آدمی ہیں۔ جیسے انہوں نے کہا تھا کہ میں بزرگ آدمی ہوں۔

محترمہ شمیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی بی بی!

محترمہ شمیم اختر، جناب سپیکر! میری آج آپ سے یہ درخواست ہے کہ ہاؤس کی یہ روایت پڑ چکی ہے کہ ہر روز اپوزیشن نے روٹھ کر باہر جانا ہوتا ہے تو پھر وزراء کو اور آپ کو بھی یہ کہنے کی زحمت کرنا پڑتی ہے کہ انہیں منا کر لائیں تو میری درخواست ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے جو پہلے سے ہی الرٹ رہے کہ اپوزیشن کو منا کر لانا ہے اور اس کمیٹی کا نام ہونا چاہئے کہ "روٹھے ہو تم، تم کو کیسے منائیں"۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا بات ہے۔ مکرر بی بی، مکرر۔ (قہقہے)

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج اپوزیشن کی طرف سے ایک بڑی اچھی تجویز آئی ہے انہوں نے خود فرمایا ہے کہ وہ اسمبلی بزنس کے بارے میں بڑے فکر مند ہیں۔ میری جناب سے بڑی مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ اسمبلی بزنس شروع کروائیں اگر انہیں اسمبلی بزنس پسند آ گیا تو پھر آ جائیں گے، باقی ان کی مرضی پر چھوڑ دیں لیکن اس وجہ سے اسمبلی بزنس suffer نہیں ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آج میں حسنین بہادر دریشک صاحب کو کہوں گا کہ جا کر اپوزیشن والوں کو لے کر آئیں۔

بیگم زینت خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

بیگم زینت خان، جناب سپیکر! آپ نے منسٹر فنانس کو بھیجا ہے۔ آپ نے اصل چیز کو پکڑ لیا ہے کیونکہ یہ تنخواہوں اور مراعات کے لئے آتے ہیں۔ وگرنہ ان کا قانون سازی یا ملک کی فلاح سے کوئی کام نہیں ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دستی صاحب!

سردار امجد حمید خان دستی: یہ اپوزیشن والے بھوکے بادشاہ ہیں۔ ان کا ایک تہائی حصہ جو حسین و جمیل حصہ ہے، میں ان کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا اور یہ اُٹھ کر چلے گئے۔ میں ان سے اس فورم سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ واپس آجائیں اور حسین و جمیل حصے کو بھی ساتھ لائیں۔ (قہقہے)

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس آ گئے)

سوالات (محکمہ امداد باہمی و تحفظ ماحولیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے سوالات محکمہ امداد باہمی اور تحفظ ماحولیات کے بارے میں ہیں۔ پہلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 30

کوآپریٹو فنانس کارپوریشن میں ڈوبی ہوئی رقوم کی واپسی

*30۔ سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کوآپریٹو فنانس کارپوریشن کے کل متاثرین کی تعداد کیا ہے اور ان کی کل کتنی رقم فنانس کارپوریشنوں کے پاس جمع تھی۔ اس رقم میں سے کتنی انہیں واپس ادا کر دی گئی ہے؟ کتنی تاحال واجب الادا ہے اور کتنے افراد تاحال کوئی رقم وصول نہیں کر سکے؟

(ب) ایسی کتنی کوآپریٹو فنانس کارپوریشنیں ہیں جن سے کوئی نقد رقوم یا assets وصول نہیں ہوئے اور ان کارپوریشنوں سے متعلق متاثرین کی تعداد کیا ہے؟ ان کے متاثرین کو کیسے ادائیگی ہو گی اور متاثرین کو رقوم واپس کرنے کا کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے اور کتنے عرصہ میں تمام متاثرین کی رقوم واپس کی جا سکیں گی؟

(ج) آئندہ کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے گئے ہیں کہ کوآپریٹو فنانس کارپوریشنیں لوگوں کی رقوم اس طرح غبن نہ کر سکیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) کوآپریٹو فنانس کارپوریشنوں میں متاثرین کی کل تعداد 266,606 ہے۔

(ب) فنانس کارپوریشنوں کے ذمے تقریباً 13 ارب 17 کروڑ 10 لاکھ روپے تھے۔ تقریباً 4 ارب 91 کروڑ 80 لاکھ روپے کی ادائیگی کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعداد	ادا شدہ رقم (ملین روپے)	
پچاس ہزار روپے تک کے کھاتہ داران	145.262	2.601
پچاس ہزار سے ایک لاکھ تک	21,964	972
ایک لاکھ سے زائد	12.504	970
37 ادارے جو حتمی طور پر لیکویڈیٹ ہو چکے ہیں	24.100	375
کل ادائیگی	203,830	4,918

(ج) ابھی تک 8 ارب 25 کروڑ 30 لاکھ روپے واجب الادا ہیں۔ جن افراد کو جزوی ادائیگی ہوئی ہے ان کی باقی رقم 7445 836 ملین روپے واجب الادا ہے۔

62776 افراد ابھی تک کوئی رقم وصول نہیں کر سکے۔ مندرجہ ذیل بارہ کارپوریشنیں ہیں جن سے آج تک کوئی رقوم وصول نہیں ہو سکیں اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی کلیم داخل ہوا۔

1۔ آدم انڈسٹریل ایسوزمنٹ کوآپریٹو لمیٹڈ

2۔ کیپٹل کوآپریٹو لمیٹڈ

3۔ پاک کریسنٹ کوآپریٹو سوسائٹی

4۔ دی پاک انڈسٹریل کوآپریٹو لمیٹڈ

5۔ پنجاب کوآپریٹو ایگریکلچر کارپوریشن

6۔ یونین انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹی

7۔ اربن کوآپریٹو تصرف اینڈ کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ

8۔ فیڈرل انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹی

9۔ وطن کمرشل کوآپریٹو سوسائٹی

10۔ ملت کوآپریٹو

11۔ پنجاب انڈسٹریل کوآپریٹو

12۔ دی سٹیٹ انڈسٹریل کوآپریٹو کریڈٹ لمیٹڈ

دو درج ذیل کارپوریشنز ایسی ہیں جن کے خلاف بارہ عدد کلیمز کا اندراج ہے لیکن ان کے کوئی اثاثہ جات نہ ہیں اور نہ ہی آج تک ان سے کوئی رقم وصول ہوئی ہے۔

(1) اومان کوآپریٹو سوسائٹی

(2) ٹریڈرز کوآپریٹو فنانس لمیٹڈ

دیگر کارپوریشنوں کے واجبات کی وصولی کے لئے ذمہ دار سابقہ ڈائریکٹرز و قرض نادہندگان کے خلاف نیب کی وساطت سے کارروائی کی گئی ہے اور ان سے وصول شدہ رقوم کی تفصیل (ضمیمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ کارپوریشنوں / سوسائٹیوں کے خسارہ کے مقدمات میں ڈائریکٹرز کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اور انہیں National Accountbility Court کی طرف سے سزائیں سنائی گئی ہیں جن کی تفصیل (ضمیمہ "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کارپوریشنوں / سوسائٹیوں کی جائیدادیں بھی فروخت کی جا رہی ہیں۔ ان کارپوریشنوں کے عہدیداران اور قرض نادہندگان سے جیسے جیسے رقم کی وصولی ہو گی متاثرین کو ادائیگی

کی جاتی رہے گی۔ اس وقت ادائیگی کے سلسلے میں کوآپریٹو بنک کی طرف سے منظور کردہ پالیسی درج ذیل ہے۔

P.C.F C.N.I.C C C.N.I C.F C کے جن کھاتہ داروں کے پچاس ہزار روپے تک کلیم ہیں ان کو مکمل ادائیگی، ایک لاکھ روپے تک پچاس ہزار روپے اور ایک لاکھ سے دس لاکھ روپے تک 50 فیصد ادا کئے جا رہے ہیں جب کہ دیگر 59 finance corporations (ضمیمہ "ج") ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے کے فنڈز محدود ہونے کی وجہ سے تین لاکھ روپے تک کا 50 فیصد ادا کیا جا رہا ہے۔ تاہم مندرجہ ذیل تین کوآپریٹو سوسائٹیوں کے کلیموں کی ادائیگی سو فیصد کی جا رہی ہے۔

	کلیم		ادائیگی	
	تعداد	رقم (ملین روپے)	تعداد	رقم (ملین روپے)
1۔ مرکنٹائل کوآپریٹو	9,204	393	7,466	371
2۔ زمیندارہ کوآپریٹو	655	16 85	649	10 40
3۔ قدرت آباد کوآپریٹو	642	18 90	529	9 87

تاہم مکمل ادائیگی کے لئے حتمی مدت کا تعین ممکن نہیں ہے۔ البتہ کوشش ہے کہ لیکویڈیشن کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔

حکومت پنجاب نے 1992 میں ناپسندیدہ کوآپریٹو سوسائٹیز آرڈیننس جو کہ اب ایکٹ ہے کے تحت جملہ کوآپریٹو سوسائٹیوں کو ناپسندیدہ قرار دے کر زیر انصرام کر دیا ہے اور اس ایکٹ کی رو سے مزید کوآپریٹو فنانس کارپوریشنوں کی آئندہ رجسٹریشن پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے۔ اس طرح ان اقدامات سے اس قسم کے مزید واقعات کی روک تھام ہو گی۔ اگر دیکھا جائے تو ہر 8 سے 10 سال کے بعد اسی طرح کا ایک مالی بحران پیدا ہوتا ہے جو کہ حکومت کے لئے ایک ذمہ داری بن جاتا ہے۔ اس کے لئے تجویز ہے کہ ایک ایسا جامع قانون مرتب کیا جائے جو ایسے تمام سکینڈلوں کو شروع ہونے سے پہلے ہی روک سکے اور

اس قانون کے تحت ایک ایسی regulatory authority مقرر کی جائے جو ایک watch dog کی حیثیت سے نگاہ رکھے۔ مزید برآں سٹیٹ بنک ایکٹ 1976 اور کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کو سختی سے نافذ کیا جائے۔

سید احسان اللہ وقاص: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایسی کتنی کوآپریٹو فنانس کارپوریشنیں ہیں جن سے کوئی نقد رقوم یا اثاثہ جات وصول نہیں ہوئے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ درج ذیل دو کارپوریشنیں ایسی ہیں جن کے خلاف بارہ عدد کیسوں کا اندراج ہے لیکن ان کے اثاثہ جات نہ ہیں اور نہ ہی آج تک ان سے کوئی رقم وصول ہوئی ہے۔ میں اس میں یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان دو سوسائٹیوں کے علاوہ ایک اور سوسائٹی جس کا نام حبیب انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس کارپوریشن ہے سے کوئی اثاثہ جات یا نقد رقم وصول ہوئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! حبیب کوآپریٹو سے متعلق ہمارے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے کہ ان کے پاس نہ کوئی اثاثہ جات ہیں نہ رقم وصول ہوئی ہے۔ ہم نے جن سوسائٹیوں کے نام دیئے ہیں ان کے کوئی اثاثہ جات نہیں ہیں۔ ان میں حبیب انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس کارپوریشن شامل نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: پھر یہ جواب نامکمل بھی ہے اور غلط بھی ہے۔ حبیب انڈسٹریل فنانس کارپوریشن کے بہت سارے متاثرین میرے پاس آئے ہیں جن کو ایک روپیہ بھی وصول نہیں ہوا اور اس کا جواب محکمہ یہی دیتا ہے کہ اس کے کوئی اثاثہ جات نہیں ہیں اور نہ کوئی نقد رقم وصول ہوئی ہے۔ یہاں پر انھوں نے اس کا نام ہی نہیں دیا ہوا۔

وزیر امداد باہمی: میری ان سے گزارش ہے کہ اگر ان کے پاس کوئی ایسا کیس ہے تو وہ لے آئیں ہم ان کو دیکھ لیں گے اور ان کے اثاثہ جات ہوئے تو ہم ان کو ادائیگی کروا دیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص: اس کے مالک کو گرفتار نہیں کیا گیا' اس نے کروڑوں روپے لوگوں سے ضبط کئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سابقہ کوآپریٹو سیکرٹری' ان کا نام شاید جاوید بخاری تھا ان کی

ملازمت سے برطرفی عمل میں لائی گئی کہ انھوں نے حبیب انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس کارپوریشن سے قرضہ لیا تھا جو واپس نہیں کیا تھا۔ جواب دینے کا یہ عالم ہے کہ اتنی اہم سوسائٹی کا نام ہی اس میں شامل نہیں ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اس سے ہزاروں نہیں لاکھوں افراد خود انھوں نے تسلیم کیا ہے کہ 2.66.606 لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ اگر ان سوسائٹیوں کے خلاف ایک مؤثر کارروائی کی گئی ہوتی اور سختی سے ان پر عملدرآمد کیا جاتا تو جو ان فراڈ کمپنیوں کے پاس لوگوں کے 70 ارب روپے کے قریب ڈوب گئے ہیں کیونکہ حکومتیں کارروائی نہیں کرتیں اور حکومتیں خود ایسی کارپوریشنیں بناتی ہیں اور ان کی supervision ان کے سپرد ہوتی ہے اور افسران ان سوسائٹیوں سے پیسے لے کر کھاتے رہتے ہیں اور ان کو پوچھتے نہیں ہیں اور نہ ان کا آڈٹ کراتے ہیں اور نہ کوئی چیکنگ کرتے ہیں جس کے نتیجے میں لوگوں کے کروڑوں روپے ڈوب جاتے ہیں اور لوگوں کو منع بھی نہیں کیا جاتا کہ یہ فراڈ کمپنیاں ہیں۔ جب ایک ادارہ حکومت کے پاس رجسٹرڈ ہے تو ظاہر ہے کہ اس کی ذمہ داری پھر حکومت پر عائد ہوتی ہے کہ وہ ان سے پوچھے۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس سوال سے میرا بنیادی طور پر مقصد بھی یہ ہے کہ یہ کوآپریٹو فنانس کارپوریشنوں کے ذریعے بڑا فراڈ ہوا ہے۔ اس میں لوگ ڈوب گئے، لوگ بیچارے مر گئے اور ان کی ساری عمر بھر کی پونجی لٹ گئی اور آج جب اس کے دس پندرہ سال بعد بھی پوچھا جاتا ہے تو نامکمل جواب دیا جاتا ہے۔ اگر اس کے افسران اعتراض کرتے ہیں۔ ان کو نیب نے پوچھا ہے نہ کہ کسی اور ادارے نے پوچھا ہے۔ انھوں نے دو تین افراد کی لسٹ دی ہے جبکہ 100 سے زائد کی سوسائٹیاں تھیں، صرف تین، چار افراد کا نام دیا ہے جن کو گرفتار کیا گیا ہے، باقی کارپوریشنوں کے سارے بندے لوگوں کے پیسے کھا کر اسی ملک کے اندر گھوم رہے ہیں اور کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں ہے۔ بیچارے لوگ ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ میں وزیر امداد باہمی سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس بارے میں وہ کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! فاضل دوست جو فرما رہے ہیں یہ درست نہ ہے کہ کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ بہت سارے متاثرین کو payment بھی ہو چکی ہے۔ جن لوگوں نے غبن کیا ان کے کیسز نیب میں گئے' کچھ لوگ اس وقت بھی جیلوں میں ہیں' کچھ لوگ باہر چلے گئے اور ان کے اثاثہ جات ضبط کر لئے گئے ہیں۔ ان کے اثاثہ جات کی نیلامی کے بعد متاثرین کو رقوم ادا کی جا رہی ہیں۔ ابھی ہم نے 31۔مئی کو ادائیگی کی تھی۔ اب انشاء اللہ نومبر کے مہینے میں مزید ادائیگیاں کی جائیں گی۔ جہاں تک فارمیکس کمپنیوں کا تعلق ہے' میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہے اور نہ ہی وہ ہمارے ساتھ رجسٹرڈ ہیں' وہ ایک علیحدہ چیز ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹیوں سے وصولی کا حکومت کا کیا طریقہ کار ہے؟

وزیر امداد باہمی، طریقہ کار یہ ہے کہ ان کے جتنے بھی اثاثہ جات ہیں ان کو پنجاب لیکویڈیشن بورڈ کے ساتھ attach کیا گیا ہے۔ ان اثاثہ جات کی auction کی جاتی ہے اور اس سے جو رقوم وصول ہوتی ہیں وہ ایک طریقہ کار کے مطابق اس کمپنی کے متاثرین میں تقسیم کی جاتی ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس کو چھ' سات سال ہو گئے ہیں' وزیر موصوف یہ بتا دیں کہ جو کوآپریٹو سوسائٹی کے لوگ لٹے ہوئے تھے کیا ان کے اثاثہ جات بیچ کر ان کو پیسے واپس کر دیں گے؟ کوئی مدت بتا دیں کہ دو سال' تین سال یا پانچ سال میں کر دیں گے؟

وزیر امداد باہمی، جناب والا! اس میں گزارش ہے کہ ہم نے دو سال کا ٹارگٹ مقرر کیا ہوا ہے اور ہماری کوشش ہے کہ انشاء اللہ ان دو سالوں کے اندر ہم تمام متاثرین کو پیسے واپس کر دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ اربوں روپے کا فراڈ ہوا ہے اور یہ ایک آدھ دن میں نہیں ہوتا' over a span of long period یہ سارا سلسلہ چلا' سوسائٹیاں رجسٹرڈ ہوئیں' غبن ہوئے اور سب کچھ ہوا' یقیناً ان کے اوپر جو چیک رکھنے والے افسران ہیں ان کی negligence بھی ہے اور ان کی ملی بھگت بھی اس میں شامل ہوتی ہے۔ وہ بھی اس غبن میں سے شیئر لیتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب تک کل کتنے افسران کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! اب تک صرف جو کوآپریٹو کے مالکان ہیں اور ان کے ساتھ جن جن سرکاری ملازموں کے بارے میں اگر کوئی شکایت فاضل ممبر کریں گے تو ہم ان کے خلاف بھی کارروائی کریں گے' already جو آ گئے ہیں ان کے کیس نیب میں چل رہے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔

راجہ محمد طارق کیانی: ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیں!

راجہ محمد طارق کیانی: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ فنانس کے جو بھی ادارہ جات ہوتے ہیں اور معاشیات کا یہ بنیادی اصول ہوتا ہے کہ اس کے حسن انتظام کے لئے ایک مدت متعین کی جاتی ہے۔ یہ سالہا سال سے 13 ارب کا نہیں بلکہ اس کو اگر ہم value added interest کے حساب سے دیکھیں تو ضیاء الحق (مرحوم) کے دور اقتدار میں یہ فراڈ کا عمل شروع ہوا تھا۔ یہ اس حساب سے تقریباً 55 ارب روپیہ بنتا ہے اور 2 لاکھ 66 ہزار افراد اس سے براہ راست متاثر ہوئے ہیں۔ ایک تو مدت کا تعین کرنا کہ ایک سال' دو سال' تین سال یہ پچھلے دس سال سے process چل رہا ہے اور اب وزیر موصوف پھر کہہ رہے ہیں کہ ہم اس کو دو سال کے اندر پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ کوآپریٹو ادارے جو Third World countries میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے fraudulent transaction سے بچنے کے لئے اس کا کوئی

alternative legislation کرنے کی بجائے یا متبادل قانون سازی کرنے کی بجائے ایک سیدھا سا un-educated فیصلہ کیا کہ ان کوآپریٹو اداروں کو ختم کر دیا جائے جو میں سمجھتا ہوں کہ developing countries کی جو developing spirit ہے یہ اس کی بنیاد کے خلاف ہے۔ میری وزیر موصوف سے یہ گزارش بھی ہے کہ وہ بجائے اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے، اس کی باقاعدہ ایک منظم طریقے سے منصوبہ بندی کی جائے۔ پوری کی پوری Third World countries میں صرف پاکستان اور میکسیکو شاید ایسے ملک ہیں جہاں پر کوآپریٹو اداروں کو قانون کے ذریعے پابند کر دیا گیا ہے۔ fraudulent transaction ایک طرف ہے اور کوآپریٹو اداروں کی بنیاد پر developing سوسائٹی کا جو concept ہے وہ درخشندہ ہے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ وہ ہاؤس کے اندر ایسی قانون سازی کریں جس سے فراڈ کرنے والے لوگ یا جو بنا سی ٹھگ ہیں ان سے بچا بھی جا سکے اور جو لوگ genuine transaction collective بزنس کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے بھی یہ قانون انصاف پر مبنی معقول راستہ مہیا کرے۔

MR DEPUTY SPEAKER: I think that its a good idea

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! جہاں تک میرے فاضل دوست نے بتایا ہے کہ time frame کا تعین کیا جائے تو اس کے اندر کچھ پیچیدگیاں اس قسم کی ہیں کہ کئی properties under litigation ہیں اور کئی کے title clear نہیں ہیں تو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ تمام court cases کو نمٹا کر دو سال کے اندر مکمل کر لیں، practical difficulties کی وجہ سے ہم کوئی حتمی متعین نہیں کر سکتے۔ دوسرا جو انہوں نے فرمایا ہے میں ایک چیز تو deny کروں گا کہ ہم ان کوآپریٹو اداروں کو ختم نہیں کر رہے۔ ہم انشاء اللہ ان کوآپریٹو اداروں کو مزید فعال اور بہتر بنائیں گے۔ قانون سازی کے متعلق بہت اچھی تجویز آئی ہے تو میں اس میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے already ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے اور امداد باہمی کا قانون 1925 کے ایکٹ کو review کر کے ہم انشاء اللہ، اسمبلی میں اس کے متعلق بل لائیں گے۔ شکریہ

راجہ ریاض احمد، ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! یہ وزیر موصوف نے این۔ آئی۔ سی۔ ایف۔ سی (نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس کارپوریشن) کا بھی ذکر کیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ اس کے ڈائریکٹر چودھری تجمل صاحب بھی ہیں اور باقی جو ڈائریکٹر ہیں ان کے نام بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! انہوں نے چودھری تجمل صاحب کے بارے میں ذکر کیا ہے ان کا ایک کیس نیب کے پاس چل رہا ہے اور باقی ڈائریکٹر صاحبان کے نام اگر یہ جاننا چاہتے ہیں تو اس کے لئے fresh question کریں۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! جو ساڑھے آٹھ کروڑ روپے واجب الادا ہیں اگر وہ لوگ باقی نہیں آئے تو جن کے وہ پیسے ہیں ان کے لئے حکومت compensation کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب! گزارش یہ ہے کہ اس کے اوپر ہائی کورٹ کی ایک واضح رولنگ موجود ہے اور جو اثاثہ جات ہیں ہم ان کو نیلام کر کے ہائی کورٹ کے جج کے طے شدہ طریقہ کار کے مطابق payment کر سکتے ہیں اس سے deviation نہیں ہو سکتی۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! جن سوسائٹیوں کے نہ ہی اثاثہ جات ہیں اور نہ ہی وہ خود ہیں تو ان کا کیا کریں گے؟

وزیر امداد باہمی: موجودہ پالیسی کے تحت ان کے لئے کچھ نہیں ہو سکتا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کو آپریٹو فنانس کے سکینڈل میں سابقہ رجسٹرار محترمہ سروش سلطان صاحبہ absconder ہے' ان کو سزا ہو چکی ہوئی ہے' ان کو پاکستان واپس لانے کے لئے محکمہ نے کیا انتظامات کئے ہیں؟

وزیر امداد باہمی: ان کا کیس نیب میں ہے اور حکومت already کوشش کر رہی ہے کہ ایسے اور بھی جو absconders ہیں ان کے لئے تگ و دو کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے کیس نیب میں ہیں۔ اس کے علاوہ بھی absconders ہیں جن کو واپس لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! کیا یہ کوشش کر سکتے ہیں کہ ایف۔بی۔آئی کے ذریعے ان کو پاکستان واپس لایا جائے؟

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے!

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج فار یکس کمپنیوں کے نام پر لوگوں کو لوٹا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے کوآپریٹو بنکوں کے نام پر لوٹا گیا ہے۔ کیا وزیر موصوف کوئی ایسا قانون' کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہتے ہیں کہ آئندہ کے لئے عوام کو نہ لوٹا جا سکے؟

وزیر امداد باہمی، میں اس سوال کا پہلے جواب دے چکا ہوں۔ فار یکس کمپنیوں کا ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہے اور جہاں تک قانون سازی کا سوال ہے وہ بھی میں گزارش کر چکا ہوں کہ ہم انشاء اللہ قانون سازی کر رہے ہیں اور اسمبلی میں بل لائیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ابھی جو وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ان کے assets ان کے پاس ہیں۔ ایک general presumption پائی جاتی ہے فنانس کمپنیوں کے assets جو ہیں وہ liability سے زیادہ ہیں۔ حکومت اس پر کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تاکہ assets کو with the depreciation of price کتنی دیر تک sell کر کے یہ پیسے واپس دلوائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں انہوں نے دو سال کا بتا دیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ assets جو ہیں وہ liabilities سے زیادہ ہیں یا نہیں؟

وزیر امداد باہمی، یہ صورتحال درست نہیں ہے۔ فاضل رکن خود ہی کہہ رہے ہیں کہ presumption ہے تو میرے خیال میں presumption پر بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ صبا صادق، میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، محترمہ آپ فرمائیں!

محترمہ صبا صادق، میرا ضمنی سوال بھی میرے بھائی کے سوال سے ملتا جلتا ہے۔ کچھ بات یہ کر چکے ہیں اور میں فار یکس کمپنیوں کے حوالے سے اپنے وزیر موصوف سے تھوڑی سی clarification چاہوں گی۔ جس طرح کوآپریٹو کا ایک بہت بڑا سکینڈل ہمارے ملک میں سامنے آیا، اس کے بعد ابھی تک متاثرین کی بحالی کا کوئی صحیح بندوبست نہیں ہو سکا تو کیا میرے بھائی مجھے اور اس ایوان کے توسط سے پنجاب کے عوام کو یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ فار یکس کا اتنا بڑا سکینڈل آیا، اس طرح سے بے شمار مالیاتی ادارے کام کرنا چاہتے بھی ہیں اور کرتے بھی ہیں تو کیا آپ کا محکمہ ان پر کوئی suo moto چیک یا ان کے خلاف کوئی ایکشن یا متاثرین کی بحالی کے لئے اقدامات کر رہا ہے؟ قانون سازی کی بھی ابھی بات ہوئی، اسی حوالے سے آپ نے بات کی کہ فار یکس پر آپ کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ مگر پنجاب کے عوام فار یکس کمپنیوں کی طرف سے بے انتہا پریشان ہیں تو کیا آپ فار یکس کے حوالے سے وضاحت فرمائیں گے کہ آپ نے ان کو چیک کیوں نہیں کیا؟

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ فارمیکس کمپنیاں ہمارے under نہیں ہیں۔ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت جو کمپنیاں ہمارے پاس رجسٹرڈ ہوتی ہیں ہم ان کی مانیٹرنگ کرتے ہیں اور انہی کے انتظامی امور کی دیکھ بھال کر سکتے ہیں۔ جہاں تک فارمیکس کمپنیوں کا تعلق ہے' یہ ایک اور ادارہ ہے جو سٹیٹ بنک آف پاکستان کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔ پنجاب حکومت کا اور بالخصوص کوآپریٹو کا ان فارمیکس کمپنیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! میں وزیر صاحب کی information کے لئے عرض کر دوں کہ یہ فارمیکس کمپنیاں سٹیٹ بنک کے under نہیں ہیں۔ یہ سکیورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (S.E.C.P) کے تحت رجسٹرڈ ہوتی ہیں' یہ سٹیٹ بنک کے تحت رجسٹرڈ نہیں ہوتیں۔

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! سکیورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (S.E.C.P) بھی interm سٹیٹ بنک کے under آتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو default cases of Co-operatives ہیں ان کو N.A.B deal کر رہی ہے اور N.A.B جن default cases پر recovery کرتی ہے ان پر ایک فیصد اپنا حصہ رکھتی ہے تو Co-operative finance default میں جو recovery ہوئی ہے اس میں سے کتنی رقم N.A.B نے اپنے حصے کے طور پر رکھی ہے اس کی تفصیل بتا دیں۔

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! اس کے لئے نیا سوال دینا ہو گا کیونکہ N.A.B ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں ہے ان کا علیحدہ فیڈرل ڈیپارٹمنٹ ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اگر نیب ان کے زیر اختیار نہیں ہے تو یہ کام تو ان کا تھا تو انہوں نے یہ کس contract کے تحت اس کو N.A.B کے حوالے کیا یعنی کوآپریٹو صوبائی محکمہ ہے اور یہ

اس محکمہ کے منسٹر ہیں، انہوں نے کس contract کے تحت ان کے حوالے کیا ہے اور ان کا ایک اصول ہے کہ وہ جس ڈاکو کو پکڑتے ہیں اس ڈاکو سے جتنی recovery کرتے ہیں اس میں سے اپنا حصہ رکھتے ہیں۔ یہ تو غریبوں کے، پنشنروں کے اور سرکاری ملازمین کے پیسے تھے۔ میں وزیر موصوف سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو recovery کی گئی ہے آیا اس میں انہوں نے کوئی رعایت کی ہے یا اس میں بھی انہوں نے اپنا حصہ وصول کیا ہے؟

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ملک کے اندر مروجہ قوانین کے تحت یہ کام ہو رہا ہے۔ کسٹم والے جب کوئی ایسی کارکردگی دکھاتے ہیں تو ان کو بھی انعام دیا جاتا ہے، پولیس والوں کو بھی انعام دیا جاتا ہے اور اسی طرح N A B کو بھی انعام دیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ نیب نے یہ بہت اچھا قدم اٹھایا ہے اور ان کے ان قوانین کی وجہ سے بہت سارے غریب لوگوں کو ان کی رقوم واپس مل گئیں۔ ہمیں ان کو appreciate کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ میری گزارش یہ ہے کہ یہ سکینڈل تو 1992-93 میں ہوا۔ اس وقت کی حکومتوں نے متاثرین کی بحالی کے لئے کوئی قدم کیوں نہیں اٹھایا؟ آج اگر یہ کام ہو رہا ہے تو اس کو appreciate کرنا چاہئے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ وزیر موصوف نے معاملے کو کیسے الجھا دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پولیس کو انعام دیا جاتا ہے۔ پولیس مال مسروقہ جو چوروں اور ڈاکوؤں سے recover کرتی ہے یہ بتایا جائے کہ کیا ان کو اس میں سے انعام دیا جاتا ہے اور کیا وہ اس میں سے حصہ رکھ سکتی ہے؟ جب ایک آدمی کو پکڑ لیا اور اس کے بعد default amount کی اس سے recovery کی، اس recovery میں سے اگر حصہ رکھا جاتا ہے تو یہ بتایا جائے کہ ان cases میں انہوں نے کوئی خصوصی رعایت کی ہے یا نہیں کی؟ میں صرف یہ جواب چاہتا ہوں کہ آیا ان کا universal principle اس پر بھی لاگو ہوا ہے یا انہوں نے ان پنشنرز کو، ان غریب لوگوں کو جن کے ساتھ ظلم ہوا، جن کے ساتھ زیادتی ہوئی، انہوں نے ان کو معافی دے دی ہے۔ میں ان سے کوئی Figures تو نہیں پوچھ رہا کہ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے لئے نیا سوال دیا جائے۔ مجھے صرف principles بتا دیں۔ یہ محکمہ

کو آپریٹو ان کا ہے' یہ ذمہ داری ان کی تھی کہ default رقم recover کر کے لوگوں تک پہنچاتے۔ انہوں نے یہ معاملہ نیب کو اٹھا کر دے دیا تو ان کا نیب کے ساتھ جو بھی contract ہوا ہے وہ بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! میرا خیال ہے کہ ٹی۔وی میں بھی آیا تھا اور اخبار میں بھی آیا تھا کہ نیب نے اس میں خصوصی رعایت دی ہے۔ انہوں نے اس میں اپنا حصہ وصول نہیں کیا اور وہ رقم جمع کروا دی گئی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، آپ کا تو خیال ہے لیکن متعلقہ وزیر صاحب اس کا صحیح جواب دیں۔

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، جناب سپیکر! میرے فاضل دوست رانا ثناء اللہ خان صاحب ابھی فرما رہے تھے کہ پولیس کو کیا حصہ دیا جاتا ہے؟ شاید ان کے علم میں ہو گا۔ وہ بھی اخبارات پڑھتے ہیں کہ آئے دن جب ڈاکو پکڑے جاتے ہیں' جن کے سر کی قیمت رکھی جاتی ہے' کسی کے سر کی قیمت پانچ لاکھ روپے ہوتی ہے' کسی کی دس لاکھ روپے ہے اور کسی کی پچاس لاکھ روپے ہے تو جونہی وہ پکڑے جاتے ہیں تو پولیس کو ان کا انعام دیا جاتا ہے۔ اسی طرح نیب میں بھی جو cases پکڑے جاتے ہیں ان کا بھی انعام یا حصہ دیا جاتا ہے اور وہ رولز کے مطابق ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ ان کے پوائنٹ آف آرڈر سے ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سروس کرتے کرتے brain washing والی بات کس حد تک ان پر صادق آتی ہے۔ حکومت جن لوگوں کے سر کی قیمت رکھتی ہے وہ رقم حکومت اپنے فنڈ سے دیتی ہے' اپنے خزانے سے دیتی ہے' وہ مال مسروقہ میں سے نہیں دیتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر حکومت یہ کہے کہ یہ default رقم یا فنانس کو آپریٹرز کی recoveries کے بعد ہم نیب کو اتنی رقم یا اتنا انعام دیں گے' یہ تو اور بات ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ بوڑھے لوگوں کی پنشنرز کی اور جن لوگوں کے پاس کوئی کاروبار نہیں تھا انہوں نے اپنے پیسے fix کروا دیئے کہ اس آمدن سے ان کا گزارا ہو گا' اب ان کی recovery کے لئے نیب نے کیا ان کے لئے کوئی خصوصی رعایت کی ہے؟ ایڈمرل منصور الحق کے کیس کو ہی دیکھ لیں کہ اس نے پانچ سو کروڑ روپے لوٹے تھے۔ نیب نے کمال مہربانی کرتے ہوئے اس سے 46 کروڑ لے کر اسے 454 کروڑ روپے معاف کر دیئے۔ ایک طرف تو جو آدمی پانچ سو روپے کا ڈاکا ڈالے' اس کے ساتھ تھانے میں بھی اور جیل میں بھی جنگلی قیدیوں کا سا سلوک ہوتا ہے اور جو آدمی پانچ سو کروڑ روپے کا ڈاکا ڈالے اسے باقاعدہ ریسٹ ہاؤس میں رکھا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ بڑے باوقار اور باعزت طریقے سے مذاکرات کئے جاتے ہیں اور پھر اس پانچ سو کروڑ روپے میں سے صرف 46 کروڑ روپے واپس لیا جاتا ہے۔ میں تو صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس سلسلے میں نیب نے جتنی اعلیٰ کارکردگی باقی معاملات میں دکھائی ہے کہ اگر آدمی پچاس روپے چوری کرے تو وہ جیل میں ہو اور اگر وہ پچاس کروڑ روپے چوری کرے تو وہ وفاقی وزیر ہو۔ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ نیب نے اس سلسلے میں ان غریب لوگوں پر کوئی مہربانی کی ہے کہ ان کو کہا کہ آپ کی رقم ہم recover کر رہے ہیں اور اس میں سے ہم حصہ نہیں لے رہے۔ اگر ان کو پتا نہیں تو یہ پتا کر لیں لیکن اس کا precise اور definite جواب دیں۔

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیں!

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، میرے فاضل دوست ابھی تقریر کر رہے تھے کہ لوگوں کے ذمہ کروڑوں اور اربوں روپے کے واجبات ہیں۔ یہ گزشتہ حکومتوں کا کیا دھرا ہے جسے موجودہ حکومت صاف کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دوسرا میرے فاضل دوست جو بات کر رہے تھے کہ brain washing یہ فوج کے بارے میں ذاتی بات کر رہے ہیں چونکہ میری 30 سال سروس ہے'

شاید اس لئے انہیں میری سروس کی تکلیف ہے۔ فوج میں brain washing نہیں ہوتی بلکہ ملکی دفاع کی کارکردگی ہوتی ہے اور ملکی دفاع کے لئے ٹریننگ دی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اگر میرا rank یا سابقہ ریکارڈ ان کے لئے تکلیف دہ ہے تو میں اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا' صرف دعا کر سکتا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: کوآپریٹو اداروں کا معاملہ صوبائی ہے لیکن جیسے آپ نیب کے ساتھ deal کرتے ہیں وہ کن شرائط اور ایگریمنٹ کے تحت کرتے ہیں؟ وہ کیا ایگریمنٹ ہے اور اس کی conditions کیا ہیں اور کتنے percentage پر ہیں؟ یہ وزیر موصوف صاحب بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر کوآپریٹو!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! اس کے لئے کوئی fresh question چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! In any case if you want an answer let him have the information first. he will give you the reply later on. وہ کہہ رہے ہیں کہ اس وقت ان کے پاس جواب نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! پھر یہ کہیں گے کہ میں تیاری کر کے نہیں آیا لہذا مجھے وقت دیا جائے کیونکہ فی الحال مجھے اس کا جواب معلوم نہیں اس کے لئے مجھے وقت دیا جائے میں کل اس کا جواب ایوان میں پیش کر دوں گا۔ اس کا کوئی طریقہ کار ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نیب کی انفارمیشن کے بارے میں It can be fresh question

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! نیب کے بارے میں انفارمیشن نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ نیب کے بارے میں انفارمیشن مانگ رہے ہیں which does not come under his department تو naturally he has to collect information and give to the House

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ ڈیفالٹ کو آپریٹو فنانس ڈیپارٹمنٹ ہے اور یہ recovery ان کے ڈیپارٹمنٹ کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس حد تک۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! ریکوری ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نیب کا مسئلہ ہے تو انہیں انفارمیشن نہیں ہو گی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ recovery انہیں ہوئی اس لئے انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ کتنی recovery ہوئی اور کتنا حصہ ہم نے دیا اور کتنا واپس کیا؟ یہ تو انہیں پتا ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، anyhow یہ تو کہتے ہیں کہ میں آپ کو انفارمیشن لے کر furnish کر دیتا ہوں تو آپ circular لے کر انہیں انفارمیشن furnish کر دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، آپ انہیں کہہ دیں کہ یہ ہمیں furnish کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، منسٹر صاحب! آپ اس بارے میں انفارمیشن لے کر ان کو furnish کر دیں۔

وزیر امداد باہمی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے جی۔

راجہ محمد طارق کیانی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی کیانی صاحب!

راجہ محمد طارق کیانی، جناب سپیکر! نیب کا جو بنیادی قانون ہے اس کے اندر یہ بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ ریکوری میں سے اپنا certain amount of recovery deduct کرتے ہیں تو میں وزیر

موصوف کو یہ suggestion دوں گا کہ اسمبلی کی جانب سے اگر تو انہوں نے ایسا کیا ہے تو وہ ان کے قانون کا تقاضا تھا لیکن نیب کے قانون کے اندر یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ in certain cases وہ recovery volunteer بھی کر سکتے ہیں لیکن as for my information and knowledge ان کی Co-operative recovery کے اندر انہوں نے حصہ لیا ہے۔ اب میری وزیر موصوف اور ڈیپارٹمنٹ کے منتظمین سے گزارش ہے کہ نیب کے چیئرمین سے خصوصی طور پر ہمارے behalf پر یہ درخواست کریں کہ کم از کم کوآپریٹو کے لٹے پٹے لوگ جو ہیں، جن کا تعلق ہماری سوسائٹی کے نچلے طبقہ سے ہے، اس recovery کے اندر اپنے ادارہ کا according to the law جو right بنتا ہے اس میں سے ہمیں exempt کر دیں۔ از راہ کرم جو بھی recovery ہو وہ سو فیصدی متاثرین کی دہلیز پر پہنچائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بریگیڈئر صاحب!

بریگیڈئر (ر) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز): جناب سپیکر! یہ حقیقت ہے کہ previous government کے زمانے میں غریبوں کو لوٹنے کے لئے یہ لائسنس دیئے گئے تھے اور یہ سلسلہ جاری رہا۔ اب موجودہ حکومت نے ایک ادارہ نیب بنایا ہے اور ہر صوبے میں بھی ریجنل نیب کے ادارے کام کر رہے ہیں، ایکویڈیشن بورڈ بھی کام کر رہے ہیں۔ جہاں تک ان کا تعلق ہے کہ وہ پیسے چھوڑتے ہیں۔ ابھی پرسوں کی بات ہے کہ کراچی میں 2 ارب روپے لوگوں میں بانٹے گئے ہیں جس میں سے نیب کا اپنا 25 فیصد حصہ بنتا تھا، وہ نہیں لیا۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو دینا چاہتے ہیں لہذا انہوں نے نہیں لیا۔ جو اچھا کام ہو رہا ہے اسے بھی یہ دیکھ لیا کریں تو یہ کوئی ضروری ہے کہ تنقید ہی کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: now next question 1038 جناب علی عباس صاحب!

جناب محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث کلو، منگل کو ایک بل آیا تھا وہ Private members' day پر Prevention of Domestic Violence Bill 2003

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ بات ہو چکی ہے۔

That has been closed now I will not allow discussion on that That has already been discussed Question No 1038 (Interruptions) No! I will not allow discussion on that. Kallu Sahib that has already been decided. Once a thing has been discussed & decided it cannot be entertained again

سوال نمبر 1038

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ان کی بات سن لی جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Once a thing has been discussed we can't open it again and again You are responsible member from the treasury benches (interruption)

ایک بات ہو چکی ہے تو بار بار اس کو نہیں کرنا چاہئے۔(قطع کلامیاں)

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! آپ ان کی بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں آپ سے request کرتا ہوں کہ پہلے ایک بات ہو چکی ہے' ایک کمیٹی مقرر ہو چکی ہے اس پر discussion ہوتی ہے۔ جی' فرمائیے!

جناب محمد وارث کلو، جناب سپیکر! میں نے objection raise کیا تھا' میں نے بل کو oupose کیا تھا۔ اپوزیشن والوں نے کہا کہ آپ ہمیں موقع دیں کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر چکے ہیں تو ہم

وہاں اپنے arguments دے سکیں۔ کل میں اس وقت یہاں نہیں تھا۔ آپ نے ادھر سے 7 آدمیوں کے نام لئے تو میں اس بل کو oppose کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے allow کریں کہ میں سٹینڈنگ کمیٹی میں جا کر oppose کروں۔ بس اتنی بات ہے کہ وہ پرائیویٹ ممبرز ڈے کا بل ہے۔ مجھے بھی allow کریں کہ میں وہاں oppose کروں۔ صرف اتنی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، تو یہ بات آپ مجھ سے کہہ سکتے ہیں its not an issue جی!

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! irrespective of the fact کہ معزز رکن کا حکومتی بنچز سے تعلق ہے لیکن میں اس سے ہٹ کر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک issue جو settle ہو چکا ہے اسے بار بار re-open مت کیا جائے۔ یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: I have already taken a decision I have already told Mr Kallu that it has already been decided Now, we come to the Question No 1038 It is Question Hour Question No 1038 Mr Ali Abbas After this question I will give you a chance Mr Ali Abbas is not present.

LALA SHAKEEL-UR-REHMAN (ADVOCATE) I am on his behalf Question No 1038

(معزز رکن نے جناب علی عباس کے ایما پر سوال نمبر 1038 طبع شدہ دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

متاثرین کو آپریٹو بنکوں کی ادائیگی

*1038 جناب علی عباس: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

اب تک کتنے متاثرین کو آپریٹو بنکوں کو ادائیگی ہو چکی ہے اور کتنے متاثرین کی ادائیگی بقایا ہے۔ نیز بقایا متاثرین کو کب تک ادائیگی کر دی جائے گی؟

وزیر امداد باہمی:

اب تک تقریباً 203,830 متاثرین کو 4,918 ملین روپے کی ادائیگی ہو چکی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

	متاثرین کی تعداد	رقم
مکمل ادائیگی	169,362	2.976(ملین)
(پچاس ہزار روپے تک کے کھاتہ داروں کو)		
جزوی ادائیگی	34.468	1.942(ملین)

تقریباً 97,244 متاثرین کو 8.253 ملین روپے کی ادائیگی بقایا ہے جس میں سے 62.776 متاثرین ایسے ہیں جو ابھی تک کوئی رقم وصول نہیں کر سکے اور بقایا متاثرین کو جزوی ادائیگی کی جا چکی ہے۔ اگلی ادائیگی ماہ اپریل میں کی جا رہی ہے تاہم جیسے جیسے رقم کی وصولی ہو گی اس کے مطابق متاثرین کو ادائیگی کی جاتی رہے گی جس کو تقریباً عرصہ دو سال لگ سکتے ہیں۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، فارمیکس کمپنیوں کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بھئی وہ بات ہو چکی ہے۔ اس سے اگلا سوال 1038 ہے جس کی بات ہو رہی ہے۔ اگر اس سوال کے متعلق ضمنی سوال ہے تو بتائیں۔ اسی بارے میں ہے۔ آپ ضمنی سوال کر سکتے ہیں mover نہیں ہے اس لئے اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! فارمیکس کمپنیاں بنی تھیں تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، فارمیکس کمپنیوں کے بارے میں پہلے ہی جواب مل چکا ہے۔ یہ سب discussion ہوتی رہی ہے اور آپ کو جواب بھی تفصیل سے دے دیا ہے۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، کوآپریٹو اداروں نے کسی کو کوئی ادائیگیاں نہیں کیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ضمنی سوال ہے؟

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جی!

جناب ڈپٹی سپیکر، ضمنی سوال نمبر 1038 کے بارے میں ہے؟

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، اسی سوال کے بارے میں ہے کہ اتنی recovery ہو چکی ہے اور اتنی بقایا ہے اور اتنے لوگوں کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ پچھلے دس سال میں کتنے لوگوں کو نیب سے یا کسی اور عدالت سے سزا ہو چکی ہے جو اس سیکنڈل میں کسی بھی طرح ملوث تھے اور کتنے لوگوں کے معاملات اس وقت تک عدالت میں pending ہیں اور کس stage پر ہیں؟ ہماری انفارمیشن میں یہ ہے کہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ سارے کا سارا ان معاملات میں involve ہے۔ وہ کسی معاملے کو بھی منطقی نتیجے تک لے کر نہیں جاتا۔ نہ سزائیں کراتا ہے اور نہ لوگوں کو رقوم واپس دلانے کی کوشش کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی، اس میں گزارش یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے متعلق جو بات ہے تو میں اس سے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ جو scan ہوئے اور جو cases default کمپنیوں سے متعلق ہیں۔ وہ سارے cases نیب میں چلے گئے ہیں' نیب والے ہی ان کو investigate اور prosecute کر رہے ہیں۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ اس کو حتمی یا منطقی انجام تک پہنچانے میں کوئی نیت و لعل سے کام کر رہے ہیں یہ درست نہ ہے۔ اس کا جو ایک proper legal procedure ہے اسی کے مطابق یہ ہو رہا ہے۔ جہاں تک ان کے دوسرے سوال کا تعلق ہے کہ کتنے cases ہوئے' کون سے convict ہوئے تو میرے خیال میں یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ اس کے لئے نیا سوال دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے لئے fresh question لایا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جواب میں یہ لکھا ہے کہ" 62,776 متاثرین ایسے ہیں جو ابھی تک کوئی رقم وصول نہیں کر سکے"۔ جب اتنی رقم وصول ہوئی ہے تو 62,000 یا 63,000 آدمیوں کو partly payment تو کی جا سکتی تھی۔ آخر کیا وجوہات ہیں کہ ان 62,000 آدمیوں کو ابھی تک اس رقم میں سے ایک روپیہ بھی نہیں دیا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر امداد باہمی '

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ ایک طے شدہ طریقہ کار ہے۔ اگر یہ ان لوگوں کی figures دیکھیں جن کو رقوم ادا کی جا چکی ہیں تو وہ کافی زیادہ ہے۔ صرف تھوڑے سے ایسے متاثرین رہ گئے ہیں جن کی property auction یا جو ایسے cases ہیں جو عدالت میں زیر سماعت ہیں ان کا disposal ہو جائے گا تو باقی لوگوں کو بھی ادائیگیاں کر دی جائیں گی۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ جو 62,776 افراد ہیں ان کو بھی کچھ فیصد ادائیگی کر دی جاتی۔ بے شک 10/15 یا صرف 5 فیصد payment کر دی جاتی۔ ان لوگوں کو کیوں نظر انداز کیا گیا ہے؟

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! اس حوالے سے گزارش یہ ہے کہ ہائیکورٹ جج کے حکم کے مطابق پچاس ہزار روپے تک کے متاثرین کو full payment کی گئی ہے' تین لاکھ روپے تک رقوم والے افراد کو 50 فیصد ادائیگی کی گئی ہے اور تین لاکھ سے اوپر والوں کو ادائیگی نہیں کی گئی۔ ہم اس حساب سے چل رہے ہیں کہ غریب اور چھوٹی رقوم والے کھاتے داروں کو پہلے مکمل ادائیگی ہو جائے۔ اس کے بعد بڑے کھاتہ داروں یعنی تین لاکھ سے اوپر کی رقوم والے لوگوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جو تین لاکھ سے اوپر کی رقوم والے کھاتہ دار ہیں کیا ان کی آمدن illegal تھی ؟ Whatever the aomunt is, they should have been paid at least some part of the payment یہ تو مناسب نہیں ہے کہ انہیں کچھ نہ دیا جائے۔ جس کے پانچ لاکھ ہیں If that is illegal incomes they can be pursued in Income Tax Department. There should be some policy according to which payment is made to them

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ اب اگلا سوال لیتے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شاہ صاحب فرمائیے!

سید مجاہد علی شاہ: جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے سیشن میں آپ نے مہربانی فرمائی اور زراعت پر بحث کے لئے آپ نے دو دن دیئے تھے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! ہم بار بار یہ گزارش کر رہے ہیں کہ relevant point of order ہونا چاہئے۔ اب Co-operative پر وقفہ سوالات چل رہا ہے اور آپ زراعت سے متعلقہ پوائنٹ آف آرڈر allow کر رہے ہیں۔ چونکہ وقفہ سوالات چل رہا ہے اس لئے یہ ضمنی سوال کریں۔ میں پھر آپ سے دست بستہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں رولز کو مدنظر رکھتے ہوئے چلنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں اب اگر کوئی پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوتا ہے تو پھر میں کیا کروں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: تو آپ مت allow کیجئے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Either all of you should make it a point that no body should raise a question

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! میں بار بار استدعا کر چکا ہوں کہ relevant پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات بجا ہے۔

But the House should have a decorum that no body should raise a question on a point of order, neither from this side nor from that side of the House

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد محمود بگو صاحب! مجھے پہلے پوائنٹ آف آرڈر کو تو dispose of کر لینے دیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی چیئر ہی ایک ایسی حیثیت رکھتی ہے کہ جس پر کوئی تنقید نہیں کی جا سکتی۔ یہ رولز بھی ہیں کہ اس پر کوئی تنقید نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی کوئی direction دی جا سکتی ہے۔ راجہ بشارت صاحب جس طریقے سے بات کر رہے ہیں وہ مناسب نہیں ہے۔ ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ جناب سپیکر کے معاملے میں ان کا رویہ درست ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تنقید نہیں فرما رہے بلکہ وہ for the decorum of the House ایک بات کہہ رہے ہیں۔ یہ مجھ پر تنقید نہیں بلکہ تنقید on the House ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر! ارشد محمود بگو صاحب میرے انتہائی قابل احترام بھائی ہیں۔ میں ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی توجہ نہیں تھی۔ میں تو دست بستہ گزارش کر رہا

ہوں کہ کوآپریٹو کا Question Hour چل رہا ہے لہذا کوآپریٹو سے متعلقہ ہی business take up کیا جائے۔ اس لئے اگر آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے تو میں اس پر معذرت چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درحقیقت راجہ صاحب کی رائے یہ تھی کہ ہاؤس کا وقت پوائنٹ آف آرڈر میں ضائع نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ سوالات take up ہو سکیں۔ یہ انہوں نے اپنی ایک رائے دی ہے۔ میرے خیال میں اس میں کوئی امر مانع نہیں ہے' اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی' شاہ صاحب! فرمائیے۔

سید مجاہد علی شاہ: جناب سپیکر! میں نے اسی لئے Question Hour شروع ہونے سے پہلے آپ سے گزارش کی تھی تاکہ میں Question Hour کے درمیان مداخلت نہ کروں۔ میں جس حوالے سے بات کرنا چاہتا تھا وہ اس وقت ہونے والی باتوں' قانون سازی یا سوالات سب سے زیادہ اہم بات تھی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے اس وقت آپ سے گزارش کی تھی کہ ہمارا cotton season شروع ہو چکا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور pesticides کو چیک کرنے کے لئے کوئی خصوصی کمیٹی بنا دیں کیونکہ اس مرتبہ بھی اگر غلط ادویات مہیا کی گئیں تو پھر بڑا نقصان ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! یہ معاملہ آپ اس وقت take up کیجئے گا جب محکمہ زراعت سے متعلق سوالات ہوں گے۔ اس وقت تو کوآپریٹو کے حوالے سے وقفۂ سوالات ہے۔ اگر آپ اس سے متعلق کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

سید مجاہد علی شاہ: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ آپ اسی سیشن کے دوران اس کے لئے کوئی وقت مقرر فرما دیں تاکہ اس پر بات ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! جب محکمہ زراعت سے متعلق سوالات ہوں گے تو اس دن میں آپ کو floor دوں گا۔ آپ بات کر لیجئے گا۔

سید مجاہد علی شاہ: جناب سپیکر! اس پر بحث کے لئے آپ کوئی وقت مقرر فرما دیں کیونکہ یہ بہت اہم معاملہ ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کسان دوبارہ برباد ہو چکا ہے۔ لہذا مہربانی فرمائیں اور کوئی وقت مقرر

کر دیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: We will fix time for it with the consultation of Minister for Agriculture.

سید مجاہد علی شاہ : مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال میاں یاور زمان صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 1081۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹیز کی تعداد اور قرضوں کی تفصیل

*1081۔**میاں یاور زمان**: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں کسانوں کو قرضہ فراہم کرنے کے لئے کتنی کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں اور ان کی ضلع وار تعداد کیا ہے؟

(ب) گزشتہ دو سالوں میں ان سوسائٹیوں کے ذریعے سالانہ کس قدر رقوم کسانوں کو بطور قرضہ فراہم کی گئیں۔ ضلع وار تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) یہ قرضہ جات کس شرح سود پر فراہم کئے گئے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں کسانوں کو قرضہ فراہم کرنے کے لئے 37,927 کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں۔ ضلع وار تعداد ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ دو سالوں میں کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹیوں کے ذریعہ جو رقوم کسانوں کو بطور قرضہ فراہم کی گئیں ان کی سالانہ ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ قرضہ جات جس شرح سود پر فراہم کئے گئے ہیں ان کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے اپنے جواب میں ذکر کیا ہے کہ 37.927 کوآپریٹو سوسائٹیاں رجسٹرڈ ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ جس طرح پہلے یہاں کوآپریٹو سوسائٹی کے حوالے سے تذکرہ ہوا۔ کسانوں کے لئے امداد باہمی کی جو انجمنیں ہیں یہ بھی ایک فراڈ کا ذریعہ ہیں۔ عرصہ دراز سے یہ سوسائٹیاں رجسٹرڈ ہیں' ان میں سے ایک دو آدمی beneficiaries ہوتے ہیں۔ ہر سال جب رقم کی واپسی کا وقت آتا ہے تو محکمہ کے خزانے میں صرف کاغذی طور پر debit,credit ہوتا ہے اور اس رقم میں اضافہ کرکے ایک دو آدمیوں کو benefit دے دیا جاتا ہے۔ حقیقتاً اس سے کسان کو اب کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ میں اس حوالے سے ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف یہ بتائیں کہ 2000, 2001 اور 2002 میں کتنی نئی سوسائٹیاں رجسٹرڈ ہوئیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی: جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ سوسائٹیوں کی رجسٹریشن پر مکمل پابندی ہے۔ ان تین سالوں میں کوئی سوسائٹی رجسٹر نہیں ہوئی ہے سوائے ایک سوسائٹی "لاہور پریس کلب" جو کہ وزیراعلیٰ صاحب کی خصوصی منظوری پر رجسٹرڈ ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی سوسائٹی رجسٹرڈ نہیں ہوئی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! عموماً یہ ربیع' خریف فصل پر کوآپریٹو والوں کو 14 فیصد پر قرضے فراہم کرتے ہیں مگر بروقت ادائیگی پر 4 فیصد اس کا مارک اپ معاف ہو جاتا ہے۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ بروقت ادائیگی پر 4 فیصد مارک اپ کی معافی کیوں ختم کی گئی ہے؟

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ ہم نے اس کا overall مارک اپ ریٹ ہی کم کر دیا ہے۔ جب سے یہ حکومت آئی ہے مارک اپ 14 فیصد سے کم ہو کر 9 فیصد پر آ گیا ہے تو اس میں اب مزید گنجائش کی ضرورت نہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! جواب کے جز (ج) کو دیکھیں 4/5 میں ربیع 2001-02 اور خریف 2002 میں 14,14 فیصد مارک اپ لیا گیا ہے۔ میں ان کے علم میں اضافہ کرتا چلوں کہ پہلے یہ فیڈرل بنک دیتا تھا after going to the State Bank what were the conditions ' انہوں نے یہ بروقت ادائیگی پر 4 فیصد معافی کو کیوں واپس لے لیا؟ اس کی وضاحت کر دیں۔

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! معزز ممبر اپنے سوال کو repeat کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! آپ اپنا سوال دہرا دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! آپ جواب کے annexure میں دیکھیں کہ ربیع 2001-02 میں مارک اپ کی شرح 14 فیصد کر دی اور پھر خریف 2002 پر بھی' normally جب schedule پر payment کرتے تھے تو آپ کو مارک اپ پر 4 فیصد رعایت مل جاتی تھی that would be 10%۔ کیا وجہ ہے کہ اب آپ نے وہ 4 فیصد واپس لے لیا ہے' اس کی کیا condition ہے' کیا ضرورت پڑی ہے کہ جب آپ پہلے 4 فیصد relief دیتے تھے تو ان فصلوں پر آپ نے یہ facility کیوں withdraw کی ہے؟

وزیر امداد باہمی، اس وقت قرضہ فیڈرل بنک سے ہوتا تھا لیکن ابھی سٹیٹ بنک سے آ رہا ہے۔ اس وجہ سے اب وہ رعایت نہیں دی جا سکتی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! سارے زمیندار بیٹھے ہیں it is very unfortunate that they don't think کہ ایک مل کا مالک پچاس پچاس کروڑ اور اربوں روپے کھا جاتا ہے لیکن ایک زمیندار جس نے صرف دس ہزار روپے قرضہ لیا ہوتا ہے اس کی بھینسیں بھی بک جاتی ہیں

Minister Sahib has given a very safe answer. He should tell what are the conditions The department should always sit down with the State Bank of Pakistan to give some relief to the formers

جن کو چھوٹے قرضے دیتے ہیں ان سے یہ facility withdraw کر رہے ہیں اور بڑوں کو 2 فیصد پر دے رہے ہیں۔ Sir, this is no answer

راجہ محمد طارق کیانی: جناب والا میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا پسند کروں گا کہ 60's اور 70's کے اندر ان سوسائٹیوں کی disbursement تحصیل اور ضلع کی سطح سے ہوتی تھی اور اس میں یہ کیا جاتا تھا کہ تمام amount کا 50 فیصد on the basis of population اور باقی 50 فیصد urgent matter کے لئے ہوتا تھا۔ اب یہ بتانا پسند کریں گے کہ پورے صوبے کے لئے جو ان کی total basic principal amount ہے، اسے ضلع اور تحصیل کی سطح پر پہنچانے کے لئے کیا mechanism اور طریقہ کار ہے؟ کیا اس کے اندر کوئی basic natural principle of justice ہے یا جیسے وزیراعلیٰ صاحب، وزیر اور سیکرٹری چاہیں کہ ایک ضلع اور تحصیل کو ایک طرح کی رقم دے دی اور دوسرے ضلع یا تحصیل کو دوسرے حجم کی رقم دے دی۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ان سے میری گزارش ہے کہ 60's اور 70's میں جو طریقہ کار تھا کہ ہر ضلع اور تحصیل کو on the basis of population certain amount of money should be disbursed and remaining for urgent matter یا جہاں پر اس قسم کی natural calamities آتی ہیں تو وہ اس کے لئے رکھی جائیں۔ چونکہ میری اطلاع کے مطابق اس وقت کوئی اصول یا principle نہیں ہے جس میں میرا ضلع راولپنڈی بھی suffer کر رہا ہے، تو میری ان سے گزارش ہے کہ اگر ان کے پاس معلومات ہیں تو وہ مجھے بہم پہنچائیں اور اگر ایسا mechanism نہیں ہے تو اس mechanism کو انصاف کے اصولوں کے مطابق بنا کر تقسیم کے عمل کو بروئے کار لائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی، جناب والا! گزارش یہ ہے کہ جو رقوم distribute کی جا رہی ہیں وہ demands کے مطابق ہیں۔ جس ضلع سے جتنی demand آتی ہے اور ہمارے پاس پچھلے سالوں کے figures موجود ہیں جن پر ہم اپنے estimate base کرتے ہیں، جتنی ان کی demand ہوتی ہے اس کے مطابق دے دیتے ہیں۔ اس طرح تو کوئی صاحب آبادی پر اور کوئی صاحب urgent matters پر demand کریں گے کہ ان کے ایریا کو قرضہ دیں تو میرے خیال میں اس سے problems پیدا ہوں گے۔ جس آدمی کو جتنے قرضے کی ضرورت ہے ہم اپنے وسائل میں رہتے ہوئے اسے پورا کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کو آپریٹو بنک صرف اس مقصد کے لئے قائم ہوا تھا کہ کسانوں کو بغیر سود کے قرضہ دیا جائے گا اور start بھی ایسے ہی ہوا کہ جب یہ کو آپریٹو سوسائٹیاں شروع ہوئیں اس وقت یہ بالکل بلاسود قرضہ ہوتا تھا مگر ہماری بدقسمتی ہے کہ ایسے کام جو اچھائی کی طرف ہو رہے ہوں ان میں بڑے بڑے آفیسرز، بیوروکریٹ حائل ہوتے ہیں اور وہ ادارہ جو صرف اور صرف کسان کی حالت بہتر کرنے کے لئے قائم کیا گیا تھا اسے آہستہ آہستہ منافع بخش ادارہ بنانے کا مشورہ دے دیا گیا اور آج آپ دیکھ لیں کہ کو آپریٹو بنک کے مارک اپ کا ریٹ سب سے زیادہ ہے۔ کسان بربادی کے دہانے پر کھڑا ہے کیا ایسا ممکن نہیں کہ وہ ادارہ جو purely interest free loan کے لئے بنایا گیا تھا اسے اب پھر اسی جذبے کے تحت شروع کیا جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی، جناب والا! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ پنجاب پراونشل کو آپریٹو بنک treasury bill rates پر سٹیٹ بنک سے رقم لیتا ہے اور اس کے اندر اپنے اخراجات ڈال کر پھر کسانوں کو قرضہ دیا جاتا ہے۔ اس لئے آج کل یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم کسی کو interest free loan

دیں۔ ہم interest کم کرنے کا تو سوچ رہے ہیں اور اسے 14 فیصد سے 9 فیصد پر لے آئے ہیں اور still وزیراعلیٰ صاحب کا حکم ہے کہ اس میں مزید کمی کی جائے۔ اس لئے اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ اس میں کمی تو ہو سکتی ہے لیکن اسے ختم نہیں کیا جا سکتا۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Question Hour closes and we go to the Call Attention Notice.

وزیر امداد باہمی، جناب والا! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، باقی جتنے سوال ہیں They have been disposed of

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضرورت مند افراد کی مالی امداد کے لئے

محکمہ امداد باہمی کے ادارے

*1095 ممبر خالد محمود سرگانہ، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) امداد باہمی کے تحت کون کون سے ایسے ادارے ہیں جو بے روزگار افراد، بے سہارا اور بیوہ خواتین کی مالی امداد کرتے ہیں؟

(ب) ہر ادارے کا امداد کرنے کا طریقہ کار اور معیار کیا ہے۔ تفصیلاً ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) امداد باہمی کے تحت ایسا کوئی امداد باہمی کا ادارہ رجسٹرڈ نہ ہے۔

(ب) جز (الف) کے جواب کی روشنی میں اس جز کا جواب ندارد ہے۔

کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو ترقیاتی کاموں کے لئے قرضوں کا اجراء

*1447۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں پراونشل کوآپریٹو بنک کی کتنی برانچیں ہیں اور اس وقت تک اس بنک کے کسانوں کو کتنی مالیت کے زرعی قرضے کس شرح سود پر جاری کئے ہیں؟

(ب) کیا پراونشل کوآپریٹو بنک شرح سود میں کمی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟ کیا اس سلسلہ میں سٹیٹ بنک کے حکام سے مذاکرات کئے گئے ہیں اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

(ج) کیا پراونشل کوآپریٹو بنک، کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کو بھی اپنے ترقیاتی کام مکمل کرنے کے لئے قرضے دینے کو تیار ہے اور اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کے لئے کیا شرائط ہیں؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) اس وقت پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کی 161 برانچیں پنجاب بھر میں کام کر رہی ہیں۔ آخری فصل ربیع 03-2002 کے دوران بنک ہذا نے چھوٹے کسانوں کو انجمن ہائے امداد باہمی کے ذریعے مبلغ 2,560 305 ملین روپے کے پیداواری قرضہ جات 13فیصد سالانہ شرح مارک اپ پر جاری کئے ہیں جبکہ ایک سال کے دوران مبلغ 5,000 ملین روپے کے قرضہ جات جاری کئے جاتے ہیں۔

(ب) سٹیٹ بنک آف پاکستان سے ہمارے مذاکرات مکمل ہو چکے ہیں۔ شرح مارک اپ میں مناسب حد تک کمی کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ہمیں اپنے بنکنگ آپریشن کے سلسلہ میں کچھ مالی مشکلات درپیش ہیں۔

(ج) اس وقت بنک اپنے وسائل سے ہاؤسنگ سیکٹر میں قرضہ جات جاری کرنے کی پوزیشن میں نہ ہے کیونکہ بنک نے قبل ازیں سٹیٹ بنک آف پاکستان کی ہدایات کے مطابق مختصر مدت و درمیانی مدت کی مد میں مبلغ 322 272 ملین روپے کے قرضہ جات اپنے ذاتی وسائل سے جاری کئے ہیں۔ بنک ہذا کی طرف سے کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو قرضہ جات کے اجراء کے لئے سٹیٹ بنک آف پاکستان کو فنڈز مہیا کرنے کی استدعا کی گئی لیکن اب تک اس سلسلہ میں کوئی مثبت جواب موصول نہ ہوا ہے۔

کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کی فلاح و بہبود کے نام پر لوٹ مار

*1470۔ملک محمد اقبال چنڑ، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا النور ڈویلپرز اینڈ پلانرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی دفتر فاروق سنٹر لاہور ہوٹل لاہور محکمہ ہذا سے رجسٹرڈ تنظیم ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کے مالکان کے نام، پتاجات اور ٹیلی فون نمبر کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس ادارے نے اپنی رجسٹریشن کے وقت کون کون سے کام کرنے اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ترقیاتی کام کرنے کا ٹارگٹ دیا تھا؟

(ج) اس ادارے کے بورڈ آف گورنرز کے نام، عہدہ جات اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اس ادارے کی رجسٹریشن سے آج تک اس ادارے کی سالانہ بیلنس شیٹ فراہم کی جائے۔ نیز اس ادارے کی ہر سال کی آڈٹ رپورٹیں بھی ایوان میں فراہم کی جائیں، نیز یہ آڈٹ جس جس کمیٹی نے کیا اس کی تفصیل بھی فراہم کی جائے۔

(ہ) اس ادارے نے آج تک کتنی ہاؤسنگ سوسائٹیاں کس، کس نام، جگہ اور کتنے، کتنے رقبہ پر develop کی ہیں؟ ہر ہاؤسنگ سوسائٹی کا رقبہ اور پلاٹوں کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(و) اس ادارے نے لاہور میں کتنی ہاؤسنگ سوسائٹیاں اور رہائشی مکانات تعمیر کئے ہیں۔ ان کی تفصیل رقبہ وار' پلاٹ وار اور مکانات وار فراہم کی جائے؟

(ز) اس ادارے نے جن جن لوگوں کو مکانات بنا کر فراہم کئے ہیں ان کے نام' پتاجات اور ان سے ان مکانات کے عوض حاصل کردہ رقم ہر الاٹی وار فراہم کی جائے؟

(ح) کیا یہ درست ہے کہ یہ ادارہ سادہ لوح لوگوں کو پلاٹوں اور مکانات فرضی شو کر کے لوٹ رہا ہے اور ہزاروں لوگوں سے کروڑوں روپے فراڈ کے ذریعہ حاصل کر چکا ہے؟

(ط) کیا حکومت اس ادارے اور اس کے مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ النور ڈویلپرز اینڈ پلانرز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے نام کی کوئی سوسائٹی محکمہ امداد باہمی کے پاس رجسٹرڈ شدہ نہ ہے موقع پر تحقیق کی گئی جس کے مطابق اس ادارہ نے کو آپریٹو کا لفظ استعمال نہ کیا ہے بلکہ یہ ادارہ رجسٹرار آف فرمز لاہور نے نور ڈویلپرز فرسٹ فلور فاروق سنٹر لاہور ہوٹل میکلوڈ روڈ لاہور کے نام سے مورخہ 10-04-2000 کو رجسٹرڈ شدہ ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اوپر جواب دیا جا چکا ہے۔

(ج) اوپر جواب دیا جا چکا ہے۔

(د) اوپر جواب دیا جا چکا ہے۔

(ہ) اوپر جواب دیا جا چکا ہے۔

(و) اوپر جواب دیا جا چکا ہے۔

(ز) اوپر جواب دیا جا چکا ہے۔

(ح) اوپر جواب دیا جا چکا ہے۔

(ط) اوپر جواب دیا جا چکا ہے۔

زرعی قرضہ کی معافی اور مارک اپ

*1768۔چودھری جاوید احمد، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گزشتہ سال ضلع پاکپتن کے لئے زرعی قرضہ جات 25 ہزار روپے تک A.D B P نے معاف کر دیئے تھے اور مارک اپ میں بھی رعایت دی تھی۔ کیا وہی رعایت و معافی کو آپریٹو سوسائٹیوں کے لئے لاگو نہیں ہوتی؟

(ب) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) زرعی ترقیاتی بنک (Z T B L) نے حکومت پاکستان کی ہدایت کی روشنی میں آفت زدہ علاقوں کے کاشتکاران کے لئے ایک ریلیف پیکج کا اعلان کیا تھا لیکن اب تک حکومت پاکستان / سٹیٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کو ایسی کوئی ہدایت نہیں ملی۔ فیڈرل بنک برائے امداد باہمی (زیر انصرام) نے tentative اعداد و شمار Z T B L کے ریلیف پیکج کی طرز پر بالحاظ درج ذیل رعایت مانگے تھے۔

(i) مبلغ -/25,000 روپے تک کے قرضہ پر مکمل سود اور اصل زر معاف۔

(ii) مبلغ -/25,001 روپے سے مبلغ -/100,000 روپے کے قرضہ جات کے سود کی معافی۔

فیڈرل بنک کی ہدایت پر صوبہ بھر کے آفت زدہ علاقوں کے کلیم بنا کر بھیجے گئے جن کی مالیت تقریباً 225.550 ملین ہے۔ ان کلیم ہائے میں ضلع پاکپتن کے کلیم بھی شامل ہیں۔ فیڈرل بنک نے جانچ پڑتال کے بعد یہ کلیم سٹیٹ بنک آف پاکستان کو بھیجے، سٹیٹ بنک آف پاکستان نے تمام صوبائی کوآپریٹو بنکوں کے کلیم ہائے کی روشنی میں منسٹری آف فنانس حکومت پاکستان سے کوآپریٹو بنکوں کے کلیم ہائے کے تصفیہ کے لئے

budgetary allocation مہیا کرنے کے سلسلہ میں رابطہ کیا جس کے جواب میں فنانس ڈویژن حکومت پاکستان نے کوآپریٹو بنک ہائے کے مقروضان کو زرعی ترقیاتی بنک کے مقروضان کی طرز پر یکساں سلوک دینے سے اپنی معذوری ظاہر کی ہے۔

ایگریکلچر کریڈٹ ڈیپارٹمنٹ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے منسٹری آف فنانس (فنانس ڈویژن) حکومت پاکستان اسلام آباد کے اس فیصلہ سے پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ (P P C B L) کو بذریعہ چٹھی نمبری ACD/1145/DEV-22/2003 مورخہ 02-04-2003 اس ہدایت کے تحت آگاہ کیا ہے کہ بنک اپنی تمام تر کاوشیں بروئے کار لا کر ان واجب الادا قرضہ جات کی جلد از جلد وصولی کرے جس کی تعمیل میں P P C.B L نے ان قرضہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں مناسب احکامات جاری کر دیئے ہیں۔

مندرجہ بالا حالات کی روشنی میں ریلیف پیکج کے مطابق بنک قرضہ جات / سود ہائے میں معافی نہ کر سکتا ہے۔

(ب) اس سوال کا مفصل جواب پہلے ہی اوپر بیان کر دیا گیا ہے۔ مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ اس ریلیف پیکج کا اعلان وفاقی حکومت نے فرمایا تھا اور اس سلسلہ میں فنڈز حکومت پاکستان نے مہیا کرنے تھے جس پر پیکج کے مطابق سہولت متعلقہ مقروضان کو ملنا تھی لیکن فنانس ڈویژن حکومت پاکستان کے اس سلسلہ میں انکار کے بعد P P C B L ریلیف پیکج کے مطابق سہولت دینے سے قاصر ہے۔

جہلم میں انجمن ہائے امداد باہمی کے نام، عہدیداران اور قرضہ کی تفصیلات

*1841۔ شیخ تنویر احمد، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اس وقت ضلع جہلم میں کتنی رجسٹرڈ انجمن امداد باہمی ہیں۔ ان کے نام' ان کے ممبران کے نام اور عہدیداران کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) 2001 سے آج تک اس ضلع میں کتنے قرضے ان انجمن ہائے کو فراہم کئے گئے ہیں۔ ان انجمنوں کے نام اور قرضہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس وقت اس ضلع میں کتنی اور کون کون سی انجمنیں defaulter ہیں اور ان کے ذمہ کتنے قرضہ جات ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) اس وقت ضلع جہلم میں رجسٹرڈ انجمن ہائے امداد باہمی کی تعداد 373 ہے۔ ان کے نام اور عہدیداران کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2001 سے آج تک جن انجمن ہائے امداد باہمی کو قرضہ جات فراہم کئے گئے ہیں ان کے نام اور قرضہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت ضلع جہلم میں 4 انجمن ہائے defaulter ہیں۔ ان انجمن ہائے امداد باہمی اور ان کے ذمہ واجب الادا رقم قرضہ کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہلم میں محکمہ امداد باہمی کے دفاتر اور سٹاف کی تفصیل

*1842۔شیخ تنویر احمد: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اس وقت امداد باہمی کے ضلع جہلم میں کتنے دفاتر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں۔ ان دفاتر کے نام اور ان کے کام کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان دفاتر میں تعینات ملازمین کے نام' عہدہ' گریڈ' ولدیت اور موجودہ تعیناتی نیز مدت تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان دفاتر میں تعینات کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد اسی ضلع میں ہیں ان کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) اس وقت امداد باہمی کے ضلع جہلم میں دس دفاتر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل جہلم

1۔ ڈسٹرکٹ آفیسر' کوآپریٹو' جہلم
2۔ اسسٹنٹ رجسٹرار' کوآپریٹو سوسائٹیز' جہلم
3۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز' جہلم
4۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز' دینہ

تحصیل سوہاوہ

1۔ اسسٹنٹ رجسٹرار' کوآپریٹو سوسائٹیز' سوہاوہ
2۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز' سوہاوہ
3۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز' ڈومیلی

تحصیل پنڈ دادنخان

1۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز پنڈ دادنخان 2۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز' پنڈ دادنخان
3۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مانوال

دفاتر کے کام کی تفصیل:

زمینداروں کو درمیانی مدت کے قرضہ جات مثلاً فصلی قرضہ جات اور لمبی مدت کے قرضہ جات مثلاً ٹریکٹر کے لئے' پولٹری کے لئے' ٹیوب ویل' انڈسٹری اور ڈیری ڈویلپمنٹ کے لئے مہیا کرنا۔

(ب) ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پارک ویو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں درپیش مسائل اور حکومتی کردار

*2078۔سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پارک ویو کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کی موجودہ انتظامیہ نے سابقہ ممبران کے پلاٹ منسوخ کر کے ان پر قبضہ کر لیا ہے اور انہیں نئے ریٹ پر فروخت کر رہے ہیں؟

(ب) کیا پارک ویو سوسائٹی کے پلاٹوں کے نئے ریٹس کی منظوری کو آپریٹو ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کی گئی ہے؟ اگر حاصل کی گئی ہے تو کب اور کیسے؟ پلاٹوں کے سابقہ اور موجودہ فی کنال ریٹس کیا ہیں؟

(ج) پارک ویو ہاؤسنگ سوسائٹی کا سالانہ آڈٹ کب ہوا اور اس آڈٹ رپورٹ میں کن بے ضابطگیوں کی نشاندھی کی گئی۔ ان میں سے اہم نکات بیان فرمائیں اور بے ضابطگیوں کے تدارک کا کیا انتظام کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس سوسائٹی کے موجودہ سیکرٹری جنرل نے سوسائٹی کے ملکیتی قبرستان، پارک، سکول و کالج وغیرہ کے لئے وقف پلاٹ بھی فروخت کر دیئے ہیں؟

(ہ) یہ بھی بتایا جائے کہ اس سوسائٹی کی رجسٹریشن کب ہوئی؟ پہلی انتظامی کمیٹی کے عہدے داران کون تھے اور موجودہ انتظامیہ نے کب انتظام سنبھالا؟ گزشتہ دنوں ہونے والی سالانہ جنرل باڈی میٹنگ کتنے عرصہ بعد منعقد ہوئی؟

(و) کیا سوسائٹی کی ابتدائی ٹاؤن پلاننگ میں کوئی تبدیلیاں کی گئی ہیں تو کس کی منظوری سے نیز حکومت نے اس سوسائٹی کے معاملات کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے کیا کردار ادا کیا ہے؟

وزیر تحفظ ماحولیات:

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور کینٹ پارک ویو ہاؤسنگ سوسائٹی نے سابقہ ممبران کے پلاٹوں کی الاٹمنٹ بوجہ نادہندگی منسوخ کر دی ہیں۔ وہ رقبہ جس پر یہ پلاٹ مشتمل تھے پہلے ہی سوسائٹی کے زیر قبضہ تھا۔ ترقیاتی کام مکمل کرنے کے لئے درکار رقم اکٹھی کرنے کے لئے سوسائٹی دوسرے اشخاص کو ایسے پلاٹ الاٹ کرتی ہے۔

(ب) مروجہ قوانین کے تحت انہیں ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہے۔

(ج) پارک ویو ہاؤسنگ سوسائٹی کا سالانہ آڈٹ مالی سال مختتمہ 30-6-2001 تک ہو چکا ہے۔ آڈٹ رپورٹ میں درج ذیل چیدہ چیدہ بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

1۔ سوسائٹی کے ممبران سے وصول کی جانے والی رقومات بروقت بنک میں جمع نہیں کروائی جاتی رہیں جس کی وجہ سے رقم کے غوردبرد ہونے کا احتمال رہا۔ ماضی میں اس معمول کی بنا پر محمد رمضان اکاؤنٹنٹ (سابقہ) نے ادارہ کی رقم مبلغ -/9,93,899 روپے غوردبرد کی جس کی بازیابی ابھی تک نہ کی جا سکی ہے۔

2۔ سوسائٹی نے اپریل 1990 تا فروری 1991 میں 352 کنال 3 مرلے زمین مسماۃ شہزادی امراؤ بخت سے بعنوان کنال پراجیکٹ خرید کی جس میں سے 202 کنال ایک مرلہ زمین انجمن کے نام نہ ہے کیونکہ اس خرید شدہ زمین کے دیگر وارثان نے سوسائٹی کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا ہے۔

جولائی 1996 میں ایک معاہدہ کے تحت مذکورہ بالا تمام زمین مسٹر محمد رمضان کو بعوض -/6,28,54,750 روپے میں فروخت کر دی گئی۔ خریدار نے مبلغ -/3,63,92,750 روپے بطور قیمت زمین 151 کنال دو مرلے 31 جنوری 1998 تک ادا کرنے تھے۔ بقیہ زمین 202 کنال دو مرلے کے عوض مبلغ -/2,64,62,000 روپے زیر التواء کیس کی باضابطہ تکمیل کے بعد ادا کرنا تھے۔ سال مختتمہ 30-6-2001 تک محمد رمضان سے صرف -/1,14,20,200 روپے وصول ہوئے۔ مگر بموجب رپورٹ یہ سودا تاحال نامکمل ہے۔ سوسائٹی اس سلسلہ میں معاہدہ کے مطابق سودے کی تکمیل کے لئے -/9,93,899 قانونی چارہ جوئی نہیں کر رہی ہے۔

3۔ دوران آڈٹ سال 2000-01 مبلغ -/55,10,000 روپے مختلف اشخاص کو برائے قبضہ زمین ادا کئے گئے ہیں مگر رقم کی تصدیق نہ ہو سکی کیونکہ رقم بنک کے توسط سے ادا کرنے کے بجائے نقد ادا کی گئی۔

4۔ مبلغ -/43,70,599 روپے مختلف اشخاص اور اداروں کو زمین کے قبضہ اور دیگر مدات میں' جن میں سے مبلغ -/14,20,500 روپے 1996ء میں بطور پیشگی ادا کئے گئے جبکہ طویل عرصہ گزرنے کے باوجود متعلقہ امور میں کوئی پیش رفت نہ ہوئی۔ رقم کے ڈوبنے کا احتمال ہے۔

5۔ مبلغ -/30,00,000 روپے بطور پیشگی برائے خرید زمین 9 کنال 18 مرلے مسٹر بشارت علی اکبر کو 7 جولائی 2000 کو ادا کئے گئے جس میں سے 4 کنال 3 مرلے کی رجسٹری انجمن کے نام مارچ 2002 میں ہوئی لیکن رجسٹری کے کاغذات پر باضابطہ دستخط نہ ہیں۔

آڈٹ رپورٹ میں ایڈیٹر نے بے ضابطگیوں کے تدارک کے لئے زیر دفعہ 50-A,22-A کو آپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کارروائی عمل میں لانے کی تجویز دی ہے۔ متذکرہ کارروائی عمل میں لانے کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز لاہور کو ہدایت کر دی گئی ہے۔

(د) یہ غلط ہے کہ سوسائٹی کے سیکرٹری نے قبرستان پارک سکول وغیرہ کے پلاٹ فروخت کر دیئے ہیں کیونکہ سیکرٹری کے پاس اس کا اختیار نہ ہے۔

(ہ) سوسائٹی کی تاریخ رجسٹریشن 29 نومبر 1987 ہے۔ پہلی انتظامیہ کے عہدیداران درج ذیل تھے۔

1۔	لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ تختیار رانا	پیٹرن
2۔	کے۔ڈی۔رانا سابقہ جی۔ایم پی۔آئی۔اے۔	چیئرمین
3۔	شہزاد جہانگیر بار ایٹ لاء	وائس چیئرمین
4۔	میجر (ریٹائرڈ) جاوید بشیر خان	جنرل سیکرٹری
5۔	محمد عمران بٹ	سیکرٹری خزانہ
6۔	کیپٹن (ریٹائرڈ) اطہر علی	جوائنٹ سیکرٹری
7۔	ایم آر صدیقی ایم ای او	ممبر

8۔ جہانگیر مرزا ڈی۔آئی۔جی لاہور ممبر

9۔ انز کموڈور ظفر محمود ممبر

10۔ میجر فیاض بشیر ممبر

11۔ میجر طارق رضوان ممبر

12۔ ڈاکٹر وحید مصطفےٰ ممبر

13۔ میجر ضیاء الحسن ممبر

14۔ کرنل زاہد منہاس ممبر

15۔ اے۔یو۔سلیم ممبر

موجودہ انتظامیہ نے دسمبر 2000 میں چارج سنبھالا تھا۔ سالانہ اجلاس عام ہر سال منعقد ہوتا ہے۔

(و) ابھی تک سوسائٹی کے ٹاؤن پلان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

ریونیو ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی کے الاٹیوں کے مسائل

*2241۔ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتہ، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی میں Revenue Employees Housing Society حکومت کی منظوری کے بعد شروع کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو زمین متذکرہ سوسائٹی کے لئے خریدی گئی تھی اس میں سے تقریباً آدھی زمین دریابُرد ہو چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریابُرد زمین کو فروخت کر دیا گیا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت دریا بُرد زمین کے متاثرین کے لئے کوئی اقدامات کرنا چاہتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ریونیو ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی بذریعہ چٹھی نمبر 341 بتاریخ 22-11-1989 سرکل رجسٹرار کوآپریٹو راولپنڈی کی منظوری سے وجود میں آئی۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سوسائٹی کے لئے خریدی گئی اراضی دریا بُرد ہو گئی ہے۔ درحقیقت سوسائٹی کے لئے 2882 کنال زمین خریدی گئی تھی جس میں سے صرف 35 کنال زمین دریائے سواں میں آ گئی ہے۔

(ج) جی نہیں۔ اس جگہ کو فروخت نہیں کیا گیا۔

(د) سوسائٹی کا جو رقبہ دریا بُرد ہے اس کے الاٹیوں کو متبادل پلاٹ فراہم کرنا سوسائٹی کی ذمہ داری میں شامل ہے جس کے لئے کوشش جاری ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ امداد باہمی پنجاب نے سوسائٹی کے الاٹیوں کے مسائل حل کرنے کے لئے ایک نگران کمیٹی تشکیل دی ہے جو سوسائٹی کے معاملات کی دیکھ بھال کر رہی ہے۔

متاثرین انسٹی ٹیوٹ مائنگ انجینئرز ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کی دادرسی

*2306. جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ متاثرین انسٹیٹیوٹ مائنگ انجینئرز ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کے ساتھ فراڈ کا ایک کیس جناب چیف سیکرٹری حکومت پنجاب کی جانب سے برائے ضروری کارروائی ان کے مراسلہ نمبری 1096 مورخہ 29-3-2002 کو جناب سیکرٹری امداد باہمی حکومت پنجاب کو موصول ہوا تھا؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کی طرف سے اب تک مذکورہ سوسائٹی کے معاشرین کی داد رسی اور فراڈ کرنے والے اہلکاران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ج) اگر اب تک حکومت کی طرف سے کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے تو اس اہم معاملے کو سرد خانے کی نذر کرنے والے سرکاری اہلکاران کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو وجوہات سے مطلع فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) درست ہے۔

(ب) سوسائٹی نے قانون امداد باہمی کے تحت معرض وجود میں آنے سے قبل 571 کنال 11 مرلے زمین پی۔سی۔ایس۔آئی۔آر سٹاف کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کے نام پر اس معاہدہ کے تحت خرید کی کہ بعد از رجسٹریشن سوسائٹی کے نام پر خرید کردہ زمین منتقل کروائی جائے گی اور ایسا کر بھی لیا گیا۔ بعد ازاں سوسائٹی کی اطلاع کے بغیر محکمہ مال میں اس کے نام تسلیم شدہ رقبہ کے انتقال یکطرفہ طور پر خارج کر دیئے۔ مزید برآں خرید شدہ رقبہ یکجا نہ ہونے کی وجہ سے پلاٹ بندی نہ کی جا سکی اور نہ ممبران کو اس بناء پر پلاٹ الاٹ کئے جا سکے۔ ان وجوہات کی بناء پر سوسائٹی کے ممبران میں بے اطمینانی پیدا ہو گئی جس کا نوٹس لیتے ہوئے محکمہ نے ضروری کارروائی اختیار کی اور معاملہ کو سلجھانے کی کوششیں شروع کیں کہ محکمہ انٹی کرپشن پنجاب نے مداخلت کی اور سوسائٹی کے متعدد عہدیداران کو گرفتار کر لیا جو بعد ازاں ضمانت پر رہا ہوئے۔ دریں اثناء محکمہ ہذا نے خصوصی اجلاس عام طلب کیا اور ممبران نے فیصلہ کیا کہ ان کی رقوم واپس کی جائیں۔ اسی اثناء میں بعض ممبران کی درخواست پر قومی احتساب بیورو پنجاب نے اس معاملہ پر کارروائی کا آغاز کر دیا۔ اندریں حالات محکمہ نے اجلاس عام کے فیصلہ کی روشنی میں قومی احتساب بیورو کو اپنی چٹھی نمبری ڈی آر جو ڈیشل/635 مورخہ 26-03-02 کے تحت تجویز کیا کہ سوسائٹی مذکورہ کو زیر

انصرام لا کر زمین کو فروخت کرکے ممبران کی رقومات واپس کی جائیں۔ اس ضمن میں تاحال احتساب بیورو پنجاب سے کوئی جواب موصول نہ ہوا ہے۔

(ج) جز(ب) کے جواب کی روشنی میں مذکورہ بالا معاملہ زیر کار ہے۔ لہذا کسی سرکاری اہلکار کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

سیالکوٹ شہر میں فیکٹریوں اور ٹینریز کے کیمیکل ملے پانی سے پیدا ہونے والے مسائل

*2307۔جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سیالکوٹ شہر کے گردونواح میں واقع فیکٹریوں اور ٹینریز کے نام اور محل و وقوع کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ شہر کے گردونواح میں واقع فیکٹریاں اور ٹینریز کیمیکل ملا گندا پانی گاڑیوں پر لاد کر اس علاقہ میں واقع زرعی زمینوں میں پھینک رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کیمیکل ملے پانی کی وجہ سے اس علاقہ کی زمین بنجر ہو رہی ہے۔ جانور اور انسان مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان فیکٹریوں اور ٹینریز مالکان کے خلاف قانونی کارروائی اور اس گندے پانی کے لئے کوئی مناسب اقدامات کر رہی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

(الف) سیالکوٹ شہر کے گردونواح میں واقع ٹینریز اور دیگر فیکٹریوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیکٹریوں کی ایک بڑی تعداد ضائع شدہ پانی کا نکاس قریب بہنے والے ڈرین میں کرتی ہے۔ جن فیکٹریوں کے قریب کوئی ڈرین واقع نہ ہے وہ پانی کو ٹینکرز کے ذریعہ سے ڈرین اور زرعی زمین میں ڈال دیتی ہیں۔

(ج) کیمیکل ملے پانی سے زمین کے بنجر ہونے اور جانوروں اور انسانوں میں بیماریاں پھیلنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔

(د) سیالکوٹ میں فیکٹریوں اور ٹینریز سے پیدا ہونے والی آلودگی پر محکمہ ماحولیات پنجاب مسلسل کوشاں ہے۔ محکمہ نے سیالکوٹ ٹینریز ایسوسی ایشن اور سیالکوٹ چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے تعاون سے سیالکوٹ' سمبڑیال روڈ پر ایک ٹینری زون بنانے کا منصوبہ تیار کیا ہے جہاں ٹینریز سے خارج ہونے والے آلودہ پانی کو ٹریٹ کرنے کا بندوبست بھی موجود ہو گا۔ اس منصوبہ کے تحت ضلع سیالکوٹ میں آبادی میں موجود تقریباً 200 ٹینریز کو اس زون میں منتقل کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کا ابتدائی سروے مکمل ہو چکا ہے۔ اس منصوبے کی کل لاگت 781 4 ملین روپے ہے۔ P D W P نے منصوبہ کو پاس کر دیا ہے۔ جبکہ C D W P سے منظوری کا انتظار ہے۔ مزید برآں سمبڑیال روڈ پر کروم ریکوری پلانٹ کی تعمیر جاری ہے جس سے ٹینریز کے ضائع شدہ پانی میں موجود کروم دھات کی وجہ سے پیدا ہونے والی آلودگی پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔ ان منصوبہ جات کی تکمیل سے ضلع سیالکوٹ میں ٹینریز سے پیدا ہونے والی آلودگی پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

گورنمنٹ ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کے عہدیداران اور ایکسٹرا بلڈنگ لاز کی تفصیلات

*2444۔جناب علی عباس، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی 436 سیکٹر A-I ٹاؤن شپ لاہور کب قائم ہوئی؛ اس سوسائٹی کے کتنے ممبر ہیں۔ موجودہ صدر اور سیکرٹری کون ہیں اور یہ کب اور کتنے سالوں کے لئے منتخب ہوئے ہیں؛

(ب) مذکورہ سوسائٹی نے 2002-03 میں کتنے فنڈ کس کس مد میں اکٹھے کئے ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؛

(ج) کیا مذکورہ سوسائٹی کوئی ایکسٹرا بلڈنگ جرمانہ بھی وصول کرتی ہے۔ موجودہ مالی سال میں مذکورہ سوسائٹی نے کتنے سوسائٹی ممبروں سے ایکسٹرا بلڈنگ جرمانہ وصول کیا اور کتنے فیصد معاف یا کم کیا ہے اور اگر ایکسٹرا بلڈنگ جرمانہ معاف یا کم نہ کیا گیا ہے تو پلاٹ نمبر 49 کمرشل سپر مارکیٹ سیکٹر A-I ٹاؤن شپ کی ایکسٹرا بلڈنگ کتنی سکوئر فٹ ہے اور اس کو کتنا جرمانہ کیا گیا ہے، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؛

(د) مذکورہ سوسائٹی ایکسٹرا بلڈنگ جرمانہ کتنے مرلے کے مکان پر عائد کرتی ہے اور کیا حکومت 3 مرلے تک مکانوں پر ایکسٹرا بلڈنگ جرمانہ معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؛

(ہ) کیا حکومت مذکورہ سوسائٹی کے معاملات کو درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہ بیان کی جائیں اور دیگر تفصیلات سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؛

وزیر امداد باہمی،

(الف) گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی 436 سیکٹر A-I ٹاؤن شپ لاہور مورخہ 24-08-1956 کو قانون امداد باہمی مجریہ 1925 زیر نمبری 416 قائم ہوئی۔ اس کے ممبران کی تعداد 1600 ہے۔ سوسائٹی ہذا کے موجودہ سیکرٹری اور صدر بالترتیب ڈاکٹر محمد اکرم کاہلوں اور محمد اکرم ہیں اور ان کا انتخاب بذریعہ الیکشن مورخہ 11۔نومبر 2001 کو تین سال کے لئے ہوا۔

(ب) سوسائٹی اپنی کالونی میں ممبران کو سڑکوں، فراہمی نکاسی و آب، تعلیمی سہولیات، بجلی اور پارکوں وغیرہ کی سہولت فراہم کرتی ہے جس کا انتظام و انصرام بھی وہ خود کرتی ہے جس کے لئے ممبران سے سال 03-2002 کے دوران مختلف مدات میں فنڈز اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ مذکورہ سہولیات کی دیکھ بھال کے لئے سال 03-2002 میں سوسائٹی نے کل مبلغ 51,16,162 روپے ممبران و دیگران سے وصول کئے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	تفصیل آمدنی	رقم
1۔	نامکمل چارجز	9,75,240 روپے
2۔	داخلہ فیس	85,500 روپے
3۔	پلاٹ ٹرانسفر فیس	20,29,875 روپے
4۔	بلڈنگ پلان منظوری فیس	2,31,800 روپے
5۔	تکمیل تعمیر بلڈنگ فیس	35,250 روپے
6۔	این-او-سی-فیس	15,000 روپے
7۔	نشاندہی فیس	29,500 روپے
8۔	قیمت زمین	6,95,322 روپے
9۔	فروخت فارم / ڈوپلیکیٹ کاپی	1,520 روپے
10۔	کمرشل لائیزیشن فیس	1,00,000 روپے
11۔	روڈ کٹ چارجز	4,200 روپے
12۔	تقسیم پلاٹس فیس	10,000 روپے
13۔	چارجز برائے سوسائٹی پارکس / سکول پلاز	1,21,500 روپے
14۔	ڈیلوپمنٹ چارجز برائے سوئی گیس / بجلی	1,15,346 روپے
15۔	جرمانہ برائے عدم تعمیر	3,59,792 روپے
16۔	جرمانہ خلاف ورزی بلڈنگ بائی لاز	2,38,300 روپے

17-	رجسٹریشن فیس برائے بیعہ نامہ	500 روپے
18-	مینٹیننس چارجز	58,017 روپے
19-	ٹینڈر کاسٹ	9,500 روپے
	کل رقم	51,16,162 روپے

(ج) سوسائٹی کوئی ایکسٹرا بلڈنگ جرمانہ وصول نہیں کرتی۔ صرف بلڈنگ بائی لاز اور نقشہ کی خلاف ورزی کا جرمانہ وصول کرتی ہے۔ سابقہ مالی سال 03-2002 میں سوسائٹی نے صرف چار ممبران سے مبلغ 2,38,300 روپے بلڈنگ بائی لاز اور نقشہ کی خلاف ورزی کا جرمانہ وصول کیا ہے اور اس عرصہ کے دوران کسی کو جرمانہ معاف نہ کیا ہے۔ کمرشل پلاٹ نمبر 49 A-I کا رقبہ دو مرلہ ہے۔ اس پلاٹ کی دکان کا نقشہ گراؤنڈ فلور، سوسائٹی سے پاس کروایا گیا اور اس کے پہلے مالک محمد سعید نے نقشہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پہلی منزل تعمیر کی جس کا جرمانہ برائے 500 فٹ بحساب 75 روپے فی مربع فٹ مبلغ 37,500 روپے وصول کیا گیا۔ بعد ازاں دکان ہذا محمد سعید نے انور کمال پاشا نامی آدمی کو فروخت کر دی جس نے اس پر ایک اور منزل بغیر نقشہ منظوری تعمیر کی جس کا جرمانہ مبلغ 15,800 روپے برائے 158 مربع فٹ بحساب 100 روپے فی مربع فٹ وصول کیا گیا۔

(د) سوسائٹی ایکسٹرا بلڈنگ جرمانہ وصول نہیں کرتی بلکہ مکانوں کے منظور شدہ نقشہ کی خلاف ورزی پر قطع نظر پلاٹ سائز اور منظور شدہ تعمیر ایریا میں کسی قسم کے ردوبدل پر جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ چونکہ سوسائٹی میں تین مرلہ سائز کے پلاٹ برائے تعمیر مکان نہ ہیں اس لئے اس ضمن میں بقیہ سوال کا جواب نہ ہے۔

(ہ) معاملات درست نہ چلنے پر حکومت قوانین امداد باہمی کے تحت ضروری کارروائی کرتی رہتی ہے اور آئندہ بھی کرتی رہے گی۔ سوال کے اس جز میں چونکہ کسی خاص معاملہ کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے لہذا مزید تفصیلات نہیں دی جاسکتیں۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آلودگی /فضائی آلودگی پر کنٹرول کے لئے حکومتی اقدامات

*2490۔چودھری بلال اصغر ، کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آلودگی اور بالخصوص فضائی آلودگی کم کرنے میں محکمہ نے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

محکمہ تحفظ ماحولیات پنجاب نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں فضائی آلودگی کی مقدار کی پیمائش کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہوا میں کوئی مضر گیس مقررہ حد سے زیادہ نہیں پائی گئی ہے۔ تاہم پنجاب کے تمام اضلاع بشمول ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ضلعی حکومتوں کو آلودگی' فضائی آلودگی کے کنٹرول کے متعلق محکمہ نے گائیڈ لائن فراہم کر دی ہے۔ (جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں فیکٹریوں کے زہریلے پانی کا مسئلہ اور حکومتی اقدامات

*2491۔چودھری بلال اصغر ، کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ
(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں فیکٹریوں / کارخانوں کے زہریلے اور آلودہ پانی کو ٹھکانے لگانے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فیکٹریوں کے گندے پانی سے عوام میں ہیپاٹائٹس' ٹی۔بی' کینسر جیسی خطرناک بیماریاں پھیلنے کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے؟
(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک' اگر نہیں تو وجوہ بیان کی جائیں؟

وزیر تحفظ ماحولیات:

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ تحفظ ماحولیات کا کوئی دفتر نہیں۔ ضلعی حکومت کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں (نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کہ وہ فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی جانچ کرائیں اور ان کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانے کے لئے اقدامات تجویز کریں۔

(ب) مذکورہ بالا رپورٹ کے بعد یہ طے ہو سکے گا کہ کیا واقعی زہریلا پانی یہ بیماریاں پھیلا رہا ہے۔

(ج) حکومت نے زہریلے پانی کے لئے قومی ماحولیاتی معیار (N.E.Qs) جاری کئے ہیں۔ مذکورہ بالا رپورٹ کی روشنی میں قانونی کارروائی کی جائے گی۔

خان پور نہر شیخوپورہ زہر آلودہ پانی سے پیدا ہونے والے مسائل اور حکومتی اقدامات

*2553:جناب جہانزیب راؤ: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خان پور نہر شیخوپورہ میں کلائنگ پیپر فلور ملز شیخوپورہ انتہائی زہر آلودہ پانی کر رہی ہے جس سے آبی جانوروں کے علاوہ غریب کسانوں کے پالتو قیمتی جانور بھی مر چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام کی طرف سے تمام تر کوششوں کے باوجود زیر آلودہ پانی کو نہر میں گرنے سے نہیں روکا جا رہا؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ نہر میں کلائنگ پیپر ملز کا زہر آلودہ اور گندا پانی روکنے کے لئے کوئی موثر اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

(الف) یہ درست ہے کہ فلائنگ پیپر ملز سے نکلنے والا ضائع شدہ پانی خان پور نہر (U.C.C) میں ڈالا جا رہا ہے۔ کسی آبی جانور یا پالتو جانور کے مرنے کی تصدیق ریکارڈ سے نہ ہو سکی ہے۔

(ب) شکایت کے موصول ہونے پر محکمہ ماحولیات نے مذکورہ فیکٹری کے خلاف مورخہ 5۔اکتوبر 2000 کو ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے لئے حکمنامہ جاری کیا۔ اس حکمنامہ پر فیکٹری انتظامیہ نے عملدرآمد نہ کیا جس بناء پر مورخہ 10۔نومبر 2000 کو ضلع مجسٹریٹ (D.C) شیخوپورہ کو اس حکم نامہ پر عملدرآمد کے لئے کارروائی کرنے کو کہا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ (D C) شیخوپورہ نے مورخہ 17۔جنوری 2001 کو مذکورہ فیکٹری کے گندے پانی کے نکاس والے پانپ بند کروا دیئے جس کے نتیجہ میں فیکٹری بند ہو گئی۔ مگر اس رات 8 بجے ضلع کمانڈر مانیٹرنگ نے فیکٹری کو دوبارہ چالو کروا دیا اور اس معاملہ کو حل کرنے کے لئے مورخہ 29۔جنوری 2001 کو ایک اجلاس طلب کیا۔ اس اجلاس میں طے پایا گیا کہ مذکورہ فیکٹری فاضل گندے پانی کو ٹریٹ کرنے کے بعد قریبی گندے نالہ میں ڈالے گی۔ فیکٹری انتظامیہ اپنے ضائع شدہ گندے پانی کو گندے نالہ میں ڈالنے کے لئے ایک 3500 فٹ لمبا پکا نالہ تعمیر کر رہی تھی کہ مقامی لوگوں نے سول کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کر لیا جس کے نتیجہ میں یہ کام بند ہو گیا ہے لہذا فیکٹری انتظامیہ فاضل گندے پانی کا نکاس نہر میں کر رہی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا حالات کے پیش نظر محکمہ ہذا نے فیصلہ کیا ہے کہ فلائنگ پیپر ملز کے خلاف انوائرنمنٹل ٹریبونل میں کیس دائر کیا جائے۔ اس سلسلہ میں محکمہ کیس تیار کرنے کے لئے ضروری اقدامات کر رہا ہے۔ جلد ہی کیس انوائرنمنٹل ٹریبونل میں داخل کر دیا جائے گا۔

ملتان میں انڈسٹریز کے زہریلے مواد
سے لاحق خطرات اور حکومتی اقدامات

*2757، محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ملتان شہر کے گرد و نواح میں کتنی فیکٹریاں ایسی ہیں جن سے زہریلا پانی / ٹھوس مادہ خارج ہوتا ہے۔ ان میں کتنی حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہیں اور کتنی غیر قانونی کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان فیکٹریوں کے زہریلے پانی اور گیسوں کی وجہ سے متعدد بیماریاں پھیلنے کا خدشہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس زہریلے اور گندے پانی کی وجہ سے زمینوں پر بُرے اثرات پڑ رہے ہیں؟

(د) حکومت ماحول کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات بروئے کار لا رہی ہے؟ ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

(الف) ملتان شہر اور گردو نواح میں تقریباً 110 فیکٹریاں ایسی ہیں جو کہ اپنا ضلہ untreated waste water اور solid waste خارج کر رہی ہیں۔ ان میں تقریباً 35 مجزہ سازی کے کارخانے ہیں۔ فیکٹریوں کی رجسٹریشن کا تعلق محکمہ صنعت سے ہے۔ ان فیکٹریوں کی قانونی یا غیر قانونی حیثیت کے متعلق معلومات کے لئے محکمہ صنعت پنجاب سے رجوع کیا گیا ہے۔

(ب) ہاں' یہ درست ہے۔

(ج) فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی وجہ سے زمینوں پر بُرے اثرات پڑ سکتے ہیں۔ اس ضمن میں ضلعی آفیسر ماحولیات ملتان کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ متاثرہ زمینوں کے نمونے تجزیہ کروا کر رپورٹ کرے۔

(د) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کا ضلعی آفس ملتان ان فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کر رہا ہے۔ ان میں 50 فیکٹریوں کے خلاف لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت اور 5 فیکٹریوں کے خلاف پاکستان انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997 کے تحت مقدمات زیر سماعت ہیں۔ علاوہ ازیں ملتان شہر میں موجود تقریباً 35 عدد چمڑہ سازی کے کارخانوں کو ایک انڈسٹریل ایریا میں شفٹ کرنے کے لئے منصوبہ بندی کر دی گئی ہے جس کے لئے ابتدائی طور پر حکومت پنجاب نے 10 لاکھ روپے برائے feasibility study فراہم کر دیئے ہیں۔

ہجویری ٹاؤن ملتان روڈ لاہور رہائشی علاقے میں قائم فیکٹری سے پیدا ہونے والے مسائل

*2778: حاجی رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہجویری ٹاؤن ملتان روڈ لاہور کے رہائشی علاقہ میں ایک سائیکل فیکٹری ماڈرن ٹوائز کے نام سے چل رہی ہے جس کے کیمیکل کی بدبو اور ہر وقت کے شور شرابے سے پورے علاقے کے لوگ بے حد پریشان رہتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق ایسی کوئی فیکٹری رہائشی علاقہ میں قائم نہیں کی جا سکتی؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس فیکٹری کو شہر سے باہر کسی فیکٹری ایریا میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تحفظ ماحولیات:

(الف) ہجویری ٹاؤن میں یہ فیکٹری "modern toys" 1979-80 سے چل رہی ہے۔ اس علاقہ میں اور بھی فیکٹریاں قائم ہیں۔ یہ درست ہے کہ سائیکل فیکٹری مقامی لوگوں کے لئے ماحولیاتی

مسائل پیدا کر رہی ہے۔

(ب) درست ہے لیکن یہ فیکٹری محکمہ ماحولیات کے قیام سے قبل لگائی گئی تھی۔

(ج) چونکہ یہ فیکٹری محکمہ ماحولیات کے قیام سے قبل لگائی گئی تھی اس لئے محکمہ اسے غیر قانونی قرار نہیں دے سکتا۔ البتہ عوام کی شکایات کے ازالہ کے لئے فیکٹری مالک کو آلودگی کنٹرول کرنے کا آرڈر جاری کر دیا گیا ہے جس کا نمبر 364/DOE/LHR مورخہ 8-10-03 ہے۔

محکمہ امداد باہمی کے محاصل اور ان کی ضلعی تقسیم کی تفصیل

*2793۔محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ امداد باہمی کو فنڈ صوبائی حکومت فراہم کرتی ہے یا مرکزی حکومت؟

(ب) جون 1999 سے جون 2003 تک مذکورہ محکمہ کو کتنا فنڈ دیا گیا سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) محکمہ مختص شدہ فنڈ کو کس بنیاد اور معیار پر اضلاع میں تقسیم کرتا ہے۔ ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) محکمہ امداد باہمی کو صوبائی یا مرکزی حکومت کی طرف سے کوئی فنڈ موصول نہ ہوتا ہے بلکہ پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کو یہ قرضہ ہر دو فصلوں یعنی ربیع و خریف کے لئے سٹیٹ بنک آف پاکستان فراہم کرتا ہے جس کو بنک مقررہ مدت تک مع مارک اپ واپس کرنے کا پابند ہوتا ہے۔

(ب) محکمہ کو کوئی فنڈ موصول نہ ہوتا ہے۔ تاہم پنجاب کوآپریٹو بنک کے 01-07-1999 تا 30-06-2003 حاصل قرضہ جات کی سال وار تفصیل لف ہذا ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا محکمہ کوئی فنڈ تقسیم نہیں کرتا جبکہ پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی پالیسی کے مطابق ہر فصل کے لئے قرضہ جات کے اجراء کے وقت ضلع وار فنڈز کی تقسیم اضلاع میں پہلے سے جاری شدہ فصلی قرضہ جات کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ قرضہ جات کے اجراء کے لئے پالیسی سٹیٹ بنک آف پاکستان اور محکمہ امداد باہمی کی ہدایات کی روشنی میں جاری کی جاتی ہے۔

THE PUNJAB PROVINCIAL CO-OPERATIVE BANK LTD.

HEAD OFFICE, LAHORE.

(Fig. in Million)

DESCRIPTION		Funds borrowed from F.B.C.S.B.P	Repayment of Loan/Charges Mark-up	Payment of Balance Service Outstanding
Closing Balance as 30-06-1999	2982.124	0(Rs.)	0(Rs.)	2982.124(Rs.)
01-07-1999 to 30-06-2000	5555.869(Rs.)	4555.110 (Rs.)	57.577 (Rs.)	3982.883 (Rs.)
01-07-2000 to 30-06-2001	3989.568(Rs.)	4984.125 (Rs.)	75.062 (Rs.)	2988.326 (Rs.)
01-07-2001 to 30-06-2002	5483.795(Rs.)	4600.207 (Rs.)	52.759 (Rs.)	3871.914 (Rs.)
01-07-2002 to 30-6-2003	5635.305(Rs.)	4979.469 (Rs.)	204.330 (Rs.)	4527.750 (Rs.)

محکمہ امداد باہمی کے قرضہ جات مارک اپ اور طریق کار کی تفصیل

*2820: **محترمہ ثمینہ نوید**، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ امداد باہمی اضلاع کو کس شرح مارک اپ پر قرضہ فراہم کرتا ہے؟

(ب) اضلاع حاصل شدہ قرضہ کس شرح مارک اپ پر انجمنوں اور کوآپریٹو سوسائٹیوں کو فراہم کرتے ہیں۔ کس معیار پر قرضہ فراہم کیا جاتا ہے۔ نیز طریقہ کار کی وضاحت کی جائے؟

(ج) آیا ضلعی کوآپریٹو دفاتر کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو بھی قرضہ فراہم کرتے ہیں۔ اگر ہاں تو کس معیار اور شرح مارک اپ پر؟

(د) محکمہ کی طرف سے ضلع بہاولنگر کو جون 2002 تا جون 2003 کتنا قرضہ ملا؟

(ہ) ضلعی کوآپریٹو آفس بہاولنگر نے مختص شدہ قرضہ میں سے کتنا قرضہ جاری کیا۔ کس کس انجمن یا سوسائٹی کو قرضہ جاری کیا۔ سوسائٹی کا نام اور جگہ بتائی جائے؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) محکمہ امداد باہمی اضلاع کو کسی قسم کا کوئی قرضہ جاری نہ کرتا ہے جبکہ پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ' سٹیٹ بنک آف پاکستان سے زرعی مقاصد کے لئے قرضہ جات حاصل کر کے محکمہ امداد باہمی کے میدانی عملہ کی معاونت سے ضرورت مند انجمن ہائے امداد باہمی کو اپنی 161 برانچ ہائے کے ذریعے فصلی قرضہ جات کا اجراء کرتا ہے۔ فصل خریف 2003 سے پہلے شرح مارک اپ 14 فیصد تھی جو جناب وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر کم کر کے 9 فیصد کر دی گئی ہے جبکہ درمیانی مدت کے قرضہ جات پر شرح مارک اپ 16 فیصد سے کم کر کے 12 فیصد' 01.07.2003 سے کر دی گئی ہے۔

(ب) تمام اضلاع میں بنک ہائے کی برانچیں رجسٹرار کوآپریٹوز کی جاری کردہ پالیسی کے مطابق ایک ہی شرح مارک اپ پر قرضہ جاری کرتی ہیں۔ قرضہ رجسٹرڈ سوسائٹیز کے ممبران میں ان کی حد قرضہ کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر فصل پر خواہشمند انجمن ہائے اپنی حد قرضہ کے مطابق اپنے ممبران کی انفرادی قرضہ کی تفصیل پیش کرتی ہیں۔ انجمن کی انتظامیہ کمیٹی جو کہ پانچ افراد پر مشتمل ہوتی ہے قرضہ حاصل کرنے کے لئے وضع کئے گئے کاغذات محکمہ امداد باہمی کے میدانی عملہ کے تعاون سے مکمل اور recommend کروانے کے بعد متعلقہ برانچ سے قرضہ حاصل کر سکتی ہے۔

(ج) ضلعی کوآپریٹو دفاتر کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو قرضہ نہیں فراہم کرتے۔

(د) محکمہ کی طرف سے ضلع بہاولنگر کو کوئی قرضہ نہ دیا گیا بلکہ کوآپریٹو بنک ہیڈ آفس' لاہور کی طرف سے ضلع بہاولنگر کو یکم جولائی 2002 تا 30 جون 2003 جتنے فنڈز (برائے فصلی قرضہ جات و درمیانی مدت قرضہ جات) مہیا کئے گئے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلعی کوآپریٹو بنک بہاولنگر نے مختص شدہ فنڈز میں سے جتنا قرضہ (فصلی و درمیانی مدت) جاری کیا اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور

1993 میں وصول کی گئی درخواستوں کی صورتحال

*2905۔ملک محمد افضل کھوکھر، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور نے پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے لئے 1993 میں پنجاب حکومت کے ملازمین سے رجسٹریشن اور پلاٹوں کی قرعہ اندازی کے لئے درخواستیں موصول کی تھیں۔ اس سلسلہ میں کتنی درخواستیں اور رقم وصول ہوئی؟ درخواست دہندگان کے نام' پتاجات' ولدیت اور محکمہ جات سے مطلع فرمائیں۔

(ب) مذکورہ سوسائٹی نے اس مقصد کے لئے کتنی زمین کس جگہ اور کتنی رقم میں خرید کی؟ اس میں کتنے پلاٹ اور کس کس سائز میں بنائے گئے؟ تمام پلاٹوں کی تفصیل سائز وار فراہم کی جائے۔

(ج) کیا اس کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی میں پلاٹوں کی الاٹمنٹ کر دی گئی ہے؟ ان الاٹیوں کے نام' ولدیت' پتاجات اور محکمہ مع پلاٹ نمبر بیان فرمائیں۔

(د) مذکورہ ہاؤسنگ سوسائٹی کا صدر دفتر کہاں ہے اور اس میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟ ان کے نام' عہدہ' گریڈ اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر امداد باہمی،

(الف) یہ اس حد تک درست ہے کہ سوسائٹی نے فیز III کے لئے متعلقہ محکمہ جات کے ذریعے صوبائی حکومت کے ملازمین کو اطلاع دی کہ جو ملازمین چاہیں درخواست فارم لے سکتے ہیں جس کی قیمت صرف -/20 روپے رکھی گئی تھی۔ کل 4140 ملازمین نے درخواست فارم حاصل کئے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	2 کنال پلاٹ کے لئے	200
2۔	1 کنال پلاٹ کے لئے	940
3۔	10 مرلے پلاٹ کے لئے	2000
4۔	5 مرلے پلاٹ کے لئے	1000

وضاحت، متعلقہ سوسائٹی جو کہ ایک کارپوریٹ باڈی ہے اس کی انتظامیہ کمیٹی کو بائی لاز کے تحت اختیار حاصل ہے کہ وہ سوسائٹی کے تمام امور نمٹائے تاہم اگر ممبران کو باہمی شکایات ہوں تو محکمہ امداد باہمی ان کو زیر دفعہ 54 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے تحت نمٹاتا ہے۔

(ب) پہلے ایل۔ڈی۔اے نے رحمت ٹاؤن کی سکیم سے زمین دینا تھی تاکہ فیز III کا اجراء ہو سکے جو نہ مل سکی۔ پھر پرائیویٹ زمین خریدنے کے لئے کوشش کی گئی لیکن مہنگی ہونے کی وجہ سے کوئی زمین نہ خریدی گئی لہذا سکیم شروع نہ ہو سکی۔ نہ ہی ملازمین سے کوئی رقم لی گئی اور نہ ہی ان کو ممبر شپ دی گئی۔

(ج) نہیں کیونکہ مذکورہ سکیم شروع ہی نہ ہو سکی۔ لہذا الاٹمنٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(د) اس سوسائٹی کا دفتر مندرجہ ذیل جگہ پر واقع ہے۔

واٹر ٹینک نمبر 2 بلاک A-2 فیز I پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی غازی چوک، واپڈا ٹاؤن روڈ لاہور۔

سوسائٹی ہذا کے ملازمین کیونکہ سرکاری ملازم نہیں ہیں بلکہ وہ سوسائٹی کے پرائیویٹ ملازم ہیں جن کو سوسائٹی کے قواعد و ضوابط کے مطابق بھرتی کیا جاتا ہے اور مشاہرہ دیا جاتا ہے۔ تاہم سوال کے بقیہ حصے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل ملازمین دی پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ (BS)	تعداد
1۔	سیکرٹری	18	1
2۔	اسسٹنٹ سیکرٹری کم انجینئر	17	1
3۔	ہیڈ کلرک کم اکاؤنٹنٹ	16	1
4۔	سب انجینئر	11	1
5۔	سپروائزر پارکس	11	1
6۔	کلرک	5 اور 6	5
7۔	مسجد خطیب	5	1
8۔	پٹواری	5	1
9۔	ڈرائیور	7	1
10۔	الیکٹریشن	5	3
11۔	نائب قاصد	1	3
12۔	چوکیدار	1	1
13۔	بیلدار	1	1
14۔	ڈیلی ویجز سٹاف		35
	کل		56

محکمہ کو آپریٹو کے قرضہ جات پر سود اور فنڈز کی ضلع وار تقسیم کی تفصیل

*2974، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو آپریٹو پنجاب' فیڈرل بنک برائے کو آپریٹو سے قرضہ حاصل کرتا ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمہ فیڈرل بنک سے تو قرضہ کم شرح مارک اپ پر حاصل کرتا ہے اور تقسیم زیادہ مارک اپ پر کرتا ہے' دونوں شرح مارک اپ تحریر کریں؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمہ حاصل شدہ فنڈ (قرضہ) کو ضلع وار تقسیم کرنے میں بھی تفریق کرتا ہے؛

(د) اگر جزو (الف تا ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ اسی شرح مارک اپ پر قرضہ دینے اور ضلع وار تقسیم برابر کرنے کو تیار ہے' اگر ہاں تو کب تک' نہیں تو کیوں؛ نیز یہ بھی بتایا جائے کہ قرضہ کی تقسیم آبادی کے لحاظ سے کی جاتی ہے یا رقبہ کے لحاظ سے؛

وزیر امداد باہمی:

(الف) محکمہ امداد باہمی (کو آپریٹوز) پنجاب کو وفاقی حکومت برائے امداد باہمی کسی قسم کے کوئی فنڈز مہیا نہ کرتا تھا۔ پنجاب پراونشل کو آپریٹو بنک لمیٹڈ نے صوبہ پنجاب میں زرعی مقاصد کے لئے قرضہ جات کے اجراء کے سلسلہ میں فنڈز بصورت قرضہ برائے فصل خریف 1977ء تا خریف 2001 وفاقی بنک برائے امداد باہمی (زیر انصرام) سے حاصل کئے جن کو بنک ہذا مکمل طور پر مع سروس چارجز ادا کر چکا ہے۔ فصل ربیع 02-2001 سے زرعی مقاصد کے لئے فنڈز (بصورت قرضہ جات) سٹیٹ بنک آف پاکستان' بنک ہذا کو حکومت پاکستان کے T Bill ریٹ پر مہیا کر رہا ہے۔

(ب) بنک ہذا نے اب تک جس شرح مارک اپ پر قرضہ جات، سٹیٹ بنک آف پاکستان سے حاصل کئے اور جس شرح مارک اپ پر قرضہ جات کا اجراء برائے فصل ربیع 2001-02ء تک کیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام فصل	سٹیٹ بنک کی شرح مارک اپ مطابق GOPT Bali ریٹ	بنک ہذا کی شرح مارک اپ	بنک ہذا کی Cost of Funds مطابق سٹیٹ بنک آف پاکستان فارمولا
ربیع 2001-02	8 3047 فیصد	14 فیصد	5 55 فیصد
خریف 2002	6 4435 فیصد	14 فیصد	5 55 فیصد
ربیع 2002-03	6 3717 فیصد	13 فیصد	7 62 فیصد
خریف 2003	2 4166 اوسط فیصد	9 فیصد	7 62 فیصد

مندرجہ بالا جائزہ سے یہ بات واضح ہے کہ بنک ہذا قرضہ جات کے حصول اور اس کی ترسیل پر آنے والے اخراجات کو مدنظر رکھ کر شرح مارک اپ متعین کرتا ہے اور مقابلتاً بنک ہذا کی شرح مارک اپ دیگر بنک پانے سے یا تو کم ہے یا برابر ہے۔ جبکہ بنک ہذا سٹیٹ بنک آف پاکستان کو تو 100 فیصد ادائیگی کر رہا ہے لیکن ہر فصل پر انجمن پانے امداد باہمی سے قرضہ جات کی وصولی 2 تا 4 فیصد تک رک جاتی ہے جس کا نقصان بھی بنک خود برداشت کر رہا ہے۔

(ج) ہر فصل کے لئے قرضہ جات کے اجراء کے وقت ضلع وار فنڈز کی تقسیم اضلاع میں پہلے سے جاری شدہ فصلی قرضہ جات کی بنیاد پر کی جاتی ہے جس میں کمی بیشی دوران فصل قرضہ جات کی طلب کی روشنی میں ہو سکتی ہے۔ قرضہ جات کے اجراء کے لئے پالیسی سٹیٹ بنک آف پاکستان اور محکمہ امداد باہمی کی ہدایات کی روشنی میں جاری کی جاتی ہے۔

(د) جواب بمطابق جزو (ب و ج) جس کی روشنی میں بنک ہذا کے لئے موجودہ متعین کردہ شرح مارک اپ میں کمی ممکن نہ ہے۔ ضلع وار فنڈز کی تقسیم ہر ضلع میں رجسٹرڈ شدہ انجمن پانے امداد باہمی کی منظور شدہ حد قرضہ اور عموماً اضلاع میں پہلے سے جاری شدہ قرضہ جات کی

روشنی میں کی جاتی ہے۔ اس لئے ضلع وار تقسیم قرضہ جات برابر نہ ہو سکتی ہے۔ جبکہ بنک انتظامیہ ہر ضلع کی زرعی پیداواری صلاحیت اور قرضہ کی طلب کو پیش نظر رکھ کر ضلع وار تقسیم کرتی ہے۔

کھوکھر روڈ بند روڈ لاہور۔فیکٹریز میں ربڑ /ریکسین کے استعمال سے پیدا ہونے والے مسائل

*3068۔ڈاکٹر اسد اشرف، کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کھوکھر روڈ بند روڈ لاہور کے مقام پر پرانے جوتوں کی فیکٹریوں میں ربڑ، ریکسین اور چمڑے کا بطور ایندھن استعمال فضا میں بدبو دار دھواں پھیلا کر فضائی آلودگی کا باعث بن رہا ہے جس سے ارد گرد کے رہائشی شدید متاثر ہو رہے ہیں اور انہوں نے متعدد بار محکمہ ہذا کو تحریری طور پر شکایات بھی کی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تحفظ ماحولیات پنجاب نے Javid Old Shoe Detaching Works کے مالک کو ذاتی شنوائی کے لئے مورخہ 05 جولائی 2001 کی چٹھی نمبر 45/27/01/ADLHQ/EPO کے تحت مورخہ 25 جولائی 2001 کو اپنے دفتر طلب کیا۔ اگر ہاں تو اس کے نتیجے میں محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور آیا اب وہاں کے رہائشی محکمہ کے اس فیصلے پر مطمئن ہیں؟

وزیر تحفظ ماحولیات،

(الف) درست ہے۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ یہ یونٹ کھلی جگہ پر قائم ہیں۔ نہ یہ کسی بھی محکمہ میں رجسٹرڈ ہیں اور نہ ہی ان کا کوئی مخصوص نام ہے۔ آئے دن ان کی جگہ، مالک اور نام بدلتے رہتے ہیں۔ پچھلے سالوں میں محکمہ ماحولیات نے کافی سارے یونٹوں کو کھوکھر روڈ سے بند کروایا تھا لیکن یہ پھر نئے نام اور نئی جگہ پر دوبارہ قائم ہو جاتے ہیں۔ ماحولیاتی ایکٹ

1997 کے تحت پہلے ذاتی شنوائی کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ پھر محکمہ کی ہدایات آرڈر پر عملدرآمد کے لئے کچھ وقت دیا جاتا ہے۔ اگر حکم پر عملدرآمد نہ ہو تو کیس "ماحولیاتی ٹریبونل" میں بھیج دیا جاتا ہے لیکن یہ لوگ اس عمل کے دوران ہی جگہ بدل لیتے ہیں یا ملکیت تبدیل ہو جاتی ہے۔ محکمہ کے پاس ایسے اختیارات نہ ہیں کہ ان کو فوری طور پر مسمار (demolish) کر دیا جائے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس صنعتی یونٹ کے خلاف قانونی کارروائی شروع کی گئی تھی لیکن کارروائی کے دوران یہ کام بند ہو گیا۔ کھوکھر گاؤں کے آس پاس ایسے بہت سے کام ہیں جو کہ عارضی طور پر کچھ عرصہ کے لئے قائم ہوتے ہیں اور قانونی کارروائی شروع ہونے پر یہ لوگ جگہ بدل لیتے ہیں۔ ضلعی آفیسر ماحولیات سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے ان صنعتی کاموں کے خلاف لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت کارروائی شروع کی ہے۔

طیب کالونی ملتان روڈ لاہور۔ رہائشی علاقہ میں فیکٹری سے پیدا ہونے والے مسائل اور حکومتی اقدامات

*3080: محترمہ کنول نسیم، کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واحد شریف طیب کالونی (مہاجر آباد) ملتان روڈ لاہور میں محمد اشرف ولد عبدالرشید نے ایک عرصہ سے سول مولڈنگ فیکٹری لگائی ہوئی ہے جس کی تپش، حدت اور سخت بدبو سے پورا علاقہ سخت پریشان ہے۔ بچے اور بوڑھے خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں اور کئی مرتبہ معصوم بچے بیہوش بھی ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقہ کے لوگوں نے اس تکلیف سے نجات حاصل کرنے کے لئے محکمہ ماحولیات کو درخواست بھی دی جس پر عملدرآمد نہ ہو سکا؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس فیکٹری کو رہائشی علاقے سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحولیات:

(الف) محمد اشرف ولد عبدالرشید سول مولڈنگ فیکٹری "OK T P R Sole Moulding Works" کے نام سے 1998 سے چلا رہا ہے۔ اس سے پہلے اس جگہ پر 1970ء سے پاور لومز لگی ہوئی تھیں۔ گزشتہ سالوں میں عوامی شکایت پر اس کارخانہ میں 42 فٹ چمنی لگوائی تھی اور اس کے ساتھ تین عدد "exhaust fans" بھی لگوائے تھے جو کہ چمنی کے ذریعے کارخانہ کی بدبو اور گرم ہوا (تپش) کو 42 فٹ کی بلندی پر خارج کرتے تھے۔ یہ سسٹم ابھی تک موجود ہے اور کام کر رہا ہے۔

کارخانہ کے مالک نے حال ہی میں ایک اور "exhaust fan" لگا لیا ہے لیکن اس کو محکمہ نے ہدایات جاری کر دی ہیں کہ یا تو اس کو بند کر دے یا "suction fan" میں بدل دے۔

اس آبادی میں بے شمار چھوٹے چھوٹے گھریلو صنعتی کام ہیں جن میں نیڈی فینسی شوز بنائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کیمیکل کے سٹور، پاور لومز اور دیگر صنعتی کام ہیں۔ یہ علاقہ خالصتاً رہائشی نہ ہے۔ تقریباً ہر گھر میں کوئی نہ کوئی کمرشل یا صنعتی کام ہو رہا ہے۔

(ب) علاقہ کے لوگوں کی پہلی درخواست پر فیکٹری میں 42 فٹ کی چمنی لگوائی گئی اور اس میں مزید بہتری کے لئے اس کی بنیاد پر دو اور سرے (top) پر ایک عدد "Suction Blower" لگوائے گئے۔ اس کے علاوہ رات کے وقت فیکٹری بند کرنے کے لئے آرڈر جاری کیا گیا۔ "90/F-64/2000-AD LHR3" مورخہ 10-9-01 جس کے خلاف فیکٹری مالک کورٹ میں چلا گیا۔ وہاں سے اس نے بذریعہ عدالت یہ آرڈر ختم کروا لیا۔

(ج) فیکٹری کی جگہ محکمہ ماحولیات کے وجود میں آنے سے بہت پہلے 1970ء سے انڈسٹریل استعمال ہو رہی ہے اور وہاں انڈسٹریل کنکشن پہلے سے موجود تھے۔ اس کے علاوہ فیکٹری مالک نے محکمہ کی ہدایات کے مطابق چمنی لگائی ہوئی ہے۔

پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور

یکم جنوری 2002 کے بعد ہونے والی الاٹمنٹوں کی تفصیل

*3094۔ملک محمد اقبال چنڑ، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2002 تک دی پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بغیر الاٹمنٹ کئے تھے؟

(ب) یکم جنوری 2002 سے آج تک اس سوسائٹی میں الاٹمنٹ پلاٹ کی کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور ان میں سے جن افراد کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ان کے نام، ولدیت، شناختی کارڈ نمبر، عہدہ، گریڈ اور الاٹ کرنے والی اتھارٹی کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے۔ ان کو کس کس نمبر اور سائز کے پلاٹ کتنی کتنی مالیت میں الاٹ کئے گئے ہیں؟

(ج) جز (ب) میں جن افراد کو پلاٹ الاٹ ہوئے ان میں سے کتنے افراد نے پلاٹ کتنی مالیت میں فروخت کئے ہیں؟

(د) کیا جن افراد نے پلاٹ فروخت کئے ہیں انہوں نے سوسائٹی سے پلاٹ فروخت کرنے سے قبل این۔او۔سی لیا تھا۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) تمام سوالات کے مندرجات کا تعلق سوسائٹی کے کاروبار سے متعلق ہیں جو کہ ایک کارپوریٹ باڈی ہے اور سوسائٹی ہذا کی انتظامیہ کمیٹی بااختیار ہے کہ وہ ہر طرح کے کاروباری امور نمٹائے۔

(ب) سوسائٹی کے ممبران کے لئے زمین حاصل کرنا، اس کا نقشہ تیار کرنا، پلاٹ کی قیمت مقرر کرنا اور پلاٹ ممبران کو الاٹ کرنا سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی کا اختیار ہے۔ تاہم اس بابت اگر ممبران کو باہمی شکایات ہوں تو اسے محکمہ امداد باہمی زیر دفعہ 54 کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1925 کے تحت نمٹاتا ہے۔ یہاں یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ سوسائٹی ہذا ایک کارپوریٹ باڈی ہے اور اس کا تمام ریکارڈ دفتر سوسائٹی میں ہوتا ہے۔ کسی بھی سوسائٹی کا ریکارڈ دفتر رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز میں نہیں رکھا جاتا اور نہ ہی محکمہ ہذا اس ریکارڈ کو اپنے پاس رکھنے کا مجاز ہے۔

(ج،د) پلاٹ حاصل کرنے کے بعد ممبران جب چاہیں اپنا پلاٹ فروخت کر سکتے ہیں اور اس بابت کوئی محکمانہ اجازت نامہ حاصل کرنا ضروری نہ ہے۔ تاہم پلاٹ فروخت کرنے سے پہلے ممبران اپنے ذمہ واجبات سوسائٹی انتظامیہ کو ادا کرنے کے پابند ہیں جس کے بعد سوسائٹی کے قواعد کے مطابق وہ پلاٹ قابل انتقال ہوتا ہے۔ قیمت کا تعین مارکیٹ کے لحاظ سے فروخت کنندہ اور خرید کنندہ آپس میں طے کرتے ہیں۔

نئی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کی رجسٹریشن پر پابندی کا مسئلہ

*3095۔شیخ امجد عزیز: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی رجسٹریشن پر پابندی لگا رکھی ہے؟ اگر ایسا ہے تو پابندی کا نوٹیفکیشن ایوان میں پیش کیا جائے۔

(ب) محکمہ نے مذکورہ نوٹیفکیشن کے بعد کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیاں رجسٹرڈ کی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پریس کلب لاہور نے اپنے صحافیوں کے لئے کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی رجسٹرڈ کروانے کے لئے محکمہ امداد باہمی کو درخواست دی ہے۔ درخواست جمع ہونے کی تاریخ اور موجودہ صورت حال سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) موجودہ صورتحال میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی رجسٹرڈ کروانے کے طریقہ کار سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) اگر جزو (الف تا ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہاؤسنگ سوسائٹیاں رجسٹرڈ کرنے پر عائد پابندی اٹھانے اور پریس کلب لاہور کی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی رجسٹرڈ کرنے کو تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) درست ہے۔ متعلقہ نوٹیفکیشن کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ نوٹیفکیشن کے بعد جناب وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے پیشگی اجازت سے پابندی میں نرمی حاصل کرنے کے بعد صرف لاہور پریس کلب کی ایک کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی رجسٹرڈ کی گئی ہے۔

(ج) درست ہے۔ یہ درخواست 4-7-03 کو موصول ہوئی اور ضروری کارروائی کرنے کے بعد تاریخ 22-9-2003 کو سوسائٹی رجسٹرڈ ہو گئی ہے۔

(د) کوئی بھی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کی دفعات 7'8 اور 9 میں دی گئی درج ذیل شرائط کے تحت رجسٹرڈ کی جاتی ہے:۔

الف: ممبران کی تعداد کم از کم 10 ہو۔

ب: ان ممبران کی عمر 18 سال سے زیادہ ہو۔

ج: یہ ممبران ایک ہی ٹاؤن یا دیہات یا ایک جیسی روایات کے حامل دیہاتوں میں رہتے ہوں۔

د: ان ممبران کا تعلق ایک ہی قبیلہ، کلاس، ذات یا پیشہ سے ہو۔

مندرجہ بالا شرائط کے حاصل کم از کم دس ممبران اپنے دستخطوں سے مجوزہ سوسائٹی کے بائی لاز کے ساتھ درخواست رجسٹرار صاحب کو دیں گے۔ رجسٹرار کوآپریٹو اور ان کا عملہ ممبران کے کردار کے بارے میں تسلی کرے گا اور مجوزہ سوسائٹی کے بائی لاز بشرطیکہ وہ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ اور رولز کے منافی نہ ہو کو مدنظر رکھتے ہوئے سوسائٹی کی رجسٹریشن کر دیں گے اور سرٹیفکیٹ جاری کر دیں گے۔

مندرجہ بالا شرائط کی استثناء کی صورت میں رجسٹرار کوآپریٹو مناسب ہدایات دے سکتے ہیں۔

مزید اس ضمن میں ایوان کے سامنے وضاحت کی جاتی ہے کہ فی الحال حکومت پنجاب کے احکامات کے تحت نئی رجسٹریشن پر پابندی عائد ہے۔

(د) جز(ج) کے تحت بیان کیا جا چکا ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب

دی پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کے مسائل

64۔جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دی پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کا اجلاس عام ہر سال قانون امداد باہمی کے تحت ہونا چاہئے؟

(ب) اگر جز(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سوسائٹی کا اجلاس عام 2000 کے بعد نہ ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سوسائٹی کے قواعد و ضوابط کے تحت حاضر سروس یا ریٹائرڈ ملازموں کے علاوہ دیگر کوئی ممبر انتخاب میں حصہ لینے کا اہل نہ ہے اور ایسا شخص نے سوسائٹی میں پلاٹ خریدتے وقت تحریری طور پر undertake کیا تھا؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ درست ہے کہ موجودہ متنازعہ انتظامی کمیٹی حاضر سروس یا ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے علاوہ بھی بعض صاحبان منتخب کروائے ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) جنرل باڈی میٹنگ برائے انتخابات 10 دسمبر 2002 کو ہوئی تھی لیکن ساتھ ہی ہارنے والی پارٹی نے انتخابات کے خلاف سول عدالت سے stay لیا اور رجسٹرار کوآپریٹوز کے پاس پٹیشن بھی دائر کر دی جس پر رجسٹرار کوآپریٹوز پنجاب نے منتخب شدہ آٹھ ارکان مع وائس چیئرمین پر انتظامیہ کمیٹی کے ایسے اجلاس جس میں مالی اور پالیسی معاملات پر بحث یا حصہ لینے پر پابندی لگا دی جس کی وجہ سے نہ تو کوئی ترقیاتی کام ہو سکا اور نہ ہی جنرل باڈی میٹنگ ہوئی۔ وائس چیئرمین کے علاوہ باقی سات ممبران پر یہ پابندی 12۔اکتوبر 2002 کو رجسٹرار کوآپریٹو پنجاب نے ختم کر دی۔ اس طرح انتظامیہ کمیٹی نے پوری طرح فعال ہو کر کام شروع کر دیا اور مختلف ترقیاتی کام بشمول 17 کلومیٹر سے زیادہ سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں۔

(ب) جواب جیسے اوپر دیا گیا ہے اثبات میں ہے لیکن اب جنرل باڈی میٹنگ 31 مئی 2003 کو دن کے 10 بجے الجنت ہال کھوکھر چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور میں جو سوسائٹی سے دو کلومیٹر پر مین روڈ کے اوپر واقع ہے منعقد ہوئی۔

(ج) سوسائٹی کا بائی لاز نمبر 41(2) (ترمیم شدہ) سوسائٹی کے ہر ممبر کو الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت دیتا ہے اور موجودہ کمیٹی میں حاجی فاروق خلیق صاحب ایسے منتخب شدہ ممبر ہیں۔

(د) ۔ایضاً۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! پرسوں آپ نے بہاولپور کے مسئلے پر فرمایا تھا کہ اس کے لئے کل کا ٹائم مقرر کریں گے پھر جب کل موقع آیا تھا تو یہاں پر جو چیئرمین صاحب بیٹھے تھے ان سے گزارش کی تو انھوں نے آج کے لئے فرمایا کہ اس کے لئے آج کا ٹائم رکھنا ہے۔ آپ نے پرسوں دیکھا تھا کہ جنوبی پنجاب کے اہم مسئلے پر بہت سے ممبران کے خدشات ہیں۔ ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں اس میں ہماری محرومیوں کا ایک حصہ ہے۔ آپ نے پرسوں کل کے لئے کہا تھا اور کل والوں نے آج کے لئے کہا تھا تو آپ مہربانی فرما کر اس پر بات کرنے کے لئے ٹائم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں یہ چاہوں گا کہ اس سلسلے میں آپ اور لاء منسٹر صاحب مل بیٹھ کر کوئی باہمی فیصلہ کرلیں اور اس پر discussion کے لئے کوئی تاریخ مقرر کرلیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب والا! میں تو آپ کی وساطت سے گزارش کر رہا ہوں اب جیسے آپ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ لاء منسٹر صاحب کے چیمبر میں مل کر پروگرام بنالیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں بار کے حوالے سے عرض کروں گا اور آج کے اخبار میں بھی ہے۔ میں خود بھی پنجاب بار کونسل کا ممبر ہوں۔ پہلے وائس چیئرمین بھی رہا ہوں۔ Legal Practitioner's Bar Council Act کے تحت صوبائی اور وفاقی حکومتیں bound ہیں کہ وہ ہر سال اپنے بجٹ میں بار ایسوسی ایشن اور بار کونسل کے لئے کچھ پیسے رکھیں۔ آج اس خبر کے مطابق وفاقی حکومت نے پانچ کروڑ روپیہ دیا ہے جس پر وائس چیئرمین پنجاب بار کونسل کا بیان ہے کہ "ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ ہم یہ پیسے بار کونسل کو تب دیں گے اگر آپ مسلم لیگ (قائداعظم) میں شامل ہوں گے۔" میں اس کی وضاحت چاہوں گا کیونکہ بار کونسل تو ایک خود مختار ادارہ ہوتا ہے وہ beggars تو نہیں ہوتے۔ وہ تو غیر سیاسی ہوتے ہیں۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ اس حکومت کے ایک مشیر جو بار کونسل میں ہمارے ساتھ تھے، جنھیں ہم نے بار کونسل سے expel کر دیا۔ رانا اعجاز جو پہلے وزیر تھے اور اب مشیر ہیں، وہ روزانہ نئے بیانات دیتے ہیں۔ بار کونسل اور بار ایسوسی ایشنز جو elected bodies ہوتی ہیں جن سے پنجاب کے پچاس ہزار وکلاء کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ اس لئے جناب کی وساطت سے حکومت سے میری گزارش ہے کہ اس مشیر صاحب کو آداب سکھائے جائیں کہ وہ حکومت اور بار کونسل کی کیا خدمت کر رہے ہیں؟

جناب والا! میں ایک اور بات بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ وزیراعلیٰ صاحب نے کسی جلسے میں کہا تھا کہ ہم ہر اس یونین کونسل کے ناظم کو پچیس لاکھ روپے دیں گے جن کی مسلم لیگ (قائداعظم) کی تنظیم سازی کو بہتر کرنے میں اچھی کارکردگی ہو گی۔ یہ تو بالکل ایک illegal اور corrupt practices میں آتا ہے کہ پیسے تو حکومت پاکستان، حکومت پنجاب اور عوام کے ہیں۔ بار ایسوسی ایشن ہو یا کوئی ناظم ہو، لوکل باڈیز کے آرڈیننس میں ناظم کے function میں کہیں بھی ایسا نہیں ہے کہ وہ اپنے علاقے میں مسلم لیگ کو مضبوط کرے۔ اب میں specially بار کونسل کے حوالے سے وضاحت چاہوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سلسلے میں وضاحت کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! معزز رکن نے یہ بالکل درست فرمایا کہ آج ایک اخبار میں یہ خبر چھپی ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ ممبر موصوف کا تعلق بھی اسی پیشے سے ہے۔ یہ میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ موجودہ حکومت ایک واحد ایسی حکومت ہے کہ جس نے اتنی بڑی تعداد میں بار ایسوسی ایشنز کو grant-in-aid دی ہے۔ موجودہ حکومت نے 20 لاکھ روپیہ across the board ہر ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کو دیا ہے۔ اس میں اس بات کی کوئی تفریق نہیں رکھی گئی کہ صاحب صدر کا تعلق کس جماعت کے ساتھ ہے۔ ہم نے ہر ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن

کو 20 لاکھ روپیہ دیا ہے' دس لاکھ روپیہ ہر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کو دیا ہے اور اب ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ across the board ہر تحصیل بار ایسوسی ایشن کو ہی تین لاکھ روپیہ دیا جائے گا۔ اس میں اس بات کی کوئی تمیز نہیں رکھی گئی کہ کون کس جماعت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے اس صوبے کی تاریخ میں پہلی بار وکلاء برادری کی بہتری' ان کی فلاح و بہبود اور بار ایسوسی ایشن کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے اتنی بڑی رقم دی ہے۔ جہاں تک معزز رکن وائس چیئرمین بار ایسوسی ایشن کا تعلق ہے انہوں نے کہا ہے کہ مسلم لیگ (قائداعظم) میں شمولیت پر یہ رقم ملے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے بیان کی نفی خود اس عمل سے ہوتی ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں ہماری 34 ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ہیں ان میں سے کتنے لوگوں نے پاکستان مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی ہے؟ قطعی طور پر نہ ہم نے کسی کو کہا ہے اور نہ ہی ہم کہیں گے لیکن جس طرح کہ میرے بھائی نے فرمایا ہے ہم اپنے اس آئینی فرض کو پورا کرتے ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ across the board تمام بار ایسوسی ایشنز کو' ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن' ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن اور تحصیل بار ایسوسی ایشن کو مساوی فنڈز دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں پنجاب بار کونسل کے متعلق بات کی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی موجودہ حکومت کو اس بات کا credit جاتا ہے کہ اس وقت تک اس مد میں گزشتہ اور اس مالی سال کے دوران ایک کروڑ روپے کی گرانٹ تقریباً I am not wrong مجھے یہ confirm کرنا پڑے گا لیکن ایک کروڑ روپے کے قریب گرانٹ پنجاب بار کونسل کو دی جا چکی ہے۔ کیا میں اپنے بھائی وائس چیئرمین پنجاب بار کونسل سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کیا انہوں نے پہلے شمولیت اختیار کی اور اس کے بعد ان کو ایک کروڑ روپے دیا گیا؟ قطعی طور پر نہیں ہم نے across the board ایک فیصلہ کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عمل کریں گے اور میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں کسی کے ساتھ بھی کوئی امتیازی سلوک نہیں برتا جائے گا اور سب کو مساویانہ طور پر grant-in-aid دی جائے گی۔ شکریہ

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب توجہ دلاؤ نوٹس شروع کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 73 ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر!

چودھری محمد شفیق انور، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شفیق صاحب! میں ابھی آپ کو موقع دیتا ہوں۔ توجہ دلاؤ نوٹس بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ پہلے اس کو take up کر لیں پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر: جناب والا! میں تحصیل بوریوالا میں ایک انتہائی افسوسناک واقعہ کی طرف حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال پڑھیں۔

تحصیل بورے والا پولیس ملازمین کی حافظ قرآن بچی سے زیادتی اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

73۔ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ سٹی بورے والا کے ایک اے۔ایس۔آئی اپنے دیگر چار ساتھیوں سمیت 14 ستمبر 2003 کو ایک برائی کے اڈے سے شراب کے نشے میں دھت نکلے اور راستہ میں بازار جاتی ہوئی ایک حافظ قرآن بچی عابدہ نامی عورت کو زبردستی گھسیٹا اور اسے شاہراہ عام پر برہنہ کر کے سڑک پر گھسیٹتے ہوئے برائی کے اڈے کی طرف لے جانے کی کوشش کی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بچی کے لواحقین نے اے۔ایس۔آئی اور دیگر پولیس اہلکاران کو پکڑنے کی کوشش کی تو وہ ان کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرتے رہے اور بچی کے لواحقین کو زدو کوب کیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واقعہ کی ایف۔ آئی۔ آر تھانہ سٹی بورے والا میں رجسٹرڈ ہوئی اور اس F.I.R کا نمبر 349/2003 مورخہ 24-9-03 ہے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے یہ ایف۔ آئی۔ آر دفعہ 354 تعزیرات پاکستان کے تحت درج کی گئی جس کی وجہ سے پولیس ملازمین نے اس واقعہ میں ملوث اپنے ساتھی پولیس ملازمین کو بچانے کی کوشش کی تھی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ شدید عوامی دباؤ اور مختلف مذاہب کے لوگوں کے بورے والا شہر میں زبردست جلسے جلوس کی بناء پر ایف۔ آئی۔ آر میں لگائی گئی دفعہ 354، 354۔اے تعزیرات پاکستان میں تبدیل کر دی گئی؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واقعہ میں ملوث ملزم A.S.I ضمانت منسوخ ہونے کے باوجود عدالت کے کٹہرے سے فرار ہو گیا اور اس کو فرار کرانے میں پولیس نے اس کے ساتھ تعاون کیا اور اس کو arrest نہیں کیا اور نہ ہی اس کو suspend کیا گیا ہے؟

(ز) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بارے میں تفصیل کے ساتھ ایوان کو مطلع فرمائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر!

(الف) یہ درست نہ ہے کہ حافظ قرآن لڑکی کو اغواء کر کے زبردستی کی گئی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ملزمان نے شراب میں دھت ہو کر مذکورہ حافظ قرآن لڑکی سے دست درازی کی کوشش کی جس سے اس کی قمیض پھٹ گئی اور اس کا جسم برہنہ ہو گیا۔

(ب) بیانات مستغیث اور عابدہ بی بی میں سے ایس۔ آئی کا ذکر نہ تھا تاہم اس پر شبہ واردات کیا گیا جو کہ مقدمہ میں ملوث پایا۔ اسے معطل کیا گیا ہے۔ باقی ملزمان اہل کار پولیس نہ تھے۔ وہ تفتین کے ساتھ جھگڑا ہوا تھا جو دیگر ملزمان نے کیا تھا وہ پولیس کے ملازم نہ تھے۔

(ج) یہ درست ہے کہ ایف۔ آئی۔ آر تھانہ بورے والا سٹی میں درج ہوئی۔ یہ بھی درست ہے کہ ایف۔ آئی۔ آر دفعہ 354 (ت۔پ) کے تحت درج ہوئی۔ ایف۔ آئی۔ آر مستغیث کی درخواست

عبدالغنی والدہ عابدہ بی بی کے بیان پر درج ہوئی جس وجہ سے صرف دفعہ 354 (ت۔پ) کے تحت اندراج مقدمہ ہوا۔

(د) یہ بات حقیقت پر مبنی نہ ہے کہ پولیس ملازمین کو بچانے کے لئے ایسا کیا گیا۔ البتہ عابدہ بی بی کے بیان کی روشنی میں جرم میں ترمیم کی گئی۔

(ہ'و'ز) یہ بھی درست نہ ہے کہ شدید عوامی دباؤ اور جلسے جلوس کی بناء پر ایف۔آئی۔آر میں لگائی گئی دفعہ 354 کو 354-A (ت۔پ) میں تبدیل کیا گیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مستغیثہ کے بیان کے بعد اس جرم کا ایزاد کیا گیا۔ ملزم کی ضمانت خارج ہونے کی حد تک بات درست ہے۔ البتہ یہ غلط ہے کہ ملزم اے۔ایس۔آئی کو گرفتار کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ ملزم کی گرفتاری کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔ اس کو 25-9-03 کو معطل کر دیا گیا ہے اور اے۔ایس۔آئی جو ملزم تھا اس کی ضمانت عدم حاضری کی وجہ سے خارج ہوئی اور اس لئے گرفتاری ممکن نہ ہو سکی کیونکہ وہ اس وقت عدالت میں موجود نہ تھا۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں' میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ توجہ دلاؤ نوٹس ہمیں کل ملا اور آج صبح میں نے ذاتی طور پر معزز رکن کا موقف سنا اس کے بعد ذاتی طور پر میں نے پولیس کی طرف سے جو جواب تھا اس میں کچھ observations تھیں وہ بھی میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا۔ اس سلسلے میں قبل اس کے کہ کوئی معزز رکن اس بات کی نشاندہی کرے چند ایک حقائق جو پولیس کے جواب میں اور معزز رکن کے سوال میں تضاد کا باعث ہیں میں ان کی نشاندہی از خود کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بات درست ہے کہ وقوعہ جو ہے وہ 14 ستمبر کو ہوا اور پرچہ جو ہے وہ لڑکی کے والد کے بیان پر درج ہوا۔ جو میں سمجھتا ہوں' میری دانست کے مطابق ایک غلط بات تھی۔ اگر زیادتی بچی کے ساتھ ہوئی تو اس کے بیان پر پرچہ درج ہونا چاہیے تھا اور شروع سے ہی دفعہ 354-A (ت۔پ) کے تحت پرچے کو درج ہونا چاہئے تھا۔ یہ میری اپنی ذاتی observation ہے۔ دوسرا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لڑکی کا بیان دو دن بعد کیوں لیا گیا؟ اسی وقت لڑکی کا بیان لیا جانا چاہئے تھا اور جو مناسب سیکشن پی۔پی۔سی کی attract ہوتی تھی اسی کے تحت پرچہ درج ہونا چاہئے تھا۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر، جناب والا! میں یہ عرض کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، مہربانی فرما کر آپ میری پوری بات سن لیں۔ اگر آپ مطمئن نہ ہوئے تو پھر بات کریں۔ میں اس کا جواب دوں گا۔

جناب سپیکر! اس کے بعد ملزم کو ابھی تک گرفتار کیوں نہیں کیا گیا جب کہ اس کی ضمانت قبل از گرفتاری بھی cancel ہو چکی ہے۔ اس کو arrest کیا جانا چاہیے تھا۔ اے۔ایس۔آئی کو کتنے دنوں کے بعد معطل کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک related act ہے۔ اس کو فوری طور پر جب اس کا نام ایف۔آئی۔آر میں درج ہو گیا تھا تو اس کو فوری معطل ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ observations ہیں جو میں نے ذاتی طور پر صحیح نوٹ کی ہیں اور میں اس معزز ایوان کو اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے واضح احکامات ہیں کہ اب ہم نے پولیس سے deliverance لینی ہے۔ جس دن سے موجودہ حکومت برسر اقتدار آئی ہے ہم نے پولیس کو پوری سہولیات دی ہیں۔ ہم نے پولیس کو فنڈز دیئے ہیں ہم نے پولیس کو سہولیات دی ہیں' ہم نے پولیس کو equipment دیئے ہیں اور یہ سب کچھ اس کے پیش نظر ہم نے کیا تھا کہ پولیس کو بہتر کارکردگی دکھانی چاہئے۔ اگر ان سب چیزوں کے باوجود پولیس deliver نہیں کرتی تو میں اس معزز ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں اور اپنے بھائی کو بھی اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف ضابطے کی کارروائی کی جائے گی۔ میں اس معزز ایوان میں اس بات کا واضح طور پر اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ کیس کو ہم صوبائی مانیٹرنگ سیل میں take up کر رہے ہیں۔ اس کی prosecution کے لئے ہم ایک special prosecutor لاہور سے تعینات کر رہے ہیں جو اس کو prosecute کرے گا۔ اس کے چالان کی scrutiny بھی ہم لاہور میں کروائیں گے اور میں ذاتی طور پر اس کیس کو monitor کروں گا۔

دوسری بات میں اپنے معزز بھائیوں سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میری observations کے نتیجے میں یعنی ایک تو اے۔ایس۔آئی ہے جو اس میں ملوث تھا اور باقی جو لوگ اس کوتاہی کے ذمہ دار ہیں کہ انہوں نے as a lay man میری observations ہو سکتی ہیں تو کیا اس ضلع کے ایس۔پی کی یہ observations نہیں ہو سکتیں۔ اس علاقے کے ڈی۔ایس۔پی کی یہ

observations نہیں ہو سکتیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)
اس لئے میں معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ یہ بھی طے کر لیں کہ میں دفعہ 173 ضابطہ فوجداری کی رپورٹ کی کاپی بھی جناب سپیکر کو دوں گا اور یہاں جو اہل کار قصور وار پائے گئے ان کے خلاف کارروائی بھی اس ایوان میں پیش کی جائے گی۔ And I will take up this case personally, sir اور میں معزز رکن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اہم مسئلے کی نشاندہی کی' ہماری توجہ اس جانب مبذول کروائی اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کا فرض پورا ہو گیا ہے۔ اب حکومت کا فرض بنتا ہے کہ جن امور کی نشاندہی کی گئی ہے ان پر عملدرآمد کرے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ذمہ داری پوری کی جائے گی۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر: جناب سپیکر! میں لاءمنسٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے معاملے کی سنگینی کے پیش نظر اس پر strict action لینے کا وعدہ کیا ہے اور میں ان کا انتہائی ممنون ہوں اور دوبارہ پھر اس وقت شکریہ ادا کروں گا جب یہ ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ میں ان سے ایک اپیل یہ بھی کروں گا کہ جس کسی کی بچی کے ساتھ زیادتی ہوتی تھی تو جس طرح نواز شریف صاحب اس کے سر پر جا کر ہاتھ رکھتے تھے میں ایک چیز دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ کوئی چھوٹا معاملہ نہیں ہے۔ ایک حافظ قرآن بچی ہے' غریب کی بچی ہے' اسے شاہراہ عام پر برہنہ کر دیا گیا۔ یہ اتنا بڑا واقعہ ہے لیکن پولیس کے کسی ذمہ دار افسر نے اس کے گھر جا کر اس کے سر پر ہاتھ نہیں رکھا اور نہ ہی کسی حکومتی عہدیدار نے رکھا ہے۔ میں لاءمنسٹر صاحب سے اپیل کروں گا کہ پولیس کے اعلیٰ افسران یا لاءمنسٹر صاحب خود وہاں موقع پر جا کر انہیں تحفظ کا احساس دلائیں کیونکہ وہ لوگ پولیس کے رویے کی وجہ سے عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ میں آخر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے عرض کرنا چاہوں گی کہ لاءمنسٹر صاحب کی بات سن کر بہت حوصلہ اور بہت اطمینان ہوا کہ انہوں نے خواتین کے خلاف اتنے سنگین جرم کے خلاف

اتنا strict action لیا۔ آپ کے توسط سے میری گزارش ہو گی کہ میں بھی ایک پروفیشنل وکیل کے طور پر serve کر رہی ہوں اور عرصہ 10/12 سال سے میرا اس پروفیشن سے تعلق ہے کہ جس طرح ہمارے بھائی نے ایک وقوعہ ہاؤس کے سامنے رکھا اور اس کے لئے سب نے strict action suggest کیا تو خواتین کے ساتھ بہت سارے ایسے سنگین جرائم ہوتے ہیں جو رپورٹ نہیں ہوتے تو براہ مہربانی آپ کی حکومت کوئی ایسا قدم اٹھا سکتی ہے کہ جیسے آج کل اخباروں میں خواتین کے ساتھ بڑے گھناؤنے قسم کے وقوعوں کی خبریں آ رہی ہیں تو خواتین کے حوالے سے ایک مانیٹرنگ سیل بنا دیں کہ تمام ایس۔پیز اپنی اپنی تحصیل سے ایسے کیس اس مانیٹرنگ سیل کو بھیجیں اور آپ اس کے خلاف strict action suggest کریں۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ صبا صادق نے اچھی تجویز دی ہے اور یہ محض اتفاق ہے کہ اس وقت ہوم ڈیپارٹمنٹ میں ہماری پارلیمنٹری سیکرٹری بھی خاتون ہیں تو میں صبا صادق صاحبہ سے یہ گزارش کروں گا کہ بے شک آپ خواتین کے تحفظ کے لئے اس ایوان کی خواتین کی ایک کمیٹی بنا لیں جس کی سربراہی ہماری ہوم ڈیپارٹمنٹ کی پارلیمنٹری سیکرٹری کریں اور جہاں کہیں آپ کے نوٹس میں اس قسم کا واقعہ آئے آپ ہمیں recommend کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ اس پر پورا عمل درآمد کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ نشاط افزا: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترم راجہ بشارت صاحب کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے اس اسمبلی میں بیٹھتے ہوئے ایک سال ہو گیا ہے تو ہم نے یہی دیکھا ہے کہ پنجاب حکومت کا سارا بوجھ راجہ صاحب کے کندھوں پر ہے اور یہ ہر محکمے کو بڑے اچھے طریقے سے plead کرتے ہیں تو ان سے میری گزارش ہے کہ آپ نے باقی وزراء کی جو فوج ظفر موج نمونے کے طور پر رکھی ہوئی ہے ان سب کو اپنے چیمبر میں بلا کر انہی خطوط پر ان کی ٹریننگ کریں جس طرح کہ آپ اپنے چیمبر کو چلا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ان کی انفارمیشن اور ان کی اہلیت اتنی کمزور ہوتی ہے کہ یہ سوال کے حوالے سے ہمیں مطمئن نہیں کر سکتے۔ یہ آئیں بائیں شائیں کرتے رہتے ہیں کہ یہ سوال نہیں بنتا' یہ یوں نہیں بنتا۔ آپ یقین کریں کہ اس طرح ہمارے پلے کچھ نہیں پڑتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن بی بی! آج تو انہوں نے بڑی وضاحت سے' اتنی ہمدردی سے اور اتنی محبت سے اس معاملے کو discuss کیا ہے۔

محترمہ نشاط افزا، جناب! یہ راجہ صاحب نے کیا ہے اور جیسے میں نے پہلے کہا ہے میں راجہ صاحب کی ممنون ہوں۔ راجہ صاحب کم از کم کوئی پڑھا لکھا پارلیمانی سیکرٹری ان کی ٹریننگ کے لئے رکھیں تاکہ وہ انہیں تعلیم و تدریس اور آداب و اخلاق سکھائے تاکہ وہ بھی راجہ صاحب کی طرح ہاؤس میں معاملات plead کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' چودھری صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ۔ جناب سپیکر! محترمہ نے نشاندہی کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام کا تمام بوجھ راجہ صاحب کے کندھے پر ڈالا گیا ہے تو اس سلسلے میں میری عرض ہے کہ راجہ صاحب جو بوجھ اٹھا رہے ہیں وہ اس کے اہل ہیں اور جب بھی انہیں ضرورت محسوس ہوتی ہے تو ان کے ساتھی ان کا بوجھ بانٹنے کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ میں ویسے بھی اپوزیشن کا ممنون ہوں کہ یہ ساری کارروائی ایل۔ایف۔او کے تحت ہی ہو رہی ہے۔ آپ ایل۔ایف۔او کو مان کر ہی اس ساری proceedings میں حصہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے بڑے ٹیکنیکل طریقے سے اپنے لیڈرز کو سمجھایا ہے کہ ہمیں عوام کی خدمت کے لئے جو کام کرنا ہے وہ کرنا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ سرکاری کارروائی تو ایل۔ایف۔او کے تحت ہو اور یہ کارروائی ایل۔ ایف۔او سے باہر ہو۔ بہرحال ہم ان کے ممنون ہیں کہ یہ ایل۔ایف۔او کے تحت اس اسمبلی میں حصہ لے رہے ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' شاہ صاحب! آپ فرمائیے!

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اہلیت اور نا اہلیت کا یہی ثبوت ہوتا ہے جو ابھی آپ کے سامنے پیش ہوا۔ ہم یہ مانتے ہیں اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی حدیث ہے۔ اگر کسی کی اچھائی ہو تو ضرور بیان کی جائے کیونکہ اس طریقے سے اس کو بھی حوصلہ ہوتا ہے اور دوسروں میں

بھی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی فرمان ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کی اچھائی بیان کی جائے تو وہ خوشامد نہیں ہوتی بلکہ اس تعریف سے بزدل آدمی بھی دلیر ہو جاتا ہے اور پھر آپ دیکھیں کہ راجہ صاحب کو سب نے سراہا۔ ہم appreciate کرتے ہیں۔ ہم تنگ نظری کا مظاہرہ نہیں کرتے مگر ہمارے بھائی ظہیر خان صاحب کل تک ہمارے ساتھ تھے اور ہمارے ہر اول دستے میں شامل ہوتے تھے آج پتا نہیں یک دم انہیں ایل۔ایف۔او اور سب چیزیں اچھی لگنے لگ گئی ہیں۔ پہلے یہ مارشل لاء کے خلاف جدوجہد کرتے رہے ہیں تو یہ ان کا change of mind ہے۔ ہو سکتا ہے کل یہ پھر مارشل لاء کے خلاف جدوجہد کریں۔

جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا کہ ہر ممبر کو medical facility حاصل ہے مگر ہوتا یہ ہے کہ ہم انہیں دوائیوں کے نئے کہتے ہیں تو چار دن بعد دوائی ملتی ہے۔ میری دو دفعہ انجیوپلاسٹی ہوئی ہے' انجیوپلاسٹی کے لئے بھی دو دن پہلے payment کرنی پڑتی ہے۔ اس کے بعد reimbursement ہوتی ہے تو میری گزارش یہ تھی کہ جب ہمیں یہ facility حاصل ہے تو جیسے یہاں اسمبلی میں پہلے ہوتا تھا کہ دوائیوں کا سٹاک رکھا جاتا تھا۔ کل میں نے ایک اخبار میں پڑھا کہ جنرل ہسپتال میں پروفیسر جواد صاحب نے اپنے آپ کو حاضر کیا کہ جو لوگ اتوار کو آؤٹ ڈور کے لئے آئیں گے وہ انہیں attend کریں گے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ باقی ہسپتالوں میں بھی یہ چیز ہونی چاہئے۔ اسی طریقے سے ہمیں بھی medical facilities کے لئے انتظار نہ کرنا پڑے بلکہ یہ یہاں پر ملنی چاہئیں۔ آپ اس چیز کا نوٹس لیں۔ ٹھیک ہے کچھ لوگوں کے وسائل ایسے ہوتے ہیں کہ وہ پہلے payment کر سکتے ہیں مگر کچھ لوگوں کے وسائل ایسے ہیں کہ وہ پہلے payment نہیں کر سکتے تو میرے ساتھ یہی ہوا تھا کہ جب تک payment نہیں ہوئی تھی اس وقت تک میرا آپریشن complete نہیں ہوا تھا۔ آپ سے میری یہ استدعا ہے کہ آپ اس چیز کا نوٹس لیں۔ آپ بھی heart patient ہیں۔ میں بھی heart patient ہوں تو اس لئے یہ ہونا چاہیے کہ ہمیں medical facilities کا انتظار نہ کرنا پڑے کیونکہ ایک ممبر کا یہ استحقاق ہے۔ اس سے ہمارا استحقاق بھی مجروح ہوتا ہے۔ اب میں نے چار دن پہلے انہیں دوائیوں کا کہا ہے آج جا کر دستیاب ہوئی ہیں تو اس لئے میں آپ کی وساطت سے حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 74۔ شیخ تنویر احمد!

زیر حراست ملزم راجہ محمد اشرف کی تھانہ دینہ (جہلم) میں ہلاکت

74۔ شیخ تنویر احمد : کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 18.17 ستمبر 2003 کی درمیانی شب کو دینہ تھانہ (جہلم) کی حوالات میں راجہ محمد اشرف کو پولیس ملازمین نے تشدد کر کے ہلاک کر دیا اور ڈرامہ رچایا کہ ملزم نے خودکشی کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقتول کی پوسٹ مارٹم رپورٹ میں پولیس تشدد کے نشانات اور واقعات کا ثبوت پایا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ راجہ محمد اشرف کو پولیس ملازمین نے صرف اس لئے قتل کیا کہ ان کے لواحقین نے 20 ہزار روپے رشوت نہ دی جو کہ ان سے پولیس ملازمین نے طلب کی تھی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واقعہ میں ملوث پولیس ملازمین کو نہ تو گرفتار کیا گیا اور نہ ہی ان کو suspend کیا گیا ہے؟

(ہ) اس واقعہ میں ملوث اور ایف۔آئی۔آر میں درج ملزمان کے نام عہدہ اور گریڈ کی تفصیل کیا ہے نیز ان کو گرفتار کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' لا منسٹر صاحب!

(اس مرحلہ پر گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب چیئرمین! معزز رکن کی خدمت میں میری گزارش یہ ہے کہ پولیس کی طرف سے جو سوال کا جواب دیا گیا ہے' میں اس کو پڑھوں گا اور اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں کچھ عرض کروں گا۔

جناب چیئرمین! یہ درست نہ ہے۔ اصل واقعات یوں ہیں کہ انسپکٹر عمر حیات ایس۔ایچ۔او تھانہ دینہ نے ملزم محمد اشرف محمود کو مقدمہ نمبر 278 مورخہ 24-7-2003 بجرم 302 ت۔پ تھانہ دینہ حسب ضابطہ گرفتار کیا۔ دوران تفتیش مذکورہ بالا ملزم کے قبضہ سے ایک ضرب پستول 32 بور بدوں لائسنس برآمد ہوا جس کے نتیجہ میں ملزم کے خلاف مقدمہ نمبر 352 مورخہ 17---

رانا آفتاب احمد خان، رانے اعجاز صاحب ایوان میں آگئے ہیں۔ آپ چیئر نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین، میں رانے صاحب سے کہتا ہوں کہ آپ proper طریقے سے اندر آجائیں۔ آپ آ سکتے ہیں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ آپ باہر تشریف لے جائیں اور سپیکر صاحب والی طرف سے تشریف لے آئیں۔ آپ کے لئے کرسی حاضر ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جب پینل آف چیئرمین میں سے نمبر 1 یہاں موجود ہوں گے تو آپ چیئر نہیں کر سکتے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جب کیانی صاحب بطور چیئرمین سیٹ پر بیٹھے ہیں تو اسی وقت رانے صاحب ہاؤس کے اندر آگئے ہیں۔ یہ بھی ایوان کے ساتھ مذاق کرنے والی بات ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر اس وقت valid تھا جب رانے صاحب تشریف رکھتے تھے۔ اب رانے صاحب تشریف نہیں رکھتے اور جب تک نہیں آتے تو آپ کارروائی چلا سکتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین رانے اعجاز احمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، ملک احمد صاحب!

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PARLIAMENTARY AFFAIRS: Thank you Mr Speaker. Sir. Mr Chairman! I beg for an apology...

آوازیں: چیئرمین-- چیئرمین---

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، اس طرح کے حالات میں اس طرح کی confusion ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ سپیکر کہیں یا چیئرمین کہیں۔

But the Chair was with one of the members of the Panel and that was at the time when the senior member was not here. And as soon as he got the Chair the senior member came inside. So this is not question of an embarrassment for any body else. It is up to the gentleman who is sitting on the Chair. This practice is continuously going on for the last 3, 4 or 5 days. We are making a mockery of our ourselves.

جناب! یہ تو مذاق بن رہا ہے۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Sir, we should take notice of it. We are not going to embarrass any body or trying to create some mockery here. We are very law-abiding citizens and we know what is our job. We just pointed out the irregularity which was being committed in the House. As a matter of fact and policy when the senior member No 1 Chairman is there, we have to point out and this is our duty and all the proceedings which are being run in your presence and the No.2 sitting is illegal and void.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, this is what I wanted to make my point addressing the Chair that when the person sitting on the Chair at that time, at that precise moment senior member was not inside the House. As soon as he entered, this is the remark that the honourable Chair passed "that if the senior member is here he should come through the proper door and I will just leave.

RANA AFTAB AHMAD KHAN : Sir, is it not our duty to point out the thing which has happend. If you feel like we can leave this House and you can run the House. (Interruption)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ رانا صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PARLIAMENTARY AFFAIRS: Thats why I am stating with reference to this issue that the most significant thing to respect is what the ruling is being given by the Chair and the person sitting on the Chair You can get the tape recordings

آپ ان کو نکال کر سن لیں کہ چیئر یہ کہہ رہی ہے کہ،

If the senior member is here I will just leave the Chair. If he comes through the proper door Then there is no need to point out, sir.

(قطع کلامیاں)

RANA AFTAB AHMAD KHAN : Sir, I have pointed out a right thing and a notice should have been taken of it.

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور: میں چیئرمین صاحب کی وساطت سے عرض کروں گا کہ چیئر پہلے نوٹس لے چکی تھی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب چیئرمین! کارروائی آگے چلنی چاہئے کیونکہ اس میں ابہام کی بات کوئی نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ بات کہی ہے کہ رولز کے مطابق تو یہ بات ٹھیک ہے لیکن سینئر اور ایک step جونیئر میں کوئی بات نہیں ہوتی۔ بات احترام کی ہے۔ اگر وہ بیٹھ گئے تھے اور ان کے کہنے کا مطلب ہے کہ اگر اس طرح روایت کو چلایا جائے کہ Senior should step out for a few or ten minutes تھوڑی دیر بعد پیغام دے کر آ جائے تو کسی کو embarrass کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔ ان کے کہنے کا یہی مقصد ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! میرا ایسا کرنے کا کوئی پروگرام نہ تھا۔

I am just coming from a 'Janaza' from Manewala. I was not here I entered two minutes earlier in this House and I didn't know who was sitting in the Chair I didn't know who was sitting in the Chair when I came in the House. According to the law I am the senior so I have assumed the seat

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اس کو issue بنایا جائے۔ جب کیانی صاحب صدارت فرما رہے تھے تو اس وقت آپ ہاؤس میں موجود نہیں تھے۔ جیسے ہی آپ ہاؤس میں تشریف لائے تو انھوں نے کرسی صدارت چھوڑ دی ہے۔ آپ تشریف فرما ہو چکے ہیں اور point out کرنا کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ بات ختم ہو گئی ہے۔ میرے خیال میں اس کو issue نہ بنایا جائے۔ ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کر رہے تھے۔ آپ معزز رکن کو اجازت فرمائیں کہ وہ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پیش کریں۔

محترمہ نشاط افزا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی' محترمہ!

محترمہ نشاط افزا: میں for his information پارلیمانی سیکرٹری سے یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ یہ اس ایوان کو چلانے میں معاون ہیں مگر یہ اتنے بے خبر ہیں اور ان کا علم اتنا poor ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: پلیز تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ Call Attention Notice کے لئے کن کی باری ہے؟ وزیر قانون! آپ جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ:

(الف) یہ درست نہ ہے۔ اصل واقعات یہ ہیں کہ انسپکٹر عمر حیات ایس۔ایچ۔او تھانہ دینہ نے ملزم راجہ محمد اشرف محمود کو مقدمہ نمبر 278 مورخہ 03-8-24 بجرم 302 (ت پ) تھانہ دینہ میں

حسب ضابطہ گرفتار کیا۔ دوران investigation مذکورہ بالا ملزم کے قبضہ سے ایک ضرب پستول، 32 بور بدوں لائسنس برآمد ہوا جس کے نتیجہ میں ملزم کے خلاف مقدمہ نمبر 352 مورخہ 17-9-03 بجرم ایس۔ آئی۔ اے 7/21/91 تھانہ دینہ درج رجسٹر کیا گیا۔ اسی دوران ملزم پولیس حراست سے فرار ہو گیا جسے ملازمان نے کچھ فاصلے سے قابو کر لیا۔ اسی دوران ملزم کو بھاگتے وقت پختہ سڑک پر گرنے سے کچھ ضربات آئیں لہذا ملزم کو زیر حفاظت کانسٹیبل شفاعت علی نمبر 78، محمد اشرف نمبر 849 بغرض علاج معالجہ سرکاری گاڑی میں سوار کر کے ہسپتال لے جایا جائے کہ ملزم نے اچانک چلتی گاڑی سے چھلانگ لگا دی۔ لہذا پختہ سڑک پر گرنے سے ملزم کو مزید ضربات پہنچیں۔ بعد ازاں ملزم کو ہسپتال لے جایا گیا جہاں وہ ضربات کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو گیا۔ اس سلسلے میں کانسٹیبل شفاعت علی اور محمد اشرف کو فرائض منصبی میں غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے معطل کر کے تبدیلی لائن کیا گیا اور ان کے خلاف مقدمہ نمبر 356 مورخہ 18-9-03 بجرم 223/224/325 (ت۔پ) تھانہ دینہ رجسٹر کیا گیا۔ بعد ازاں متوفی ملزم کے بھائی انور محمود کی تحریری درخواست پر انسپکٹر عمر حیات ایس۔ایچ۔او دینہ، اے۔ایس۔آئی محمد اصغر تھانہ دینہ اور ایک نامعلوم کانسٹیبل کے خلاف مقدمہ نمبر 354 مورخہ 18-9-03 بجرم 302/34 (ت۔پ) تھانہ دینہ رجسٹر کیا گیا۔ اس سلسلے میں نہ صرف انسپکٹر عمر حیات، اے۔ایس۔آئی محمد اصغر کو معطل کر کے تبدیلی لائن کیا گیا بلکہ تھانہ دینہ کے تمام عملہ کو تبدیلی کر دیا گیا ہے۔ محمد اشرف کی نعش کا پوسٹ مارٹم میڈیکل بورڈ نے کیا ہے جس کے مطابق اس کے جسم پر کل 20 ضربات لگنا پائی گئیں اور وجہ موت کے بارے میں درج ذیل تحریر کیا گیا۔

(B) After external and internal postmortem examination of the dead body board is of unanimous opinion that the person died due to multiple injuries on body part which led to shock in death All these injuries are anti mortem in nature and caused by blunt weapon These injuries are collectively sufficient to cause death in ordinary course of nature

(ج) یہ بھی درست نہ ہے کہ تھانہ دینہ کے کسی پولیس اہلکار نے متوفی کے والد یا دیگر لواحقین سے رشوت کا مطالبہ کیا تھا۔ اس واقعہ میں ملوث تمام پولیس اہلکاران کو فوری طور پر معطل کر کے تبدیلی لائن کیا گیا ہے۔ البتہ تا حال کسی ملزم کی گرفتاری عمل میں نہ آئی ہے۔ مقدمہ ہذا کی تفتیش محمد نسیم ڈی۔ایس۔پی ہیڈ کوارٹر کر رہے ہیں جنہیں سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ تفتیش انتہائی غیر جانبدارانہ اور انصاف کے تمام تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جائے۔ انسپکٹر عمر حیات سابقہ ایس۔ایچ۔او تھانہ دینہ (گریڈ۔ 16)، اے۔ایس۔آئی محمد اصغر سابقہ متعینہ تھانہ دینہ (گریڈ۔11) اور ایک نامعلوم کانسٹیبل کی گرفتاری کے لئے تگ و دو کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ نوٹس ہمیں کل ہی موصول ہوا تھا اور یہ وہ رپورٹ ہے جو ہمیں مقامی پولیس نے دی ہے لیکن آپ کے یہاں تشریف لانے سے پہلے ایک Call Attention Notice take up ہوا تھا تو اس میں میں نے یہ گزارش کی تھی کہ اب وقت ہے کہ ہم پولیس سے deliverance لیں اور ایک روایتی طریقہ کار سے ہٹ کر جب حکومت پولیس کو تمام سہولیات فراہم کرتی ہے تو پھر حکومت کا یہ فرض بنتا ہے کہ ان سے صحیح معنوں میں تفتیش کے نتائج بھی لیں اور مقدمات کی پیروی کے سلسلے میں بھی ان سے صحیح کام لیا جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

(د) میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر جواب میں لکھا یہ گیا ہے کہ ایک ڈی۔ایس۔پی صاحب اس کی تفتیش کر رہے ہیں اور ایس۔ایچ۔او عمر حیات اور ایک اے۔ایس۔آئی کو لائن حاضر کر دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک عام فہم بات ہے کہ ایک ایس۔ایچ۔او (گریڈ۔16) اور ایک اے۔ایس۔آئی (گریڈ۔11) disciplined force کے آفیسرز ہیں جنہیں معطل کیا گیا ہے اور وہ معطلی کے نتیجے میں لائن میں ہیں۔ پھر اس وقت تک ان کی گرفتاری نہ ہونا سمجھ سے بالاتر ہے۔ اس لئے میں آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں ہم ایک سپیشل بیچ بنا کر کے ایس۔پی کی نگرانی میں ملزمان کی گرفتاری کے لئے تشکیل

دے رہے ہیں۔ چونکہ ملزمان کو سروس سے معطل کیا گیا ہے برخاست نہیں کیا گیا! گر معطل ہونے کی صورت میں وہ پولیس لائن میں موجود ہیں تو پھر ہم دیکھیں گے کہ انہیں گرفتار کیوں نہیں کیا گیا؟ جن لوگوں نے ان کو گرفتار نہیں کیا ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اگر وہ معطلی کے باوجود پولیس لائن میں نہیں ہیں تو پھر ان کی گرفتاری کے لئے ایک تو ایس۔پی رینج (کرائم) کی سربراہی میں ہم ایک سپیشل ٹیم بنا رہے ہیں جو ان کو گرفتار کرے گی اور دوسرا معطلی کی صورت میں لائن میں حاضر نہ ہونا بھی ان کے خلاف مجرمانہ طور پر کارروائی کی جائے گی۔ میرا عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ایک تو criminal case میں ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور دوسرا محکمانہ کارروائی بھی ہم شروع کر رہے ہیں۔ میں معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ خواہ وہ ایس۔ایچ۔او ہے خواہ وہ اے۔ایس۔آئی ہے ان کو ہر حالت میں گرفتار کیا جائے گا۔ گرفتار کرنے کے بعد مقدمہ چالان کیا جائے گا اور انشاء اللہ مقدمے کو یکسو کر کے عدالت سے اسے قرار واقعی سزا دلائی جائے گی۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ نسیم لودھی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

محترمہ نسیم لودھی، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہوں گی جو روزنامہ "لشکر" کے حوالے سے ہے کہ جنرل ہسپتال کے پرنسپل ایگزیکٹو کا نرسنگ ہاسٹل پر mid night چھاپہ۔ وہ نرسز غریب گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں اور وہ اس کام کے لئے گاؤں سے ادھر ادھر سے آتی ہیں اور نرسز بنتی ہیں۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ پرنسپل صاحب چادر اور چار دیواری کو تار تار کرتے ہوئے دیوار پھلانگ کر اس ہاسٹل میں آدھی رات داخل ہوئے اور نرسز کے کمرے کی تلاشی لینی شروع کی۔ میں ایک گھناؤنا جرم سمجھتی ہوں اور آپ سے استدعا کرتی ہوں کہ اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے اس کو پہلے معطل کیا جائے اور پھر کمیٹی اس کی انکوائری کرے اور آپ کے سامنے وہ معاملہ پیش کرے۔

چودھری زاہد پرویز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیے!

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے نائم دیا۔ یہاں ناظم شاہ صاحب نے medicine کے متعلق بات کی ہے کہ دوائیاں دیر سے ملتی ہیں۔ یہاں کی ڈسپنسری میں ایک اور بھی مسئلہ ہے' یہاں refrigerator نہیں ہے۔ کئی دوائیاں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کو refrigerator میں رکھنا ہوتا ہے۔ سپیکر صاحب کے باورچی خانے کا جو refrigerator ہے اس میں جا کر دوائیاں رکھتے ہیں۔ آپ فریج خرید کر ان کو دے دیں تاکہ وہ اس میں دوائیاں رکھ سکیں اور ان کی validity خراب نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ کیا Call Attention Notice dispose of ہو گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' dispose of ہو گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیے!

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر: جناب سپیکر! کل آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آج ایجوکیشن منسٹر کی تیاری نہیں ہے۔ آج ان کی تیاری ہے میں تحریک استوانے کار پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ان سے پوچھ لیں' اگر اجازت ہو تو میں پیش کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی تو ہم تحریک استحقاق شروع کر رہے ہیں۔ بعد میں کر لیجئے گا۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر: جناب! منسٹر ایجوکیشن already موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، انشاء اللہ کل take up کر لیں گے۔ جی۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! پہلی تو بات یہ ہے کہ اس قسم کا کوئی بھی جملہ استعمال نہیں ہوا تھا کہ منسٹر ایجوکیشن تیار نہیں ہیں اور ابھی بات نہیں کر سکتے۔ ڈوگر صاحب ایک تحریک التوائے کار جو وہ out of turn دینا چاہتے ہیں۔ It is between you and him Sir

جناب ڈپٹی سپیکر، ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے There are so many point of orders I have to decide about one first and then I will come to you لہٰ منسٹر صاحب سے میں درخواست کروں گا کہ بی بی نے جنرل ہسپتال کے پرنسپل کا نرسوں کے ساتھ رویے کی بات کی ہے۔ اس کا جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! انہوں نے ابھی یہ معاملہ اٹھایا ہے۔ مجھے تھوڑی سی مہلت دے دیں۔ میں اس کا جواب طلب کر کے آپ کو رپورٹ پیش کر دوں گا۔

محترمہ خالدہ منصور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

محترمہ خالدہ منصور، جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ ایک بہت ہی اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ میری اس بات کا تعلق وزیر زراعت سے ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ فیصل آباد زرعی انجینئرنگ میں بلڈوزر جو کہ کاشت کاروں کی سہولت کے لئے مہیا کئے جاتے ہیں اور چھوٹے کاشتکار اپنی زمین کو ہموار کرنے کے لئے اس کو زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اس بلڈوزر کی قیمت پہلے 158 روپے فی گھنٹہ تھی لیکن ---

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ اذان ہو رہی ہے ایوان کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز ظہر کے لئے 20 منٹ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز ظہر کے وقفہ کے بعد جناب چیئرمین (رائے اعجاز احمد) 1.55 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

پوائنٹ آف آرڈر

اراکین سندھ اسمبلی کو پنجاب اسمبلی میں مدعو کرنے کی ضرورت

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے!

جناب محمد وقاص: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ چاہتا ہوں کہ سندھ اسمبلی میں پنجاب کے خلاف ایک نفرت کی فضا پائی جا رہی ہے جبکہ پنجاب نے ہمیشہ بڑے بھائی کا رول ادا کیا ہے اور ہمیشہ قربانی دی ہے تو چونکہ دونوں صوبوں میں مسلم لیگ (ق) کی حکومت ہے لہذا ہم یہ کام آسانی سے کر سکتے ہیں کہ انہیں مدعو کریں۔ ان کے ممبران یہاں پر آ کر visitor gallery میں بیٹھیں، ہم سے ملاقات کریں اور ہمارے ممبران وہاں جائیں تو اس طرح جب دونوں طرف سے تبادلہ خیال ہو گا تو مجھے امید ہے کہ نفرت کی وہ فضا ختم ہو گی اور ایک امن و اخوت کی فضا پیدا ہو گی اور یہ پاکستان کی سالمیت کے لئے بہت بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین، سپیکر صاحب آئیں گے تو پھر بیٹھ کر ایک کمیٹی بنائی جائے گی۔

جناب محمد وقاص، وزیر قانون صاحب اس کا جواب دیں۔

جناب چیئرمین، اس میں اسمبلی کے ممبران جانے ہیں لہذا سپیکر صاحب اس کا فیصلہ کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن نے بڑی اچھی تجویز دی ہے اور اس سلسلے میں انشاء اللہ تعالیٰ کام بھی ہو رہا ہے۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے آج سے کچھ عرصہ پہلے گورنر سندھ کو دعوت دی تھی۔ وہ بھی ہمارے صوبے میں تشریف لائے تھے۔ اس کے بعد وزیراعلیٰ سندھ بھی یہاں پر تشریف لائے۔ پھر وزیراعلیٰ سرحد اور وزیراعلیٰ بلوچستان تشریف لائے اور ابھی پھر انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ چند دنوں میں وزیراعلیٰ پنجاب تمام صوبوں کے وزراء اعلیٰ کو یہاں پر دعوت دے رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ اسی

سلسلے کی ایک کڑی ہے کہ صوبوں کے درمیان بے یقینی کی صورت حال کو ختم کرنے اور باہمی رابطہ اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ چیف منسٹر پنجاب کی یہ سوچ اور انہوں نے یہ جو initiative لیا ہے یہ ہر لحاظ سے قابل ستائش ہے۔ میں اپنے معزز بھائی کی خدمت میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس proposed meeting کا میں نے ذکر کیا ہے اس کے ایجنڈے میں Exchange of Parliamentary Delegation and Local Government Delegation کی ایک آئٹم ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے ایک بہت احسن بات کی ہے کہ حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کروائی ہے لیکن حکومت اس سلسلے میں پہلے سے اقدامات کر رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ صوبوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے مزید جو کچھ بھی کرنا پڑا' پنجاب ایک بڑا بھائی ہونے کے ناتے کسی بھی initiative سے گریز نہیں کرے گا۔ شکریہ

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں وزیر قانون صاحب کی توجہ ایک بہت ہی اہم واقعہ پر دلانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے ایک بہت سینئر صحافی عباس اطہر صاحب کے گھر ڈاکا پڑا ہے اور پورے گھر کو یرغمال بنایا گیا ہے اور ان کا 10 لاکھ کا مال بھی لوٹ لیا گیا ہے۔ اس کے لئے میں چاہوں گا کہ وزیر قانون صاحب کچھ بتا دیں کہ حکومت پنجاب اس ڈاکے پر کیا اقدامات کر رہی ہے اور کیا کچھ کرنا چاہئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! رانا صاحب نے جس معاملے کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ اس سلسلے میں' میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جب یہ واقعہ میرے نوٹس میں آیا تو میں نے خود ذاتی طور پر عباس اطہر صاحب سے رابطہ قائم کیا اور ساری صورتحال معلوم کی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میری ان سے بات ہوئی تھی۔ میں چونکہ ذاتی طور پر خود ان کے گھر جانا چاہ رہا ہوں اور میں رانا صاحب سے عرض کروں گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اجلاس ختم ہونے کے فوراً بعد ایس۔ایس۔پی لاہور اور ڈی۔آئی۔جی لاہور کو ساتھ لے کر میں ان کے گھر جا رہا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ نہ صرف ملزمان کی گرفتاری کے لئے کارروائی کی جائے گی بلکہ recovery کے لئے بھی ہم کوشش کریں گے اور جس حد

تک ممکن ہو سکا داد رسی کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین، سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

محترمہ حمیرا اویس شاہد

سیکرٹری اسمبلی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حمیرا اویس شاہد صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I am on personal visit to England for 13 days. Please grant me leave from Monday, September 13, 2003 to 25 September 2003."

جناب چیئرمین، سوال یہ ہے کہ

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سعید اکبر خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ میری گزارش یہ ہے کہ جب درخواست پڑھی جاتی ہے تو سپیکر کے پاس بہت اختیارات ہیں لیکن اس میں ہاؤس کی discretion ہے کہ منظور ہے یا نامنظور ہے۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ منظور کی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین، خان صاحب! میں نے پوچھا ہے کہ منظور ہے یا نامنظور ہے۔ آپ ٹیپ سن لیں۔ میں نے خاموشی کے بعد کہا ہے کہ منظور کی جاتی ہے۔ سیکرٹری صاحب اگلی درخواست پڑھیں۔

محترمہ طاہرہ منیر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I state that yesterday . I could not attend the session because I had to attend the marriage ceremony of my nephew Kindly grant me leave for one day i e 4 August 2003 "

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری بلال اصغر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست چودھری بلال اصغر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

" گزارش ہے کہ مورخہ 28 اور 29۔جولائی 2003 کو ناسازیٔ طبع کی بناء پر اسمبلی کی نشست میں حاضری نہیں دے سکا۔ براہ کرم ان دو ایام کی رخصت منظور فرمائیں۔"

جناب چیئرمین، سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

سید احسان اللہ وقاص

سیکرٹری اسمبلی ، مندرجہ ذیل درخواست سید احسان اللہ وقاص صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"گزارش ہے کہ مجھے ایک ضروری کام سے 5۔اگست کو لاہور سے باہر جانا ہے۔ اس لئے 4 اور 5۔اگست 2003 کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکوں گا۔ مہربانی فرما کر ان دو ایام کی رخصت عنایت کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)

سیکرٹری اسمبلی ، مندرجہ ذیل درخواست بریگیڈئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I may be granted leave from 11 to 25 July 2003 I have to rush back due to illness of my mother "

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

ملک رضا شاہد وسیر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست ملک رضا شاہد وسیر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"Respectfully it is stated that I am leaving for USA on a private visit Therefore, I would not be in a position to attend the session of the Punjab Assembly starting on 17 September 2003 It is requested that leave may be sanctioned"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ میمونہ نبیل

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست محترمہ میمونہ نبیل صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے،

"I am sick and not in a position to attend the session My absence from this session may very kindly be treated as leave for 18 August 2003"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ عابدہ جاوید

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست محترمہ عابدہ جاوید صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

"I will be on leave from 17 to 25 October 2003 Since I will travel to Dharki, Karachi accordingly I will not be able to attend the session from 17 to 25 October 2003. Leave be granted"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری بلال اصغر

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل رخصت چودھری بلال اصغر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

"With due respect it is stated that leave for 15 days from 21 October 2003 may kindly be granted"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر تسنیم رشید

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل رخصت ڈاکٹر تسنیم رشید صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"Respectfully submitted that due to an urgent piece of work at home I am unable to attend the Assembly session today It is requested that one day leave on 21st October 2003 may kindly be granted."

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

جناب غلام محی الدین چشتی

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل رخصت جناب غلام محی الدین چشتی ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"it is respectfully stated that I intend to attend marriage ceremony of my nephew Leave for 23 and 24 October 2003 may be granted "

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

جناب محمد عظیم گھمن

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل رخصت جناب محمد عظیم گھمن ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

"With due respect it is submitted that I am unable to attend the Assembly session on 24 October 2003 Leave for the said day may be granted."

جناب چیئرمین، سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جی' بی بی!

محترمہ خالدہ منصور، جناب چیئرمین! شکریہ۔ جب یہ اجلاس ختم ہوا تو اس وقت میں بات کر رہی تھی اور اذان کی وجہ سے موقع نہ ملا تو میں اپنی اس بات کو مکمل کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین! میں زراعت کے متعلق بات کر رہی تھی کہ پاکستان زرعی انجینئرنگ میں جو بلڈوزر ہوتے ہیں' وہ چھوٹے کاشتکاروں کو زمین ہموار کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ اس کی قیمت پہلے 158 روپے فی گھنٹہ تھی لیکن اب 358 روپے کر دیا گیا ہے۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے؟ کہاں 158 روپے اور کہاں 358 روپے' دو سو روپے اس کی قیمت بڑھا دی گئی ہے۔ میری وزیر زراعت سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی اس پر کچھ سوچیں کیونکہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہماری معیشت کا انحصار زراعت کی ترقی پر ہے تو پھر ہمیں ایسے کام نہیں کرنے چاہئیں اور قیمت کو ایک دم سے نہیں بڑھانا چاہئے اس سے کاشتکار پریشان ہیں۔ اس کا حل ضرور ہونا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' فرمائیے!

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! ابھی وقفے سے پہلے یہاں ایک خوشگوار اور اچھے ماحول میں

[**********]

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ سارے وزیر معزز ہیں۔ میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین، اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 101 میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری کی ہے۔ یہ میں نے اس دن pend کی تھی۔ ڈی۔ایس۔پی صاحب تشریف لائے اور انھوں نے وہاں کلمہ پڑھ کر رانا ثناء اللہ صاحب کی موجودگی میں انکار کیا ہے کہ میں نے کوئی ایسا واقعہ نہیں کیا اور نہ میں نے گالی دی ہے۔ لہذا یہ تحریک استحقاق dispose of کی جاتی ہے۔

تحریک استحقاق نمبر 104 ملک احمد کریم قسور لنگڑیال صاحب۔ ان کی request ہے کہ اسے pend کیا جائے۔ لہذا اسے pend کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 105 چودھری زاہد پرویز صاحب کی ہے۔ یہ pend ہوئی تھی اور وزیر قانون نے جواب دینا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اسے دو تین دن کے لئے مزید pend کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین، یہ تحریک استحقاق دو دن کے لئے مزید pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 106 شیخ تنویر صاحب کی ہے یہ بھی ان کی اپنی request پر pend کی جاتی ہے اور تحریک استحقاق نمبر 107 بھی ان کی اپنی request پر pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 108 آجاسم شریف صاحب کی ہے یہ بھی ان کی اپنی request پر pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 109 شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے۔ شیخ صاحب! تشریف رکھیں۔ کل انشاء اللہ اجلاس ہوگا۔ کل پڑھ لیں گے۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب چیئرمین! میں نے ایک گزارش کرنی ہے۔ بعض اوقات ہمارے ممبر صرف ایک تحریک استحقاق کی وجہ سے تیار ہو کر بیٹھے ہوتے ہیں اور ان کا اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ یہ pend کر دینے کی بجائے اس کا کوئی فیصلہ کر دیا کریں۔ اگر اتنی serious بات ہے تو تحریک استحقاق دینے والے لوگ ہاؤس میں تشریف لایا کریں یا pend کرنے کی کوئی وجہ ہونی چاہئے۔ عامر سلطان محمود صاحب بھی صبح سے بیٹھے ہوئے ہیں ان کی صرف ایک تحریک استحقاق تھی۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب چیئرمین! اس میں یہ ہونا چاہئے کہ اگر کسی کی درخواست ہو کہ اس کی تحریک pending رکھی جائے تو اس کی تحریک استحقاق pend کی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، میری بھی یہی گزارش ہے کہ جو آیا ہی نہیں ہے اور interested ہی نہیں ہے، جو بول ہی نہیں رہا تو اس کی تحریک dispose of کر دیں۔

جناب چیئرمین: شیخ تنویر صاحب تحریک استحقاق نمبر 107 پڑھیں گے۔

ٹریفک پولیس کے اہلکاروں کا رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

شیخ تنویر احمد: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 8 ستمبر 2003 بوقت 55 16 لاہور سے اپنے حلقہ کے چند کام کروانے کے بعد اپنے آبائی گاؤں جہلم کی طرف جا رہا تھا کہ گوجرانوالہ اور وزیر آباد کے درمیان جی۔ٹی روڈ پر کوٹ خضری کے قریب ٹریفک پولیس نے میرے ڈرائیور کو رکنے کا اشارہ کیا۔ میں نے فوراً ڈرائیور کو گاڑی روکنے کا کہا اور ڈرائیور کو ٹریفک پولیس کے عملہ سے رابطہ کا کہا تو ڈرائیور نے گاڑی روک کر ان سے رابطہ کیا اور ان سے گاڑی روکنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ آپ کی گاڑی غلط پارک کی ہوئی ہے اور اوپر سے آپ ہمارے سامنے دلائل دے رہے ہیں تو میرے ڈرائیور نے ان سے

کہا کہ مجھے تو آپ نے روکا ہے جس کی وجہ سے میں نے گاڑی سائیڈ پر پارک کی ہے۔ ٹریفک پولیس میرے ڈرائیور پر اس بات پر بیخ پا ہوگئی اور اس کو کاغذات پیش کرنے کا حکم دیا تو ڈرائیور نے کہا کہ یہ ایم۔پی۔اے صاحب کی گاڑی ہے اور ایم۔پی۔اے اس وقت گاڑی میں موجود ہیں لہذا آپ ان سے رابطہ کرلیں مگر انہوں نے کہا ہم نے ایسے ہزاروں ایم۔پی۔اے دیکھے ہیں۔ جاؤ جا کر کاغذات لے کر آؤ اور ایم۔پی۔اے کو ہمارے سامنے پیش کرو۔ ڈرائیور نے سارا ماجرا بیان کیا تو میں نے ان ٹریفک پولیس کے اہلکاروں کو بلوایا تو ان کو اپنا تعارف کروانے کے بعد ان کو سمجھایا کہ گاڑی تو آپ نے روکی ہے مگر اس کے برعکس آپ ہمارا چالان کر رہے ہیں جس پر وہ دونوں اہلکار بیخ پا ہو کر بولے کہ ہم نے آپ کی گاڑی کا چالان over speed پر کر دیا ہے' جاؤ جا کر ہمیں نوکری سے نکلوا دو۔ ہم آپ جیسے ایم۔پی۔اے روزانہ اسی روڈ پر ذلیل کرتے ہیں۔ ہمارا کوئی بھی کچھ نہیں بگاڑ سکا اور انہوں نے میرے سامنے تمام ممبران اسمبلی کو نام لے کر گالیاں دینا شروع کر دیں۔ جب میں نے ان اہلکاروں سے ان کا نام اور عہدہ پوچھنے کی کوشش کی تو انہوں نے اپنے name plate چالان والی کاپی سے چھپا لئے۔ جہاں تک میں نے ان کا نام پڑھا ہے ان دونوں کے نام شفقت رسول اور اخلاق ہیں اور جب میں نے ان کو کہا کہ میں آپ کو اس ناجائز چالان کرنے پر کوئی جرمانہ وغیرہ نہیں دوں گا تو انہوں نے فوراً مجھ پر اور میرے ڈرائیور پر پستول تان لئے اور کہا کہ آپ ایک انچ بھی گاڑی آگے نہیں لے جا سکتے۔ ہم آپ جیسے غنڈے' بدمعاش اور جھوٹے فراڈیے ایم۔پی۔اے کو جان سے مار دیں گے اور الٹا آپ پر جھوٹا مقدمہ قائم کر کے پولیس مقابلہ بنا دیں گے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اور بھی غلیظ زبان استعمال کی جس کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین، شیخ صاحب! میں معذرت سے کہوں گا کہ جتنی باتیں آپ نے کہی ہیں سپاہی کی اتنی جرأت نہیں ہے کہ وہ ایسی باتیں کر سکے۔ میں وزیر قانون کو کہتا ہوں کہ وہ ان کو کان پکڑا لیں۔ کل ہم ان کو بلائیں گے' وہ پیش ہوں گے اور اس کے بعد وہیں فیصلہ کریں گے یا تو وہ قرآن اٹھائیں گے یا پھر آپ اٹھائیں گے۔ اگر انہوں نے قرآن نہ اٹھایا تو ہم کل ہی ان کو معطل کریں گے۔ آپ تشریف

رکھیں۔ یہ کل تک کے لئے pend کی جاتی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی بات کریں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ ایک فاضل ممبر نے اپنی تحریک استحقاق پڑھی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین، میں نے تو ویسے ہی رولنگ دے دی ہے کہ کل بلالیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب! آپ کسٹوڈین ہیں۔ آپ کا یہ کہہ دینا بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ ممبرز کو disheart کرنے کے لئے اور اس ساری تحریک استحقاق کا بیڑا غرق کرنے کے لئے کافی ہے۔ میری اس میں درخواست ہے کہ جناب لا منسٹر کی سٹیٹمنٹ آجائے کہ یہ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؛ دونوں طرف سے حالات سامنے آجائیں۔۔۔

جناب چیئرمین، میں نے رولنگ بھی دی ہے اور دونوں کو بلالیا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب چیئرمین! میں نے تو کہا ہے کہ منسٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ آجائے' اس کے بعد آپ کو اتھارٹی ہے' اپنی رولنگ دے سکتے ہیں لیکن پہلے ان کا جواب آجائے۔

جناب چیئرمین، پہلے جواب دے دیں۔ جواب دینے کے بعد بھی یہی فیصلہ ہونا ہے۔ جی' وزیر قانون صاحب!

محترمہ انبساط خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، پہلے محترمہ کی بات سن لیں اس کے بعد آپ کو floor مل جائے گا۔

محترمہ انبساط خان، جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہوں گی۔ میں بھی ایک رکن اسمبلی ہوں اور بقول اپوزیشن کے میں elect ہو کر نہیں آئی اور ہم عورتیں reserve seats پر آئی ہیں۔ روزانہ ایم۔پی۔ایز کو ایک نہ ایک مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے کہ ان کو کوئی جانتا نہیں' ان کی کوئی عزت نہیں کرتا' کبھی ان کو پولیس روک لیتی ہے' کبھی ان کو گیٹ کیپرز روک لیتے ہیں۔ میں ان سے اتنی

request کروں گی کہ یہ public office holders ہیں' public representatives ہیں' اخباروں میں نام چھپوائیں تاکہ لوگ ان کو پہچانیں۔ لوگوں کے کام کریں تاکہ پنجاب پولیس ان کو جانے' لوگوں کے دفتروں میں جائیں' محکموں میں جائیں تاکہ لوگ ان کو پہچانیں۔ روزانہ اپوزیشن میں سے کوئی نہ کوئی ممبر کھڑا ہو جاتا ہے کہ ایم۔پی۔ایز کی عزت مجروح ہوئی ہے۔ میں معذرت کے ساتھ کہنا چاہوں گی کہ اگر لوگ ان کو نہیں پہچانتے یا یہ اپنی عزتوں کا تحفظ نہیں کر سکتے تو پھر یہ ان اراکین کو اپنے حلقوں میں سے اسمبلی میں بھیجیں جن کو لوگ جانتے ہیں---

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں۔

محترمہ انبساط خان، مجھے بات مکمل کر لینے دیں کیونکہ بڑے دنوں کے بعد مجھے floor ملا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی بالکل اس بات پر کوشاں ہیں کہ ہر ایم۔پی۔اے کی عزت کو تحفظ دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ number plates کا بل پاس ہو رہا ہے لیکن اس میں ایک سال اس وجہ سے لگ گیا چونکہ اپوزیشن کسی بھی issue پر تعاون نہیں کرتی۔ شکریہ

راجہ محمد طارق کیانی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی' فرمائیں!

راجہ محمد طارق کیانی، شکریہ۔ جناب چیئرمین! جہاں بھی گورنمنٹ کے پارلیمانی سسٹم ہوتے ہیں وہاں پارلیمنٹ کی جو representative ہوتی ہے وہ کیبنٹ ہوتی ہے اور گورنمنٹ کے پارلیمانی سسٹم میں یہ طے شدہ بات ہے کہ پورے ہاؤس کی جس کو ہم particals of political body کہتے ہیں' وہ کیبنٹ ہوتی ہے اور اس کیبنٹ کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ اپنے ہاؤس کے استحقاق کو' اس کے وقار کو پوری قوت' پورے تدبر اور پوری دانش مندی کے ساتھ اس کو تحفظ فراہم کرے۔ میں وزیر موصوف سے یہ جاننا چاہوں گا اور آپ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں' جانتے بھی ہیں کہ گورنمنٹ کے پارلیمانی سسٹم کے اندر اس کیبنٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ گاہے بگاہے پوری دنیا کی پارلیمان اپنی competent body جس کو ہم polity کہتے ہیں۔ اس کے نیچے ان کے جتنے بھی institutions, departments یا

functionaries ادارے ہوتے ہیں ان کو کیبنٹ گاہے بگاہے مخصوص ہدایات اور directions اپنے ممبران کے تحفظ کے لئے دیتی رہتی ہے۔ میری اطلاع کے مطابق آج تک ہماری اس صوبائی کابینہ نے اپنی governance کے تحت ان کے نیچے جو ادارے تھے کسی کو بھی انہوں نے اس طرح کا طریقہ کار یا خاص عزت پر مبنی رویّہ' towards these elected bodies' اپنانے کے لئے آج تک کسی کو ہدایات نہیں دیں۔ میری گزارش ہو گی کہ وہ اس معاملہ کو اس طرح کریں کہ وہ اپنے تمام محکموں' اداروں اور ان کے نیچے جو functional units ہیں ان کو گاہے بگاہے پارلیمانی سسٹم آف گورنمنٹ کی روایات کے مطابق یہ ہدایت نامے ' directions اور کبھی کبھار reprimand کی طرح کے پیغامات ارسال کرتے رہیں تاکہ یہ جو بار بار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس سے ہم confront کرتے ہیں اس سے بچا جا سکے۔ مجھے اپنی فاضل رکن سے اتفاق ہے کہ یہ کوئی ہمارے لئے عزت ' وقار ' متانت اور خوشی کا مقام نہیں کہ یہاں آ کر ایک ممبر صوبائی اسمبلی اپنے آپ کو جیل وارڈن کے سامنے ' ٹریفک پولیس کے سامنے یا ایک کلرک کی شکایت کرتا پھرے۔ واقعی یہ ہماری عزت و وقار اور position of trust کے معیار کے خلاف ہے۔ اس لئے وزیر قانون صاحب سے میری گزارش ہے کہ وہ فوری طور پر چیف سیکرٹری کے ذریعے اپنا ہدایت نامہ اپنے تمام components کو جاری کریں کہ ایم-پی-اے صاحبان part of Cabinet ہوتے ہیں ' اسمبلی کا حصہ ہیں ان کے وقار و متانت اور ان کے جائز کاموں کے لئے خصوصی توجہ فرمائی جائے۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، آپ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔ میں نے آدھے گھنٹے بعد تحریک استحقاق ختم کر دینی ہے۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر، جناب چیئرمین! میں تو ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی' فرمائیں!

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر، جناب چیئرمین! آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ سپاہی کی یہ جرأت نہیں ہو سکتی۔ میں اس معاملہ میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی میری ایک معزز بہن نے ذکر کیا تھا کہ

نرسنگ ہوسٹل میں ایک پرنسپل نے دیوار پھلانگ کر ہوسٹل کی انسپیکشن کی ہے۔ اس بات کو تو تسلیم کر لیا گیا کہ ایک میڈیکل کالج کا پرنسپل جو 22 گریڈ کا ہوتا ہے وہ دیوار پھلانگ سکتا ہے اور آپ نے کہا کہ ایک سپاہی یہ جرأت نہیں کر سکتا۔ میں آپ کو ایک اور بات بتاتا ہوں۔ یہ تو ایک ممبر اسمبلی ہیں آپ دیکھیں کہ اوکاڑہ میں وزیراعلیٰ کی تختی ایس۔پی نے اکھاڑ کر پھینک دی۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا point بتائیں۔ میں نے یہ کہا تھا کہ سب ایم۔پی۔اے صاحبان کو گالیاں نہیں نکال سکتے۔ اپنے آپ کو اپنی ذات تک محدود رکھیں۔ سب کو اس میں ملوث نہ کریں۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر: ابھی معزز رکن نے کہا ہے کہ آپ اپنی شناخت بنائیں۔ آپ پریس میں آئیں۔ ہمیں پریس میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں شناخت کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم اپنی عزتوں کا تحفظ کیسے کر سکتے ہیں۔ یہ پارلیمنٹ ہے جو ہمیں تحفظ فراہم کر سکتی ہے۔ ہم اپنے تحفظ کی خاطر لوٹے نہیں ہو سکتے' پارٹی نہیں بدل سکتے۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ انبساط خان: جناب چیئرمین!-----

جناب چیئرمین: محترمہ! براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عبداللہ وینس: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی' فرمائیں!

جناب محمد عبداللہ وینس: جناب چیئرمین! میں انتہائی معذرت کے ساتھ اپنے تمام ساتھیوں کی خدمت میں یہ گزارش پیش کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے یہ اپنا عہدہ' اپنا مقام اور اپنی حیثیت پہچانیں۔ کم از کم آئی۔جی' ایس۔پی اور سیکرٹری کے level پر ان کا کوئی پھڈا ہو۔ کوئی ان کو جواب دے' کوئی یہ ان سے سنے' کوئی وہ ان کو سنائے۔ یہ چوکوں میں جا کر سپاہی ڈھونڈتے پھرتے ہیں کہ ہم نے تحریک استحقاق پیش کرنی ہے۔ اگر یہ اپنے آپ کو اتنا بڑا عوامی نمائندہ سمجھتے ہیں کہ ہر جگہ پر ان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے تو خدا کے لئے اپنا مقام پہچانیں' اگر ان کے اندر اتنی جرأت نہیں ہے کہ یہ کسی ایس۔پی' آئی۔جی یا ڈی۔آئی۔جی یا سیکرٹری کے ساتھ بات نہیں کر سکتے تو خدا کے لئے ایک

ایم۔پی۔اے کی عزت کو floor پر کسی سپاہی کے خلاف تحریک استحقاق پیش کر کے مجروح نہ کریں۔

جناب چیئرمین، محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ! آپ فرمائیں کہ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ صغیرہ اسلام، جناب چیئرمین! بات ایک استحقاق کی ہے کہ ایک ممبر کی بے عزتی ہوئی ہے وہ اپنے استحقاق کے لئے یہاں بول رہا ہے۔ طریقہ یہ تھا کہ لاء منسٹر صاحب کھڑے ہو کر اس کا جواب دیتے نہ کہ یہاں سے ایک کھڑا ہے' وہاں سے دوسرا کھڑا ہے اور پھر تیسرا کھڑا ہے۔ پولیس اتنی بے لگام ہے کہ اس کا اندازہ چیئر پر بیٹھنے والی اس شخصیت کو بھی ہے' وزیرصحت کو بھی ہے کہ ان کے گھر میں کس طرح پولیس نے ان کے ساتھ بدتمیزی کی ہے اور وزیراعلیٰ صاحب کو بھی اس بات کا اندازہ ہے۔ آپ یہ بات مانیں کہ پولیس والے بے لگام ہیں۔ یہ کہنا کہ ہم اپنی شناخت کرائیں۔ اس اسمبلی میں آنے والا ہر شخص ایک شناخت لے کر آتا ہے۔ شناخت کا مطلب یہ نہیں کہ ہم دن میں دس دس پارٹیاں بدلیں' اپنے قائد بدلیں تو پھر ہماری شناخت ہے' میں لعنت بھیجتی ہوں ایسی شناخت پر جو اپنی پارٹی کو بدلیں۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب آپ فرمائیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

رانا ثناء اللہ خان، جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ شیخ تنویر احمد صاحب نے جو واقعہ یہاں پر پیش کیا ہے اس میں یہ ہے کہ prima facie یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے خواہ مخواہ ایسے لوگوں کے متعلق جن سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے کہ انہوں نے ایک ایسی کہانی لکھ کر دے دی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو question of privilege arise ہوتا ہے وہ جب privilege committee میں جاتا ہے تو وہاں پر اس کو اسی انداز میں analyse کیا جاتا ہے کہ آیا اس میں سچائی یا مبالغہ آرائی کتنی ہے۔ پھر اس کے مطابق ہی ایوان کو واپس refer کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی discussion کی اجازت دینا نامناسب ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کوئی بھی act of violence ہو یا act of disgrace ہو اسے expose کرنے سے جیسے محترمہ نے فرمایا کہ اپوزیشن کو اپنی عزت بنانی نہیں آتی یا اپنی عزت کی حفاظت کرنا نہیں آتی۔ محترمہ انبساط صاحبہ جس انداز سے اپنی عزت کی حفاظت کر رہی ہیں اس انداز سے تو کوئی اور اپنی عزت کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ یہ ان

کے پاس اپنی خداداد صلاحیتیں ہیں کہ یہ اپنی عزت کی حفاظت بہت اچھے طریقے سے کرتی ہیں ---(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین، رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ انہوں نے سب ایم۔پی۔اے صاحبان کو کہا ہے تو پھر میں نے کہا کہ سب ایم۔پی۔اے صاحبان کا نام نہ لیں۔

رانا ثناء اللہ خان، میری یہ گزارش ہے کہ آپ اس بحث میں جانے بغیر وزیر قانون صاحب سے پوچھ لیں کہ آیا محترم ممبر صاحب نے جو بات کہی ہے۔

محترمہ انبساط خان، رانا صاحب!

جناب چیئرمین: No cross talk. please اس طرح بات نہ کریں۔ میں آپ کو دوبارہ وقت دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان: گزارش یہ ہے کہ میں نے ان کی تعریف کی ہے کہ انہوں نے ماشاء اللہ اپنی عزت کی حفاظت بہت بہتر انداز میں کی ہے---(قہقہے)

اس میں برا منانے والی کون سی بات ہے؟ اگر اپوزیشن کو ان کی طرح اپنی عزت کی حفاظت کرنے کی توفیق نہیں ہے تو ان کو اس پر برا نہیں منانا چاہئے۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات سن لی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! میری آخری گزارش یہ ہے کہ ہمارے معزز رکن شیخ تنویر صاحب نے جو کہا ہے یہ سچ ہے' اگر اس میں کوئی مبالغہ آرائی ہو گی یہ privilege committee میں دیکھ لیا جائے گا۔ آپ لاؤنسٹر صاحب کو floor دیں۔ میرا نہیں خیال کہ وہ کہیں گے کہ معزز رکن نے غلط کہا ہے اس لئے اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین، شکریہ رانا صاحب! جی وزیر قانون!

(اس مرحلہ پر حکومتی بنچوں کی طرف سے محترمہ انبساط خان کو floor دینے کی آوازیں)

جناب چیئرمین، جی' محترمہ انبساط خان! آپ جواب دے لیں۔

محترمہ انبساط خان، جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ جو بہت زیادہ وفادار لوگ ہیں اور اتنے وفادار ہیں کہ انہوں نے پارٹیوں کے پیچھے خدمتیں اور کوششیں کیں' پارٹیوں کو فعال بنانے میں اپنے لیڈروں کے مزارع بن کر ان کی خدمت کی۔ یہ بجا ہے کیونکہ آج انہیں مزارع بننے کا صلہ بھی مل رہا ہے۔ مجھے بھی ملا کیونکہ میں نے بھی 12 سال مزارع بن کر پاکستان پیپلز پارٹی میں جدوجہد کی۔ میں personal explanation پر ہوں۔ آج رانا صاحب پیپلز پارٹی والوں کے ساتھ اکٹھے ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ جب رانا صاحب پیپلز پارٹی کے خلاف سڑکوں پر لڑ رہے تھے تب ان کے principles ان کی values اور ان کے نعرے کہاں تھے؟ (شیم شیم)

یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بھی سسٹم کو گرانے میں تو کردار ادا کر سکتے ہیں لیکن بنانے میں کردار ادا نہیں کر سکتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پاکستان کے interest میں نہیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو national issue کے interest میں نہیں ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو مجھے بولنے ہی نہیں دیتے کیونکہ مجھے بہت کچھ پتا ہے تو یہ ڈرتے ہیں ان میں خاموش رہنے کا حوصلہ نہیں ہے۔ یہ جمہوری پارٹی کی لیڈر ہیں ان میں اتنا حوصلہ نہیں کہ بیٹھ کر دوسرے کی بات سن سکیں۔ ان میں کسی سے لڑنے کا حوصلہ نہیں ہے۔

I am in posession of the floor . it is my right. you can't determine...

جناب چیئرمین، محترمہ! تشریف رکھیں۔ جی نوانی صاحب!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، محترمہ! تشریف رکھیں۔ اس کے بعد آپ کو ٹائم دیا جائے گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی بی بی! آپ بتائیں کیا بات کریں گی؟

جناب محمد ریاض شاہد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، آپ کی بہن کھڑی ہیں اس لئے آپ پہلے ان کی بات سن لیں۔ اس کے بعد آپ کو وقت دیا جائے گا۔

جناب محمد ریاض شاہد، میں صرف ایک شعر پڑھا کروں گا۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں! ان کا شعر سن لیں جی۔

جناب محمد ریاض شاہد، شعر ہے جی۔

بیچتے ہیں جو باس پھولوں کی
بات کرتے ہیں وہ اصولوں کی

جناب چیئرمین، thank you جی محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب چیئرمین! مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہماری اسمبلی کے معاملات بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ چل رہے تھے لیکن ایک فضول قسم کے comments دینے سے اس اسمبلی کا ماحول خراب کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کے بعد ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم عوام کے حق میں نہیں ہیں۔ میں تو صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ یہ وہ پیٹریاٹس ہیں جن کو partriotism show کرنے کے لئے اپنا نام پیٹریاٹ رکھنا پڑا۔ (شیم شیم)

اتنا guilty conscious ہے کہ اپنا نام پیٹریاٹ رکھ کر ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہم بہت بڑے پیٹریاٹس ہیں۔ میں ان سے صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ بی بی! خدا کے واسطے آپ جس پارٹی کی بات کر رہی ہیں کہ ہمیں ساری عمر صرف فوجیوں کے ساتھ بیٹھنا نہیں آیا۔ اس پارٹی نے صرف فوج کے ساتھ بیٹھنا نہیں سیکھا جس پارٹی کی بانی ہونے کا یہ دعویٰ کر رہی ہیں کہ انہوں نے پارٹی کے لئے بہت کچھ کیا اُس پارٹی کے منشور کو تو یہ چھوڑ چکی ہیں۔ انہیں یہ بھی بھول گیا کہ وہ پارٹی ہمیشہ فوجیوں کے خلاف رہی ہے اور وہ ہمیشہ سول گورنمنٹ اور جمہوریت کے حق میں رہی ہے اور آج یہ بی بی بات کر رہی ہیں کہ میں اس پارٹی کی بانی تھی اور میں نے یہ کر دیا اور وہ کر دیا تو انہیں صرف اتنا بتانا چاہتی ہوں کہ فوجیوں کے حق میں اور وزارت لینے کے لئے جو کوشش کر رہی ہیں وہ وزارت انہیں نہیں ملے گی۔

جناب چیئرمین، Thank you. بی بی تشریف رکھیں!

جناب محمد آجاسم شریف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی آپ فرمائیں!

جناب محمد آجاسم شریف، جناب چیئرمین! بڑی مہربانی آپ کی کہ کافی جدوجہد کے بعد آپ نے مجھے ٹائم دے دیا۔ جیسے آپ نے ان بنچز کی بات بڑے آرام سے سنی تو دو منٹ مجھے بھی دے دیجئے۔ آپ کہتے تھے کہ گریجوایٹ اسمبلی آئے۔ وہ آ گئی۔ آپ نے کہا کہ ایسے ہو۔ وہ ہو گیا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

وہ میں بتانے لگا ہوں' سنئے کہ کچھ لوگوں کو اِدھر سے اٹھا کر اُدھر لے گئے اور انہیں بڑا زبردست نام ملا جو کہ لوٹی اور لوٹوں کا تھا۔ جناب! یہ پہلے دن آپ سکول میں جائیں تو یہ بات کتاب میں سمجھائی جاتی ہے کہ اپنے استاد کی خدمت کریں۔ اس کا درجہ ماں باپ کا درجہ رکھتا ہے۔ جیسے انہوں نے یہ فرمایا کہ لیڈر استاد ہوتا ہے وہ کسی بھی طریقے سے ہو سکتا ہے۔ میاں نواز شریف' میاں شہباز شریف' محترمہ بے نظیر بھٹو ان کی استاد ہیں' اگر ہم لوگ ان کا احترام کرتے ہیں تو یہ ہم پر فرض ہے کیونکہ انہوں نے ہمیں ایک اچھا راستہ دیا اور ایک صحیح اور جمہوری سمت کی طرف چلایا۔ اگر یہ لوگ اس سمت سے ہٹ رہے ہیں تو ہم کیا کریں؟

جناب چیئرمین، Thank you آپ کی بات سن لی ہے لہذا تشریف رکھیں۔ جی' وزیر قانون!

جناب سعید اکبر خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، میں نے لاء منسٹر کو floor دے دیا ہے اس کے بعد آپ کو وقت دیا جائے گا۔ لہذا تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! نوانی صاحب کو وقت دیا جائے۔

جناب چیئرمین، جی' نوانی صاحب!

جناب سعید اکبر خان، جناب چیئرمین! میری بڑی humble submission ہے کہ یہ ہاؤس کسی Rules of Procedure اور کسی ضابطے کے تحت چلتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں یہ محسوس کرتا ہوں اور باقی بھی دوست یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ ہاؤس کے جو رولز ہیں ان کے تحت نہیں چلایا جا رہا۔ اس ہاؤس کو چلانے کے لئے ہر آئٹم کے لئے وقت مقرر ہے۔ سوالوں کا ایک گھنٹہ ہے۔ تحاریک استحقاق کا آدھا گھنٹہ ہے' تحاریک التوائے کار کے لئے آدھا گھنٹہ ہے۔ Call

Attention Notice کے لئے آدھا گھنٹہ ہے۔ آپ اس ہاؤس کی پوری کارروائی دیکھ لیں کہ آیا یہ رولز کے تحت چل رہا ہے کہ نہیں؟

جناب چیئرمین! ایک تحریک استحقاق move ہوئی اسے mover نے پڑھا اور شارٹ سٹیٹمنٹ بھی دی۔ اس میں discussion کی کوئی provision نہیں ہے۔ میری یہ humble request ہے کہ اس ہاؤس کو Rules of Procedure کے تحت چلایا جائے تاکہ جو دیکھنے اور لکھنے والے ہیں وہ کہیں کہ جو یہ اسمبلی رولز خود بناتی ہے اس کے اوپر خود یہ عمل بھی کرتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پچھلے 19/18 سال سے ہم خوش قسمتی سے' اللہ تعالیٰ کے کرم سے اور اپنے حلقے کے لوگوں کی مہربانی اور دعاؤں سے اس ہاؤس کے ممبر آ رہے ہیں۔ میں نے کبھی اس طرح کا ماحول نہیں دیکھا کہ دو بجے تحریک استحقاق کا ٹائم ہو۔ اگر بہت زیادہ بھی لیٹ ہو جائے تو 12 بجے ہمیں تحریک استحقاق اور تحاریک التوائے کار ختم کر لینی چاہئیں اور اس کے بعد اگر کوئی بزنس ہے تو ہم اس کو discuss کریں اور اس پر بات کریں اور اگر نہیں ہے تو ہاؤس کو adjourn کر کے دوسرے دن کے لئے کریں تاکہ یہاں بیٹھے ہوئے سنجیدہ اور ذمہ دار جو لوگ ہیں ان کے پاس لوگوں کے کاموں کے انبار ہوتے ہیں تو وہ اپنا کوئی کام کر لیں۔ میری request ہے کہ یہاں سیکرٹری اسمبلی جو تشریف فرما ہیں وہ نہایت ہی سینئر اور باصلاحیت ہیں۔ مجھے ان پر بھی اعتراض ہے کہ وہ اس ہاؤس کو شاید سپیکر یا چیئرمین کو صحیح طور پر guide نہیں کرتے تو میری یہ humble request ہے کہ اس پر discussion کرا کے اور ایک دوسرے پر اعتراضات کرا کے اس ہاؤس کے خوبصورت ماحول کو خراب کیا جاتا ہے اسے آپ روکیں اور اس ماحول کو بہتر انداز اور rules کے تحت چلایا جائے۔ میری یہی request ہے۔

MR CHAIRMAN: Thank you Law Minister

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ میں تحریک استحقاق کا جواب دوں کہ یہ بات جس کا ابھی نوانی صاحب نے ذکر کیا ہے' میں پچھلے تین دن سے مسلسل Chair کو یہی request کر رہا ہوں کہ براہ مہربانی آپ تھوڑا سا rules کے

مطابق ہاؤس کو آگے لے کر چلیں۔ میں ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہتا ہوں کہ یقین کیجئے کہ یہ ہاؤس کی traditions ہیں اور میں اسی traditions کے حوالے سے بات کر رہا ہوں کہ جب کوئی معزز رکن پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہے تو اس پوائنٹ آف آرڈر کو ختم کرنے کے لئے چیئر کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ آپ تشریف رکھیں' یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جب تک آپ یہ نہیں کہیں گے تو اس کا کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ آیا وہ پوائنٹ آف آرڈر valid تھا یا نہیں؟ یہاں پر سینکڑوں پوائنٹ آف آرڈر اٹھائے جاتے ہیں لیکن ایک میں بھی یہ نہیں کہا جاتا کہ آپ تشریف رکھیں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ میری یہ گزارش ہے کہ جب چیئر کی طرف سے کسی ممبر کے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ فرمایا جائے گا کہ آپ تشریف رکھیں یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا تو لامحالہ دوسرا ممبر پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے سے پہلے دس بار یہ سوچے گا کہ کہیں میں irrelevant بات تو نہیں کرنے لگا؟ کہیں میرے پوائنٹ آف آرڈر پر بھی یہی تو نہیں کہا جائے گا کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح یہ irrelevant پوائنٹ آف آرڈر کا سلسلہ discourage ہو گا۔ اس وقت پونے تین بج رہے ہیں اور یہ پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہو رہا ہے کہ پونے تین بجے تک ہم privilege motions ہی ختم نہیں کر سکے۔ ابھی اس کے بعد adjournment motions بھی take up ہونی ہیں۔ جب تین بجے government business شروع ہو گا تو اس وقت اسمبلی کا وقت ختم ہو چکا ہو گا۔ خدا کے لئے اس بات سوچیں' میری آپ سے گزارش ہے' آپ سپیکر صاحب سے بھی استدعا کیجئے' سپیکر صاحب' ڈپٹی سپیکر صاحب اور پینل آف چیئرمین مل بیٹھ کر اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں۔ میں آپ کو حکومتی بنچز کی طرف سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی آپ طریقہ کار یا لائحہ عمل تیار کریں گے ہم اس پر انشاء اللہ تعالیٰ من و عن عمل کریں گے۔

جناب والا! اب رہی بات اس privilege motion کی تو میں اپنے ان معزز بھائیوں سے اور بالخصوص آپ سے یہ استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ اس motion پر ہم نے تقریباً بیس منٹ صرف کئے ہیں حالانکہ جب یہ پیش ہوئی تو اس کے جواب میں آپ نے already یہ کہہ دیا تھا کہ اس کو ہم کل بلا لیتے ہیں۔ اب اس میں دو صورتیں ہیں۔ ایک تو جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ کل اس کو بلا لیتے ہیں' آپ جو بھی فیصلہ کریں گے وہ ہمیں منظور ہو گا۔ میں prima facie بالکل اس بات سے اختلاف نہیں کرتا کہ معزز

ممبر نے جو کہا وہ صحیح ہے یا غلط۔ ان کا ایک version آ گیا ہے دوسرا version ان کو سننے کا معاملہ ہے۔ وہ بے شک کل آپ سن لیں تو بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں' اگر کمیٹی سن لے تو تب بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ بے شک اس تحریک کو in order قرار دیں لیکن میری معزز رکن اور تمام معزز اراکین سے بھی صرف یہ استدعا ہو گی کہ privilege motion دیتے وقت ہمیں تھوڑا exaggeration سے کام نہیں لینا چاہئے۔ اگر privilege breach ہوا ہو تو تحریک دیں۔ ہم اتفاق کرتے ہیں اور میں نے حتی الوسع اس بات کی کوشش کی ہے کہ اگر کسی معزز رکن کا privilege breach ہوا ہو تو میں نے کبھی اسے oppose نہیں کیا لیکن اگر کسی ایک معزز رکن کا privilege breach ہوتا ہے تو وہ اپنے ساتھ پوری اسمبلی کا privilege breach کروا کے رکھ دیتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ تمام ممبران کو گالیاں پڑی ہیں۔ میں prima facie بالکل اس پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ بے شک آپ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں' مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔ تحریک استحقاق کا وقت ختم ہوتا ہے اور اب تحریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! اس وقت تحریک التوائے کار شروع ہونے دیں میں آپ کو بعد میں وقت دوں گا۔ جتنا آپ وقت کہیں گے دیا جائے گا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! براہ مہربانی میری بات سنیں' میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو موقف وزیر قانون نے اختیار کیا ہے میں اس پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دوسری بات میں صرف اتنی کرنا چاہتا ہوں کہ جو بات نوانی صاحب نے کی ہے اور اس کے بعد وزیر قانون نے اس کی تائید کی ہے' میں اس سلسلے میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کے ریمارکس پاس کرنا بھی اس ایوان کے مفاد میں نہیں ہے۔ جب یہ ادارے تسلسل کے ساتھ چلیں گے تو ان کی کارکردگی اور working میں نکھار آتا جائے گا۔ میں اس کے دوسرے پہلو کی طرف وزیر قانون کی توجہ اس طرف مبذول کرانا

چاہوں گا کہ یہ جو ہمارے Rules of Business ہیں یہ تقریباً 1960-62 سے چلے آ رہے ہیں۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اُس وقت اس ہاؤس کی total strength تقریباً 52 یا 62 کے قریب قریب تھی۔ راجہ صاحب! اُس وقت بھی Question Hour ایک گھنٹہ تھا' اس وقت بھی Adjournment Motion کے لئے آدھ گھنٹہ تھا اور Privilege Motion کے لئے بھی آدھ گھنٹہ تھا۔ یعنی جب اس ہاؤس کی total strength ساٹھ یا ستر ممبران کی تھی تو اس وقت بھی یہی قائم تھا اور اب جب یہ تعداد 371 ہے تو اب بھی وہی قائم ہے۔ اب یہ کہنا کہ ہاؤس rules کے مطابق نہیں چلتا۔ بات یہ ہے کہ اب rules بھی ہاؤس کی strength کے مطابق نہیں ہیں۔ اس بات کو بھی ہمیں زیر غور رکھنا چاہئے۔ اب یہ کہنا کہ یہ بالکل rules کے خلاف ہاؤس چلایا جا رہا ہے یا ممبر صحیح behave نہیں کر رہے' مناسب نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ جب یہ ادارے تسلسل کے ساتھ چلیں گے تو ان کی کارکردگی میں بتدریج بہتری اور نکھار آتا جائے گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین، شکریہ رانا صاحب! پہلی تحریک استحقاق 2 بجکر 5 منٹ پر شروع ہوئی تھی۔ میں نے صرف دس منٹ کا extra time دیا ہے۔ میں نے ایک منٹ بھی ہاؤس کا وقت ضائع نہیں کیا۔ صبح جنھوں نے ہاؤس کا وقت ضائع کیا ہے ان سے پوچھا جائے۔ اب تحاریک التوائے کار شروع کی جاتی ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 675 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے' یہ پڑھی جا چکی ہے۔ وزیر جنگلات نے اس کا جواب دینا ہے۔ کیا وہ تشریف رکھتے ہیں؟--- تشریف نہیں رکھتے۔ کیا اس محکمہ کے پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں؟--- وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار کل تک کے لئے pend کی جاتی ہے اور کل ہر حالت میں اس کا جواب آنا چاہیے۔ وزیر صاحب جہاں بھی ہیں وہ کل تشریف لائیں یا ان کا پارلیمانی سیکرٹری تشریف لائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 679' ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ یہ بھی move ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! یہ move ہو چکی ہے اور وزیر صحت نے اس کا جواب دینا ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری ظہیر الدین صاحب ! کیا آپ اس کا جواب دیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جی ہاں۔

جناب چیئرمین: تو فرمائیں!

وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کی ابتر حالت

(---جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب چیئرمین ! شکریہ۔ ڈاکٹر وسیم صاحب نے نشاندہی فرمائی ہے کہ ایک بچوں کا سرجری وارڈ بنایا گیا ہے جس میں Thalassaemia اور دوسرے وارڈ بنے ہیں لیکن وہاں پر عملہ تعینات نہیں کیا گیا۔ اس بارے میں ' میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں بچوں کا سرجری وارڈ بنایا گیا ہے۔ یہ 200 بستروں پر مشتمل ہے اور یہ باقاعدہ طور پر کام کر رہا ہے۔ اس کا ایک حصہ بچوں کے موذی مرض Thalassaemia وغیرہ کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ اس سنٹر کے ضروری سٹاف کے حصول کے لئے محکمہ صحت نے محکمہ خزانہ کو متعدد بار لکھا ہے جس کے جواب میں محکمہ خزانہ کا موقف تھا کہ پنجاب میڈیکل ہیلتھ اینڈ انسٹی ٹیوشن ایکٹ 2003 کے تحت بورڈ آف مینجمنٹ کی منظوری کے بعد یہ کیس دوبارہ بھجوایا جائے۔ جیسا کہ معزز رکن نے یہاں پر ایک نشاندہی فرمائی ہوئی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ دو ہسپتالوں میں محکمہ خزانہ کی طرف سے اس طرح کی اجازت دی جا چکی ہے۔ چنانچہ ہم نے بھی دوبارہ اس کو move کر دیا ہے۔ میں ڈاکٹر صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمیں منظوری حاصل ہونے کا عندیہ ملا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد منظوری ملنے کے بعد وہاں پر سٹاف مہیا کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: واضح طور پر بتائیں کہ اس میں کتنا وقت لگے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: اس میں ' ایک ماہ لگے گا۔ ایک ماہ کے اندر انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر سٹاف مہیا ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: آپ پندرہ دن کے اندر اندر وہاں پر سٹاف مہیا کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات : جناب والا ' پندرہ دن کے اندر یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ یہ باقاعدہ move ہونا ہے۔ پھر بھی اگر آپ کا حکم ہے تو ہم اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا' یہ اگر یقین دہانی کراتے ہیں کہ یہ SNE کے تحت میڈیکل اور پیرا میڈیکل سٹاف وارڈز کو فراہم کریں گے تو یہ بہت خوشی کی بات ہے' اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی میں یہ بھی درخواست کروں گا کہ انہیں ایک ماہ دے دیں تاکہ یہ کام ہو جائے۔ کہیں یہ بعد میں اعتراض نہ کریں کہ ہمیں وقت تھوڑا دیا گیا تھا۔ انہیں ایک ماہ دے دیں۔

جناب چیئرمین: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 681' راجہ ارشد محمود صاحب کی ہے۔

رورل واٹر سپلائی سکیم جنت آباد کے لئے مزید فنڈز کی فراہمی

راجہ ارشد محمود : جناب چیئرمین' شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی معطل کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ رورل واٹر سپلائی سکیم جنت آباد پر 87-1986 میں کام شروع ہوا تھا۔ یہ سکیم 65 لاکھ روپے سے شروع کی گئی تھی اور اب تک اس پر تین مختلف مراحل میں 73,70,000 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اس سکیم پر ٹیوب ویل' کمرہ ایک لاکھ گیلن کا انڈر گراؤنڈ واٹر ٹینک' مین لائن بچھائی جا چکی ہیں اور distribution لائنیں بھی بچھائی جا چکی ہیں لیکن بعد میں سوئی گیس اور ٹیلیفون کی لائنیں بچھاتے وقت پانی کے لئے بچھائے گئے پائپ لائن کئی جگہ سے ٹوٹ گئے ہیں اور ریلوے پاؤسنگ سکیم کی وجہ سے مین پائپ لائن کا کچھ حصہ ٹوٹ گیا جس کے لئے مزید فنڈز درکار ہیں لیکن یہ سکیم 17 سال سے ادھوری پڑی ہے۔ 73 لاکھ سے زائد رقوم ضائع ہو رہی ہیں اور علاقے کے غریب عوام پینے کے پانی کو ترس رہے ہیں۔ غریب عورتیں دور دور سے پانی لے کر آتی ہیں جو بے حد پریشانی' اضطراب اور تکلیف کا باعث ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جی' وزیر ہاؤسنگ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! اس کا جواب میں دوں گا۔

جناب چیئرمین، جی' فرمائیے!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور ، جناب چیئرمین! اس سکیم پر تین different phases میں 73 لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اس عرصے میں اس کے پانچوں میں seepage and moisturing بھی ہوئی۔ اس کے متعلق سروے رپورٹ تیار ہو گئی ہے and it has been instructed by the Government of the Punjab چار ملین روپے کی سروے رپورٹ ہے جس کے لئے تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اور یہ جائز مسئلہ ہے۔ اس لئے 40 لاکھ روپے سے اس کی completion کے لئے تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کو بتا دیا گیا ہے۔

راجہ ارشد محمود، جناب والا! میں آپ کا شکر گزار ہوں لیکن میں اس کی تھوڑی سی background بتانا چاہتا ہوں۔ یہ سکیم 87-1986 میں اس وقت کے سنیٹر سعید قادر کی وساطت سے وفاقی گرانٹ سے شروع کی گئی تھی۔ یہ صحیح بات ہے کہ تین مختلف مراحل پر 73 لاکھ 46 ہزار روپے خرچ ہو چکے ہیں---

جناب چیئرمین، جب وہ کام شروع کرا رہے ہیں تو پھر اس پر بات کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ تو کام شروع کروا رہے ہیں آپ ان سے time limit مانگیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟

راجہ ارشد محمود، جناب والا! یہ معاملہ بہت پرانا ہے۔ یہ 17 سال سے اسی طرح pending پڑا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور ، جناب والا! اسی مالی سال کے اندر اس کے لئے یہ چار ملین دے دیا جائے گا اور اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

راجہ ارشد محمود ، جناب والا! شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ ڈاکٹر وسیم صاحب! اب آپ بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر ، جناب والا! تحریک التوائے کار نمبر 680 کے حوالے سے معاملہ روزانہ pending ہوتا ہے۔ کل جو بات ہوئی تھی اس میں جناب نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ وزیر زراعت وہاں پر رکھے گئے

ملازمین کی پوری لسٹ فراہم کریں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ لسٹ مجھے فراہم کی ہے۔ اس میں سکیل ایک سے سکیل 5، 6 تک 23 ملازم رکھے گئے ہیں۔ جس طرح میں نے rightly point out کیا ہے ان 23 میں سے 16 فیصل آباد کے ہیں باقی دو تین اور اضلاع کے ہیں اور بہاولپور سے صرف ایک خاکروب بھرتی کیا گیا ہے۔ اگر علاقوں کے ساتھ اس طرح کی حق تلفیاں ہوں گی پھر اس کے نتیجے میں علیحدگی کی تحریکیں جنم لیتی ہیں۔

جناب والا! گزارش یہ ہے کہ بہاولپور ایک سابقہ سٹیٹ تھی اور اس میں نواب صادق خان عباسی صاحب نے بڑا اچھا فیصلہ کرتے ہوئے پاکستان کے ساتھ الحاق کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے بعد جب یحییٰ خان صاحب نے ون یونٹ بنایا تو اس وقت اسے پنجاب کے اندر observe کر دیا گیا اور یہ commitment ہوئی کہ جب ون یونٹ ٹوٹے گا تو پھر بہاولپور کی صوبائی حیثیت بحال ہو جائے گی لیکن وہ بحال نہیں کی گئی اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے علاقے کے ساتھ یہ حق تلفیاں بھی ہو رہی ہیں۔ جب ایسی باتیں ہوتی ہیں تو واقعی بہاولپور کی عوام کے اندر یہ معاملہ boil کر رہا ہے کہ بہاولپور صوبہ کی سابقہ حیثیت کو بحال کیا جائے اور اس قسم کی حق تلفیوں کے باوجود پنجاب کے ساتھ رہنے کی جو باتیں ہیں وہاں عوام اس پر تنقید کر رہی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! صوبہ بنانا تو اس اسمبلی کا کام نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میں اس میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ ساری چیزیں آپ کے سامنے ہیں۔ یہ جو کچھ ہوا ہے وزیر موصوف اس کی آئندہ rectification کے لئے کوئی یقین دہانی کروائیں کہ آئندہ پورے پنجاب کے اندر جو کیفیت ہے اس حوالے سے ہماری جو حق تلفیاں ہوتی ہیں وہ نہیں ہوں گی۔ میں آج صبح اخبار پڑھ رہا تھا کہ وزیراعلیٰ فیصل آباد کے ایک علاقے میں تشریف لے گئے تو انھوں نے وہاں بیان دیا کہ ہم نے پورے پنجاب کا ڈیٹا اکٹھا کر لیا ہے اور لودھراں سے لے کر اٹک تک ہمارے پاس ڈیٹا موجود ہے۔ انھوں نے پھر بہاولپور کو اپنی تقریر سے نکال دیا۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں۔ وہ درمیان میں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ اس قسم کی باتیں ہمارے ساتھ نہیں ہونی چاہئیں۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! چونکہ اس سے related ہے اس لئے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں صورتحال یہ ہے کہ پرسوں بھی اس پر ایک گھنٹہ بحث ہوئی اور چودھری اقبال صاحب نے on the floor of the House یہ کہا تھا کہ ہم نے دو ملازم بہاولپور سے بھرتی کئے ہیں۔ یہ ریکارڈ میں موجود ہے۔ آپ ریکارڈ نکلوا کر چیک کر لیں کہ یہ ان کی سٹیٹمنٹ ہے جو انھوں نے on the floor of the House دی تھی لیکن آج جو انھوں نے لسٹ فراہم کی ہے اس کے مطابق انھوں نے صرف ایک ملازم بہاولپور سے لیا تھا اور وہ بھی جمعدار۔ وہ تو فیصل آباد کی بات کرنے کے لئے بھی تیار نہیں تھے۔ انھوں نے کہا تھا کہ فیصل آباد کے ایک دو ہیں اور ہم نے بہاولپور سے دو لئے ہیں جبکہ ریکارڈ کے مطابق ایک آدمی ہے۔ یہ اچھی روایت نہیں ہے۔ اس وقت چودھری اقبال صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ وہ سینئر منسٹر ہیں۔ ان کی یہ سٹیٹمنٹ جو انھوں نے on the floor of the House اسمبلی میں دی ہے یہ کوئی اچھی روایت نہیں ڈالی جا رہی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ جی لودھی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب والا! اگر منسٹر صاحب میری بات سننے کے بعد جواب دیں تو ٹائم بچ جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیں!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب والا! بڑی مہربانی۔ چونکہ متعلقہ بات ہے اس لئے میں نے کہا کہ میں ان کا ٹائم بچاؤں تاکہ یہ اکٹھا جواب دے دیں۔ گزارش یہ ہے کہ جنوبی پنجاب کے متعلق جو یہ ایک چھوٹا سا واقعہ سامنے آیا اگر آپ تحمل کے ساتھ اس کے پس منظر میں جائیں تو آپ کو لوگوں کی بہت زیادہ تکالیف نظر آئیں گی۔ صرف نوکریوں میں زیادتی کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہاں تو صورتحال یہ ہے کہ

جب نہروں کا پانی تقسیم ہوتا ہے تو یہاں اپر پنجاب کو 53 کیوسک دیا جاتا ہے اور جب ملتان اور جنوبی پنجاب شروع ہوتا ہے تو 35 کیوسک کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: بات تو بھرتیوں کی ہو رہی تھی لیکن آپ کسی اور طرف چلے گئے ہیں۔ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بھی نہیں بنتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی لودھی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب والا! میں نے حقوق کی بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے لودھی صاحب کو floor دے دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جی لودھی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب والا! اگر آپ مجھے جنوبی پنجاب کے حقوق کی بات نہیں کرنے دیں گے تو میں بطور احتجاج یہاں آپ کے سامنے نیچے فرش پر بیٹھ جاؤں گا۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں۔ آپ معزز ممبر ہیں۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ ایک اچھا کام ہو رہا ہے۔ آپ اس کا جواب سن لیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب والا! ہر معاملے میں ہمارے جنوبی پنجاب کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اپر پنجاب سے ایک ایک ضلع سے چار چار وزیر لئے گئے ہیں لیکن جنوبی پنجاب سے تین تین، چار چار اضلاع میں سے ایک وزیر لیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ کے جج تعینات کئے گئے ہیں تو جنوبی پنجاب سے ایک بھی نہیں لیا گیا۔ پہلے ملتان سے جج کی فلائٹیں جاتی تھیں اب وہ بھی ختم کر دی گئی ہیں۔ ملتان انٹرنیشنل ایئرپورٹ تھا لیکن اسے ختم کر دیا گیا ہے۔ وہاں سڑکیں نہیں ہیں۔ پینے کے لئے پانی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب والا! بھٹو صاحب نے اضلاع کو مختلف زونوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ بہاولپور، سرگودھا، خوشاب میانوالی یہ ایک پوری کی پوری بیلٹ تھی۔ ان اضلاع کے معاملات علیحدہ سے کئے جاتے تھے۔ ہمیں فیصل آباد سے بھی پیار ہے، لاہور سے بھی پیار ہے، پورے پنجاب سے پیار ہے۔ ہم نفرت کے بیج نہیں بونا چاہتے لیکن آپ کے اقدامات سے نفرتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ ہم یہ پیغام دینے کے لئے آئے ہیں کہ ہم نفرتیں پیدا نہیں ہونے دیں گے، ہم یکجہتی چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ

پہلے کی طرح زون بنائے جائیں اور تمام معاملے اس حساب سے طے ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ یہ اچھی بات ہے۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ جی لودھی صاحب!

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، no point of order پلیز آپ تشریف رکھیں۔ میں نے لودھی صاحب کو floor دے دیا ہے۔ جی لودھی صاحب!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا ممنون ہوں۔ میری absence میں تحریک التوائے کار پر جواب دیا گیا اور کل بھی میرے پارلیمانی سیکرٹری کے پاس کاغذات تھے میں نے routine میں کہا کہ آپ یہ دوستوں کو دے دیں لیکن میں اس misunderstanding کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات، جو وزیر قانون نے بات کی تھی You permit me یہ بات صحیح تھی کہ جب دیر تک آپ rules and regulations پر عملدرآمد نہیں کریں گے۔ تب تک ضیاع ہوتا رہے گا۔ بات یہ ہے کہ It is too late. گورنمنٹ بزنس ابھی شروع ہونا ہے۔ ابھی میرے دوست جس point پر بول رہے تھے میں اس کی رولنگ بھی آپ سے چاہتا ہوں کہ آیا یہ ان کا پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے؟ اس کتاب میں لکھا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر کب پوچھا جا سکتا ہے۔ میری دانست کے مطابق یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا لیکن چونکہ میرے دوست نے یہ بات کی ہے۔ ہمیں تعصب کی بات نہیں کرنی چاہئے کوئی جنوبی پنجاب نہیں، کوئی شمالی پنجاب نہیں، کوئی سنٹرل پنجاب نہیں، پنجاب، پنجاب ہے۔ پاکستان، پاکستان ہے۔ یہ بات صحیح ہونی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)۔

اگر اس کی تفصیل میں جائیں گے تو ان سے یہ سلوک بہت بہتر ہوتا رہا ہے۔ آج تک اگر calculate کریں تو جو گورنمنٹ کے عہدے ہیں وہ ان کے ریجن میں زیادہ رہے ہیں۔ ہمیں اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

آوازیں، مثلاً

وزیر زراعت، مثلاً میں اگر چلے گئے تو بات لمبی ہو جائے گی۔

MR CHAIRMAN: No cross talk please.

وزیر زراعت، صرف اتنا کہوں گا کہ صدر وہاں سے، وزیر اعظم وہاں سے، وزیر اعلیٰ وہاں سے، گورنر وہاں سے اور سینٹ کے چیئرمین وہاں سے۔ یہ بات ایسے ہی رہنے دینی چاہئے اور اس ہاؤس کے تحفظ کے لئے، پاکستان کے تحفظ کے لئے ہم آئے ہیں اور ہمیں اسی پر confine رہنا چاہئے۔ یہ میری آپ سے request ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کیبنٹ بننے سے پہلے یہ بھرتی ہوئی، قومی اخبارات میں اس کا اشتہار دیا گیا اور 194 درخواستیں دفتر کو موصول ہوئیں۔ ان کے انٹرویو ہوئے، criteria fix کیا گیا اور بہاولپور جو ہمارا خود دل ہے، ہمارا زبجن ہے۔ وہاں سے ہمیں 11 درخواستیں موصول ہوئیں اور 11 میں سے صرف 4 آدمی انٹرویو کے لئے حاضر ہوئے اور چار میں سے ایک یا دو انہوں نے بھرتی بھی کر لئے۔ یہ بات بھی درست ہے کہ کُل 23 بھرتیاں ہوئی ہیں اور اس میں سے خوشاب، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور فیصل آباد سے بھی بھرتی ہوئی ہے۔ فیصل آباد چونکہ زراعت کا گڑھ ہے وہاں ریسرچ سنٹرز ہیں ان کو جس قسم کے آدمی چاہئیں تھے وہاں پر appear ہوئے۔ انٹرویو کے بعد میرٹ کے مطابق ان کی بھرتی ہوئی۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اس قسم کی بات repeat نہیں ہونے دی جائے گی۔

جناب چیئرمین، ہاؤس کا وقت 15 منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، بسم اللہ الرحمان الرحیم ○ جناب چیئرمین! ہمارے محترم وزیر موصوف نے بہت اچھی بات کی کہ ہمیں جنوبی اور شمالی پنجاب کی بات نہیں کرنی چاہئے۔ بالکل ٹھیک ہے ہم ایک پاکستانی ہیں اور پنجاب کے رہنے والے ہیں لیکن میں انہیں اتنا فرق بتا دوں کہ بہاولپور میں آپ کو معلوم ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی جو بہت پرانی یونیورسٹی ہے، میاں نواز شریف دور میں جس وائس چانسلر نے وہاں پر پہلی دفعہ convocation کروائی اب اسی وائس چانسلرز کو ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد ان کا پہلے جو عہدہ تھا اسی پر ان کو دوبارہ تعینات کر دیا گیا۔ یعنی وہ فارمیسی ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین تھے۔ اب وائس چانسلر نے 22 گریڈ کے بندے کو ہٹا کر 19 گریڈ کے آدمی کو وہاں پر بطور ڈین مقرر کیا اور چیئرمین فارمیسی ڈیپارٹمنٹ مقرر کیا۔ کیا یہی انصاف ہے؟ وائس چانسلر صاحب کہتے ہیں

کہ گورنر صاحب میرے دوست ہیں' میرے ذاتی دوست ہیں اور چونکہ وہ فوج میں ہیں اور ان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میں آپ سے یہی استدعا کروں گی کہ جمہوریت میں اور فوجی حکومت میں یہی فرق ہے۔ آپ دیکھیں کہ کس سے شکایت کریں اگر اس ہاؤس میں نہیں جا سکتے---

جناب چیئرمین، آپ کی بات وزیر موصوف نے سن لی ہے۔ سب نے سن لی ہے۔ اس پر وہ کوئی کارروائی کریں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ بشریٰ گردیزی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور داخلہ، جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں یہاں پر یہ point out کرنا چاہ رہی ہوں کہ اب جنوبی پنجاب جو ہے ٹھیک ہے ماضی میں اس کو بہت ignore کیا گیا ہے لیکن اب جنوبی پنجاب کی اہمیت کا اس بات سے اندازہ کیجئے کہ وہاں سے بہت سے ممبران کو وزیر بنایا گیا ہے' وہاں سے پارلیمانی سیکرٹری لئے گئے ہیں اور سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ہمارے وزیراعلیٰ صاحب بھی جنوبی پنجاب سے منتخب ہو کر آئے ہیں---(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین، یہ وزیراعلیٰ کا اپنا مسئلہ ہے کہ کہاں سے وزیر لیتے ہیں۔ وزیر لینا کوئی علاقائی مسئلہ نہیں ہے' آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ اصولی طور پر تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ جتنے بھی وہاں پر لوئر سکیل کے ملازمین ہیں' چاہے وہ فیصل آباد کے ہیں یا کسی بھی ضلع کے ہیں ان کو کسی نہ کسی ڈیپارٹمنٹ میں contract میں کھپالیں کیونکہ ان کو بے روزگار کرنا بھی مقصود نہیں ہے اور اس کا نقصان بھی ہے۔

جناب چیئرمین، بھرتی کب ہوئی ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر، یہ contract پر 2002 میں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین، ایک سال بعد ویسے کسی کو undue کرنا مناسب بات نہیں ہے۔ رزق اللہ دیتا ہے' کسی کے رزق کو خراب کرنا مناسب بات نہیں ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔ آئندہ کے لئے ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ انصاف ہوگا۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم کیا جاتا ہے۔ اب سرکاری بزنس شروع کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو پیش کیا گیا)

مسودہ قانون، ترقیاتی ادارہ نیو مری مصدرہ 2003

MINISTER FOR COMMUNICATIONS AND WORKS: Sir. I introduce the New Murree Development Authority Bill 2003 (Bill No 33 of 2003)

MR CHAIRMAN: The New Murree Development Authority Bill 2003 (Bill No 33 of 2003) has been introduced in the House under rule 91(5) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 It is referred to the Standing Committee on Communication and Works for report within two days

آج کی جو بحث ہے وہ کل تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے اور آج کا اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔ کل چونکہ جمعہ ہے اس لئے اجلاس صبح 9 بجے ہو گا۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24 ۔اکتوبر 2003

1۔ **سوالات** (محکمہ جات جنگلات و ماہی پروری اور خزانہ)

(i) نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(ii) غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب

2۔ **سرکاری کارروائی**

پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ

بابت سال 2002 پر عام بحث (---جاری)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس)

جمعۃ المبارک' 24۔ا کتوبر 2003

(یوم الجمع' 27۔ شعبان المعظم' 1424ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس' اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 9 بج کر 43 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری عبد الماجد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ادْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ
رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾
وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ
صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

سورۃ النحل آیات 125 تا 128

آپ اپنے پروردگار کی راہ کی طرف بلائیے حکمت سے اور اچھی نصیحت سے اور ان کے ساتھ بحث کیجئے پسندیدہ طریقہ سے بیشک آپ کا پروردگار (ہی) خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہی ہدایت پانے ہوؤں کو (بھی) خوب جانتا ہے؛ اور اگر تم لوگ بدلہ لینا چاہو تو انہیں اتنا ہی دکھ پہنچاؤ جتنا دکھ انہوں نے تمہیں پہنچایا ہے اور اگر تم صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہت ہی اچھا ہے؛ آپ صبر کئے رہیئے اور آپ کا صبر تو بس اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور آپ ان پر غم نہ کیجئے اور ان چالوں سے جو یہ لوگ چلتے رہتے ہیں متفکر نہ ہو جائیے؛ بیشک اللہ ان لوگوں کے ساتھ (رہتا) ہے جو تقویٰ اختیار کئے رہتے ہیں اور جو لوگ کہ حسن سلوک کرتے رہتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے اپنا پوائنٹ آف آرڈر آپ کے وقفہ سوال announce کرنے سے پہلے اٹھایا تھا اس لئے میری گزارش ہے کہ اسے as such ہی take up کریں۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! جیسا کہ علامہ اقبال نے فرمایا تھا۔

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

جناب سپیکر! ہم پوری دیانت داری سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ملک جمہوریت اور ووٹ کی طاقت سے معرض وجود میں آیا تھا۔ اس ملک کی ترقی اور قوم کی فلاح جمہوریت میں ہے اور جس طرح یہ کہا جاتا ہے کہ بُری سے بُری جمہوریت بھی بہتر سے بہتر آمریت سے اچھی ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ایک مسلمہ بات ہے کہ جمہوریت یا تو ہے یا پھر نہیں ہے کیونکہ controlled democracy کا تصور دنیا میں کسی جگہ بھی نہیں پایا جاتا لیکن ہمارے ملک میں پچھلے 55 سالوں سے طالع آزما ڈکٹیٹر کبھی basic democracy لے آتے ہیں، کبھی غیر جماعتی democracy لے آتے ہیں اور کبھی grass root democracy لے آتے ہیں اور وہ خود کہتے ہیں کہ ہم اس طریقے سے جمہوریت کو کنٹرول کر رہے ہیں لیکن اس طریقے سے وہ جمہوریت کو کنٹرول نہیں کر رہے بلکہ جمہوریت کو روک رہے ہیں۔ اس کے خلاف ہماری جدوجہد جاری ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایل۔ایف۔او اس ملک میں جمہوریت کو کنٹرول کرنے کے لئے نہیں، جمہوریت کو بتدریج لانے کے لئے نہیں بلکہ جمہوریت کو روکنے کے لئے بطور ہتھکنڈا استعمال ہو رہا ہے لہذا ہم اس کے خلاف روزانہ protest کرتے ہیں کیونکہ دانشور لوگ کہتے ہیں کہ ضمیر ایک ایسی چیز ہے کہ جب تک انسان زندہ رہتا ہے تو یہ بھی کسی نہ کسی طرح زندہ رہتا ہے اور مرتا نہیں ہے، اسے اُونگھ آ جاتی ہے اور کبھی یہ سو جاتا ہے مگر کبھی مرتا نہیں ہے۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ لوگ جو ان طالع آزما ڈکٹیٹروں کے ہمنوا بنے

ہوتے ہیں اس طریقے سے ہم ان کے ضمیر پر ہر روز ہلکی ہلکی چوٹ لگاتے ہیں کہ شاید اس طرح کسی دن اس قوم کا اجتماعی ضمیر جاگ جائے اور یہ ڈکٹیٹر اور طالع آزما بھاگ جائیں اور اس ملک میں جمہوریت کا سورج طلوع ہو تاکہ اس قوم کا بہتری اور ترقی کی طرف سفر شروع ہو سکے۔ اس لئے ہم ایل۔ایف۔او کے خلاف اور مشرف کی اس چیز کے خلاف جس نے پورے ملک کو اور پورے سسٹم کو کنٹرول کیا ہوا ہے' فرد واحد کی پوری ایک ٹیم ہے جس میں سے کوئی تو گورنر ہاؤس میں بیٹھا ہے' کہیں ہوم سیکرٹری بیٹھا ہے اور کہیں کوئی اور بیٹھا ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ پلیز تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان: اس کی ٹیم نے پورے ملک کو کنٹرول کیا ہوا ہے تو ہم اس کے خلاف بطور احتجاج روزانہ نو کن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

سوالات (محکمہ جات جنگلات و ماہی پروری اور خزانہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آج محکمہ جنگلات و ماہی پروری اور خزانہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ میں وزیر جنگلات سے کہوں گا کہ آپ جائیں اور اپوزیشن اراکین کو ہاؤس میں واپس لائیں۔

(اس مرحلے پر وزیر جنگلات' ڈاکٹر اشفاق الرحمٰن معزز ممبران حزب اختلاف
کو ایوان میں واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: پہلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے' وہ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے ابھی وزیر جنگلات کو اپوزیشن کے اراکین کو منانے کے لئے بھیجا ہے۔ میری آپ سے التماس ہے کہ دو منٹ انتظار کر لیں جب وہ تشریف لے آئیں تو پھر سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔

وزیر خزانہ، شکریہ۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ٹوکن واک آؤٹ ختم
کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر، اگلا سوال بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ اگلا سوال بھی بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتیں ۔ اگلا سوال رانا آفتاب احمد خان صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال رانا ثناء اللہ صاحب کا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ جب آپ سوال کنندہ کا نام پکارتے ہیں تو ساتھ ہی اگر سوال کا نمبر بھی پکار دیں تو بہتر ہو گا۔ چونکہ آج تین چار وزراء کے محکموں کے سوالات ہیں، اس طرح ہمیں تھوڑی سی آسانی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! جب میں نام پکارتا ہوں تو پھر mover اپنے سوال کا نمبر پکارے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جی بہتر ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! سوال نمبر 650، اس کا جواب مختصر ہے لہذا وزیر موصوف اسے پڑھ دیں۔

محکمہ صحت کے میڈیکل ٹیکنیشن کے لئے BS-16
اور سلیکشن گریڈ کا اجراء

*650، رانا ثنا اللہ خان، کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مقامی حکومت پنجاب میں ملازم میڈیکل اسسٹنٹ اور میڈیکل ٹیکنیشن کو BS-16 اور سلیکشن گریڈ BS-17 سال 1992 سے حاصل ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت پنجاب میں ملازم میڈیکل ٹیکنیشن کو باوجود محکمہ صحت کی سفارش کے BS-16 اور سلیکشن گریڈ BS-17 اب تک نہیں دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس تفریق/حق تلفی کو دور کرنے کو تیار ہے؟ اگر "ہاں" تو کب؟ اگر "نہیں" تو وجہ کیا ہے؟

وزیر خزانہ:

(الف) درست ہے لیکن محکمہ مقامی حکومت کے زیر سایہ لوکل باڈیز کے ملازمین سرکاری ملازم نہ ہیں۔ اس لئے ایسے کسی فیصلے میں محکمہ خزانہ سے مشورہ نہ لیا گیا۔ نیز لوکل باڈیز کے ملازمین کے سکیل یا مراعات سرکاری ملازمین پر لاگو نہیں ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ میڈیکل اسسٹنٹ (سکیل نمبر 16) اور میڈیکل ٹیکنیشن (سکیل نمبر 9) کی مطلوبہ تعلیمی قابلیت میں تفاوت ہے اس لئے محکمہ خزانہ نے محکمہ صحت کو مورخہ 16-01-1995 کو مراسلہ تحریر کیا کہ محکمہ صحت ایسے میڈیکل ٹیکنیشن کے انفرادی کیس محکمہ خزانہ کو بھجوائے جن کی تعلیمی قابلیت وہی ہے جو میڈیکل اسسٹنٹ کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ (منسلکہ الف) تاحال محکمہ صحت کی جانب سے کسی ایسے میڈیکل ٹیکنیشن کا معاملہ محکمہ خزانہ کو نہیں بھیجا گیا جو میڈیکل اسسٹنٹ کے برابر تعلیمی قابلیت رکھتا ہو۔

(ج) جی نہیں۔ جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے، میڈیکل اسسٹنٹ اور میڈیکل ٹیکنیشن کی قابلیت میں تفاوت ہے۔ مزید برآں یہ دونوں الگ الگ کیڈر ہیں۔ لہذا میڈیکل ٹیکنیشن کو سکیل نمبر 16 نہیں دیا جا سکتا۔ نیز نئے پے سکیل سکیم 2001 میں وفاقی حکومت کی پیروی میں تمام ملازمین کے لئے سلیکشن گریڈ کی سہولت کو مورخہ 01-12-2001 سے ختم کر دیا گیا ہے۔ لہذا اب کسی ملازم کو سلیکشن گریڈ دینے کے لئے بھی غور نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب، کوئی ضمنی سوال؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔ دو چیزیں انتہائی اہم اور وضاحت طلب ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ انہوں نے جز (الف) کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ "محکمہ مقامی حکومت کے زیر سایہ لوکل باڈیز کے

ملازمین سرکاری ملازم نہ ہیں"۔ یہ ایک بڑی عجیب سی بات ہے کہ جو لوکل باڈیز ہیں وہ گورنمنٹ کے زیر انتظام ہیں لیکن وزیر صاحب ان کے ملازمین کے بارے میں یہ فرما رہے ہیں کہ وہ سرکاری ملازم نہیں ہیں۔ دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ "میڈیکل اسسٹنٹ اور میڈیکل ٹیکنیشن کی مطلوبہ تعلیمی قابلیت میں تفاوت ہے"۔ وزیر موصوف ذرا اس تفاوت کی وضاحت بھی فرما دیں کہ کیا تفاوت ہے؟

جناب سپیکر: جی وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میڈیکل ٹیکنیشن اور میڈیکل اسسٹنٹ کی جو بنیادی qualification ہے وہ اس طرح ہے کہ میڈیکل اسسٹنٹ کے لئے جو لوگ رکھے جاتے ہیں ان کی کم از کم تعلیمی قابلیت ایف ایس سی (پری میڈیکل) ہے۔ اسی طرح میڈیکل ٹیکنیشن کے لئے جو لوگ رکھے جاتے ہیں ان کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت میٹرک ہے۔ ان لوگوں کی ٹریننگ اور job بالکل ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اسی وجہ سے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ ان دونوں کی مطلوبہ تعلیمی قابلیت میں تفاوت ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا صاحب کا پہلا سوال یہ تھا کہ مقامی حکومت کے زیر سایہ لوکل باڈیز کے جو ملازمین ہیں کیا وہ سرکاری ملازمین نہ ہیں؟ کیونکہ محکمے کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ وہ سرکاری ملازم نہ ہیں۔ آپ اس کی وضاحت کر دیں۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! اس سلسلے میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ محکمہ مقامی حکومت کے جو ملازمین ہیں یہ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت کنٹرول ہوتے ہیں جبکہ ہمارے جو باقی civil servants ہیں ان کی تمام مراعات، تنخواہیں اور باقی چیزیں Punjab Civil Servants Act 1974 کے تحت کنٹرول کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ وہ سرکاری ملازم نہ ہیں۔ اس میں یہ بات تو سامنے نہیں آتی کہ وہ سرکاری ملازم نہ ہیں۔ ٹھیک ہے، آرڈیننس تو مختلف ہو سکتے ہیں۔ جیسے اسمبلی سیکرٹریٹ ہو گیا یا دوسرا کوئی سیکرٹریٹ ہو گیا لیکن انہوں نے جن دو آرڈیننس کا حوالہ دیا ہے تو کیا اس کے تحت جو ملازم ہیں وہ سرکاری ملازم نہیں ہیں؟ میں چاہوں گا کہ وزیر خزانہ اس کی وضاحت فرما دیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! میں دوبارہ وضاحت کرتا ہوں کہ یہ محکمہ خزانہ' حکومت پنجاب کے سرکاری ملازم نہ ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس طرح تو پھر یہ طے ہو گیا کہ جو لوگ محکمہ خزانہ میں ملازم ہیں وہ سرکاری ملازم ہیں اور باقی تمام ملازمین سرکاری ملازم نہ ہیں؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! میرا خیال ہے کہ کافی ضمنی سوالات ہو گئے ہیں' اب آگے چلتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! کافی کی بات نہیں ہے۔ اس کی وضاحت ہونی چاہئے۔ کیا پھر آج سے یہ طے ہے کہ محکمہ خزانہ کے تحت جو ملازم نہیں ہیں وہ سرکاری ملازم نہیں ہیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! میں صرف اسی specific سوال' میڈیکل ٹیکنیشنز اور میڈیکل اسسٹنٹس کے حوالے سے گزارش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر، کیا یہ میڈیکل ٹیکنیشنز سرکاری ملازم نہ ہیں؟

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! سرکاری ملازم تو ہیں لیکن محکمہ خزانہ کے تحت سرکاری ملازم نہ ہیں یعنی یہ ملازم محکمہ خزانہ' حکومت پنجاب کے کنٹرول میں نہ ہیں۔

جناب سپیکر، آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ حکومت پنجاب محکمہ خزانہ کے کنٹرول میں نہ ہیں لیکن سرکاری ملازم ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ بات on record آ جائے' انہوں نے آرڈیننس کا حوالہ دیا ہے اس کے تحت لوکل باڈیز کے ملازمین گورنمنٹ کے کنٹرول میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر، نہیں' وہ یہ فرما رہے ہیں کہ حکومت کے ملازم ہیں لیکن پنجاب حکومت کے کنٹرول میں نہ ہیں' جیسے یہ بلدیاتی ادارے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ جو بلدیاتی ادارے ہیں یہ پنجاب حکومت کے کنٹرول میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: وہ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ گورنمنٹ کے ملازم ہیں لیکن پنجاب حکومت کے کنٹرول میں نہ ہیں، جیسے یہ بلدیاتی ادارے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سرکاری ملازم ہیں لیکن وہ independent ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! پھر یہ جواب غلط دیا گیا ہے۔ اس میں تو واضح ہے کہ مقامی حکومت کے زیر سایہ لوکل باڈیز کے ملازمین سرکاری ملازم نہ ہیں۔ اس سے تو بڑی confusion ہو جائے گی۔ جب صبح یہ بات اخبارات کی زینت بنے گی تو اس میں بڑی confusion ہو جائے گی کہ وہ لوگ سرکاری ملازم نہ ہیں۔

جناب سپیکر: انھوں نے کہا ہے کہ یہ سرکاری ملازم ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: لیکن جو چھپا ہوا جواب اس ایوان میں پیش ہوا ہے یا تو پھر اسے تسلیم کریں کہ یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! لکھنے میں غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ وہ on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ یہ سرکاری ملازم ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! پھر وہ admit کریں کہ لکھنے میں غلطی ہو گئی ہے۔ محکمے نے غلط جواب لکھ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: غلط لکھا نہیں بلکہ لکھنے میں غلطی ہو گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! اس جواب میں تھوڑا سا confusion اس لحاظ سے ضرور ہے کہ رانا صاحب نے محکمہ مقامی حکومت پنجاب میں ملازمین کے متعلق پوچھا تھا لیکن پوچھا گیا محکمہ خزانہ سے تو یہ ان سے متعلقہ نہ ہے اور ان کا کہنا یہ بنتا ہے کہ یہ ان سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ لوکل کونسل کے ملازمین ہیں اور ان کو گریڈ دینے اور promotions وغیرہ دینے کے معاملات وہی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: لیکن وہ سرکاری ملازم ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! وہ سرکاری ملازم ہیں لیکن محکمہ خزانہ سے متعلقہ نہ ہیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! میرے خیال میں اب کافی سوالات ہو گئے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! یہ بات clear ہو جائے کہ کیا جو لوکل کونسل کے ملازمین ہیں ان کو گریڈ دینے یا ان کی مراعات کا محکمہ خزانہ سے کوئی concern نہیں ہے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، جناب والا! جو لوگ لوکل کونسل کے ملازمین ہیں' جو پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت کنٹرول ہوتے ہیں ان کی promotions کا تعلق محکمہ خزانہ سے نہ ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ وہ یہ بات نوٹ فرمالیں' چونکہ جب بدھ کے روز بحث ہوتی ہے تو پھر انھوں نے اس کی تردید کرنی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! میں اس میں وضاحت کر دوں کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ میں بھی دو قسم کے ملازمین ہیں۔ ایک لوکل گورنمنٹ کے ملازمین ہیں اور دوسرے لوکل کونسل کے ملازمین ہیں۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت لوکل کونسل ایک protected ادارہ ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! یہ جو لوکل گورنمنٹ اور لوکل کونسل کی تفریق بتا رہے ہیں یہ موجود ہی نہیں ہے۔ ایسے نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! میں یہ ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ لوکل گورنمنٹ میں ایک لوکل گورنمنٹ کے ملازمین ہیں' دوسرے لوکل گورنمنٹ بورڈ کے ملازمین ہیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! لاء منسٹر صاحب ذمہ داری سے کہہ رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! اسی سوال کے جواب کے جز (ب) میں انھوں نے فرمایا ہے کہ "محکمہ صحت ایسے میڈیکل ٹیکنیشنز کے انفرادی کیس محکمہ خزانہ کو بھجوائے جن کی تعلیمی قابلیت وہی ہے جو میڈیکل اسسٹنٹ کے لئے مقرر کی گئی ہے تاحال محکمہ صحت کی جانب سے کسی ایسے میڈیکل ٹیکنیشن کا معاملہ محکمہ خزانہ کو نہیں بھیجا گیا"۔ اب میں اس میں ایک تو یہ وضاحت چاہوں گا کہ انھوں نے محکمہ صحت کو کب لکھا اور کتنا عرصہ ہو گیا ہے کہ محکمہ صحت نے اس کا response نہیں دیا؟ دوسرا انھوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہمیں

بھیجنے کی ضرورت ہی نہیں ہے تو ذرا یہ وضاحت فرما دیں کہ یہ کب لکھا ہے اور اس میں کتنی دیر ہو گئی ہے؟

جناب سپیکر: اس میں تاریخ لکھی ہوئی ہے۔ محکمہ خزانہ نے 16-1-1995 کو محکمہ صحت کو مراسلہ جاری کیا۔

رانا ثناء اللہ خان: انھوں نے کہا ہے کہ ان کی تعلیمی قابلیت میں تفاوت ہے اس لئے محکمہ خزانہ نے محکمہ صحت کو مورخہ 16-1-1995 کو مراسلہ تحریر کیا کہ "محکمہ صحت ایسے میڈیکل ٹیکنیشنز کے انفرادی کیس بھجوائے جن کی تعلیمی قابلیت وہی ہے جو میڈیکل اسسٹنٹ کے لئے مقرر کی گئی تھی تاحال محکمہ صحت کی جانب سے کسی ایسے میڈیکل ٹیکنیشن کا معاملہ محکمہ خزانہ کو نہیں بھیجا گیا"۔ جناب والا! مراسلہ 16-1-1995 کو بھیجا گیا لیکن آج 2003 ہے۔ آپ محکموں کی کارکردگی دیکھ لیں اور ان کو مزید کتنا عرصہ درکار ہے کہ محکمہ صحت ان کو یہ cases بھجوائے؟

جناب سپیکر: وزیر خزانہ صاحب! آپ ان کو reminder وغیرہ بھجوا دیں کہ 1995 کا لیٹر لکھا ہوا ہے لیکن آپ نے ابھی تک جواب نہیں دیا۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! ہم ان کو reminder ضرور بھیج دیں گے لیکن محکمہ صحت اس کا بہتر جواب دے سکتا ہے کہ ان کو مزید کتنا عرصہ درکار ہے؟ ہم آپ کے حکم کی تعمیل میں reminder بھیج دیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! یہ تو ٹھیک ہے کہ انھوں نے reminder کا کہہ دیا ہے لیکن انھوں نے ابھی ایک نیا انکشاف یہ کیا ہے کہ اب ان کی promotion یا سکیل کی up-grading کے لئے محکمہ خزانہ کو cases بھجوانے کی ضرورت نہیں ہے تو کیا ان کی اس وضاحت کے بعد پھر دوبارہ ان cases کی ان کے پاس آنے کی ضرورت ہے یا محکمہ اپنے طور پر ان کو ریلیف دے سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ لوکل باڈیز کے کچھ ملازمین تھے جو میڈیکل ٹیکنیشنز اور میڈیکل اسسٹنٹس تھے۔ لوکل باڈیز نے میڈیکل ٹیکنیشنز کو up-grade کر کے میڈیکل اسسٹنٹس بنا دیا جس کی بنیاد پر محکمہ صحت کے جو ملازمین تھے انھوں نے کہا کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ ہمیں بھی اسی طرح treat کرے جس طرح لوکل کونسل نے اپنے ملازمین کو کیا ہے۔ جس کے جواب میں ہم لوگوں نے چھٹی

کہی کہ اگر کوئی اس criteria پر پورا اترتا ہے' کسی نے ایف ایس سی پری میڈیکل کیا ہوا ہے تو آپ ان لوگوں کی لسٹ ہمیں بھیجیں تاکہ ہم ان کو up-grade کریں لیکن تاحال اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔

جناب سپیکر: ان کا مقصد یہ ہے کہ اگر وہ ان کی requirements fulfil کرتے ہیں تو پھر ان کو بھی up-grade کر دیا جائے گا۔

وزیر خزانہ: جناب والا! یہ محکمہ صحت کے ملازم ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! پھر وہی غیر یقینی کی بات جس کا پورا ملک شکار ہے اب وہ کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ یہ پتا ہی نہیں کہ لوکل باڈیز کے ملازم کون ہیں؟ لوکل گورنمنٹ کے ملازم کون ہیں؟ وہ کس کے تحت آتے ہیں؟ ان کے گریڈ اور باقی معاملات کہاں طے ہوتے ہیں؟ یہی چیز پورے ملک میں ہے' کسی کو کچھ سمجھ بھی نہیں آ رہی کہ کس کا اختیار ہے اور کہاں استعمال ہونا ہے؟ کون کہاں ملازم ہے اور کس اتھارٹی کے تحت ہے؟ اس جواب میں بھی یہی ہے اور اس کے بعد وزیر موصوف نے جو وضاحتیں کی ہیں ان سے یہ بات بالکل سامنے آ گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی فرمائیے!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: جناب والا! ہر سوال کے اتنے clear جواب دیئے گئے ہیں۔ مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ رانا ثناء اللہ صاحب کو خود سمجھ نہیں آ رہی۔ ہمارے منسٹر صاحب نے یہ کہا ہے کہ دو different categories کے ملازمین ہیں۔ ان کے اشتہار میں بھی یہ مانگا گیا تھا کہ جو ٹیکنیشن ایف ایس سی ہوں گے ان کا یہ گریڈ ہو گا اور جو ایف ایس سی سے نیچے ہوں گے ان کا یہ گریڈ ہو گا۔ اب ہم نے ان کو لکھا ہے کہ جس آدمی کی تعلیمی قابلیت ایف ایس سی ہے تو ہمیں لکھیں ہم ان کو promote کر دیں گے۔ اس میں کون سی ambiguity ہے؟

جناب سپیکر: پیز! تشریف رکھیں۔ سوال بھی بڑے clear ہیں اور ماشاء اللہ جواب بھی clear ہیں۔ آپ کی بات ٹھیک ہے! اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: (معزز ممبر نے سید احسان اللہ وقاص کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 658 دریافت کیا)۔

جناب والا! میری گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبائی حکومت کے پنشنروں کے لئے پنشن میں اضافہ اور مراعات

* 658: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ تین سال میں صوبائی حکومت کے پنشنروں کی پنشن میں کتنا اضافہ کیا گیا اور کیا کتنی مراعات دی گئی ہیں؟

(ب) کیا حکومت فوری طور پر پنشنروں کی تنخواہوں اور دیگر مراعات میں اضافہ کے لئے کوئی تجویز زیر غور لا رہی ہے تو وہ کیا ہے؟

وزیر خزانہ:

(الف) گزشتہ تین سال میں ایک دفعہ 2001 میں پنشنروں کی پنشن میں 5 فیصد سے لے کر 15 فیصد تک اضافہ کیا گیا اور کوئی مراعات نہیں دی گئیں۔

(ب) فی الحال کوئی تجویز زیر غور نہیں لائی جا رہی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! اس ملک کی بدقسمتی ہے کہ سرکاری ملازمین جو اپنی زندگی کا بہترین حصہ ملک اور قوم کی خدمت میں گزارتے ہیں اور اپنی زندگی ہی میں اپنی تنخواہوں سے تھوڑے تھوڑے پیسے کاٹ کر اور گورنمنٹ ان کی پنشن میں کچھ ملتی ہے اور جب وہ فارغ ہو کر جاتے ہیں تو ان کو پنشن کی صورت میں کچھ نہیں دیا جاتا۔ سوال تو یہ دیا گیا تھا کہ کیا پنشنروں کی پنشن میں کوئی اضافہ کیا گیا ہے یا کوئی نئی مراعات دی گئی ہیں تو انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ نہیں دی گئیں صرف ایک دفعہ دی گئی ہے۔ میرا ان سے سوال ہے کہ اب تک پنجاب میں کتنے افراد کی پنشن میں اضافہ ہوا ہے؟ ذرا پنشنروں کی تعداد بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: شکریہ' جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب میں ایک وضاحت کرنا چاہوں گا کہ ہمیں یہ سوال کافی پہلے موصول ہوا تھا اور اس کا جواب بھی تب ہی دے دیا گیا تھا۔ جولائی 2003 سے تمام پنشنروں کی پنشن میں 15 فیصد اضافہ ہوا ہے جو کہ اس جواب میں reflect نہیں ہو رہا چونکہ یہ جواب پہلے موصول ہو چکا تھا۔ محترم ارشد بگو صاحب نے پنجاب میں پنشنروں کی تعداد پوچھی ہے تو یہ تقریباً 3 لاکھ 46 ہزار 557 ہے۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی' ڈاکٹر صاحب فرمائیے!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جیسے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہمارے سرکاری ملازمین اپنی زندگی کا prime time خدمت میں گزارتے ہیں اور اس کے بعد جب پنشن ملتی ہے تو وہ meagre ہوتی ہے کہ دو سو' اڑھائی سو روپے یا تین سو روپے ان کو پنشن ملتی ہے اور اگر ان کا کوئی بچہ نہیں ہے تو وہ بیچارے فقیر بن جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ سٹیٹ کی ذمہ داری ہے کہ انہیں facilitate کریں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اتنی رقم نہیں ہے' حالانکہ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خزانے کی پچاس فیصد تک رقم غورد برد ہو جاتی ہے۔ اس کو روکنے کے لئے تو ابھی تک کوئی قابل عمل تجاویز یا کوئی اقدامات ہمیں نظر نہیں آتے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی یوٹیلٹی بلوں کے اندر پنشنروں کو یوٹیلٹی کی کوئی رعایت دینے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے؟

جناب سپیکر: وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! فی الحال اس قسم کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔

جناب سپیکر: جی' ابھی تک کوئی تجویز زیر غور نہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! مستقبل قریب میں ان کا ملازمین کو facilitate کرنے کا کوئی منصوبہ یا ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: ارادے مضبوط ہیں ماشاء اللہ۔ اگلا سوال ہے جناب بلال یاسین صاحب۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اس سے اگلا سوال بھی جناب بلال یاسین صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب۔ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): سوال نمبر 911۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ جنگلات کے شعبہ گزارہ جات میں جمع فنڈز اور ان کے خرچ کی تفصیل

*911۔راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل مری، کوٹلی ستیاں اور کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے محکمہ جنگلات کے شعبہ گزارہ جات کے پاس پچھلے 5 سالوں میں کل کتنی رقم کے فنڈز اکٹھے ہوئے۔ نیز حاصل شدہ فنڈز عوام کی فلاح و بہبود کے کن کن منصوبوں پر خرچ ہوئے؟

(ب) نئے اور پرانے منصوبوں پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل اور منصوبوں کے نام سے آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات:

(الف) گزارہ فارسٹ ڈویژن ضلع راولپنڈی کی تین تحصیلوں مری، کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں کی شاملات دیہہ ذاتی ملکیت کے جنگلات پر مشتمل ہے۔ اس ڈویژن کا نظام Village Guzara Cooprative Societies کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ تحصیل مری، کوٹلی ستیاں اور کہوٹہ کے گزارہ جات میں پچھلے 5 سالوں میں درج ذیل فنڈز اکٹھے ہوئے۔

نام تحصیل	فنڈز
تحصیل مری	438,882
کوٹلی ستیاں	5,658,078
کہوٹہ	1,179,231
کل میزان	7,276,191

مندرجہ بالا حاصل شدہ فنڈز میں سے اب تک 11,15,950 روپے خرچ کئے جا چکے ہیں جو کہ کل رقم کا 15.34 فیصد ہے۔ جن منصوبوں پر یہ رقم اب تک خرچ ہوئی اس کی تفصیل جز

(ب) میں درج ہے۔ باقی ماندہ رقم سوسائٹیز الیکشن کے بعد استعمال کریں گے۔

(ب) نئے اور پرانے منصوبوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام تحصیل و نام منصوبہ	سال	جتنی رقم خرچ ہوئی (روپے)
تحصیل مری		
مرمتی مسجد موضع ڈھل	1998-99	8,000
تعمیر دینی مکتب موضع ڈنہ اوان	1997-98	103,050
کل میزان (تحصیل میزان)	-	111,050
تحصیل کوٹلی ستیاں		
1۔ واٹر سپلائی چک داخلی کمکوٹ حیدر	1997-98	204,100
2۔ ہینڈ پمپ چک داخلی کمکوٹ حیدر	1998-99	24,500
3۔ واٹر سپلائی ڈھوک ڈھنڈ بیا گرتی غازیخان	1998-99	30,000
4۔ واٹر سپلائی ڈھوک بھتاس بیا گرتی غازیخان	1998-99	30,000
5۔ واٹر سپلائی ڈھوک جلمانہ بیا گرتی غازیخان	1998-99	36,000
6۔ تعمیر وباولی بیا گرتی غازیخان	1998-99	10,000
7۔ تعمیر دو عدد باولیاں بیا گرتی غازی خان	1998-99	16,000
8۔ واٹر سپلائی ڈھوک ڈھنڈ بیا گرتی غازیخان	1998-99	30,000
9۔ تعمیر پل نالہ کٹھ موضع سانگڑی	1998-99	36,800
10۔ سپلائی پانی بذریعہ پائپ لائن موضع سانگڑی	1998-99	6,000
11۔ تین عدد ہینڈ پمپ موضع اتسر اڑ پائیں	1997-98	43,000
12۔ تعمیر لنک روڈ سلونا تا ہیلی سکول موضع بھانگل	1997-98	33,000
13۔ تعمیر لنک روڈ ڈھوک سیری موضع بھانگل	1997-98	48,000
14۔ کینال پانڈ موضع بھانگل	1997-98	17,200
15۔ مرمتی سکول موضع بھانگل	1997-98	20,000

16۔ سپلائی پانی گرلز مڈل سکول بھتیاں	1998-99	44.800
17۔ تعمیر لیٹرین گرلز مڈل سکول بھتیاں	1998-99	23.500
18۔ تعمیر پل نالہ کھڈ گھنوئیاں	1997-98	51.600
19۔ واٹر سپلائی گھنوئیاں	1997-98	16.000
20۔ تعمیر سڑک از بجھری تا کاہنی داخلہ کلاں سبلہ	2002-03	226.400
21۔ مرمتی مسجد بھینٹ	1997-98	15,000
22۔ تعمیر لنک روڈ سانھانوالی	2002-03	23.000
کل میزان تحصیل کوٹلی ستیاں		984,900

<u>تحصیل کہوٹہ</u>

تعمیر کنواں موضع انور داخلی جنڈل	2002-03	20.000
کل میزان ضلع راولپنڈی		11.15.950

<u>نوٹ:</u>

شعبہ ہذا کے تمام ترقیاتی کام ویلج گزارہ کوآپریٹو سوسائٹیز (Village Guzara Cooperative Societies) اپنی صوابدید پر کرواتی ہیں۔ اس وقت گزارہ سوسائٹیز کے الیکشن ہو رہے ہیں۔ الیکشن مکمل ہونے کے بعد نئی منتخب شدہ سوسائٹیز باقاعدہ منظور شدہ منصوبہ پر اپنے اپنے فنڈز استعمال کریں گی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب والا میرا ضمنی سوال ہے کہ گزارہ کوآپریٹو سوسائٹیز کے تحت گزارہ جات کے فنڈز utilize کئے جاتے ہیں۔ جو تفصیلات آپ نے دی ہیں اس پر میرا سوال یہ ہے کہ یہ سوسائٹیز کب سے کام کر رہی ہیں اور ان کے آخری الیکشن کب ہوئے تھے؟ کب ان کے الیکشن due ہیں؟ دوسرا میرا ضمنی سوال ہے کہ۔۔

جناب سپیکر: ایک پہلے کر لیں۔ منسٹر صاحب کو ابھی سمجھ نہیں آئی کہ آپ نے سوال کیا کیا ہے؟

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ یہ جو گزارہ سوسائٹیز ہیں ان کے آخری الیکشن کب ہوئے تھے اور جن علاقوں میں ابھی تک الیکشن نہیں ہوئے اور یہ باڈیز نہیں بنیں وہ کب تک مکمل کی جائیں گی تاکہ لوگوں کی participation سے وہاں کے جنگلات کا مناسب

طریقے سے دفاع کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: شکریہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب والا! جو انہوں نے پوچھا ہے وہ اس سوال میں ہی موجود نہیں ہے اس لئے یہ Fresh question کریں۔

جناب سپیکر: وہ تو ضمنی سوال کر رہے ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب والا! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ۔

"مندرجہ بالا حاصل شدہ فنڈز میں سے اب تک 11,15,950 روپے خرچ کئے جا چکے ہیں جو کہ کل رقم کا 15.34 فیصد ہے۔ جن منصوبوں پر یہ رقم اب تک خرچ ہوئی اس کی تفصیل جز (ب) میں درج ہے۔ باقی ماندہ رقم سوسائٹیز الیکشن کے بعد استعمال کریں گے"۔

آگے جا کر لکھتے ہیں کہ:

"شعبہ ہذا کے تمام ترقیاتی کام ویلج گزارہ کوآپریٹو سوسائٹیز (Village Guzara Cooperative Societies) اپنی صوابدید پر کرواتی ہیں۔ اس وقت گزارہ سوسائٹیز کے الیکشن ہو رہے ہیں۔ الیکشن مکمل ہونے کے بعد نئی منتخب شدہ سوسائٹیز باقاعدہ منظور شدہ منصوبہ پر اپنے اپنے فنڈز استعمال کریں گی۔"

جناب والا! انہوں نے touch تو کیا ہے۔

وزیر جنگلات: کوآپریٹو سوسائٹیز خود ہی اپنے الیکشن کے بارے میں تعین کریں گی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب والا! یہ دوسری سوسائٹیز ہیں۔ (Village Guzara Cooperative Societies) کے لوگ الیکشن کراتے ہیں اور آپ کے ڈی۔ایف۔او کی نگرانی میں اور ان کی مانیٹرنگ میں الیکشن کے معاملات ہوتے ہیں۔ یہ جو آپ نے سکیمیں دی ہیں ان میں یہ زیادہ تر repairs کے کام ہیں۔ میرا سوال یہ تھا کہ 1997 کے بعد عملی طور پر کون سے پراجیکٹ پر پیسے گئے؟

وزیر جنگلات: 1997 کے بعد الیکشن نہیں ہوئے ہیں اور اب اسی لئے کام شروع نہیں ہوا اور 15 فیصد جو استعمال ہوا ہے وہ اسی لئے ہوا ہے کہ باقی بجٹ بچا ہوا ہے کیونکہ ان کے الیکشن ہی نہیں ہوئے اور نہ ہی انہوں نے اسے utilize کیا ہے۔ اسی لئے کوئی نیا پراجیکٹ شروع نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ہے میاں یاور زمان صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: (معزز ممبر نے میاں یاور زمان کے ایما پر طبع شدہ سوال نمبر 1070 دریافت کیا) اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کم شرح سود پر کسانوں کو قرضہ جات کی فراہمی

*1070: **میاں یاور زمان:** کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

وزیراعلیٰ پنجاب نے پنجاب بنک کے ذریعے رعایتی سود پر کسانوں میں قرضہ جات کی فراہمی کا جو اعلان کیا تھا اس پر کس حد تک عمل ہوا اور کل کتنی مالیت کے قرضہ جات کسانوں میں تقسیم کئے گئے۔ ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خزانہ:

بنک آف پنجاب وزیراعلیٰ پنجاب جناب پرویز الٰہی کی ہدایت کے مطابق یکم جنوری 2003 سے چھوٹے کسانوں جو کہ 1.5 ایکڑ سے 1.25 ایکڑ تک زرعی اراضی کے مالک ہیں' کو بنک کی مختلف سکیموں کے تحت قرضے برائے کھاد' بیج 9 فیصد اور دیگر ترقیاتی قرضہ جات 11 فیصد مارک اپ پر مہیا کر رہا ہے۔ یکم جنوری 2003 سے 28 فروری 2003 تک پنجاب بھر کے مختلف اضلاع میں کسانوں کو قرضے فراہم کئے گئے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر :جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یقیناً آپ اس سے اتفاق کریں گے کہ سود ایک لعنت بھی ہے اور ہمارے ایمانی تقاضوں کے خلاف بھی ہے۔ سود کی جکڑ بندی کے اندر جکڑ کر کسان بیچارہ بالکل بے حال ہو جاتا ہے۔ الحمد للہ صوبہ سرحد میں ایم ایم اے کی جو حکومت ہے انہوں نے آئندہ مالی سال سے خیبر بنک کو غیر سودی بنیادوں پر چلانے کا اعلان کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ بھی پنجاب بنک کو آئندہ مالی سال سے غیر سودی کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں یا کہ اسی سود کی لعنت میں ہمیں پھنسائے رکھنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! مکمل طور پر سود سے جان چھڑوانا شاید ممکن نہ ہو لیکن اس کی reduction کی حکومت نے پہلے بھی کوشش کی ہے اور سود کی شرح کم کرائی ہے اور مزید بھی کوشش کرے گی کہ زمینداروں کی حد تک شرح سود کو کم کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔

ڈاکٹر اسد معظم : جناب سپیکر! میاں یاور صاحب نے جو سوال کیا ہے اس میں قرضوں کی amount پوچھی گئی ہے جو کہ جواب میں واضح طور پر نہیں بتائی گئی۔دوسرا اس میں کہا گیا ہے کہ کسانوں میں قرضہ جات کی فراہمی کا رعایتی سود پر 9 اور 11 فیصد رعایتی سود نہیں ہے۔ اس وقت بنکوں کی جو شرح سود ہے وہ ساڑھے سات سے آٹھ فیصد تک ہے۔

ایک آواز: 9 فیصد ہے۔

ڈاکٹر اسد معظم : ساڑھے سات فیصد بھی ہے' آٹھ فیصد بھی ہے۔ اس میں کوئی رعایت والی بات تو نہیں ہے۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ اس میں رعایت کہاں سے آ گئی ہے اور نومل رقم کتنی تھی؟ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: شکریہ' جناب سپیکر! معزز رکن نے جس شرح سود کی بات کی ہے کہ ساڑھے سات' آٹھ فیصد یا اس سے بھی کم وہ صنعتی قرضہ ہے۔ زراعت کے شعبے میں 9 فیصد باقی بنکوں کے مقابلے میں یہ رعایتی شرح ہے۔

جناب سپیکر: رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ اس بات کا ڈھنڈورا تو بڑا پیٹا جا رہا ہے کہ کسانوں کو بہت زیادہ قرضے دیئے جا رہے ہیں۔ انہیں کھاد اور بیج کے لئے بڑا benefit دیا جا رہا ہے۔ اس سوال کا جواب جو انہوں نے ایوان کی میز پر رکھا ہے تو اس میں جو کالم ہے Number of beneficiaries کا اس میں ٹوٹل figure پورے پنجاب سے 907 کا ہے۔ یہ تو بڑا مایوس کن ہے اور یہ تو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اس مد میں صرف بنک آف پنجاب نے 907 کسانوں کو پورے پنجاب میں benefit دیا ہے؟

جناب سپیکر: وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: شکریہ' جناب سپیکر! یہ سوال جنوری میں آیا تھا اور اس کی جو information ہم نے دی ہے یا یہ جو ایوان کی میز پر رکھی ہوئی ہے یہ 28 فروری 2003 تک ہے۔ یقیناً 28 فروری 2003 تک 907 لوگ تھے جو اس سے مستفید ہوئے تھے لیکن اس کی up-to-date صورتحال بھی میرے پاس موجود ہے۔ 15۔اکتوبر 2003 تک تقریباً 5 ہزار 4 سو 74 لوگ ہیں جو اس سکیم سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے سوال کیا گیا 9-2-2003 کو اور تاریخ ترسیل ہے 4-3-2003 کی۔ اب اس کا جواب آج پیش ہوا ہے۔ اب ہم نے اس میں ضلع وار دیکھنا تھا کہ ضلع وار کس حساب سے قرضہ ملا ہے یا اس میں لوگوں کو benefit دینے کے لئے کیا similarity رکھی گئی ہے؟ تو اب ایوان کی میز پر تو جواب وہ رکھ دیا جو ان کو آج سے چھ ماہ پہلے موصول ہوا تھا اور جو up to date جواب ہے وہ ان کے پاس ہے تو کیا یہ طریقہ کار رولز کے مطابق ہے؟

جناب سپیکر: جب سوال کیا گیا تھا اس وقت ہی جواب دینا تھا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جس روز سوال ایوان میں take up ہو تو

کیا اس روز ایوان میں up-to-date جو جواب ہے وہ پیش کرنا ہوتا ہے یا جو چھ ماہ پہلے موصول ہوا ہو وہ پیش کرنا ہوتا ہے؟ اس سلسلے میں رولز کیا کہتے ہیں؟ میرے خیال میں تو رولز یہ کہتے ہیں کہ جس روز سوال ایوان میں take up ہو گا اس وقت جو up-to-date پوزیشن ہو گی وہ ایوان میں پیش کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: پھر انہوں نے ایسا کیوں نہیں کیا؟

MR SPEAKER: Minister for Finance!

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ میرے پاس اس کی up-to-date صورتحال ہے۔ اگر رانا صاحب کسی مخصوص ضلع یا کسی مخصوص علاقے سے متعلق پوچھنا چاہیں تو میں ان کی خدمت میں گزارش کر سکتا ہوں۔ شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ان کے پاس تو موجود ہے لیکن وہ ایوان کی میز پر کیوں نہیں رکھا گیا؟

جناب سپیکر: ان کا مقصد یہ ہے کہ یہ ایوان کی میز پر رکھنا چاہئے تھا۔ جی، رانجھا صاحب!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! جس وقت mover سوال پوچھتا ہے تو مہینے دو مہینے کے بعد محکمہ اس کا جواب دیتا ہے۔ محکمے نے تو اس کا جواب دینا ہے جس کے بارے میں mover پوچھتا ہے۔ اگر اس کے مہینے دو مہینے کے بعد کوئی پوزیشن تبدیل ہو جاتی ہے تو اس کے لئے fresh question آنا چاہئے کیونکہ محکمہ اسی سوال کا جواب دینے کا پابند ہے جو mover پوچھتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ، رانجھا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے۔ اس طرح تو پھر یہ سارا معاملہ confuse ہو جائے گا۔ بات یہ ہے کہ اگر سوال فروری 2003 میں ہوا ہے۔ محکمے نے اس کا جواب اپریل 2003 میں بھیج دیا لیکن routine میں وہ سوال ایوان میں نومبر یا اکتوبر 2003 میں take up ہوتا ہے تو جس تاریخ کو اس محکمے کا Question Hour ہو گا اس روز جو up to date position ہو گی محکمہ وہ پوزیشن ایوان میں پیش کرنے اور اس کے مطابق جواب دینے کا پابند ہے کیونکہ رولز یہ کہتے ہیں۔

جناب محمد طاہر محمود: جناب سپیکر! میں فنانس منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے وضاحت فرمائی ہے کہ صنعت کار کے لئے مارک اپ کی شرح 5'4 یا 6 فیصد ہے جبکہ کاشتکار کے لئے 9 اور 11 فیصد ہے۔ میں عرض کروں گا کہ زمیندار جو raw material مہیا کرتا ہے اور وہ پہلے ہی پسا ہوا ہے اور ہمارے صوبے کی اکثریت کاشت کاروں کی ہے تو اسے رعایتی نرخوں پر قرضہ کیوں نہیں دیا جاتا؟ آپ براہ مہربانی اس پالیسی پر نظر ثانی فرمائیں اور زمیندار جو raw material مہیا کرتا ہے اسے بھی انہی رعایتی نرخوں پر قرضہ دیں۔

MR SPEAKER: Minister for Finance!

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ بنک آف پنجاب اس وقت ایگریکلچر سیکٹر میں سب سے کم نرخوں پر رقوم کاشتکاروں کو مہیا کر رہا ہے اور ہم مزید بھی کوشش کریں گے کہ اس شرح سود کو گھٹایا جائے۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر سے میری گزارش ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ جنوری یا فروری میں جواب آیا تو آپ کے پاس اس وقت جو جواب آیا وہی آپ نے دینا تھا لیکن جس دن اس محکمے کا Question Hour تھا اس سے 48 گھنٹے پہلے آپ کو complete answer submit کروا دینا چاہئے تھا۔ بہرحال آپ محکمے کو بتا دیں کہ آئندہ احتیاط کیا کریں۔ شکریہ

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کسانوں کو قرضہ جات دینے کے لئے اس سال کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

MR SPEAKER: Minister for Finance!

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! اس کا figure اس وقت میرے پاس نہیں ہے لیکن تقریباً 70 کروڑ روپیہ disburse کیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب کا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): سوال نمبر 1119۔ جناب سپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے اغراض و مقاصد

*1119: **راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)**، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کب اور کن کن مقاصد کے لئے قائم کی گئی تھی؟

(ب) 1997 سے آج تک اس ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے کون کون سے اور کتنی کتنی لاگت سے ترقیاتی منصوبے کن کن علاقوں میں مکمل کئے ہیں؟

(ج) اس وقت اتھارٹی کے کتنے دفاتر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں۔ ان دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور بنیادی تنخواہ و تعلیمی قابلیت بیان کریں؟

(د) آئندہ یہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی مری اور کوٹلی ستیاں کے علاقے میں کون کون سے اور کس کس جگہ ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا یہ اتھارٹی اب بھی قائم ہے۔ اگر اس اتھارٹی کو ختم کر دیا گیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ کیا یہ درست ہے کہ مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی پسماندہ علاقہ جات کو ترقی دینے کے لئے قائم کی گئی تھی۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس ادارہ کو دوبارہ قائم کرنا چاہتی ہے۔ نیز اگر مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی ختم ہو گئی ہے تو اس کے ملازمین اس وقت کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

وزیر جنگلات:

(الف) مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی سال 1976 میں قائم ہوئی تھی اور سال 1978 میں ختم کر دی گئی۔ یکم جولائی 1986 کو دوبارہ پنجاب اسمبلی کی منظوری کے بعد بحال ہوئی اور 1-10-2000 کو دوبارہ ختم کر دی گئی۔ یہ اتھارٹی مری، کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں تحصیل ہائے کی ترقی کے لئے قائم ہوئی تھی اور ڈویلپمنٹ سکیم ہائے کے تحت ان تحصیلوں کے پسماندہ علاقہ جات میں ترقیاتی کام کرائے گئے۔

(ب) سال 1997 تا 1-10-2000 مختلف ترقیاتی منصوبے پایۂ تکمیل تک پہنچے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منصوبہ	دورانیہ	لاگت منصوبہ روپے
1۔	مری کہوٹہ سرکاری جنگلات میں شجر کاری	1986-88	1,700,000
2۔	مری کہوٹہ تحصیل میں سرکاری جنگلات کے خالی رقبہ جات میں شجر کاری	1986-88	5,000,000
3۔	مری فارسٹ ڈویژن میں سڑکوں کے کنارے شجر کاری	1987-89	588,000
4۔	کہوٹہ تحصیل میں فارسٹ روڈز کی shingling	1987-89	478,000
5۔	کشمیر پوائنٹ تا مشری ڈیری فارم ہائیکنگ ٹریک کی لینڈ سلائیڈ کی روک تھام	1988-89	700,000
6۔	مری فارسٹ ڈویژن کے جنگلات میں شجر کاری	1988-89	225,000
7۔	مری، کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں کے عوام کو پودوں کی تقسیم	1991-93	900,000
8۔	مری کے میونسپل جنگلات کی ترقی	1993-96	718,000
9۔	راولپنڈی نارتھ فارسٹ ڈویژن کے جنگلات میں لینڈ سلائیڈ کی روک تھام	1996-98	3,801,900
10۔	مری میں شجر کاری بحکم وزیر اعلیٰ پنجاب (Chief Minister Punjab's Directive)	1997-98	878,000
11۔	مری، کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں کے خالی رقبہ جات میں شجر کاری	1995-99	8,825,000
12۔	مری بنز میں جنگل کی آگ کی روک تھام کا پائلٹ پراجیکٹ	1995-99	3,793,000
13۔	کشمیری بازار لینڈ سلائیڈ کی گرین ٹریٹمنٹ (Green Treatment)	1998-99	330,000
14۔	M.K.D.A کی سڑکوں کے کنارے زیبائشی شجر کاری	1998-2000	1,462,000

(ج) اس وقت اتھارٹی کا وجود نہ ہے کیونکہ اتھارٹی 1-10-2000 کو ختم ہو گئی تھی اس لئے اب اس کا کوئی دفتر نہ ہے۔

(د) چونکہ اتھارٹی 1-10-2000 کو ختم ہو گئی تھی اس لئے کوئی ترقیاتی منصوبہ زیر عمل نہ ہے۔

(ہ) یہ اتھارٹی اس وقت موجود نہ ہے۔ تاہم سوسائٹی کا قیام جن مقاصد کے لئے عمل میں آیا تھا ان کے مکمل ہونے پر اتھارٹی کو ختم کر دیا گیا۔ اس وقت یہ اتھارٹی قائم نہ ہے۔

یہ درست ہے کہ مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی پسماندہ علاقوں کو ترقی دینے کے لئے قائم کی گئی تھی۔ لہذا یہ تجویز ہے کہ اتھارٹی کو دوبارہ بحال کیا جائے تاکہ مری کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں تحصیل ہائے کے پسماندہ علاقوں میں ترقی کی راہ ہموار ہو سکے۔

جس وقت یہ اتھارٹی ختم کی گئی تھی تو اس میں کام کرنے والے ملازمین سرپلس پول میں چلے گئے تھے۔ بعد ازاں مختلف محکمہ جات میں ان کو تعینات کیا گیا جس کی تفصیل محکمہ سروسز جنرل اینڈ ایڈمنسٹریشن اور انفارمیشن پنجاب لاہور ہی دے سکتا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں آپ کے حوالے سے حکومت کی توجہ دلاؤں گا کہ مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی بہت اہم ادارہ تھا جو 1976 میں قائم کیا گیا تھا۔ اسے دوبارہ 1986 میں قائم کر کے اب ختم کر دیا گیا ہے۔ یہ وہ ادارہ تھا جو وہاں مری، کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں کی تین پسماندہ تحصیلوں کی پسماندگی کو دور کرنے، وہاں کے جنگلات کی دیکھ بھال کرنے اور جنگلات کی extension کے لئے کام کر رہا تھا۔ میں وزیر صاحب کا بھی مشکور ہوں اور محکمہ جنگلات نے بھی یہ کہا ہے کہ اس ادارہ کو دوبارہ بحال کیا جانا چاہئے تو میرا سوال یہ ہے کہ ایک خاص ٹاؤن آباد کرنے کے لئے باقی تین تحصیلوں کو deprive کر کے بنائے جانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس حوالے سے وزیر صاحب کا کوئی idea ہے کہ اس مجوزہ ٹاؤن میں مری کے کتنے جنگلات متاثر ہوں گے اس لئے کہ مری، کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں میں صرف جنگلات ہی جنگلات ہیں اگر جنگلات ختم ہو گئے تو ہمارے پاس وہاں کچھ بھی نہیں بچے گا تو کیا وزیر صاحب کو بھی اعتماد میں لیا گیا ہے کہ اس سے جنگلات کا کتنا حصہ متاثر ہو گا اور دوسری بات یہ کہ جو روڈز ایم۔کے۔ڈی۔اے نے اپنے زمانے میں بنائی تھیں اور ایم۔کے۔ڈی۔اے ختم ہونے کے بعد فنڈز بھی بچ گئے تھے، ان روڈز کی دیکھ بھال کون کر رہا ہے اور ایم۔کے۔ڈی۔اے کے باقی ماندہ فنڈز کس جگہ پر لگائے جا رہے ہیں؟

MR SPEAKER: Minister for Forest'

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! جس شہر کے حوالے سے انہوں نے فرمایا ہے اس بارے میں ہمارے ساتھ بات چیت ہوئی تھی۔ اس میں تین ہزار کے قریب درخت کاٹے گئے تھے۔ اس کی افادیت کے مطابق اس کا نقصان نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کے آخری جز (ہ) میں محکمے نے تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ درست ہے کہ مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی پسماندہ علاقوں کو ترقی دینے کے لئے قائم کی گئی تھی۔ لہذا یہ تجویز ہے کہ اتھارٹی کو دوبارہ بحال کیا جائے۔ ان سے میرا سوال یہ ہے کہ یہ گورنمنٹ بنچز پر بیٹھے ہیں' تجویز تو اپوزیشن کرتی ہے۔ جب محکمہ اس سے اتفاق کرتا ہے کہ اسے بحال ہونا چاہئے تو اس کی بحالی میں کیا رکاوٹ ہے؟ وزیر صاحب آج یہاں اعلان کیوں نہیں کرتے کہ ہم اس اتھارٹی کو بحال کر رہے ہیں؟

MR SPEAKER: Minister for Forest.

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! اس کے لئے جو procedure adopt کیا جاتا ہے اس کے مطابق ہم نے اسے move کیا ہوا ہے اور آئندہ انشاء اللہ یہ proper procedure کے تحت move ہوتا ہوا فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس چلا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محکمے نے move کیا ہوا ہے۔ process ہونے کے بعد انشاء اللہ ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: کہاں move کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: متعلقہ اتھارٹی کو ہی لکھا ہو گا ناں۔ وزیراعلیٰ کو لکھا ہو گا۔ جی' عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر صاحب سے میری گزارش ہے اور میں نے پہلے بھی شکریہ ادا کیا کہ محکمہ جنگلات بھی اس حق میں ہے کہ مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو بحال ہونا چاہئے اور وہاں کی تینوں تحصیلوں کے عوام بھی یہ کہتے ہیں کہ اس ادارے کو بحال ہونا چاہئے۔ ابھی کل جو بل پیش ہوا ہے وہ صرف پتریاٹہ کے مقام پر نیا شہر بن رہا ہے۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ اسی بل میں مری' کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں' تینوں تحصیلوں کو لیا جائے تاکہ لوگوں کا دیرینہ مطالبہ بھی پورا ہو جائے اور تینوں تحصیلوں میں ڈویلپمنٹ ہونی چاہئے۔ انہوں نے جنگلات کے حوالے سے یہ جو بات کہی' He should make a categorical statement اس مجوزہ شہر میں کتنے جنگلات متاثر ہوں گے اس لئے کہ تینوں تحصیلوں میں دیار کا درخت صرف پتریاٹہ کے مقام پر ہے اور وہاں ایک ایک انچ پر درخت لگے ہوئے ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہاں صرف ایک ہزار درخت ضائع ہو رہا ہے اور ایم۔کے۔ڈی۔اے بحال کرنے میں کیا رکاوٹ ہے؟

آپ بھی ہیں اور راجہ بشارت صاحب بھی اس کی favour کریں گے کہ ایک شہر بنانے کی بجائے تینوں تحصیلوں کے اس ادارے کو کیوں نہیں بحال کیا جاتا؟

جناب سپیکر، جی' وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، جیسا کہ میں نے بتا دیا ہے کہ ہم نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کام شروع کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہو جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب کا بڑا صحیح پوائنٹ تھا کہ مری' کوٹلی ستیاں اور کہوٹہ جو تین تحصیلیں بنی ہیں وہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ وہاں بھی ڈویلپمنٹ ہو نہ کہ ایک مخصوص علاقے میں ہو کیونکہ پہلے مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی قائم تھی جو ختم کر دی گئی ہے۔ اب نئی نیو مری سکیم آ رہی ہے۔ یہ کیوں نہیں کرتے کہ وہاں پر تینوں تحصیلوں کو proportional representation دیتے جیسے محکمہ جنگلات نے خود کہا ہے کہ مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو بحال کیا جائے۔ وزیر صاحب کو چاہئے کہ یہ اپنے محکمے کی طرف سے کہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ نہ صرف مری بلکہ دوسری تحصیلوں میں بھی اسی pattern پر کام کیا جائے۔ اس کی یہ وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر بھی ہم غور کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب یہ غور کیا کریں گے۔ یہ assurance دیں۔

جناب سپیکر، منسٹر صاحب یہ سٹیٹمنٹ تو نہیں دے سکتے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اگر ان کا اختیار نہیں ہے اور devolution والی بات آ جاتی ہے اور یہ بات ہی نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ یقین دہانی کرا دیں۔

جناب سپیکر، نہیں نہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے proposal بھیجی ہوئی ہے۔ جی' وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، ہم تینوں تحصیلوں کے بارے میں یہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پہلے مری ہو گی اور بعد میں دوسری ہوں گی۔

راجہ محمد طارق کیانی ، جناب سپیکر! میں یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ جو پتریاٹہ کے پاس بڑا conspicuous اور بڑا ڈرامائی طریقے سے new city بن رہا ہے' اس کے اندر تمام کی تمام زمین that is owned by Forest department وہ کون سے اسباب اور وجوہات ہیں کہ محکمہ جنگلات نے اپنی اتنی قیمتی زمین نیا شہر بنانے کے لئے کون سی شرائط پر ان کو دینے کی کوشش کی اور اس کے بعد انھوں نے اپنی زمین کو بچانے کے لئے اور اس مجوزہ نئے شہر کو بنانے کے لئے وہ اسباب اور وجوہات کیا ہیں کہ ان کا رویہ بڑا passive رہا ہے حالانکہ یہ ان کے محکمے کی زمین ہے اور بڑی valuable زمین ہے۔ کن وجوہات کی وجہ سے وہ زمین انھوں نے مجوزہ سٹی کو hand over کی ہے یا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر، یہ نیا سوال بنتا ہے۔ آپ نیا سوال کر لیں تو اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب تنویر اشرف کائرہ، جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے کہ کس شرح سے سالانہ جنگلات کاٹے جا رہے ہیں اور کس شرح سے پودے لگائے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر، یہ بھی نیا سوال بنتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! کیانی صاحب نے مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور اس کے تحت جو ایک نیا شہر مری میں آباد ہو رہا ہے اس سلسلے میں ایک سوال کیا تھا۔ میں اس کی تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اس بات پر اعتراض ہے کہ میرے انتہائی محترم بھائی نے یہ کہا ہے کہ پراسرار طریقے سے اور بڑے conspicuous طریقے سے ایک شہر آباد کیا جا رہا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ اس قسم کا تاثر بالکل غلط ہے جبکہ ہم ایک ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنا رہے ہیں اور اس ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی اس معزز ایوان نے منظوری دینی ہے اور یہیں سے اس کی قانون سازی ہونی ہے اور ایک قانون کے تحت اس نے بننا ہے۔ جو نیا شہر آباد ہو گا وہ ایک قانون کے تحت آباد ہو گا۔ رہی بات یہ کہ اس میں محکمہ جنگلات کی تین ہزار ایکڑ کے قریب زمین آتی ہے جس پر وہ نیا شہر بنایا جائے گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب اس شہر کو بنانے کی وجوہات کیا ہیں۔ انشاء اللہ جب بل آنے کا تو میں تفصیل کے ساتھ اس وقت بتا دوں گا لیکن

اس بات کی حتی الامکان کوشش کی جا رہی ہے کہ کم سے کم جنگلات کا نقصان ہو اور اس مقصد کے لئے پاکستان نہیں بلکہ انٹرنیشنل ایجنسیوں سے feasibilities ہماری حکومت سے پہلے بھی موجود ہیں، ہم از سر نو بھی feasibilities بنوا رہے ہیں۔ میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس قسم کی پس پردہ والی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم نے کسی پرائیویٹ سیکٹر سے زمین نہیں خریدی ہے۔ یہ صوبائی حکومت کی زمین ہے، صوبائی حکومت کی زمین پر وہ شہر آباد ہو رہا ہے۔

دوسرے نمبر پر یہ ہے کہ وہاں اس شہر میں پلاٹوں کی disposal کیا ہو گی تو disposal of land کا قانون یہاں موجود ہے۔ جس کی اسی معزز ایوان نے قانون سازی کی ہوئی ہے۔ اسی کے تحت پلاٹ بھی dispose of کئے جائیں گے۔ اس لئے اس میں کسی قسم کا بھی ابہام نہیں ہونا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی رانا آفتاب احمد صاحب!

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے بڑی وضاحت فرمائی ہے کہ مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی exist کرتی تھی۔ اس کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہ اسے develop and beautify کرے۔ یہ تینوں تحصیلوں پر مشتمل تھی۔ یہ بتا دیں کہ مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کیوں ختم کی گئی تھی؟ یہ اس وقت بھی حاکم وقت تھے اور اس وقت بھی یہ اقتدار میں ہیں۔ اسے ختم کرنے کا جواز کیا تھا؟ اب نئی بنانے سے وہاں کے لوگوں کو اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ پاکستان میں پہلے ہی جنگلات کم ہیں، یہ بننے سے صرف مخصوص لوگوں کو اس کا فائدہ ہو گا، وہاں کے عام لوگوں کا کیا فائدہ ہو گا؟

جناب سپیکر، اگلا سوال جناب محمد آجاسم شریف صاحب کا ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، سوال نمبر 1130

شہر لاہور میں محکمہ جنگلات کی نرسریوں، رقبہ جات، نام اور اقسام پوداجات کی تفصیل

*1130، جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور شہر میں محکمہ جنگلات کی کتنی نرسریاں کہاں واقع ہیں اور ان کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) ان نرسریوں میں جو پودے تیار ہوتے ہیں' ان کے نام اور تعداد کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان نرسریوں سے 2001 سے دسمبر 2002 تک کتنے پودے فروخت کئے گئے' کتنی آمدن ہوئی اور کہاں خرچ کی گئی؟

وزیر جنگلات:

(الف) لاہور شہر میں محکمہ جنگلات کی پانچ نرسریاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام نرسری و مقام	رقبہ نرسری
1۔	یادگار نرسری جی ٹی روڈ مناواں	1-1/2 کنال
2۔	جلو پارک نرسری بلاک نمبر 1	1 کنال
3۔	فارسٹ کالونی نرسری 108' راوی روڈ لاہور	2 کنال
4۔	راوی پارک نرسری پلاٹ نمبر 2' 108 راوی روڈ لاہور	2 کنال
5۔	فیروز پور روڈ نرسری (P.C S I R) لیبارٹری' لاہور	12 ایکڑ

(ب)

نمبر شمار	نام نرسری و مقام	اقسام پوداجات	تعداد پوداجات
1۔	یادگار نرسری جی ٹی روڈ مناواں	سفیدہ' کیکر' امرود' نیم مردا اور متفرق زیبائشی پوداجات	53,100
2۔	جلو پارک نرسری بلاک نمبر 1	سفیدہ' کیکر' پھلائی اور متفرق زیبائشی پوداجات	94,003
3۔	فارسٹ کالونی نرسری 108' راوی روڈ لاہور	سفیدہ	2,10,000
4۔	راوی پارک نرسری پلاٹ نمبر 2' 108 راوی روڈ لاہور	سفیدہ	2,40,890
5۔	فیروز پور روڈ نرسری (P C S.I R) لیبارٹری' لاہور	سفیدہ' شیشم اور متفرق زیبائشی پوداجات	1,50,000

(ج)	نمبر شمار	نام نرسری و مقام	فروخت شدہ پوداجات کی تعداد	آمدن(روپے)
	1-	یادگار نرسری جی ٹی روڈ سناواں	450	900/-
	2-	جلو پارک نرسری بلاک نمبر 1	1,445	2,890/-
	3-	فارسٹ کالونی نرسری 108'	—	—
	4-	راوی پارک نرسری پلاٹ نمبر 2 راوی روڈ لاہور	—	—
	5-	فیروزپور روڈ نرسری (PCSIR) لیبارٹری لاہور	1,53,391	2,86,020/-
		کل آمدن =		2,89,810

ان فروخت شدہ پوداجات سے حاصل کردہ آمدن سرکاری خزانے میں جمع کرادی جاتی ہے اور اس رقم کو محکمہ دوبارہ خرچ نہیں کر سکتا۔ نرسریوں کی موجودہ حالت کا حکومت نے سختی سے نوٹس لیا ہے اور آمدن کے نئے ٹارگٹ مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ حکومت نرسریوں میں private sector کی شمولیت پر بھی غور کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد آجاسم شریف: انھوں نے محکمہ جنگلات کی چار پانچ نرسریاں بتائی ہیں۔ ان کی تفصیل بھی انھوں نے بیان کی ہے مگر ان کی آمدن زیرو ہے۔ آج تک جتنے بھی درخت سفیدہ' شیشم یا دوسرے ہو گئے' مجھے یہ بتائیں کہ اگر یہ پودے ان نرسریوں میں ہو سکتے ہیں تو دوسرے کیوں نہیں ہو سکتے اور جو پودے ہوتے ہیں وہ کہاں غائب ہو جاتے ہیں اور رات کو کہاں گاڑیاں بھر کر جاتی ہیں جہاں وہ بک جاتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی' وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: ہم یہ نرسریاں لگاتے ہیں اور ان کے پودے لوگوں کو non profitable basis پر دیتے ہیں۔ اس لئے ان سے آمدن کا سلسلہ ہمارا نہیں ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف: انھوں نے کہا ہے کہ فارسٹ کالونی نرسری 108 راوی روڈ اور راوی پارک نرسری پلاٹ نمبر 2 میں پودے تو کافی بتائے گئے ہیں مگر ان کی آمدن کچھ نہیں ہے' کیوں؟

جناب سپیکر، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ ہم ان کو آمدن کا ذریعہ نہیں بناتے۔ ہم لوگوں کو non profitable basis پر دیتے ہیں اس لئے آمدنی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب محمد آجاسم شریف، آج تک کس کس آدمی کو یہ مفت پودے دیئے گئے ہیں ان کی کچھ تفصیلات جناب پیش کریں گے۔

وزیر جنگلات، تمام سکولوں اور سرکاری اداروں کو مفت دیتے ہیں اور ہم اپنے محکمہ جنگلات کے لئے بھی اس کو استعمال کرتے ہیں۔

جناب محمد آجاسم شریف، جناب! اگر لاہور کی بات کرتے ہیں تو جتنے سکول ہیں ان میں مجھے سفیدے گن کر بتا دیں' زیادہ سے زیادہ چار سو نہیں تو چھ سو ہوں گے تو یہاں جتنی بھی تعداد ہے وہ سکولوں میں نہیں جاتی۔ جن سکولوں میں بچے نہیں ہیں وہاں پودے کیا ہوں گے؟ دس دس ٹیچرز ہیں اور دو دو بچے ہیں۔ آپ کیا توقع کرتے ہیں کہ سفیدے کے پودے بھی لگے ہوں گے؟

جناب سپیکر، آپ نیا سوال دے دیں وہ پوری تعداد بتا دیں گے۔ رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان، میں وزیر موصوف سے اس بات کی وضاحت چاہوں گا کہ ایک طرف تو جواب میں ان نرسریوں کی آمدن سے متعلقہ صورت حال بیان کی گئی ہے۔ اس کے متعلق وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ چونکہ ہم رعایتی نرخوں پر اور مفت پودے دیتے ہیں اس لئے اس میں آمدن کا کوئی سوال نہیں ہے لیکن دوسری طرف خود ہی جواب میں انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ نرسریوں کی موجودہ حالت کا حکومت نے سختی سے نوٹس لیا ہے اور آمدن کے نئے ٹارگٹ مقرر کر دیئے گئے ہیں' میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ وہ کیا ٹارگٹ انھوں نے مقرر کئے ہیں؟ ایک طرف کہہ رہے ہیں کہ آمدن کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور دوسری طرف انھوں نے ٹارگٹ مقرر کئے ہیں۔ میرے خیال میں انھوں نے خود اپنا جواب نہیں پڑھا ہے۔

جناب سپیکر، جی' وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، ہمارا آئندہ پروگرام ہے کہ کچھ نرسریوں کو پرائیویٹائز کیا جائے تاکہ ان کی آمدنی بڑھائی جا سکے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' آجاسم شریف صاحب!

جناب محمد آجاسم شریف، جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جیسے اوپر بھی لکھا ہوا ہے کہ راوی روڈ نرسری سفیدہ' فارسٹ کالونی سفیدہ فیروز پور روڈ نرسری ہے اس میں سفیدہ بھی ہے اور اس کے بعد اگلے جز (ج) میں' انہوں نے فیروز پور روڈ کی جتنی آمدن ہوئی ہے اس کا بھی بتایا ہے۔ اگر ان پودوں کی آمدن ہوسکتی ہے تو جو یہ پہلے راوی روڈ پارک نرسری ہے اور فارسٹ کالونی نرسری 108 ہے اس کی آمدن کیوں نہیں ہو سکتی؟

جناب سپیکر، جی' وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! آمدن جتنی ہوتی ہے ہم 50 پیسے فی پودا لیتے ہیں۔ اس کا جو فرق ہے اسی پر ہی استعمال ہوتا ہے۔ اس میں اس کی کوئی آمدنی نہیں ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف، ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ ہم بالکل فری دیتے ہیں' ایک طرف کہہ رہے ہیں کہ ہم 25 پیسے یا 50 پیسے لیتے ہیں۔ اپنی ایک بات پر تو رہیں۔ آپ خود تو جواب ٹھیک پڑھتے نہیں ہیں اور ہمیں بار بار کہتے ہیں کہ آپ نے جواب پڑھا ہے یا نہیں؟ ان پودوں کی مقدار تو بتائی گئی ہے مگر ان کی آمدن نہیں بتائی گئی۔ مجھے اس کی تفصیل بتائیں کہ ان کی آمدن کیوں نہیں ہے؟

جناب سپیکر، منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ ان کی بڑی nominal سی آمدن ہوتی ہے۔ جو اخراجات ہوتے ہیں وہ ادھر ہی لگ جاتی ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ آپ کے آنے کا انتظار کر رہے تھے کیونکہ آپ انہیں کافی حد تک safe کرتے ہیں مگر اس کا جواب منسٹر صاحب کو دینا چاہئے جو ابھی تک ملا نہیں ہے۔

جناب سپیکر، آپ پلیز تشریف رکھیں۔ کافی سوال ہو گئے ہیں۔ اب اس پر discussion تو نہیں ہونی ہے۔ اگلا سوال ملک محمد جاوید اقبال اعوان صاحب!

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: سوال نمبر 1153۔

بھٹہ جات میں کوئلے کی جگہ لکڑی کے استعمال کے نقصانات

*1153، **ملک محمد جاوید اقبال اعوان،** کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھٹہ مالکان کوئلے کی جگہ لکڑی کا بے دریغ استعمال کر رہے ہیں جس سے جنگلات کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت ہر سال درخت لگاؤ مہم پر کروڑوں روپے خرچ کرتی ہے جب کہ بھٹہ مالکان اس کے برعکس جنگلات کی تباہی کا موجب بن رہے ہیں جس سے آلودگی بڑھ رہی ہے؟

(ج) اگر مندرجہ بالا جز کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت بھٹوں میں لکڑی جلانے پر پابندی لگا کر کوئلہ جلانے کا حکم جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات:

(الف) بھٹوں میں تقریباً 80فیصد کوئلہ استعمال ہوتا ہے۔ محکمہ جنگلات جو لکڑی بالن نیلامی کے ذریعے فروخت کرتا ہے وہ مقامی ضروریات کا 1 فیصد سے زائد نہ ہے۔ بالن کی باقی ضروریات نجی زمینوں سے حاصل ہونے والی لکڑی سے پوری کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ سوئی گیس' چاول کا بھس' لکڑی کا برادہ' کانا' کاہی' گوند اور ربڑ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ حکومت ہر سال درخت لگاؤ مہم پر کروڑوں روپے خرچ کرتی ہے۔ حکومت صرف سرکاری جنگلات کے رقبہ جات پر درخت لگاتی ہے۔ محکمہ جنگلات زمینداروں کو درخت لگانے کی ترغیب دیتا ہے اور اس سلسلے میں ان کو مفت مشورہ جات و تکنیکی معاونت دی جاتی ہے۔ بھٹہ مالکان محکمہ جنگلات کے رقبہ جات سے حاصل شدہ لکڑی مہنگی ہونے کی وجہ سے نہیں خریدتے بلکہ وہ زمینداروں سے ناکارہ لکڑی بالن سستے داموں حاصل کر کے بھٹہ میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ چاول کا بھس' سوئی گیس' لکڑی کا برادہ' کانا' کاہی' گوند اور ربڑ بھی استعمال کی جاتی ہے۔

(ج) تجویز کیا جاتا ہے کہ بھٹہ جات میں لکڑی کے ساتھ کوئلہ کا استعمال بھی کم کیا جائے اور اس کی

جگہ چاول کا بھس، لکڑی کا برادہ اور جہاں جہاں ممکن ہو سکے سوئی گیس استعمال کی جائے تاکہ ماحول کو آلودہ ہونے سے ہر ممکنہ حد تک بچایا جا سکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ بھٹوں میں ناکارہ لکڑی استعمال ہوتی ہے اور 80 فیصد کوئلہ ہوتا ہے لیکن کئی بھٹوں میں سو فیصد ہی کوئلوں کی جگہ لکڑی استعمال ہوتی ہے اور لکڑی کا کوئی معیار نہیں ہے کہ وہ اچھی ہے یا بری ہے۔ بہرحال جنگل کا کافی نقصان ہوتا ہے حکومت کو اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: انہوں نے پوچھا ہے کہ اس کا کیا تدارک کیا جا رہا ہے؟ ہم نے ایک قانون implement کیا ہے کہ جنگلات کے اردگرد آٹھ کلومیٹر تک کوئلہ کی بھٹیاں نہیں بن سکتیں۔ اس سے ہمارے جنگلات میں لکڑی کی بچت ہو گی۔ دوسرا جو لوگ کوئلہ بناتے ہیں وہ زیادہ تر پرائیویٹ زمینوں سے لے کر بناتے ہیں، ہم سے نہیں لیتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ضمنی سوال؟

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ حکومت نے اس میں درخت لگانے کی بات کی ہے۔ اگر پچھلے دس سال کے اعداد و شمار جو محکمہ جنگلات جاری کرتا رہا ہے اس کو اکٹھا کر لیا جائے تو شاید پاکستان کی کوئی انچ زمین ایسی نہیں ہونی چاہئے کہ جس پر درخت نہ لگا ہو۔ ہر سال بہت بڑے اعداد و شمار ہوتے ہیں۔ کیا ان درختوں کو باقاعدہ پروان چڑھانے کا ان کی مانیٹرنگ کا بھی کوئی سسٹم موجود ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! ہمارا جو مانیٹرنگ کا سسٹم ہے وہ یہ ہے کہ ان درختوں کے اوپر نمبر لگائے جاتے ہیں تو اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے کتنے درخت ہیں اور کتنے کاٹے جا سکتے ہیں؟ proper چیکنگ کی جاتی

ہے۔

جناب سپیکر، نمبروں کے علاوہ بھی کوئی بیلدار ہوتے ہوں گے' کوئی گارڈ وغیرہ ہوں گے جو ان کی حفاظت کرتے ہوں گے۔ محکمہ بھی تو ان کو look after کرتا ہوگا۔

وزیر جنگلات: جناب! محکمہ بھی ان کو look after کرتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی' احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں فاضل ممبر کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بہت اہم سوال پوچھا ہے اس کے باوجود کہ وہ سرکاری بنچوں میں ہیں۔ جز (ج) میں یہ کہا گیا ہے کہ تجویز کیا جاتا ہے کہ بھٹہ جات میں لکڑی کے ساتھ کوئلہ کا استعمال بھی کم کیا جائے۔ یہ کن کو تجویز کر رہے ہیں؟ کیا اس کے بارے میں حکومت کوئی قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ لکڑی کی قیمتیں ہوشربا حد تک بڑھ چکی ہیں اور اس کی بھی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ بھٹوں میں یہ لکڑی استعمال ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں وہ کوئی قانون سازی کریں اور منسٹر صاحب تجویز کرنے کی بجائے قانون سازی کرنے کا حکومت کی طرف سے پروگرام بتائیں اور اس کے بارے میں ہمیں بتائیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ منسٹر صاحب! ان کا سوال یہ ہے کہ یہ جو آپ نے لکھا ہوا ہے کہ تجویز کیا جاتا ہے کہ بھٹہ مالکان لکڑی استعمال نہ کریں۔ آپ یہ تجویز بھٹہ مالکان کو کرتے ہیں یا وزیر اعلیٰ کو لکھتے ہیں؟ یہ بتائیں۔

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! بھٹہ مالکان کو کہا جاتا ہے کہ وہ اس طرح استعمال کریں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اسد معظم: اس سوال کے جز (ب) میں جائیے تو اس میں وزیر جنگلات نے دعویٰ کیا ہے کہ جنگلات کو لگانے میں حکومت کروڑوں روپے خرچ کرتی ہے جبکہ وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ کروڑوں روپے خرچ نہیں کئے جاتے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر صاحب کوئی specific amount بتا سکتے ہیں کہ جنگلات پر کتنی رقم سالانہ خرچ کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر، آپ کو کوئی اندازہ ہے کہ جنگلات پر سالانہ کتنا خرچ ہوتا ہے؟ اندازہ ہی بتانا ہے۔

وزیر جنگلات، تقریباً 5 کروڑ کے قریب۔۔۔

جناب سپیکر، اگر نہیں پتا تو پھر fresh question آجائے گا۔

وزیر جنگلات: fresh question دے دیں۔

جناب سپیکر، آپ exact figures تو on the floor of the House نہیں بتا سکتے یہ تو fresh question ہونا چاہئے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ chair کو منسٹر کی اس قسم کی ٹریننگ چیمبر میں کرنی چاہئے نہ کہ ہاؤس میں کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر، نہیں' نہیں۔ کوئی ٹریننگ نہیں کر رہے۔

جناب تنویر اشرف کائرہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی۔

جناب تنویر اشرف کائرہ، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ نرسریوں میں جو یوکلپٹس یا سفیدے کا درخت دیتے ہیں جو کہ نہایت ہی بے کار قسم کا درخت ہے' اس کی بجائے کوئی valuable اقسام کیوں نہیں دیتے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات، کلر اور سیم والی زمین میں سب سے بہتر درخت سفیدہ تصور کیا جاتا ہے اس لئے جس جگہ پر کلر اور سیم ہو اس جگہ کے لئے ہم اسے propose کرتے ہیں' باقی جگہوں پر شیشم وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔

جناب تنویر اشرف کائرہ، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ان کا سیم و تھور کو کنٹرول کرنا نہیں ہے بلکہ جنگلات لگانا ہے اور جنگلات کو فروغ دینا ہے۔ ہمارے ملک میں جنگلات صرف ایک یا دو فیصد ہیں جب کہ

developing countries میں requirement 25 فیصد ہے تو اس gap کو fill کرنے کے لئے وزیر موصوف نے کیا پالیسی بنائی ہے یا گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے؟ انہوں نے سیم اور تھور کو تو کنٹرول نہیں کرنا' انہوں نے تو جنگلات کو فروغ دینا ہے اس کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر، منسٹر صاحب کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جن علاقوں میں سیم اور تھور ہے وہاں اور کوئی درخت ہو نہیں سکتا۔ ان علاقوں کے لئے سفیدے کا درخت دیا جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ صرف اور صرف سفیدہ ہی دیتے ہیں اور بھی درخت ہیں جو محکمہ جنگلات کی طرف سے دیئے جاتے ہیں۔

محترمہ نشاط افزاء، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' محترمہ کو بات کرنے دیں۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ میں اسلام آباد میں رہتی ہوں۔ basically تو میرا علاقہ پنجاب ہی ہے۔ مگر وہاں آپ دیکھیں کہ جیسے مری ہے اور یہاں ابھی سوال زیر بحث لائے گئے ہیں کہ جو جنگلات کٹتے ہیں اس کی آپ کیا remedy اختیار کر رہے ہیں کیونکہ پاکستان کی آدھی سے زیادہ آبادی سوئی گیس سے محروم ہے' نہ مٹی کا تیل میسر ہے اور نہ ہی ان کو سوئی گیس ملتی ہے۔ اب بے دھڑک جنگلات کاٹے جا رہے ہیں۔ آپ کی 75 فیصد لکڑی جنگلات سے کاٹی جاتی ہے۔ آپ اس کے لئے کیا مداوا کر رہے ہیں؟ لوگ کیا کریں انہوں نے بھوکے تو رہنا نہیں ہے' کھانا بھی تو کہیں پکے گا۔ آپ دیکھیں کہ اسلام آباد آدھا ٹنڈ منڈ ہو گیا ہے۔ آپ نے جو بندے جنگلات میں تعین کئے ہوئے ہیں وہ بھی بالکل ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے ہیں اور باقاعدگی سے لکڑی بیچ رہے ہیں۔ آپ ان کا کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کچھ نہیں دیکھا کہ اس کی replacement ہوئی ہو یا اس کی جگہ نئے جنگلات لگائے گئے ہوں یا کوئی پودے لگے ہوں۔ ہر سال یہ سکیم چلتی ہے کہ اتنے لاکھ پودا لگایا گیا ہے اس کے باوجود دن بدن جنگلات کے حالات دگرگوں ہو رہے ہیں۔ کہیں بھی خوشحالی نہیں آئی کہ کہیں اچھے پودے ہمیں دیکھنے کو ملیں۔ میں امریکہ گئی تو آپ یقین کریں کہ وہاں پر گھر کے باہر جو ایک انچ زمین بھی ہے تو اس پر بھی پودے لگے ہوئے تھے لیکن یہاں پر پورے کے پورے جنگلات خالی پڑے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور اُن کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور اُن کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات اور اُن کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرکاری جنگلات کا رقبہ اور لکڑی کی فروخت

*103۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں سرکاری جنگلات کتنے ایکڑ رقبہ پر موجود ہیں۔ اس میں مزید اضافہ کا کیا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ گزشتہ سال ان جنگلوں سے کتنی سوختنی اور کتنی فرنیچر کے لئے کارآمد لکڑی حاصل ہوئی اور اس سے حکومت کو کتنی آمدنی ہوئی؟

(ب) صوبائی سطح پر نجی شعبہ میں عام افراد کو جنگلات لگانے کے لئے حوصلہ افزائی کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوا ہے؟

(ج) پنجاب کی اعلیٰ معیار کی شیشم کی لکڑی کی پیداوار بڑھانے کے لئے خصوصی طور پر کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور آئندہ کیا منصوبہ زیر غور ہے؟

وزیر جنگلات:

(الف) صوبہ پنجاب میں جنگلات کا رقبہ مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	قسم جنگلات	کل رقبہ
1.	پہاڑی جنگلات	29.556 ہیکٹر
2.	نیم پہاڑی جنگلات	301.536 ہیکٹر
3.	آبپاشی ذخیرہ جات	130.534 ہیکٹر
4.	دریائی جنگلات (بیڑ جات)	54.036 ہیکٹر
5.	دیگر	25.526 ہیکٹر
	کل	541.188 ہیکٹر

6۔	قطاری جنگلات	
	(i) انہار کنارے	34,523 کلومیٹر
	(ii) شاہرات کنارے	11.391 کلومیٹر
	(iii) ریلوے لائن کنارے	2.987 کلومیٹر
	کل	48.901 کلومیٹر
7۔	قدرتی چراگاہیں (پوٹھوار، تھل، چولستان اور ڈیرہ غازی خان)	2,713,606 ہیکٹر

جنگلات میں مزید اضافے کا منصوبہ

جنگلات کے سرکاری رقبہ میں اضافہ ممکن نہیں لیکن درختوں میں اضافہ ممکن ہے۔ یہ اضافہ ذاتی اور مشترکہ ملکیتی رقبوں میں کیا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے بھی ایسے رقبوں پر درخت لگائے گئے ہیں۔ 1947 میں زرعی زمینوں پر تین درخت فی ایکڑ موجود تھے جبکہ 2001 میں ان کی تعداد 17 درخت فی ایکڑ ہو گئی۔ محکمہ جنگلات مختلف توسیعی پروگراموں کے تحت زرعی زمینوں پر درخت کاری کی ترغیب دیتا ہے۔ 2020 تک 28 درخت فی ایکڑ تک لگانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

سال میں دو مرتبہ مہم برائے شجر کاری موسم بہار اور موسم برسات منائی جاتی ہے جس میں عوام اور دیگر محکمہ جات کو 50 0 پیسے فی قلم اور 2/- روپے فی پودا کے حساب سے قلمات و پودہ جات رعایتی نرخوں پر مہیا کئے جاتے ہیں جبکہ محکمہ دفاع کو قلمات و پودا جات مفت فراہم کئے جاتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں شجرکاری کے لئے تعلیمی افسران سے رابطے کئے جاتے ہیں اور اسی طرح ضلعی افسران محکمہ صحت سے مراکز صحت و ہسپتال میں شجرکاری کے لئے بھی رابطے کئے جاتے ہیں۔ غیر سرکاری فلاحی تنظیموں کے نمائندوں کے ذریعے شجر کاری کے لئے عوام سے بھی رابطے کئے جاتے ہیں۔

پچھلے سال حاصل شدہ لکڑی کی تفصیل

گزشتہ سال 2001-02 کے دوران سرکاری جنگلات سے مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق کار آمد سوختنی اور فرنیچر کے لئے لکڑی حاصل ہوئی اور اس لکڑی سے حاصل شدہ آمدنی کی تفصیل بھی درج ذیل ہے۔

1۔ عمارتی لکڑی 2,628,255 مکعب فٹ
2۔ کار آمد سوختنی لکڑی 1,733,726 مکعب فٹ

مندرجہ بالا فروخت شدہ لکڑی سے کل 309,643,952 روپے آمدنی حاصل ہوئی۔

(ب) سال میں دو مرتبہ مہم برائے شجر کاری موسم بہار اور موسم برسات منائی جاتی ہے جس میں عوام اور دیگر محکمہ جات کو 0.50 پیسے فی قلم اور -/2 روپے فی پودا کے حساب سے قلمات و پودا جات رعایتی نرخوں پر مہیا کئے جاتے ہیں۔ جب کہ محکمہ دفاع کو قلمات و پودا جات مفت فراہم کئے جاتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں شجر کاری کے لئے تعلیمی افسران سے رابطے کئے جاتے ہیں اور اسی طرح ضلعی افسران محکمہ صحت سے مراکز صحت و ہسپتال میں شجرکاری کے لئے بھی رابطے کئے جاتے ہیں۔ غیر سرکاری فلاحی تنظیموں کے نمائندوں کے ذریعے شجرکاری کے لئے عوام سے بھی رابطے کئے جاتے ہیں۔ نجی شعبہ میں شجر کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے مختلف اقدامات کئے گئے ہیں جیسے

1۔ رعایتی نرخوں پر پودے اور قلمیں زمینداروں کو مہیا کی گئیں۔
2۔ سوشل فارسٹری کی مختلف ترقیاتی سکیمیں عمل میں لائی گئیں جس کے تحت زمینداروں کی جانب سے پودوں کو لگانے کے لئے زمین کی تیاری اور دیکھ بھال ضروری سمجھی گئی۔
3۔ درختوں کے ساتھ زرعی فصلوں کی پیداوار کو بڑھایا گیا۔ یوں زمین پر درخت اور نقد آور فصلیں اکٹھی اگائی گئیں۔ اس طرح کسان کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ممکن ہو سکا۔
4۔ پنجاب فارسٹ سیکٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ (P F S D P) منصوبہ میں 354 مراکز میں گرین مین کے توسط سے پرائیویٹ سیکٹر میں نرسریاں لگوائی گئیں۔ ذاتی اور مشترکہ ملکیتی رقبوں پر شجر کاری کی گئی اور کسانوں کو تربیت دی گئی تاکہ وہ خود نرسری اگا سکیں اور ذخیرہ کی شکل میں شجر کاری کر سکیں۔

اس شجر کاری کے سلسلے میں خاطر خواہ نتائج مرتب ہوئے ہیں۔ نتیجتاً پرائیویٹ زمینوں پر صوبہ پنجاب میں درختوں کی تعداد 1992 میں فی ایکڑ 7 سے بڑھ کر 2002 میں 17 تک پہنچ گئی ہے۔ اگست 2001 میں ضلعی حکومتوں کے قیام کے بعد توسیع جنگلات کا شعبہ ضلعی حکومتوں کے حوالے کر دیا گیا

ہے جہاں ضلعی ناظمین کی راہنمائی میں شجر کاری مزید فروغ پا رہی ہے۔

(ج) پنجاب بھر میں اور خصوصی طور پر آبپاشی ذخیرہ جات میں اچھی قسم کے شیشم کا بیج حاصل کرنے کے لئے اچھے اور صحت مند درختوں (plus tress) کی نشاندہی کی گئی ہے اور وہاں سے بیج حاصل کر کے نرسریاں لگائی جاتی ہیں اور پھر شجر کاری کی جاتی ہے تاکہ اعلیٰ معیار کی شیشم کی لکڑی حاصل کی جا سکے۔ نیز اعلیٰ معیار کی شیشم کی لکڑی کی پیداوار بڑھانے کے لئے خصوصی طور پر پنجاب فارسٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ گٹ والا فیصل آباد میں شیشم کی پیداوار کے مختلف پہلوؤں پر ریسرچ جاری ہے۔ شیشم کے سوکڑے کی بیماری (Shisham Dieback) کے تدارک کے لئے یہ انسٹی ٹیوٹ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور ایوب ایگریکلچر انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کے اشتراک سے کام کر رہا ہے۔

جنگلات میں انٹری ٹکٹ کا اجراء

*110۔ بیگم ریحانہ جمیل: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 1990 تا اکتوبر 2002 کن کن جنگلات میں حکومت نے ٹکٹ سسٹم رائج کیا ہے۔ نام جنگلات، مقام اور متعلقہ جنگلات کا رقبہ اور جو لاگت جنگلات پر ہوئی اس کی تفصیل مہیا کریں، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(ب) یہ بھی بیان فرمائیں کہ سال 1990 تا 2002 کن کن جنگلات میں جعلی ٹکٹیں فروخت کرنے والے اہلکار پکڑے گئے۔ اگر پکڑے گئے تو ملزمان کے نام اور ان کے خلاف جو کارروائی ہوئی اس کی تفصیل مہیا کریں، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات:

(الف) سال 1990 تا اکتوبر 2002 صوبہ پنجاب کے سرکاری جنگلات میں کسی قسم کا انٹری ٹکٹ سسٹم رائج نہ ہے۔ البتہ کچھ سرکاری جنگلات کے کچھ رقبہ کو تفریحی پارکوں میں تبدیل کیا گیا ہے۔ ان پارکوں میں تفریحی سہولتوں کی فراہمی کے لئے ٹھیکے دیئے جاتے ہیں۔ جس میں انٹری ٹکٹ کا ٹھیکہ بھی

شامل ہے۔

سال 1990 تا اکتوبر 2002 کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام جنگل	نام پارک و مقام	رقبہ پارک لاگت
1۔ چھانگا مانگا	چھانگا مانگا فارسٹ پارک	1138 ایکڑ	19,040,447 روپے
2۔ جلو پلانٹیشن	جلو فارسٹ پارک	1458 ایکڑ	24,378,116 روپے
3۔ راوی پارک	راوی نیشنل پارک لاہور	165 ایکڑ	17,234,097 روپے
4۔ گٹ والا پلانٹیشن	گٹ والا فارسٹ پارک	1131 ایکڑ	15,600,000 روپے
5۔ لال سوہانرا پلانٹیشن بہاولپور	لال سوہانرا نیشنل پارک (چلڈرن پارک) بہاولپور	1100 ایکڑ	2,653,200 روپے
6۔ سلیمانکی جنگل ہیڈ سلیمانکی	سلیمانکی فارسٹ پارک	1104 ایکڑ	11,401,880 روپے

(ب) مندرجہ بالا کسی بھی فارسٹ پارک میں جعلی ٹکٹ فروخت کرنے کا کوئی واقعہ پیش نہ آیا کیونکہ یہاں پر ٹھیکہ سسٹم ہے اور ٹھیکیدار ہی ٹکٹ فروخت کرتے ہیں۔

البتہ 97-1996 میں جلو فارسٹ پارک لاہور میں دوران ماہ اگست 1996 میں گیٹ کی انٹری اور پارکنگ انتظام محکمہ جنگلات کے پاس تھا۔ اس دوران مجوزہ شرح نامہ سے زائد وصولی کی شکایت کی بنیاد پر F.I.R نمبر 147/96 مورخہ 2-8-96 تھانہ بانا پور زیر دفعہ 3/7 پرائس کنٹرول ایکٹ 420/506 186 تعزیرات پاکستان بنام مسٹر عباس علی S.D.F.O جلو پارک، مسٹر محمد یسین فارسٹر، مسٹر محمد نواز سکیورٹی گارڈ اور محمد اسلم سکیورٹی گارڈ (ملازم محکمہ) درج ہوئی۔ بعد ازاں چالان و سماعت زیر عدالت جوڈیشل مجسٹریٹ دفعہ 30 لاہور کینٹ اور جناب خالد پرویز مجسٹریٹ درجہ اول لاہور نے مورخہ 12-8-1998 کو ملزمان کو بری کر دیا۔ ان ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی بھی کی گئی جو کہ الزامات ثابت نہ ہونے پر داخل دفتر کر دی گئی۔

پنجاب میں جنگلات کی تعداد اور لکڑی چوری کے واقعات کی تفصیل

*137۔بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

پنجاب میں جنگلات کی تعداد کیا ہے اور کون کون سے جنگلات میں سال 1999 تا اکتوبر 2002 لکڑی چوری کے پرچے F.I.R کا اندراج محکمہ ہذا نے کروایا۔ F I R کا اندراج کرانے والے اہلکاروں کے نام، عہدے اور موجودہ تعیناتی، محکمہ ہذا نے جن لوگوں کے خلاف کارروائی کی، اس کی تفصیل، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات

صوبہ پنجاب میں جنگلات کا رقبہ مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	قسم جنگلات	کل رقبہ
1۔	پہاڑی جنگلات	29,556 ہیکٹر
2۔	نیم پہاڑی جنگلات	301,536 ہیکٹر
3۔	آبپاشی ذخیرہ جات	130,534 ہیکٹر
4۔	دریائی جنگلات (بیلہ جات)	54,036 ہیکٹر
5۔	دیگر	25,526 ہیکٹر
	کل	541,188 ہیکٹر
6۔	قطاری جنگلات	
	(i) انار کنارے	32,640 کلومیٹر
	(ii) شاہرات کنارے	11,680 کلومیٹر
	(iii) ریلوے لائن کنارے	2,987 کلومیٹر
	کل	47,307 کلومیٹر
7۔	قدرتی چراگاہیں (پوٹھوہار، تھل، چولستان اور ڈیرہ غازی خان)	2,713,606 ہیکٹر

جنگلات میں لکڑی چوری ہونے پر انچارج فارسٹ گارڈ ملزم/ملزمان کے خلاف damage رپورٹ جاری کرتا ہے اور بلاک آفیسر یا امین جنگلات / نائب مہتمم جنگلات فارسٹ ایکٹ کے تحت بنائے گئے شیڈول ریٹس کے مطابق جرمانہ و عوضانہ وصول کر کے ملزم کو رسید جاری کرتا ہے۔ جرمانہ وصول نہ ہونے کی صورت میں بلاک آفیسر متعلقہ مہتمم جنگلات کی وساطت سے کیس عدالت میں بھیج دیتا ہے جہاں عدالت مجرم کو قانون کے مطابق جرمانہ یا سزا دیتی ہے۔ تاہم FIR صرف اس صورت میں درج کروائی جاتی ہے جب ملزم فارسٹ سٹاف سے آمادہ فساد ہو' مقدمہ کی نوعیت سنگین ہو' مقدمہ تفتیش طلب ہو یا ملزمان عادی مجرم ہوں۔

مختلف جنگلات سے سال 1999 تا 1 اکتوبر 2002 میں لکڑی چوری کی بابت محکمہ جنگلات نے 825 مقدمات (F I R) درج کرائے ہیں۔ مختلف مقدمات میں مدعی اہلکاران' ان کی موجودہ تعیناتی' خلاصہ جرم' مالیت ملزمان کے نام' جنگل کا نام وغیرہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اشٹام' کورٹ فیس اور رسیدی ٹکٹوں سے آمدن

*193۔ رانا آفتاب احمد خان۔ کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبے میں اشٹام' کورٹ فیس اور رسیدی ٹکٹوں سے سالانہ آمدن کا کتنا حصہ پنجاب حکومت کو حاصل ہوتا ہے اور وہ کن مدوں پر خرچ کیا جاتا ہے؟

(ب) صوبے میں عدالت عالیہ اور ان کی ماتحت عدالتوں کے لئے حکومت کو وفاقی حکومت سے کتنی گرانٹ حاصل ہوتی ہے اور وہ کس طرح مالی سال 2000-1999 سے رواں مالی سال کے دوران جاری کی گئی ہے۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھی جائیں؟

وزیر خزانہ:

(الف) اشٹام' کورٹ فیس اور رسیدی ٹکٹوں کی مد سے حکومت پنجاب کو مالی سال 2001-02 میں مندرجہ ذیل آمدن ہوئی:۔

1۔	آمدن ازاں اشٹام (نان جوڈیشل)	3.16,07,32,502
2۔	آمدن ازاں رسیدی ٹکٹ	5.10,81,459
3۔	جوڈیشل اشٹام (کورٹ فیس)	24.59,55,882
	کل آمدن	3.45,77,69,843

اخراجات

مالی سال 2001-02 میں پنجاب حکومت نے مندرجہ ذیل اخراجات بابت خرچہ عملہ' اخراجات پرنٹنگ و کمیشن بابت فروخت اشٹام ادا کئے۔

I۔ خرچہ عملہ (014-Superintendence)	21.44.901
II۔ خرچہ پرنٹنگ اشٹام' ازاں سنٹرل سٹور کراچی (015-Costs & Stamps)	2,99,99.946
III۔ کمیشن برائے فروخت اشٹام (016-Charges for Sale of Stamps)	1.66.24.656
کل اخراجات	4.87.69.503

صوبے میں اشٹام' کورٹ فیس اور رسیدی ٹکٹوں سے سالانہ 3.45,77,69,843 روپے آمدن حکومت پنجاب کو حاصل ہوتی ہے اور یہ آمدن بعد از ادائیگی کمیشن برائے فروختگی اشٹام صوبائی محاصل کا حصہ بن کر صوبائی حکومت کے روزمرہ کے اخراجات کے لئے مختص کر دی جاتی ہے۔

(ب) جواب (ب) صوبے میں عدالت عالیہ اور ان کی ماتحت عدالتوں کے لئے وفاقی حکومت سے 2.95.00.000/- روپے بطور گرانٹ حاصل ہوئے ہیں اور وہ مالی سال 1999-2000 سے رواں مالی سال تک مندرجہ ذیل طریقے سے جاری کئے گئے ہیں۔

مالی سال	
2000-01	85,00.000/-
2001-02	65,81,000/-
2002-03	19,44,621/-

منڈی بہاؤالدین میں وائلڈ لائف پارک کا قیام

*613۔میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1992 میں چیف منسٹر صاحب نے رکھ ڈفر تحصیل ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں وائلڈ لائف پارک بنانے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) اگر مذکورہ جز (الف) کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت اس منصوبہ کی تکمیل کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات،

(الف) محکمانہ ریکارڈ کے مطابق چیف منسٹر صاحب کی طرف سے محکمہ تحفظ جنگلی حیات و پارکس پنجاب کو رکھ ڈفر تحصیل ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں وائلڈ لائف پارک بنانے کے احکامات موصول نہ ہوئے ہیں۔

(ب) چونکہ مذکورہ بالا وائلڈ لائف پارک کے قیام کے بارے میں احکامات نہ ملے ہیں اس لئے ابھی پارک کے قیام کی منصوبہ بندی نہ کی گئی ہے۔

محکمہ جنگلات کے پارکوں سے آمدن و خرچ کی تفصیل

*697۔جناب بلال یاسین، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں محکمہ کی تحویل میں کتنے پارک ہیں اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں۔

(ب) 1999 سے آج تک ان پارکوں کی دیکھ بھال پر سالانہ کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے کتنا عملہ بھرتی کیا گیا ہے۔ ان پر حکومت سالانہ کتنی رقم خرچ کرتی ہے؟

(ج) حکومت کو 1999 سے آج تک ان پارکوں سے کتنی آمدن کس کس مد سے ہوئی ہے؟

(د) کیا کسی پارک میں محکمہ نے جانور بھی رکھے ہوئے ہیں تو کس کس پارک میں کس کس قسم کے جانور رکھے ہوئے ہیں؟

وزیر جنگلات:

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ جنگلات کی تحویل میں کل 12 پارک ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام پارک	مقام	ضلع	رقبہ(ایکڑ)
1۔	فارسٹ پارک	چھانگا مانگا	قصور	138
2۔	جلو پارک	جلو	لاہور	456
3۔	راوی نیشنل پارک	راوی چوک لاہور	لاہور	65
4۔	فارسٹ پارک	گٹ والا	فیصل آباد	131
5۔	فارسٹ پارک	کمالیہ پلانٹیشن	ٹوبہ ٹیک سنگھ	10
6۔	ہڑی نیچر پارک	نزد منگلا	جہلم	17.317
7۔	فوکل پوائنٹ	لاہور روڈ	خانیوال	8
8۔	فوکل پوائنٹ	پل گھراٹ (میاں چنوں)	خانیوال	9
9۔	فوکل پوائنٹ	مہر آباد (میاں چنوں)	خانیوال	8
10۔	فارسٹ پارک	ہیڈ سلیمانکی	اوکاڑہ	104
11۔	فرید پارک	کوٹ مٹھن شریف	راجن پور	5
12۔	چلڈرن پارک	لال سوہانرا	بہاول پور	90

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 1999 سے آج تک پارکوں سے آمدن کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پارکوں میں رکھے گئے جانوروں کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جلو پارک لاہور سے متعلق تفصیلات

*698۔جناب بلال یاسین: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) جلو پارک کب، کتنے رقبہ پر اور کتنی لاگت سے تعمیر ہوا؟

(ب) 1999 سے آج تک اس پارک سے حکومت کو کتنی آمدن ہوئی ہے اور اس پارک پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے۔

(ج) اس وقت اس پارک میں کس کس قسم کے جانور رکھے ہوئے ہیں اور یہ جانور کس کس ملک سے کتنی مالیت سے اور کب خریدے گئے تھے۔ نیز اس پارک کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات:

(الف) جلو فارسٹ پارک دوران سال 79-1978 تا 82-1981، 456 ایکڑ رقبہ پر ایک سکیم Provision of Recreational Facilities in Tehra Reserve Forest کے تحت قائم کیا گیا جس پر 29 59 لاکھ روپے لاگت آئی۔

(ب) حکومت کو آمدن اور خرچ کا گوشوارہ درج ذیل ہے۔

سال	آمدن (لاکھ)	اخراجات (لاکھ)
1999-2000	31 27	31.14
2000-2001	38 97	32 99
2001-2002	39 56	36 17
2002-2003	34 03	21 69

جنوری تک

(ج) اس وقت اس پارک میں پرندوں کی 31 اقسام ہیں جن کی تعداد 580 ہے۔ جانوروں کی 10 اقسام اور تعداد 217 ہے، رینگنے والے جانوروں کی اقسام 6 اور تعداد 12 ہے۔ اس طرح جانوروں، پرندگان کی کل 47 انواع اور تعداد 809 اس پارک میں موجود ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1999 سے آج تک اس پارک کے لئے کوئی جانور نہیں خریدا گیا ہے۔ جانور محکمہ تحفظ جنگلی حیات نے لاہور چڑیا گھر اور مختلف ذرائع سے مہیا کئے جو افزائش نسل کے باعث تعداد میں بڑھتے رہے۔ اس پارک میں اس وقت 50 ملازم کام کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ خزانہ کا انتظامی ڈھانچہ

*1185. محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
محکمہ خزانہ کا ضلع سے ڈویژن اور صوبائی سطح تک انتظامی ڈھانچہ کیا ہے۔ آفیسروں کے نام اور ایڈریس بیان کئے جائیں؟

وزیر خزانہ:

محکمہ خزانہ کے ماتحت مندرجہ ذیل ذیلی دفاتر ہیں:۔

(1) پنجاب لوکل فنڈ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ
(2) خزانہ جات / ضلعی اکاؤنٹس آفس

1۔ پنجاب لوکل فنڈ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ نئے لوکل گورنمنٹ نظام کے تحت پنجاب لوکل فنڈ آڈٹ کے صوبائی پراونشل ڈائریکٹر کا دفتر بحال رکھا گیا ہے۔البتہ ڈویژنل سطح کالعدم ہونے کے بعد ڈویژنل ڈائریکٹوریٹس اب (defunct) ہو چکے ہیں۔ (نئے نظام میں ڈویژنل ڈائریکٹر B-18 ' اسسٹنٹ ڈائریکٹر B-17 اور آڈٹ آفیسر B-16 اب تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اور یونین ایڈمنسٹریشن کا سالانہ آڈٹ کریں گے) اس ذیلی محکمہ کے جو آفیسران اس وقت صوبائی دفتر اور فیلڈ آفیسز میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام اور پتے کی تفصیل (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ خزانہ جات / ضلعی اکاؤنٹس آفس

محکمہ خزانہ کے ماتحت دوسرا ادارہ خزانہ جات / ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ہیں۔ پنجاب ٹریژری رولز کی رو سے ہر ضلعی سطح پر ایک خزانہ / ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس قائم ہے جبکہ ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر آفس پر سب ٹریژری قائم کی گئی ہے۔ موجودہ رائج نظام کے تحت DAO/Treasury میں صوبائی محکمہ خزانہ اور اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کا دوہرا انتظامی امور کا نظام نافذ ہے۔ ان دفاتر کے تمام اخراجات صوبائی حکومت کے بجٹ میں مختص کئے جاتے ہیں۔ البتہ اے۔جی پنجاب کا وہ عملہ جو ان دفاتر میں تعینات ہے ان کی تنخواہ

وفاقی حکومت کے ذمہ ہے۔

مزید برآں ان دفاتر میں کام کرنے والے تمام آفیسران کے نام اور پتے کی تفصیل (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ایوارڈ کمیشن کے تحت اضلاع میں وسائل کی تقسیم کا فارمولا

*1249۔للہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) نئے ایوارڈ کمیشن کے تحت تمام اضلاع کو کس فارمولا کے تحت سالانہ فنڈز ملتے ہیں۔ حکومت نے وسائل کی تقسیم کا اضلاع میں کیا طریق کار وضع کیا ہے؛

(ب) وہ کون سے معیار ہیں جن کو مدنظر رکھ کر ایوارڈ کمیشن کے فنڈز تقسیم کئے جاتے ہیں۔ آیا یہ پسماندگی کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں' غربت کی بنیاد پر یا آبادی کے تناسب سے دیئے جاتے ہیں؛

(ج) ایوارڈ کمیشن میں ہر ضلع کی نمائندگی کون کرتا ہے۔ کیا اس میں کوئی عوامی نمائندہ / ضلعی ناظم بھی شامل ہوتا ہے یا نہیں؛

(د) 2001 اور 2002 میں تمام اضلاع کو کتنا حصہ ملا۔ اس کی مکمل تفصیل اور متعلقہ ریکارڈ کے بارے میں ایوان کو بتایا جائے؛

وزیر خزانہ،

(الف) عبوری مالیاتی ایوارڈ کے تحت Provincial Consolidated Fund میں صوبائی حکومت اور ضلعی حکومتوں کے درمیان فنڈز کی تقسیم مندرجہ ذیل تناسب سے کی گئی ہے۔

صوبائی حکومت کا حصہ	60.20 فیصد
ضلعی حکومت کا حصہ	39.80 فیصد

ضلعی حکومتوں کو ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو ماہانہ تناسب کی بنیاد پر فنڈز جاری کئے جاتے ہیں۔

(ب) عبوری مالیاتی ایوارڈ کے تحت ضلعی حکومتوں اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشنز کو غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے مالی ضرورت کے مطابق فنڈز دیئے جاتے ہیں جبکہ ترقیاتی اخراجات کی تقسیم مندرجہ ذیل فارمولا کے تحت ہوتی ہے۔

(الف) آبادی کی بنیاد پر 67فیصد

(ب) فی کس پسماندگی (under Development Per Capita) کی بنیاد پر 33فیصد

ترقیاتی فنڈز ضلعی حکومتوں اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشنز کے درمیان مندرجہ ذیل تناسب سے تقسیم کئے جاتے ہیں۔

ضلعی حکومت کا حصہ 75فیصد

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشنز کا حصہ 25فیصد

(ج) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت صوبائی مالیاتی کمیشن میں علاوہ دیگر ممبران کے مندرجہ ذیل عوامی نمائندگان بھی ممبر ہیں۔

1۔ میاں نعیم جاوید، ضلعی ناظم سیالکوٹ

2۔ مسٹر فیصل مختار، تحصیل ناظم، ملتان شہر

3۔ رانا محمد عباد خان، ناظم یونین کونسل نمبر 61، منڈیکی، ضلع قصور

(د) مالی سال 2001-02 کے دوران اضلاع کو غیر ترقیاتی اور ترقیاتی اخراجات کے لئے دیئے گئے فنڈز کی تفصیل بالترتیب (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شیشم کے درخت کی بیماری اور اس کی روک تھام کی تفصیل

*1472۔جناب فضل احمد رانجھا، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کا نہایت ہی کارآمد سایہ دار خوبصورت درخت شیشم ہے؟

(ب) پچھلے تقریباً 5/6سال سے شیشم کے درخت سوکھ کا شکار ہیں۔ محکمہ جنگلات والے کہتے ہیں کہ یہ وائرس کی بیماری ہے؟

(ج) کیا حکومت بتائے گی کہ اگر وائرس کی بیماری ہے تو وائرس کا نام کیا ہے' اس بیماری کا علاج کیا ہے' حکومت اس بیماری کی روک تھام کے سلسلے میں کیا کر رہی ہے کیونکہ اربوں روپے کی کار آمد لکڑی اور سایہ دار درخت پنجاب کی دھرتی سے ختم ہو رہے ہیں؟

وزیر جنگلات:

(الف) شاید ہی چوڑے پتے والے درختوں کی کوئی قسم ہو جو شیشم کی اعلیٰ و معیاری لکڑی کا نعم البدل ہو سکے۔ یہ درست ہے کہ پنجاب کا نہایت ہی کار آمد سایہ دار خوبصورت درخت شیشم ہے۔

(ب) پچھلے تقریباً پانچ یا چھ سال سے شیشم کے درخت سوکھ کا شکار ہیں۔ یہ وائرس کی بیماری نہ ہے بلکہ اب تک کی تحقیق کے مطابق یہ پھپھوندی (fungus) جن کا نام phytophthora botrytis fusarium اور foma ہیں کی بدولت ہے۔

(ج) یہ وائرس کی بیماری نہ ہے بلکہ یہ بیماری پھپھوندی کے حملہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے جن کے نام جز (ب) میں دیئے گئے ہیں۔ اس بیماری کی وجوہات جاننے کی غرض سے اور کنٹرول کے طریقوں کے لئے ایک پانچ سالہ سکیم مالیتی دو کروڑ روپے سال 02-2001 تا 06-2005 منظور کی گئی ہے جس کے تحت پنجاب بھر کے مختلف علاقوں سے مٹی اور متاثرہ حصوں سے نمونہ جات اکٹھے کئے جائیں گے جن کا لیبارٹری میں تجزیہ کرنے کے بعد حتمی طور پر بیماری کی وجوہات اور کنٹرول کے طریقے دریافت کئے جائیں گے تاکہ شیشم کے قیمتی درخت کو اس موذی مرض سے بچایا جا سکے۔ اب تک صوبہ پنجاب سے 120 متاثرہ درختوں کے حصوں اور 167 مٹی کے نمونے تحقیق کے لئے اکٹھے کئے گئے ہیں جن کا لیبارٹری میں تجزیہ جاری ہے۔

اصلاح درختاں کے لیے کئے گئے اقدامات

1۔ اعلیٰ اور معیاری بیج حاصل کرنے کے لئے plus trees (ہر لحاظ سے اعلیٰ درختوں) کا انتخاب کیا گیا ہے۔

2۔ اعلیٰ قسم کے پودے حاصل کرنے کے لئے روٹ سکرز (root suckers) اور culture tissue طریقہ افزائش نسل اپنایا جا رہا ہے۔

3۔ آبپاشی والے ذخیرہ جات میں نظام آبپاشی کو بہتر کیا جا رہا ہے۔

حفاظتی اقدامات اور بیماری سے روک تھام کے طریقے،

1۔ ڈاکٹر محمد اختر معروف زرعی سائنس دان کی مشاورت اور نگرانی میں شیشم کی بیماری کے خلاف کام کرنے والی مخالف پھپھوندی (antagonistic fungi) کو پنجاب فارسٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ PFRI فیصل آباد میں آزمایا گیا تاکہ شیشم کی بیماری کا سدباب کیا جاسکے لیکن کوئی پیش رفت نہ ہوئی۔

2۔ ڈاکٹر محمد یوسف زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ انٹامالوجی کے چیئرمین کے تجویز کردہ ابتدائی اقدامات کے طور پر بیمار درختوں کے گرداگرد زمین میں جراثیم کشی کے لئے فارملین اور عام نمک کا استعمال کیا گیا لیکن کوئی مثبت نتائج برآمد نہ ہوئے۔

3۔ شیشم کے درختوں کو مختلف قسم کے ماحولیاتی دباؤ سے بچانے کے لئے کسانوں کو جو حفاظتی اقدامات تجویز کئے گئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

I۔ مردہ اور بیماری سے متاثر درختوں کو یا ان کے حصوں کو فوری طور پر کاٹ کر جلا دینا چاہئے۔

II۔ سیم اور تھور والی زمینوں میں شیشم ہرگز نہ لگائی جائے بلکہ سفیدہ اور دیگر مناسب اقسام کے درخت لگائے جاسکتے ہیں۔ بیماری سے بچنے کے لئے مخلوط شجر کاری کا طریقہ اپنایا جاسکتا ہے۔

III۔ جہاں بھی شیشم کے سوکڑے کے آثار نظر آئیں ان کی متاثرہ شاخوں کو کاٹ دیا جائے۔

IV۔ شیشم کی قلمیں لگانے سے پہلے ان کو فارملین اور نمک کے محلول میں ڈبویا جائے تاکہ درختوں میں یہ بیماری آئندہ نہ پھیل سکے۔

V۔ زرعی زمینوں میں دیسی کھاد کا استعمال سال میں ایک یا دو دفعہ ضرور کیا جائے اور اگر دیسی کھاد میسر نہ ہو تو سال میں ایک دفعہ سبز کھاد (green manuring) کا طریقہ اپنایا جائے۔

VI۔ زرعی زمینوں میں لگے درختوں کو کاشت کے دوران زخمی ہونے سے بچایا جائے اور درختوں کا چھلکا اتارنے کی حتی الوسع حوصلہ شکنی کی جائے۔

VII۔ شیشم کو اس کی بڑھت کے موسم میں چھنگائی یا کٹائی نہ کی جائے تاکہ درخت صحت مند رہے اور بیماریوں کا مقابلہ کر سکے۔

چھانگا مانگا جنگل کی تفصیلات

*1505۔حاجی رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) چھانگا مانگا کا کل کتنا رقبہ ہے اور اس جنگل میں کتنے بلاک (گاؤں) آباد ہیں؟

(ب) چھانگا مانگا میں کون سے درخت لگائے گئے ہیں اور اس جنگل میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے اور ان کے نام، عہدہ جات، پتا جات اور عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

(ج) جنگل ہذا سے لکڑی چوری کی واردات ہوتی رہتی ہے اور چوری روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

(د) جنگل ہذا میں سیاحوں کے لئے کیا کیا سہولتیں موجود ہیں اور کیا حکومت یہاں پر جدید ہوٹل / موٹل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ہ) جنگل ہذا سے گزشتہ 3 سالوں میں کتنی آمدنی ہوئی اور کتنے ترقیاتی کام ہوئے، آمدنی اور اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر جنگلات،

(الف) چھانگا مانگا جنگل کا کل رقبہ 12510 ایکڑ ہے۔ اس میں 7 بلاک (گاؤں) آباد ہیں۔

(ب) چھانگا مانگا جنگل میں شیشم، شہتوت، پاپولر، سمبل اور سفیدہ وغیرہ کے درخت لگائے گئے ہیں۔ 94 افراد کا سٹاف کام کر رہا ہے۔ سٹاف کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) چھانگا مانگا جنگل سے لکڑی کی چوری کی وارداتیں ہوتی ہیں جن کو روکنے کے لئے عملہ تعینات ہے۔ نقصان کی صورت میں باقاعدہ damage report ملزمان کے خلاف جاری کی جاتی ہے اور Forest Act 1972 کے تحت جرمانہ سرکاری وصول کیا جاتا ہے۔ ملزمان کی طرف سے انکار کی صورت میں عدالتی چالان مرتب کیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ عادی ملزمان کے خلاف پولیس میں F I R درج کروائی جاتی ہیں۔ حال ہی میں جنگل سے ناجائز قابضین کو نکالا گیا ہے جو کہ لکڑی چوری کی وارداتوں میں ملوث ہوتے تھے۔

(د) جنگل چھانگا مانگا میں سیاحوں کے لئے ایک بہترین تفریح پارک ہے جس کا رقبہ 1138 ایکڑ ہے جس میں سیاحوں کے لئے کشتی رانی، لاگ ہٹ، کیفے ٹیریا، جھولے اور نہانے کا تالاب اور پکنک کے لئے گراسی لان وغیرہ موجود ہیں۔

(ہ) چھانگا مانگا جنگل سے 1999-2000 تا 2001-2002 کے دوران جو آمدنی اور اخراجات ہوئے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	آمدنی (روپے)	اخراجات (روپے)
1-	1999-2000	10,450,081/-	14,508,796/-
2-	2000-2001	21,782,007/-	17,161,971/-
3-	2001-2002	45,597,661/-	25,646,004/-

اس کے علاوہ 1422.37 ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کی گئی ہے۔ جو ورلڈ بنک کے تحت بذریعہ پنجاب فارسٹ سیکٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے تحت کی گئی ہے اس کے علاوہ کوئی ترقیاتی کام جنگل ہذا میں نہ ہوا ہے۔ اس شجر کاری پر مبلغ 9,915,430/- روپے اخراجات ہوئے ہیں۔

راوی نیشنل پارک لاہور کے مچھلی فارم کی حالت زار

*1541۔جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راوی نیشنل پارک لاہور میں مچھلی فارم کے لئے جگہ مختص ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ مچھلی فارم ویران پڑا ہے؟

(ج) اگر درج بالا اجزاء درست ہیں تو محکمہ اس جگہ کو عوام کے استعمال میں لانے کے لئے کیا اقدامات کر رہا ہے؟

وزیر جنگلات،

الف) راوی نیشنل پارک لاہور میں مچھلی فارم کے لئے باقاعدہ کوئی جگہ مختص نہ ہے بلکہ دریائے راوی کے نئے پل کی تعمیر کے وقت اور بعد ازاں پل اور بند روڈ کے درمیان خالی جگہ پر پارک بناتے وقت جو بند اور سڑکیں بنائی گئیں اس سے پارک کی مغربی سمت دریائے راوی کے کنارے پر ایک گڑھا نما تکون بن گئی جس میں دریا کے پانی کی سطح بلند ہونے پر سیم کی صورت میں نکلنے والا پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ مگر جب دریا میں پانی کا بہاؤ کم ہو جاتا ہے اور سطح نیچے گرتی ہے تو تالاب خشک ہو جاتا ہے۔ دراصل فارم کی تہ بالائی اور دریا کا بہاؤ زیریں سطح پر ہے جس کی بناء پر تالاب میں پانی ٹھہرنے کا دارومدار بڑی حد تک دریا میں پانی کے بہاؤ اور لیول پر ہے۔ 90-1989 میں زیر حکم نامہ وزیراعلیٰ پنجاب اس جگہ کو مچھلی فارم کے طور پر استعمال کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی اور بذریعہ ٹیوب ویل پانی ڈال کر مطلوبہ لیول تک پانی برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی مگر جگہ ریتلی اور دریا کی سطح نیچی ہونے کی بناء پر ڈالا جانے والا پانی دریا میں خارج ہو جاتا۔ ماہرین کی رائے میں تکنیکی لحاظ سے مچھلی فارم کی جگہ کو مزید گہرا نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ایسا کرنے کی صورت میں دریا کے کنارے کمزور ہونے پر موسم برسات میں آنے والا سیلابی پانی کنارے توڑ کر باہر نکل سکتا ہے۔ چونکہ مچھلی فارم کو تکنیکی و عملی لحاظ سے نہیں چلایا جا سکتا تھا لہذا اس جگہ پر مچھلی فارم بنانے کا پروگرام 1991 میں ترک کر دیا گیا۔

(ب) درج بالا وجوہات کی بنا پر اس جگہ پر 1991 میں ہی مچھلی فارم بنانے کا پروگرام ترک کر دیا گیا لہذا تاحال یہ جگہ کسی کے استعمال میں نہ ہے۔

(ج) جگہ ریتلی ہونے کی وجہ سے اس کو مچھلی فارم میں تبدیل کرنا ناقابل عمل ہے لیکن سیلاب کے دنوں اور دریا میں پانی کا بہاؤ زیادہ ہونے پر یہ فارم پانی سے بھر جاتا ہے اور اس وقت بچہ مچھلی ڈال دی جاتی ہے جو کہ اینگلرز کے لئے کشش کا باعث بنتی ہے۔ ضلعی حکومتوں کے قیام کے بعد اس فارم کا انتظام ضلعی حکومت لاہور کو منتقل کر دیا گیا ہے۔

جنگلی حیات کے پارکس کی تفصیل

*1562۔جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں جنگلی حیات کے پارکس کتنے ہیں' ان کے رقبہ جات' نام اور یہ کس کس جگہ واقع ہیں؟

(ب) ان تمام پارکس میں کون کون سے جانور ہیں۔ ان کی تعداد کیا ہے' ان پارکس کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات،

(الف) صوبہ میں جنگلی حیات کے کل 15 پارکس ہیں۔ ان کی تفصیل (گوشوارہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جنگلی حیات کے پارکس میں رکھے ہوئے جانوروں کی تعداد (گوشوارہ "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ان کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل (گوشوارہ "ج") بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ جنگلات میں لکڑی چوری کے مقدمات کی تفصیل

*1566۔محترمہ حمیرا اویس شاہد، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

2001-02 میں محکمہ جنگلات نے اب تک لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج کروائے ہیں اور اس سلسلے میں کتنے لوگ گرفتار ہوئے اور ان کو کیا سزا دی گئی' یہ بھی بتایا جائے کہ گزشتہ ایک سال میں پنجاب میں کتنی لکڑی اور درخت چوری ہو چکے ہیں؟

وزیر جنگلات،

محکمہ جنگلات پنجاب میں دوران سال 2001-02 میں لکڑی چوری کے مقدمات اور گرفتار شدہ افراد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(الف)

تعداد مقدمات بذریعہ پولیس	تعداد ملزمان گرفتار شدہ	تعداد مقدمات جن کا فیصلہ ہوا	جرمانہ وصول شدہ (روپے)	تعداد درختاں چوری شدہ	شیشم یونٹ
172	394	3	1,04,950	1826	41254

(ب)

	تعداد مقدمات زیر فارسٹ ایکٹ بذریعہ محکمہ جنگلات	تعداد ملزمان گرفتار شدہ	تعداد مقدمات جن کا فیصلہ ہوا	عوضانہ وصول شدہ (روپے)	تعداد درختاں چوری شدہ	شیشم یونٹ
	13138	3229	4205	96,48,680	22933	570497
میزان	13310	3623	4208	97,53,630	24759	611751

جن مقدمات کا فیصلہ ہوا ان میں ملزمان سے جرمانہ / عوضانہ وصول کیا گیا جبکہ باقی مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔

چڑیا گھر لاہور کی خودمختاری کی شرائط اور مسائل

*1568۔محترمہ حمیرا اویس شاہد: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا لاہور چڑیا گھر کو خود مختاری دینے کے لئے غور ہو رہا ہے؟ کیا اس فیصلے سے یہ عوامی تفریح گاہ غریب طبقے کی دسترس سے باہر نہ ہو جائے گی۔ حکومت چڑیا گھر کو خود مختاری کس بنیاد پر دے رہی ہے اور اس سے داخلہ ٹکٹ کتنا مہنگا ہو گا؟

وزیر جنگلات،

لاہور چڑیا گھر پہلے ہی خودمختار ادارہ ہے اور اس کی انتظامیہ کی ہمیشہ سے ہی یہ کوشش رہی ہے کہ یہ عوامی تفریح گاہ غریب طبقے کی دسترس میں رہے۔چڑیا گھر کی داخلہ ٹکٹ کی قیمت نہایت مناسب ہے جو تمام طبقات کے لئے قابل برداشت ہے۔ چڑیا گھر کی سیر کے لئے داخلہ ٹکٹ کے ریٹ درج ذیل ہیں۔

بڑوں کے لئے	-/7 روپے	بچوں کے لئے	-/4 روپے
سینئر شہری (Senior Citizen)	-/2 روپے	طلباء بڑوں کے لئے	-/3 روپے
طلباء بچوں کے لئے	-/2 روپے	سپیشل پرسن (Special person)	مفت داخلہ

مزید یہ کہ لاہور چڑیا گھر کو حکومت کی طرف سے کسی مد میں مالی امداد نہیں ملتی بلکہ اپنے وسائل سے عوام کو سستی تفریح مہیا کرتا ہے۔

بہاولپور، رحیم یار خان اور بہاولنگر میں جنگلات کی تفصیل

*1656۔ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بہاولپور، رحیم یار خان اور بہاولنگر میں کتنے رقبہ پر کس کس جگہ جنگلات ہیں، جنگل کتنے کتنے ایکڑ پر ہے اور ان میں کس کس قسم کے درخت لگے ہوئے ہیں؟

(ب) 1997 سے آج تک ان جنگلات سے حکومت کو سالانہ کتنی آمدن ہوئی ہے اور ان پر حکومت کی طرف سے ہر سال کتنا خرچ کیا گیا ہے۔ آمدن اور خرچ کی تفصیل مد وار فراہم کی جائے؟

(ج) 1999 سے آج تک ان جنگلوں سے سالانہ کتنی لکڑی فروخت کی گئی ہے۔ نیز یہ لکڑی کن کن افسران کی زیر نگرانی فروخت کی گئی ہے، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ لکڑی فروخت کرنے سے قبل ان کی فروخت کے سلسلہ میں اخبار میں مشتہر ہوا، تو ان اخباروں کے نام، تاریخ اور نقل فراہم کی جائے؟

(ہ) اس لکڑی کی نیلامی میں جن جن پارٹیوں نے حصہ لیا ان کے نام، پتا جات اور نیلامی کے سلسلہ میں بولی کی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) ان جنگلات میں کہاں کہاں ڈپو اور بلاک ہیں۔ ان کی تفصیل جنگل وار فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات

(الف) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لال سوہانرا پارک فارسٹ ڈویژن (بہاولپور فارسٹ ڈویژن)، اس کا کل رقبہ 162568 ایکڑ ہے جس میں 17769 ایکڑ پر شیشم، کیکر اور سفیدہ کے درخت ہیں۔ بہاولپور شاہی والا اور پک کٹورہ میں ذخیرہ جات کی آمد و خرچ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) لکڑی کی نیلامی میں جن پارٹیوں / ٹھیکہ داران نے حصہ لیا۔ ان کی تفصیل ڈویژن وار (ضمیمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان جنگلات میں مندرجہ ذیل ڈپو ہیں۔ بہاولپور فارسٹ ڈویژن کا سیل ڈپو دفتر نائب مہتمم جنگلات بہاولپور سب ڈویژن بہاولپور۔ رحیم یار خان روڈ پر دائیں طرف واقع ہے۔ لال سوہانرا نیشنل پارک فارسٹ ڈویژن کا سیل ڈپو۔ بہاولپور، حاصل پور روڈ کلو میٹر نمبر 28 پر بائیں طرف واقع ہے۔ رحیم یار خان فارسٹ ڈویژن کا سیل ڈپو لیاقت پور قاسم والا روڈ پر کلو میٹر نمبر 2 پر بائیں جانب واقع ہے جبکہ بہاولنگر فارسٹ ڈویژن میں کوئی سیل ڈپو نہ ہے۔

رحیم یار خان، بہاولنگر اور بہاولپور میں جنگلات سے آمدن و خرچ

*1657۔ ملک محمد اقبال چنڑ، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 1999 سے آج تک بہاول پور، بہاولنگر اور رحیم یار خان میں کتنے ایکڑ پر جنگل کہاں کہاں لگایا گیا ہے؟

(ب) ان جنگلوں میں اس عرصہ کے دوران کون کون سے درخت لگائے گئے اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) ان اضلاع میں ان جنگلوں کی نگرانی کے لئے تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، ولدیت اور موجودہ عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ان ملازمین پر 1999 سے آج تک حکومت نے کتنی رقم کس کس مد پر خرچ کی ہے؟

(ہ) اس عرصہ کے دوران حکومت نے ان جنگلات سے کتنی آمدن حاصل کی ہے اور کس کس مد سے حاصل کی ہے؟

(و) اس عرصہ کے دوران ان جنگلات سے کتنی لکڑی، کس کس قسم کی اور کس کس جگہ سے چوری ہوئی اور کتنے چور پکڑے گئے اور ان سے کتنا جرمانہ موصول ہوا؟

(ز) اس عرصہ کے دوران کتنے سرکاری ملازمین لکڑی چوری کرتے ہوئے پکڑے گئے، ان کے نام عہدہ، گریڈ، موجودہ تعیناتی اور ان کے خلاف جو قانونی کارروائی کی گئی ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات:

(الف) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) 1999 سے آج تک محکمہ جنگلات نے جو آمدن حاصل کی ہے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) سرکاری ملازمین جو نقصان درختاں میں ملوث پائے گئے ان کی تفصیل ذوبرین وار بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب بنک میں بھرتیوں اور ریٹائرڈ ہونے والے افراد کی تفصیل

*1730۔جناب قاسم ضیاء، کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بنک آف پنجاب میں ستمبر 1999 سے 1 اکتوبر 2002 تک بنک کے مختلف عہدوں پر آفیسرز کی بھرتی کی گئی تھی؟

(ب) اگر جز(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان کے نام، عہدہ اور تاریخ تعیناتی کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران بنک کے مختلف عہدوں کے آفیسرز کو نوکری سے نکالا اور ریٹائرڈ کیا گیا تھا۔ اگر ہاں تو ان کے نام، عہدہ، تاریخ اور وجوہات کیا تھیں؟ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر خزانہ:

(الف) جی ہاں۔ مذکورہ مدت میں 44 ملازمین مختلف اسامیوں پر بھرتی کئے گئے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں۔ مذکورہ مدت میں 238 افسران بنک ملازمت سے مختلف وجوہات کی بناء پر علیحدہ ہوئے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) ان 238 افسران میں سے:۔

* 62 افراد جعل سازی، دھوکا دہی، غیر حاضری، فرائض سے غفلت کے ارتکاب کے ثابت ہونے پر باضابطہ محکمانہ کارروائی کی بناء پر برخاست ہوئے۔
* 3 افراد کو بنک کے قواعد کے مطابق ٹرمینیٹ (Termination Siplicitor) کیا گیا۔
* 138 افراد نے ذاتی وجوہات کی بناء پر استعفیٰ دیا۔
* 17 افراد جو کہ معاہدہ پر تھے، مدت معاہدہ ختم ہو جانے پر برخاست ہوئے۔
* 11 افراد ساٹھ سال کی عمر ہو جانے پر ریٹائر ہوئے۔
* 07 افراد انتقال کر گئے۔

ڈسٹرکٹ وائلڈ لائف آفیسر سرگودھا کی قواعد کے منافی سرگرمیاں

*1795۔ رانا تجمل حسین: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ وائلڈ لائف آفیسر سرگودھا نصر چھینہ عرصہ ساڑھے سات سال سے ایک ہی جگہ تعینات ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آفیسر ضلع سرگودھا میں نایاب پرندوں کا ناجائز کاروبار کرتا ہے اور سرکاری گاڑی کو ناجائز اور ذاتی استعمال میں رکھتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آفیسر اپنے ضلع میں رشوت لے کر ناجائز شکار کرواتا ہے جس کی وجہ سے قیمتی اور نایاب پرندوں کی نسل ختم ہو کر رہ گئی ہے؟

(د) اگر مذکورہ بالا اجزاء کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ آفیسر کے خلاف کارروائی کرنے اور اسے ضلع سرگودھا سے باہر تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات،

(الف) یہ درست نہ ہے۔ نصر حیات ڈسٹرکٹ وائلڈ لائف آفیسر مورخہ 21-10-99 سے سرگودھا تعینات ہے جو عرصہ تقریباً ساڑھے تین سال بنتا ہے۔ اس سے پہلے وہ وائلڈ لائف ریسرچ سنٹر گٹ والا فیصل آباد تعینات تھا۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ محکمہ کو ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کیونکہ محکمہ کو کوئی ایسی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) حکومت نے 30جون 2003 تک تبادلہ جات پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔

حجرہ شاہ مقیم میں درختوں کی غیر قانونی کٹائی اور محکمہ جنگلات کا انتظامی ڈھانچہ

*1812، محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حجرہ شاہ مقیم (ضلع اوکاڑہ) محکمہ جنگلات کے درخت غیر قانونی طور پر دن رات کاٹے جا رہے ہیں۔ حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(ب) محکمہ جنگلات کی صوبائی اور ضلعی حکومت کی تقسیم کس طرح ہے اور انتظامی ڈھانچہ کیا ہے۔ ضلع اور تحصیل کے آفیسرز کے نام بیان کئے جائیں۔ حکومت درختوں کی غیر قانونی کٹائی روکنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر جنگلات:

(الف) حجرہ شاہ مقیم میں صوبائی محکمہ جنگلات کے پاس قصور دیپالپور روڈ کلومیٹر 60 تا 75 چونیاں ڈسٹری بیوٹری آرڈی 40 تا 81 حجرہ مانٹز آرڈی 0 تا 32 ٹانواہ برانچ آرڈی 103 تا 145 کے چارج ہیں جبکہ ضلعی حکومت محکمہ جنگلات کے پاس حجرہ چونیاں روڈ کلومیٹر 0 تا 3 حجرہ اجاری روڈ کلومیٹر 0 تا 13 حجرہ جویلی روڈ کلومیٹر 0 تا 22 کے چارج ہیں۔ درختوں کی غیر قانونی کٹائی کی روک تھام کے لئے محکمہ جنگلات کا عملہ ہر وقت مستعد اور چوکنا رہتا ہے۔ علاقہ کی رات دن گشت کی جاتی ہے جونہی کوئی غیر قانونی کٹائی کا وقوعہ ہوتا ہے اس کے خلاف بروقت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ ملزمان کے خلاف پرچہ پولیس درج کروانے جاتے ہیں۔ ان سے جرمانہ وصول کرکے گورنمنٹ کا نقصان پورا کیا جاتا ہے۔ مزید برآں گرے پڑے خشک درختوں کی سرکاری طور پر نیلامی کرکے لاکھوں روپے سالانہ حکومتی خزانے میں جمع کروائے جاتے ہیں۔ اس طرح گزشتہ سال میں 840 درخت نیلام کرکے مبلغ -/10,00,000 روپے محکمانہ آمدن کی مد میں جمع کروائے جا چکے ہیں۔ ملازمین کی انتھک کوششوں سے 30 ملزمان کے خلاف نقصان درختاں کی بابت تعدادی 6 عدد F I R تھانہ حجرہ شاہ مقیم میں درج کروائی گئیں اور تعدادی 48 عدد نقصان درختاں کی بابت چالان برائے سماعت علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں بھجوائے گئے جو کہ عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ مبلغ 1,38,848 روپے ملزمان سے نقد وصول کیا گیا۔

(ب) محکمہ جنگلات صوبائی و ضلعی حکومت کی تقسیم درج ذیل ہے۔

صوبائی حکومت (اوکاڑہ) کی تقسیم

1۔ Reserve Forest 7235 ایکڑ

2۔ Protected Forest

I۔ نہری جنگلات 1566 ایونیو کلومیٹر

II۔ سڑکوں کے کنارے جنگلات 1216 ایونیو کلومیٹر

III۔ ریلوے لائن کے کنارے جنگلات 54 ایونیو کلومیٹر

3۔ دریائی جنگلات

سیکشن 38 156 ایکڑ

ضلعی حکومت (اوکاڑہ) کی تقسیم

I۔ ضلعی سڑک کے کنارے جنگلات 1200 کلومیٹر

II۔ ضلعی ریلوے لائن کے کنارے جنگلات 237 کلومیٹر

محکمہ جنگلات میں صوبائی اور ضلعی حکومت کی تقسیم انتظامی ڈھانچہ اور ضلع اور تحصیل کے آفیسرز کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

صوبائی حکومت :۔ 1۔ ظہور احمد مہتمم جنگلات اوکاڑہ فارسٹ ڈویژن 2۔ افتخار حسین فارسٹ رینجرز نائب مہتمم جنگلات' اوکاڑہ 3۔ آفتاب الرؤف احمد رینج فارسٹ آفیسر رینالہ خورد 4۔ محمد حسن ڈوگر رینج فارسٹ آفیسر خانواہ رینج 5۔ باقر رضا رینج فارسٹ آفیسر دیپالپور پلانٹیشن

ضلعی حکومت : 1۔ منظور احمد ڈسٹرکٹ آفیسر فارسٹ اوکاڑہ 2۔ ادریس احمد فارسٹ گارڈ بلاک آفیسر دیپالپور 3۔ محمد اسلم ناد فارسٹ بلاک آفیسر اوکاڑہ رینالہ خورد محکمہ جنگلات کا عملہ درختوں کی غیر قانونی کٹائی روکنے کے لئے ہر وقت مستعد اور چوکنا رہتا ہے۔ جہاں بھی کوئی نقصان درختاں کا وقوعہ ہوتا ہے ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے نقد جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ پرچہ پولیس درج کروایا جاتا ہے اور ملزمان کے خلاف چالان عدالت میں بھیجے جاتے ہیں۔

وائلڈ لائف آفیسر سرگودھا کی قواعد کے خلاف سرگرمیاں

*1836۔ جناب فیصل حیات جبوآنہ، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ وائلڈ لائف کے رولز کے مطابق ایک آفیسر ایک ضلع میں زیادہ سے زیادہ تین سال تک تعینات رہ سکتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نصر چھٹہ ڈسٹرکٹ وائلڈ لائف آفیسر عرصہ سات سال سے ضلع سرگودھا میں تعینات ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آفیسر غیر قانونی طور پر جنگلی پرندوں کا کاروبار کرتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آفیسر غیر قانونی طور پر شکار بھی کرواتا ہے؟

(ہ) اگر مندرجہ بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ آفیسر کو وہاں سے تبدیل کر کے اس کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر جنگلات:

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ محکمہ وائلڈ لائف کے رولز میں ایسی کوئی شق نہیں ہے کہ ایک آفیسر ایک ضلع میں زیادہ سے زیادہ تین سال تک رہ سکتا ہے۔ البتہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق کسی بھی آفیسر/ملازم کی تعیناتی کا عرصہ تین سال تک ہو سکتا ہے تاہم یہ ضروری نہیں کہ اسے تین سال کے بعد تبدیل کر دیا جائے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ نصر حیات ڈسٹرکٹ وائلڈ لائف آفیسر مورخہ 99-10-21 سے سرگودھا میں تعینات ہے جو کہ عرصہ ساڑھے تین سال بنتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کیونکہ محکمہ کو ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کیونکہ محکمہ کو ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ہ) حکومت نے 30 جون 2003 تک تبادلہ جات پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔

فیصل آباد محکمہ جنگلات کی اراضی پر قبضہ کی صورتحال

*2251، راجہ ریاض احمد، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی ناظم فیصل آباد نے محکمہ جنگلات کی سرکاری اراضی پر قبضہ کر کے اپنا گھر بنا رکھا ہے؟

(ب) اگر جواب درست ہے تو محکمہ اسے واگزار کروانے کے لئے کیا کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) اگر اس اراضی کا کسی کمیٹی کے ذریعے تبادلہ کیا گیا ہے تو کیا اس کمیٹی کے پاس ایسے اختیارات تھے کہ وہ تبادلے کی اجازت دے؟

(د) اگر اختیارات نہیں تھے تو کیا حکومت اس کمیٹی کے اختیار اور اراضی کے تبادلے کو کینسل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات:

(الف) درست نہ ہے۔ ضلعی ناظم فیصل آباد کے والد نے رقبہ خرید کیا تھا جس پر انہوں نے اپنا گھر تعمیر کیا ہوا ہے۔ انٹرنس اور سڑک سے چھ کنال 12 مرلہ پر قبضہ کیا تھا جس کا متبادل محکمہ جنگلات کو دیا گیا ہے۔

(ب) ضلعی ناظم فیصل آباد کا گھر چونکہ ان کے زرخرید رقبہ پر تعمیر ہے لہذا اسے واگزار کروانے کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) گٹ والا فارسٹ پارک میں ضلعی ناظم کے والد چودھری نذیر احمد (مرحوم) نے محکمہ جنگلات کے 6 کنال 12 مرلہ پر 1989 تا 1991 میں ناجائز قبضہ کیا تھا۔ جس کی سمری (Annex-I (summary ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جناب وزیراعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے جناب تسنیم نورانی سابقہ کمشنر فیصل آباد، جناب اسد الرحمٰن سابقہ ایم۔این۔اے اور حاجی بشیر احمد سابقہ ناظم جنگلات سرگودھا سرکل پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی۔ (Annex -II ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) اس کمیٹی کی سفارش پر (Annex-III ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) زمین کے باہمی تبادلہ کا کیس تیار ہوا جسے بورڈ آف ریونیو پنجاب نے اپنی چٹھی 22-16-94/211733CS-11Annex-4 (ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) مورخہ 11 جولائی 94 کے ذریعے منظور کرتے ہوئے رقبہ کے تبادلہ کی اجازت دے دی۔ اس طرح محکمہ جنگلات نے چودھری محمد نذیر احمد سابقہ ایم۔این۔اے سے 6 کنال 12 مرلے رقبہ کا قبضہ حاصل کر لیا جس کا اندراج محکمہ مال کے ریکارڈ (Annex-5 ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) میں باقاعدہ طور پر ہو چکا ہے۔

(د) اس کمیٹی کی سفارشات پر محکمہ بورڈ آف ریونیو نے رقبہ تبدیل کرنے کی منظوری دی جو کہ مجاز اتھارٹی ہے۔

بہاولپور، محکمہ وائلڈ لائف کی گاڑیوں کی تفصیلات

*2544، جناب محمد اعجاز بلوچ، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ وائلڈ لائف کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں۔ یہ گاڑیاں کب خرید کی گئیں ان میں سے کتنی گاڑیاں ناکارہ اور کتنی قابل استعمال ہیں؛

(ب) کیا حکومت ناکارہ گاڑیوں کو کنڈم کر کے نئی گاڑیاں خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛

وزیر جنگلات:

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ وائلڈ لائف اینڈ پارکس ڈیپارٹمنٹ کے پاس مندرجہ ذیل تین گاڑیاں ہیں۔

i۔ سرکاری گاڑی LOK-2807 ٹیوٹا ہائی لکس ڈبل کیبن ماڈل 1992 تاریخ خرید 24.5 1992

II۔ سرکاری گاڑی LHO-5850 ٹیوٹا ہائی لکس پک اپ ماڈل 1991 تاریخ خرید 19 3.1991

III۔ سرکاری گاڑی LHN-7105 ٹیوٹا ہائی لکس پک اپ ماڈل 1987 تاریخ خرید 14.6.1987

بمطابق رپورٹ ڈپٹی ڈائریکٹر وائلڈ لائف بہاولپور سرکاری گاڑی نمبر LHO-5850 ناکارہ ہے جبکہ سرکاری گاڑی نمبر LOK-2807 اور گاڑی نمبر LHN-7105 قابل استعمال ہیں البتہ ان کی جنرل اوور ہالنگ درکار ہے۔

(ب) 1982 میں محکمہ کی تنظیم نو کی گئی اس وقت نئی گاڑیاں خرید کی گئی تھیں جو کہ مروجہ روز کے مطابق میلانہ مکمل کرنے کے بعد عمر پوری کر چکی ہیں۔ چونکہ اب گورنمنٹ کی طرف سے گاڑیوں کی خریداری پر پابندی ہے جونہی پابندی ختم ہو گی گورنمنٹ کو ناکارہ گاڑیوں کی جگہ نئی گاڑیاں خریدنے کے لئے کیس بھجوایا جائے گا۔

ٹریژری آفس لاہور سٹاف کی تفصیل اور سہولیات کا مسئلہ

*2796، محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ خزانہ کے ٹریژری آفس لاہور میں اس وقت کتنا عملہ کام کر رہا ہے۔ ان کے نام مع عہدہ' گریڈ اور عرصہ تعیناتی بھی بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ آفس جو ٹکٹیں / اسٹامپ پیپرز جاری کرتا ہے' اس کی وصول کنندہ سے کوئی وصولی نہیں لیتا سوائے چالان فارم کے جس سے وصول کنندہ کا پتا نہیں چلتا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹکٹیں / اسٹامپ پیپرز وصول کرنے کے لئے عوام کو موسم گرما میں رش کے باعث گھنٹوں کھڑکیوں پر کھڑے ہونا پڑتا ہے جہاں نہ کوئی پنکھا ہے اور نہ ہی بیٹھنے کا کوئی بہتر انتظام ہے؟

(د) اگر جز(ب) اور (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ آفس کی کارکردگی / سہولیات کو بہتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر جنگلات:

(الف) محکمہ خزانہ کے ذیلی ادارہ ٹریژری آفس لاہور میں کام کرنے والے عملہ کی کل تعداد 76 ہے' ان تمام افراد کے نام' عہدہ اور تعیناتی کی تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ ٹریژری آف لاہور میں عوام کی سہولت کے لئے مناسب انتظامات کئے گئے ہیں۔

(د) ٹریژری آفس لاہور کی کارکردگی / سہولیات تسلی بخش ہیں۔

ضلع ملتان میں سرکاری جنگلات کا رقبہ اور لکڑی چوری کی روک تھام کے لئے اقدامات

*2804۔ محترمہ زیب النساء قریشی: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع ملتان میں کتنے رقبہ پر سرکاری جنگلات موجود ہیں اور مزید کتنے رقبہ پر جنگلات لگانے کا پروگرام ہے؟

(ب) ان سرکاری جنگلات سے سرکاری لکڑی کی چوری کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات حکومت کر رہی ہے۔ گزشتہ تین سال میں لکڑی چوری کے کتنے مقدمے درج ہوئے اور کیا کارروائی عمل میں آئی۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات:

(الف) ضلع ملتان میں سرکاری رقبہ پر آبپاشی ذخیرہ جات نہ ہیں' لہذا سرکاری رقبہ نہ ہونے کی بناء پر آئندہ جنگلات لگانے کا پروگرام نہ ہے تاہم ضلع ملتان میں 78 303 ایونیو میل نہر اور 00 224 کلو میٹر سڑکوں کے کنارے پر درخت موجود ہیں جہاں پر اس سال فنڈز نہ ملنے کی بناء پر شجرکاری کا کوئی پروگرام نہ ہے۔

(ب) ضلع ملتان میں 78 303 ایونیو میل نہر اور 00 224 کلومیٹر سڑکوں کے کنارے سرکاری درختاں کی حفاظت کے لئے درج ذیل عملہ مستعدی کے ساتھ فرائض سر انجام دے رہا ہے۔

کل رقبہ سڑکیں	بلاک	بیٹ	تعداد درختاں	ڈیوٹی اہلکار
224 کلومیٹر	6	17	59883	13 کلومیٹر تک ایک فارسٹ گارڈ اور 38 کلومیٹر تک ایک فارسٹر تعینات ہے۔
303.78 ایونیومیل	5	12	113936	125 ایونیومیل تک ایک فارسٹ گارڈ اور 160 ایونیو میل تک ایک فارسٹر تعینات ہے۔

نیز مندرجہ بالا عملہ کی نگرانی کے لئے ایک ایس۔ڈی۔ایف اور ایک رینج آفیسر تعینات ہے۔

جونہی درخت ناجائز طور پر کاٹا جاتا ہے تو ملزمان سے عوضانہ وصول کیا جاتا ہے۔ عوضانہ وصول نہ ہونے کی صورت میں چالان عدالت میں ارسال کئے جاتے ہیں یا پولیس میں پرچہ درج کروایا جاتا ہے۔ گزشتہ 3 سال میں ضلع ملتان میں ملزمان کے خلاف 70 پرچے درج کروائے گئے اور 528 کیسز عدالت میں زیر سماعت ہیں۔مزید برآں گزشتہ تین سالوں میں 897294 روپے ملزمان سے وصول کئے گئے ہیں جو کہ سرکاری خزانہ میں جمع ہو چکے ہیں تمام نقصان کی بروقت کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

مری میں ٹمبر و لینڈ مافیا کی کارروائیاں
اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

*3030۔ڈاکٹر اسد اشرف، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مری میونسپل فارسٹ کمپارٹمنٹ نمبر 3 اور نمبر 4 نزد مشری فارم کی زمین سے کابلی پٹھان غازی خان اور دیگر ٹمبر و لینڈ مافیا نے محکمہ جنگلات کی ملی بھگت سے لاکھوں روپے مالیت کے کیل کے درخت کاٹ کر بیچ دیئے اور کروڑوں روپے مالیت کی 20 کنال سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ کر کے بغیر نقشہ جات پاس کروائے وہاں پر کمرشل پلازے تعمیر کرلئے ہیں اور کچھ پلازے زیر تعمیر ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے افسران کی ملی بھگت سے پرورش پانے والے متذکرہ ٹمبر و لینڈ مافیا کے خلاف مقامی لوگوں نے متعدد درخواستوں کے ذریعے محکمہ کے اعلیٰ افسران کو تحریری طور پر آگاہ کیا' جس پر کئی ماہ تک انکوائریاں ہوتی رہیں اور فارسٹ مجسٹریٹ D.D.O(R) نے اپنی اپنی انکوائریاں مکمل کرتے ہوئے اعلیٰ افسران کو متذکرہ مافیا کے خلاف کارروائی کرنے کی سفارش کی مگر مافیا انتہائی بااثر ہونے کی وجہ سے تمام کارروائیاں بے اثر اور بے سود ثابت ہوئیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ ٹمبر و لینڈ مافیا کے خلاف آرمی مانیٹرنگ سیل نے بھی اپنی انکوائری مکمل کر کے ان سے زمین کا قبضہ واگزار کرانے کے لئے محکمہ کو حکم دیا تھا مگر آرمی مانیٹرنگ سیل ختم ہونے پر ان کے خلاف مزید کارروائی التواء کا شکار ہو گئی جس کی وجہ سے مافیا سے قبضہ واگزار نہ کروایا جاسکا؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مری کے بااثر ٹمبر و لینڈ مافیا جنہوں نے محکمہ جنگلات کی ملی بھگت سے لاکھوں روپے مالیت کے درخت کاٹ کر فروخت کرنے اور کروڑوں روپے مالیت کی سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ کر کے بغیر نقشہ جات پاس کروائے وہاں پر کمرشل پلازوں کی تعمیر کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان سے سرکاری زمین کا ناجائز قبضہ

واگزار کرانے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک' اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات:

(الف) میونسپل فارسٹ میونسپل کمیٹی مری کی ملکیت ہیں۔ یہ جنگلات سال 86-1985 میں اس وقت کے وزیراعلیٰ کے حکم پر محکمہ جنگلات پنجاب (مری فارسٹ ڈویژن کو دیکھ بھال (management) کی غرض سے مبلغ 12لاکھ روپے کے عوض لیز پر دیئے گئے متذکرہ جنگلات کمپارٹمنٹ نمبر 3 اور 4میں مختلف اشخاص (جن کی تعداد 48 ہے جن میں سے ایک غازی خان پٹھان بھی ہے) نے سال 1986 سے قبل (جب یہ جنگلات بلدیہ مری کے زیر کنٹرول تھے) سرکاری اراضی پر قبضہ کر کے تعمیرات کی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد مختلف اوقات میں غیر قانونی زیر قبضہ رقبہ پر تعمیرات کرتے رہے۔ محکمہ جنگلات نے قانونی چارہ جوئی کرتے ہوئے غیر قانونی قابضین کو مروجہ ایکٹ جنگلات 1927 کے تحت قانونی نوٹس جاری کئے اور متعلقہ حکام کو برائے قانونی و پولیس امداد متعدد بار لکھا لیکن کسی نہ کسی وجہ سے غیر قانونی قابضین کے خلاف کارروائی عمل میں نہ لائی جا سکی۔ نقشہ جات پاس کرنا یا نقشہ کے بغیر تعمیرات کرانا میونسپل کمیٹی کے اختیارات میں ہے جس پر محکمہ جنگلات کا کوئی اختیار نہ ہے۔ جہاں تک درختاں کی غیر قانونی کٹائی کا تعلق ہے' جب بھی کوئی شخص غیر قانونی کاٹتا ہے تو محکمہ جنگلات کا عملہ بھرپور قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے جرمانہ وصول کرتا ہے۔ بصورت دیگر پولیس کے پاس کیس رجسٹر کرایا جاتا ہے۔ گزشتہ سال جنگل نمبر 3اور 4میونسپل فارسٹ سے 24 درخت کاٹے گئے جن کی مالیت 102850روپے ہے۔ ہر ایک کے خلاف محکمہ کے عملہ نے باقاعدہ قانونی کارروائی عمل میں لائی۔

(ب) غیر قانونی قابضین کے خلاف مقامی لوگ وقتاً فوقتاً درخواستیں دیتے رہتے ہیں اور محکمہ جنگلات کا عملہ غیر قانونی تعمیرات کو روکنے کی بھرپور کوشش کرتا رہا لیکن کچھ قانونی رکاوٹوں کی وجہ سے تعمیرات گرانے میں دشواری پیش آتی رہی ہے۔ محکمہ جنگلات غیر قانونی تعمیرات گرانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا رہا ہے۔ یہ تاثر غلط ہے کہ محکمہ جنگلات کی ملی بھگت سے لمبر و لینڈ مافیا کام کرتا ہے۔ محکمہ جنگلات بذات خود غیر قانونی قابضین کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے متعلقہ

محکموں کو درخواست کرتا رہا۔

(ج) محکمہ جنگلات (ڈی۔ایف۔او مری) نے آرمی مانیٹرنگ ٹیم کو از خود سفارش کی تھی کہ وہ جنگل نمبر 2 اور 4 میونسپل فارسٹ میں غیر قانونی تعمیرات گرانے میں محکمہ جنگلات کی مدد کریں لیکن کسی نہ کسی وجہ سے یہ آپریشن عمل پذیر نہ ہو سکا۔ یہ تاثر درست نہ ہے کہ آرمی مانیٹرنگ نے قبضہ ختم کرنے کی کوشش کی ہو لیکن محکمہ جنگلات نے ایسا کرنے میں رکاوٹ ڈالی ہو۔

(د) ٹمبر مافیا کا وجود اس علاقہ میں نہ ہے۔ یہ تاثر سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے۔ جہاں تک نقصان جنگل کا تعلق ہے تو اس ضمن میں جب کبھی کوئی واقعہ وقوع پذیر ہوتا ہے تو قانون کے مطابق ملزم کو سزا دی جاتی ہے۔ جب کہ غیر قانونی قابضین کے خلاف محکمہ جنگلات ہر قسم کی قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے لیکن 10 سے 20سالہ پرانی تعمیر گرانے کے لئے قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد ہی کارروائی کی جانی ممکن ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب

ریشم کے کیڑے پالنے کی صنعت کے لئے کئے گئے اقدامات اور متعلقہ دیگر تفاصیل

86۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) چھانگا مانگا کے جنگل میں ریشم کے کیڑے پالنے کی صنعت کی حوصلہ افزائی کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

(ب) اس وقت ریشم کے کیڑوں کے انڈوں اور کیڑوں کے حصول کا کیا انتظام ہے؟ کیڑوں کی سالانہ پیداوار کیا ہے۔ ان کی تقسیم کیڑے پالنے والوں کو کن قواعد و ضوابط کے مطابق ہوتی ہے؟ شہتوت کے پتوں کے پرمٹ کن شرائط پر دیئے جاتے ہیں اور اندازاً کتنا سالانہ ریشم حاصل ہوتا ہے؟ تفصیلاً بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات،

(الف)I۔ شہتوت کی شجرکاری، چھانگا مانگا میں ہر سال 50ہزار شہتوت کے پودا جات کسانوں میں تقسیم کے لئے پیدا کئے جاتے ہیں اور یہ آسان شرح پر بحساب 50 پیسے فی قلم فروخت کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ریشم کے کیڑوں کی پرورش کے لئے مجوزہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 100 ایکڑ اور غیر ترقیاتی پروگرام کے تحت 1200 ایکڑ رقبہ پر شہتوت کی کاشتکاری کا منصوبہ حکام بالا کی منظوری اور فراہمی بجٹ کے لئے بھجوایا جا چکا ہے۔ منصوبہ بالا کی تکمیل پر مزید 1500 افراد کیڑوں کی پرورش کے ذریعے روزگار حاصل کر سکیں گے۔ اندریں حالات عوام کو دیسی شہتوت کے پتوں پر کیڑوں کی پرورش کی سہولت بذریعہ اجراء پرمٹ دستیاب ہے۔ ایک پرمٹ کی قیمت بحساب 150 روپے فی پیکٹ سلک سیڈ وصول کی جاتی ہے۔

II۔ سلک سیڈ کی تقسیم: علاقہ ہذا میں محکمانہ سلک سیڈ اور اوسطاً 600 پیکٹ تقسیم کئے جاتے ہیں۔ عوام کی نسوانی آبادی کی سہولت کے پیش نظر محکمہ کا توسیع عملہ سلک سیڈ گھروں میں پہنچانے کا اہتمام کرتا ہے۔ محکمانہ سلک سیڈ عوام کو ارزاں قیمت 160 روپے فی پیکٹ مہیا کیا جاتا ہے۔

III۔ توسیع سہولتیں: دیہی عوام کی سہولت کے لئے محکمہ کا توسیع عملہ فنی تربیت اور تکنیکی رہنمائی مہیا کرتا ہے اور ریشم کی مارکیٹنگ میں ان کی مدد کرتا ہے۔ موسم خزاں میں گرم موسمی حالات کے پیش نظر محکمہ عوام کو انکوبیشن کی سہولت بھی مہیا کرتا ہے جو کہ کسانوں کے اپنے وسائل کے مطابق دستیاب نہیں ہوتی۔

(ب) محکمہ کے زیر انتظام سالانہ اوسطاً 3000 پیکٹ ریشم کے کیڑوں کے انڈے تیار کئے جاتے ہیں جن کو محکمہ کا توسیع عملہ جو کہ شہتوت کے ذخیرہ جات پر تعینات ہوتا ہے عوام کو مہیا کرتا ہے۔ کیڑوں کے انڈوں کی سالانہ اوسطاً پیداوار 3000 پیکٹ ہے ان کی تقسیم مندرجہ ذیل قواعد کے تحت کی جاتی ہے۔

I۔ محکمہ کے مقرر شدہ نرخ کے مطابق قیمت فی پیکٹ نقد ادا کرنا ہو گی۔

II۔ سلک سیڈ کا وصول کنندہ جنگل سے صرف پرمٹ پر پتا شہتوت لینے کا مجاز ہو گا اور فی پرمٹ فی پیکٹ کے حساب سے قیمت ڈویژنل فاریسٹ آفیسر کے دفتر جمع کرانے کا پابند ہو گا۔

III۔ ریشم کے کیڑوں کی پرورش محکمہ کے ماہرین کی فنی ہدایات کے مطابق کی جائے گی تا کہ ریشم کے پیداواری مراحل کامیابی سے طے ہوں۔

IV۔ ریشم کے انڈوں کی تقسیم فی کنبہ بحساب 3-1 پیکٹ کی جاتی ہے تا کہ اس صنعت کی افادیت گھریلو سطح پر قائم رہے۔

شہتوت کے پتوں کے پرمٹ کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:۔

شرائط برائے پرمٹ پتا شہتوت:۔

1۔ جنگل میں مجاز اتھارٹی کے جاری کردہ پرمٹ کے بغیر داخلہ منع ہے۔

2۔ شہتوت کے رقبہ میں کلہاڑی' آری' یا لکڑی کو نقصان دینے والا آلہ لے جانا منع ہے۔ نیز شہتوت کے پتے ہاتھوں سے توڑے جائیں گے۔

3۔ جنگل میں آگ لے جانا' آگ جلانا اور دیا سلائی رکھنا منع ہے۔

4۔ جنگل میں کسی قسم کی پیداوار' عمارت یا دیگر املاک کو نقصان پہنچانا جرم ہے۔

5۔ یہ پرمٹ محکمہ جنگلات کے اہلکاران / آفیسران کو دوران معائنہ جنگل ملاحظہ کے لئے پیش کرنا ہو گا۔

6۔ غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک جنگل میں جانا منع ہے۔

7۔ یہ پرمٹ ناقابل انتقال ہے اور کوئی دوسرا شخص اس کو استعمال نہیں کر سکتا۔

8۔ مندرجہ بالا شرائط کی خلاف ورزی کی صورت میں محکمہ کے قواعد کے مطابق قانونی کارروائی کی جائے گی۔

سالانہ ریشم کی پیداوار

سالانہ اوسطاً تازہ ریشم کی پیداوار 300 میٹرک ٹن ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں ایک بہت ہی اہم مسئلہ کی جانب وزیر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ منتخب اراکین اسمبلی جب اپنے اسلحہ لائسنس کے لئے apply کرتے ہیں تو ان کے لئے police report لازمی قرار دے دی گئی ہے حالانکہ جب ہم نے nomination papers دیئے تھے تو ہماری scrutiny اس وقت ہوئی ہے کہ کوئی آدمی جو سزا یافتہ ہے یا immoral character ہے وہ الیکشن نہیں لڑ سکتا۔ الیکشن ہونے کے بعد اگر آپ ان وی۔آئی۔پی لوگوں کی پولیس رپورٹ کراتے ہیں تو باقی سرکاری افسران اس verification سے کیوں exempt ہیں؟ وزیر صاحب اس بات پر وضاحت کریں کہ کیا اپنے ممبروں کو ان پر یہ بھی یقین نہیں ہے کہ یہ اشتہاری ہیں یا وہ immoral character ہیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اسلحہ لائسنس بنوانے کے لئے ایم۔پی۔اے صاحبان کی پولیس رپورٹ نہیں ہونی چاہئے۔ جن لوگوں کا character ٹھیک ہے وہی لوگ الیکشن کے ذریعے یہاں آتے ہیں۔ اگر کوئی سزا یافتہ ہے تو وہ الیکشن لڑ کر یہاں نہیں آسکتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ ایک مناسب تجویز ہے۔ میرے خیال میں اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ محکمہ داخلہ کے ساتھ ہم اس کو take up کریں گے' We will get it done

جناب سپیکر: تحریک استحقاق نمبر 15 رانا ثناء اللہ خان صاحب کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ بات آپ کی عدم موجودگی میں طے ہو چکی ہے ارشد لودھی صاحب نے اس کا جواب دینا ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ اس کو pend فرمالیں۔

جناب سپیکر: چونکہ متعلقہ وزیر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 1 میجر (ریٹائرڈ) احسان اللہ چودھری صاحب کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! یہ تحریک move ہو چکی ہے۔ میں نے اس کا جواب بھی دے دیا تھا۔ اس وقت جناب چیئرمین صدارت کر رہے تھے انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ متعلقہ پولیس کے اہلکار جن کے خلاف یہ تحریک استحقاق دی گئی ہے ان کو بلایا جائے۔ میں نے ان کو بلایا اور بلانے کے بعد بات ہو گئی تھی اور میجر صاحب کو ہم نے مطمئن کر دیا تھا۔ اس لئے اس کو dispose of کر دیا جائے۔

جناب سپیکر، اس کو press نہیں کیا گیا لہذا یہ تحریک dispose of ہوتی ہے۔ تحریک استحقاق نمبر 4 ملک احمد کریم قسور لنگڑیال صاحب کی ہے --- وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک استحقاق نمبر 5 چودھری زاہد پرویز صاحب کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! یہ pend کر لیں۔

جناب سپیکر، کیا اس کا جواب موصول نہیں ہوا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ انہوں نے بات بھی کر لی تھی لیکن میں نے ان سے یہ مہلت مانگی تھی کیونکہ یہی معاملہ under investigation ہے۔ براہ مہربانی اسے پیر تک کے لئے pend کر لیں۔

جناب سپیکر، اس کو پیر تک کے لئے pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 6 شیخ تنویر احمد صاحب کی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ کمیٹی کو refer ہو گئی تھی۔

جناب سپیکر، یہ کمیٹی کو ابھی تک refer نہیں کی گئی۔

رانا آفتاب احمد خان، تو پھر اسے pend فرما دیں۔

جناب سپیکر، اس تحریک کو پیر تک pend کیا جاتا ہے۔ تحریک استحقاق نمبر 108 جناب آجاسم شریف صاحب کی ہے۔

ایم-ڈی واسا کا ایم-پی-اے سے ملاقات سے انکار

جناب محمد آجاسم شریف: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ انتخاب پی پی 140 میں تین چار گندے نالے ہیں جو کہ سیوریج کے پانی کے نکاس کے لئے بنائے گئے ہیں۔ حالیہ بارشوں کی وجہ سے ان نالیوں کی مناسب سالانہ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے پانی لوگوں کے گھروں میں نالیوں سے over flow کرتے ہوئے داخل ہو گیا اور ان نالیوں کے دونوں اطراف واقع گھروں میں ایک فٹ سے بھی زائد پانی کھڑا ہو گیا۔ معززین علاقہ میرے پاس وفود کی صورت میں اس مسئلے کے حل کے لئے پیش ہوئے تو میں نے ان کو M D واسا مسٹر انعام قادر کے پاس رقعہ دے کر بھیجا۔

معززین علاقہ کا وفد میرا کارڈ لے کر M D واسا کے آفس ان سے ملاقات کے لئے گیا لیکن انہیں M D واسا نے ملنے سے انکار کر دیا۔ جب مجھے اس نامناسب رویہ کے متعلق علم ہوا تو دوسرے روز مورخہ 5-اگست 2003 کو (اور اس کے علاوہ 7 اور 12 اگست کو) خود ایم ڈی واسا کو ملنے کے لئے گیا اور آفس سے باہر موجود نائب قاصد کو اپنا کارڈ دے کر بھیجا اور کہا کہ میں ایک عوامی مسئلہ کے حل کے لئے M D واسا صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔ نائب قاصد کارڈ لے کر اندر گیا اور واپس آ کر جواب دیا کہ صاحب مصروف ہیں اور ملاقات نہیں ہو سکتی۔

عوامی مسائل کے حل کے لئے متعلقہ حکام سے ملنا اور ان کا مسئلہ حل کروانا اراکین اسمبلی کا فرض منصبی ہے جبکہ سرکاری آفیسران/ اہلکاران کا اراکین اسمبلی سے بلکہ عام شہریوں سے ملنا سرکاری فرائض میں شامل ہے اور جس سے پہلوتہی قابل مواخذہ ہے۔ M.D واسا نے مجھ سے ملنے سے انکار کر کے نہ صرف اپنے سرکاری فرائض کی بجا آوری میں کوتاہی کی ہے' اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر، آپ اس سلسلے میں کوئی short statement دینا چاہیں گے؟

جناب محمد آجاسم شریف: جناب سپیکر! یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جب بارشوں کا موسم تھا اور تمام نالے پانی سے بھر چکے تھے۔ میرا خیال ہے کہ میں نے انہیں کم از کم تین سو کے قریب ٹیلی فون کئے۔ تین دفعہ اس دفتر خود گیا ہوں۔ مگر وہ مجھ سے نہ ملے' میں نے ان سے نہایت مودبانہ انداز میں درخواست کی کہ میں جناب! آپ سے ملنا چاہتا ہوں اور بڑا اہم واقعہ ہے۔ اگر آپ کے ساتھ میٹنگ ہو جائے تو علاقے کا مسئلہ حل ہو جائے گا کیونکہ پہلے ان نالوں کی صفائی ایک سال میں تین چار دفعہ ضرور ہوا کرتی تھی مگر آخری دو تین سالوں سے اس نالے کی کوئی صفائی نہیں ہوئی۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ نالوں کی صفائی اپنی جگہ مگر اتنی زیادہ گندگی وہاں پر پیدا ہو چکی تھی کہ اگر بچے اس گندگی کے اوپر سے گزر بھی جاتے تو اس کے اندر دھنس نہیں سکتے تھے۔ اس کی وجہ سے لوگوں کے گھروں میں پانی چلا گیا۔ اس کا سب سے اہم گواہ اس اسمبلی کا ملازم ہے جو یہاں نائب قاصد صابر ہے جو کہ بیمار ہو گیا اور 15 دن کی چھٹی لے کر اب اپنے گھر چلا گیا ہے۔ اس کے گھر میں ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ تک پانی ہے اور وہ اس بات کا گواہ ہے۔ وہ اور پورے علاقے کے لوگ میرے پاس آئے۔ اگر آپ ان کے گھروں میں جاتے تو وہاں عالم یہ تھا کہ ان کے چولہے اور جہاں بیٹھ کر وہ کھانا پکاتے تھے وہ سب گندے پانی سے بھرے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: شکریہ' جی! پاؤسنگ منسٹر تشریف نہیں رکھتے ہیں اس لئے وزیر قانون صاحب!

محترمہ کنول نسیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' محترمہ!

محترمہ کنول نسیم: جناب سپیکر! ہم آجاسم شریف صاحب کی بات کو support کرتے ہیں۔ انعام قادر صاحب تمام ارکان اسمبلی کے ساتھ واقعی اس طرح کا رویہ رکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں میرا ذاتی تجربہ بھی رہا ہے اور انہیں بار بار کہا جاتا رہا ہے مگر نجانے انہیں کس کی support ہے کہ ان کے خلاف ایکشن نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: شکریہ جی' وزیر قانون صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں نے وزیر قانون کو floor دے دیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب ہم اپوزیشن والوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ ان کا

attitude serious نہیں ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہاں پر وزراء اور پارلیمانی سیکرٹریوں کی فوج ظفر موج موجود ہے لیکن آپ یہاں ان کی حاضری دیکھ لیں۔ آج متعلقہ وزیر صاحب بھی نہیں ہیں تو ان کے پارلیمانی سیکرٹری کو موقع دیں جو کہ اتنی بڑی تعداد میں بناتے ہیں اور انہیں گاڑیاں دی گئی ہیں تو انہیں کہیں کہ وہ جواب دیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! معزز رکن نے دو امور کی جانب نشان دہی کی ہے۔ ایک تو انہوں نے فرمایا کہ صفائی کی وہاں پر ابتر حالت ہے تو میں انہیں اس سلسلے میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آج ہی متعلقہ محکمے کو یہ ہدایات جاری کر دی جائیں گی کہ اس علاقے میں بالخصوص نالوں کی صفائی کے لئے ایک special campaign شروع کریں۔ دوسرے نمبر پر میرے بھائی نے اپنے استحقاق کے متعلق بات کی ہے۔ متعلقہ محکمہ کے آفیسر کی جانب سے جو تحریری جواب میرے پاس آیا ہے اس میں یہ کہا گیا کہ صرف 5 تاریخ کو انہوں نے ان سے ملنے کی کوشش کی تھی تو ملاقات نہیں ہو سکی۔ بہر حال میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ اس کا موقف درست ہے یا نہیں؛ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ بے شک اس کو concerned Committee کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ میں اس تحریک استحقاق کو in order قرار دیتا ہوں اور استحقاق کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں۔

جناب محمد آجاسم شریف: جناب سپیکر! میں وزیر قانون صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی بہن کا بھی جنہوں نے میری بات کی تائید کی ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک استحقاق نمبر 109 ہے جو کہ شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے۔

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! میں اپنی تحریک استحقاق پیش کرنے سے پہلے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ کل میرے چھوٹے بھائی کے گھر شیخوپورہ میں رات کو ڈکیتی ہو گئی اور دو دو، تین تین سال کے بچوں کو کئی گھنٹے تک یرغمال بنا کر رکھا گیا۔ چونکہ لا منسٹر صاحب سے کل بات ہو گئی تھی جنہوں نے فوری شفقت کرتے ہوئے آرڈر کئے اور پرچہ درج ہوا اور سب کچھ ہو گیا۔ میں ان کا مشکور ہوں لیکن کل شام

جب میں وہاں گیا تو وہاں پر بات ہی اور تھی کیونکہ ڈکیتوں نے جو مال لوٹا وہ چار پانچ گھنٹوں میں لوٹ کر لے گئے' ان سے ٹی وی اٹھایا نہیں گیا اس لئے وہ اسے چھوڑ گئے۔ مگر جب 15 پر فون کر کے پولیس کو بلایا گیا تو ٹی وی پولیس اٹھا کر لے گئی۔ اب جناب ڈکیتوں اور پولیس میں کیا فرق رہ گیا ہے؟ یہ ساری بات میں نے وہاں کے متعلقہ افسران کو بھی بتائی اور میں یہ سارا معاملہ آپ سب کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ڈکیتوں نے جو لوٹا اور ڈکیتی ہوئی وہ تو علیحدہ ہے لیکن جو پولیس لوٹ کر لے گئی اس کا کیا کریں؟

جناب سپیکر: آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

شیخ امجد عزیز: وہ میں پڑھتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ کل ایوان کی کارروائی چل رہی تھی تو یہ معزز رکن میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے مجھے حکم دیا کہ یہ واقعہ ہوا ہے تو اس پر آپ کب تک کوئی کارروائی کریں گے تو میں نے انہیں کہا کہ ابھی کرتا ہوں۔ میں ایوان میں موجود تھا تو میں نے یہیں سے اپنے coordinating officer سے کہا۔ پہلے وہاں ایس ایچ او موجود تھا اور میرے فون کرنے کے بعد اسے ایس پی خود موقع پر گئے' پرچہ درج ہوا اور ساری کارروائی ہوئی۔ اگر ایک ٹی وی کا معاملہ تھا تو آپ نے شیخوپورہ سے ہی مجھے ٹیلی فون کرنا تھا اور اگر آپ کے حکم کی تعمیل نہ ہوتی اور مزید کوئی کارروائی نہ کی جاتی تو پھر ہم پر کچھ تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح کھلے دل کے ساتھ اور کھلے ذہن کے ساتھ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی تھی تو آپ کو دوبارہ میرے ساتھ بات کرنی چاہئے تھی' بجائے اس کے کہ جو action ہوا ہے آپ یہاں اس کی بات کرتے' آپ مجھے وہاں سے حکم دیتے کہ ٹی وی کا معاملہ ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسے بھی حل کر لیا جاتا لیکن اس کے باوجود میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ابھی اس بات کو چیک کرتا ہوں۔ 15 والے یا کوئی بھی دوسرا اہلکار اس میں ملوث ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سے ٹی وی نہ صرف برآمد کیا جائے گا بلکہ ان کے خلاف کارروائی بھی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی' شیخ صاحب! آپ اس سلسلے میں ان کے چیمبر میں جا کر ان سے مل لیں۔

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! کل بھی لا منسٹر صاحب کا رویہ بہت اچھا تھا۔ میں نے اس کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا ہے لیکن میں نے پولیس کے رویے کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر: تحریک استحقاق نمبر 109۔ شیخ امجد عزیز صاحب!

پی پی 156 ریلوے پولیس کے عملے کی عوام کے ساتھ زیادتی اور ایم پی اے کے ساتھ بدتمیزی

شیخ امجد عزیز: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حسنین آباد' قاسم پورہ' خان کالونی وغیرہ کے علاقے ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ ایک بڑی پٹی کی صورت میں میرے حلقہ نمبر 156 میں واقع ہیں۔ ریلوے لائن کے ساتھ پولیس چوکی واقع ہے وہاں کے تعینات پولیس ملازمین اکثر و بیشتر اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے لوگوں کے گھروں میں گھس جاتے ہیں' بے گناہ غریب لوگوں کو تنگ کرتے ہیں اور ان کو بلیک میل کر کے ان سے رشوت لینا عام معمول کی بات ہے۔

میں نے اس سلسلہ میں چوکی انچارج اور متعلقہ پولیس ملازمین سے متعدد بار ملاقات کی اور ان کی بے ضابطگیوں کے بارے میں بتایا۔ اسی طرح (Deen) ٹیلہ والی گلی میں ایک انتہائی غریب عورت سے رشوت لی گئی جو کہ میں نے موقع پر جا کر واپس کروائی۔ بہت سے ناجائز پرچوں کے اندراج پر بھی ان کو بتایا کہ یہ زیادتی ہے۔ جن پر چوکی انچارج (اسماعیل) ناراض ہو گیا۔ کچھ دن قبل اس نے پھر ایک بلینڈر والے کو پکڑا اور اس کے قرب و جوار میں کھڑے تمام لوگوں کو بے جا تشدد کا نشانہ بنایا لوگوں نے مجھے اطلاع کی۔ میں موقع پر چلا گیا' چوکی انچارج سے بات کی اور انہیں سمجھایا کہ غریب لوگوں کو تنگ کرنے کی بجائے علاقے میں بڑھتی ہوئی ڈکیتیاں' قتل' چرس اور ہیروئن فروشی جیسی چیزوں پر توجہ دیں۔ انہوں نے اس شخص کو چھوڑ دیا مگر شاید شدید ناراض ہو گئے۔ بروز ہفتہ بتاریخ 27-9-2003 کی رات کو دوبارہ اسی جگہ پر چلے گئے اور وہاں پر موجود اور ارد گرد سب لوگوں کو ڈنڈے مارے اور کئی لوگوں کو پکڑ لیا اور کہا کہ اب بلاؤ ایم پی اے کو میں دیکھوں گا کہ وہ کیا چیز ہے؟ سب لوگوں کو پکڑ کر چوکی پر لے گیا اور وہاں پر بھی ان کو گالیاں اور ڈنڈے مارتا رہا اور

کہتا رہا کہ تم پر پرچہ درج کروں گا اور تمہیں ایم پی اے کو بلانے کی سزا دوں گا۔

تقریباً علاقے کے پانچ سو کے قریب لوگ اکٹھے ہو گئے ان سب کے سامنے اس نے کہا کہ میں کسی ایم۔پی۔اے کو نہیں جانتا آج اگر وہ یہاں ہوتا تو میں بتاتا کہ ایم۔پی۔اے کی اوقات کیا ہے۔ وہاں پر اکٹھے ہونے والے لوگوں نے اس کے غیض و غضب سے گھبرا کر اس کی منتیں کیں اور چوکی انچارج صاحب نے ان سے رشوت وصول کر کے ان کو چھوڑ دیا۔ سب لوگ میرے پاس اتوار کی صبح آئے اور تمام واقعات سے آگاہ کیا۔ میں نے اسی وقت چوکی انچارج کے موبائل پر بات کی اور ان سے پوچھا کہ کیا واقعی آپ نے رات کو اس طرح کے الفاظ ادا کئے ہیں کہ ایم پی اے کی کوئی اوقات نہیں اور میں کسی ایم پی اے کو کچھ نہیں سمجھتا جس پر اس نے بڑی ڈھٹائی سے کہا کہ ہاں میں نے یہ الفاظ استعمال کئے تھے اس لئے کہ میرے پاس کوئی اخباری نمائندہ آ گیا تھا اس کی اس ڈھٹائی اور ایم پی اے کے بارے میں ایسے نازیبا الفاظ استعمال کرنے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ آپ کوئی short statement دینا چاہیں گے؟

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اسماعیل صاحب نے وہاں پر چار پانچ ایسے واقعے کئے ہیں جو میں نے موقع پر جا کر solve کروائے۔ انہوں نے ایک غریب عورت سے 2000 روپے رشوت لی کہ اس کی بیٹی کا اپنے شوہر کے ساتھ کوئی جھگڑا تھا۔ جب میں موقع پر پہنچا تو پولیس والوں نے بتایا کہ ہم نے ایک ہزار روپے لیا تھا۔ ایک ہزار وہ کھا گیا اور ایک ہزار جو وہ مانگے تھے وہ میں نے واپس کروایا۔ اسی طرح ایک دوسرے واقعہ میں دو فریقین کے مابین جھگڑا ہوا تو پولیس انہیں پکڑنے کے لئے گئی تو کسی نے بتایا کہ ملزمان اس گھر میں چھپے ہوئے ہیں۔ پولیس اس گھر میں رات 12 بجے داخل ہوئی تو وہاں گھر کے اندر پتنگیں پڑی ہوئی تھیں۔ پولیس کو ملزم تو ملا نہیں اور انہوں نے پتنگیں قبضے میں لے کر گھر والوں کو بھی پکڑا اور بچے پر پرچہ درج کر دیا۔ اس سے بھی رشوت لی اور پھر اسی طرح یہ بلیئرڈ والا معاملہ ہے۔ یہاں پر پہنچ کر پولیس نے 5000 روپے لے کر انہیں چھوڑ دیا۔ انہوں نے یہ جو کہا کہ میں کسی ایم۔پی۔اے کو نہیں سمجھتا یا انہیں بلاؤ۔ اس بارے میں' میں نے موبائل پر بات کر کے یہ confirm کیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس

اس وقت ایک اخباری نمائندہ بیٹھا ہوا تھا اس لئے میں نے یہ لفظ کہے ہیں۔ یہ اس نے میرے سامنے مانا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ، جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ معزز رکن نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے تو جس وقت وہ پڑھ رہے تھے تو میں بھی اسے غور سے پڑھ رہا تھا اور اس سے پہلے بھی جب جواب موصول ہوا تو میں نے اسے بھی غور سے دیکھا ہے۔ آپ نے بھی اس کو غور سے پڑھا ہوگا، شروع سے لے کر آخر تک ماسوائے ایک فقرے اور فعل کے کہ انہوں نے موبائل پر فون کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ کہیں بھی اس پوری تحریک استحقاق میں اس بات کا ذکر نہیں کہ ان کے ساتھ اس کا کوئی براہ راست رابطہ ہوا ہو۔ ان کو لوگ آ کر بتاتے رہے کہ فلاں آپ کو گالی دے رہا ہے، فلاں آپ کے خلاف یہ بات کر رہا ہے اور یہ اس پر یقین کرتے رہے۔ میں اپنے بھائی سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ میری بات پر بھی یقین کر لیں۔ اگر آپ نے ان لوگوں کے کہنے پر یہ بات مان لی ہے کہ اس نے آپ کے خلاف کوئی نازیبا الفاظ کہے ہیں تو اب میری بات بھی مان لیں، مجھے موقع دیں میں اس سے بات کر لیتا ہوں۔ اسے آپ کے سامنے بلا لیتا ہوں اور اگر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اس نے آپ کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی کی ہے یا کوئی بھی نازیبا الفاظ کہے ہیں یا آپ کی شان میں کوئی گستاخی کی ہے تو اس کے خلاف انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کارروائی ہوگی۔ دوسرا جو انہوں نے رشوت وغیرہ کے بارے میں ایک general statement دی ہے۔ میں اس کا جواب نہیں دینا چاہتا، جب کسی وقت امن و امان پر بات ہوگی تو پھر اس پر بات کر لیں گے۔ میں اپنے بھائی سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ ہمیں تھوڑی مہلت دے دیں، میرے ساتھ بیٹھ جائیں تاکہ ہم مل کر اس معاملے کو sort out کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، شیخ امجد عزیز صاحب!

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! بے شک اس کو بلا لیں۔ میں یہ ثابت کروں گا کہ اس نے یہ بات کہی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے محرک اپنی تحریک کو press نہیں کرتے لہذا یہ تحریک disposed of ہوئی۔

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! میں تو اپنی تحریک پر زور دیتا ہوں۔ آپ اسے dispose of نہ کریں بلکہ اس

تحریک کو اس وقت تک pend کریں جب تک معاملہ حل نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! انشاءاللہ یہ معاملہ حل ہو جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ اگر معاملہ درست ثابت ہوا تو معزز ممبر کی تسلی کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! یہ اتنا بڑا issue نہیں ہے' معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی تحریک dispose of ہو چکی ہے لیکن میں آپ کو یقین دہانی کرواتا ہوں اور گارنٹی دیتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب آپ کی تسلی کروائیں گے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 112' جناب محمد آجاسم شریف صاحب' جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب اور جناب کامران مائیکل صاحب کی طرف سے ہے۔ اسے کون پیش کرنا چاہیں گے؟

جناب کامران مائیکل: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیے!

اراکین اسمبلی کے خلاف جھوٹے دہشت گردی کے مقدمے کا اندراج

جناب کامران مائیکل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں اور میرے ساتھی جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور جناب محمد آجاسم شریف ایم۔ پی۔ ایز ناظم راوی ٹاؤن لاہور کے الیکشن مہم کے سلسلہ میں مورخہ 14-9-2003 کو پانی والا تالاب و دیگر حلقہ جات میں اپنے چند دوستوں اور ورکروں کے ہمراہ مہم میں حصہ لے رہے تھے کہ تھانہ لوہاری گیٹ کے SHO اور دیگر اہلکاروں نے ہمیں الیکشن مہم سے روکا کہ ہمیں حکومت سے ہدایات جاری ہوئی ہیں کہ حکومت کے مخالف امیدوار کی الیکشن مہم میں حصہ لینے والے افراد کو فوری گرفتار کر لیا جائے اور ان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں۔ SHO نے ہمیں کہا کہ فوری طور پر الیکشن مہم ختم کرکے اپنے گھروں کو چلے جائیں ورنہ آپ کے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمات درج کئے جائیں گے۔ ہم نے SHO کو بتایا کہ ملک میں جمہوریت قائم ہے' جمہوری روایات کے مطابق ہم الیکشن مہم چلا رہے ہیں اور یہ ہمارا حق ہے کہ ہم اپنے

امیدوار کے لئے مہم چلائیں اور ملک کا کوئی قانون ہمیں مہم چلانے سے نہیں روک سکتا لیکن S.H.O بضد رہا کہ الیکشن مہم فوری ختم کی جائے۔ ہمارے انکار پر S.H.O نے S.S.P,D.I.G اور D.S.P کے حکم پر دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمہ نمبر 202/2003 ہمارے خلاف درج کر دیا۔ پولیس نے معزز ایم پی ایز کو دہشت گرد اور ملک دشمن عناصر کی فہرست میں شامل کر دیا۔

جناب والا! کیا آپ کو ہم دہشت گرد لگتے ہیں؟ کیا ہم ملک دشمن ہیں؟ ہم نے اپنا خون دے کر اس ملک میں جمہوریت کو پروان چڑھایا ہے۔ پولیس افسران کی اس غنڈہ گردی سے نہ صرف ہمارا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر، آپ اس پر کوئی short statement دینا چاہیں گے؟

جناب کامران مائیکل، جی ہاں۔ جناب سپیکر! جمہوریت کا تقاضا، جمہوریت کی روایت اور یہ ہمارا حق ہے کہ ہم الیکشن مہم میں حصہ لیں۔ ہمیں الیکشن مہم میں حصہ لینے سے روکا گیا اور جب ہم نے S.H.O کو کہا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں تو S.H.O نے کہا کہ ہمیں اوپر سے ہدایات ہیں کہ آپ کو روکا جائے، آپ کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں اور آپ کو گرفتار کیا جائے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے جن کے ایماء پر ہمیں الیکشن مہم میں حصہ لینے سے روکا، وہ لوگ جن کے ایماء پر ہمارے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمات درج کئے گئے، ان کو ہماری آنکھوں میں تو چھوٹے چھوٹے غداری کے تنکے نظر آ گئے لیکن کیا انھیں اپنی آنکھوں میں غداری کے شہتیر نظر نہیں آ رہے؟ جو لوگ اس ساری کارروائی میں ملوث تھے میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ہم تو اس ملک میں جمہوریت کو پروان چڑھانے کی بات کر رہے ہیں، ہم تو اس ملک میں آئین کی بالادستی اور استحکام کی بات کر رہے ہیں۔ کیا اس کے بعد بھی ہم اپنے ملک کے ساتھ غداری کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں؟ ہم اپنے ملک کے غدار کس طرح ہو سکتے ہیں؟ ہمارے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے تحت غداری کے مقدمات درج کروائے گئے ہیں۔ 124-A دہشت گردی ایکٹ کے تحت لگائی گئی ہے جس کی سزا عمر قید ہے۔ میں وزیر قانون جو کہ یہاں پر بیٹھے ہیں سے پوچھنا چاہوں گا کہ ہم عوام کے نمائندے ہیں، ہمیں degrade کرنے کی کوشش کیوں کی گئی ہے؟ ہماری شخصیت اور ساکھ کو کمزور کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ یہ ہمارے ساتھ زیادتی اور ناانصافی ہوئی ہے۔ اگر ایسے ہزاروں

جھوٹے مقدمات بھی ہمارے خلاف درج کروا دیئے جائیں تو ہم پھر بھی جمہوریت کے لئے لڑتے رہیں گے۔ اگر ایسی ہی روایات قائم کی جاتی رہیں تو یہ حکومت کے لئے مناسب نہیں ہو گا' اس سے تو حکومت کی نااہلی ثابت ہو گی۔

(اس موقع پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! دہشت گردی ایکٹ کے تحت ہمارے خلاف جو مقدمات درج ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر انھوں نے غداری کے مقدمات درج کرنے ہیں تو پہلے غداری کے لغوی معنوں کو جان لیا جائے اور اس کے بعد سب سے پہلے اس شخص کے خلاف مقدمہ درج ہونا چاہئے جس نے ملک پاکستان کے آئین کے ساتھ غداری کی ہے۔ اگر غداری کا مقدمہ درج کرنا ہے تو اس کے خلاف کیا جائے جس نے اپنی سیاسی پارٹی کے ساتھ غداری کی ہے' اگر غداری کا مقدمہ درج کرنا ہے تو اس کے خلاف کیا جانا چاہئے جس نے اپنے قائدین کے ساتھ غداری کی ہے۔ اگر دہشت گردی اور غداری کا مقدمہ درج کرنا ہے تو اس کے خلاف کیا جائے جو ہمارے پلیٹ فارم پر الیکشن لڑے' جیتے اور پھر انھوں نے اپنے حلقے کی عوام کے ساتھ غداری کرتے ہوئے اپنی ہمدردیاں' اپنی وفاداریاں تبدیل کیں۔

جناب سپیکر! اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میں چاہوں گا کہ ہماری اس تحریک کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ اس پر مؤثر کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! جو تحریک استحقاق جناب آجاسم شریف' جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور جناب کامران مائیکل صاحب نے پیش کی ہے ان کا استدلال یہ ہے کہ ان کے خلاف جو مقدمہ نمبر 202/2003 درج کیا گیا وہ غلط طور پر درج ہوا ہے اور اس مقدمے کے اندراج کے باعث ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ معاملہ ایک subjudice معاملہ ہے اور ان کے ساتھ اس مقدمے میں ایک accused خواجہ سعد رفیق صاحب بھی ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں already ہائیکورٹ میں ایک رٹ دائر کی ہوئی ہے جس کی کل پیشی تھی' جو کل گزر چکا ہے۔ وہ اسی مقدمے کے اندراج کے خلاف ہے تو اس سلسلے میں جو بھی عدالت عالیہ کا فیصلہ آئے گا اسے تسلیم کیا جائے گا۔ اگر عدالت یہ قرار دیتی ہے کہ مقدمہ غلط طور پر درج کیا گیا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق بنتی ہے اور ہم اس

پر بات کر سکتے ہیں لیکن اگر عدالت عالیہ یہ فیصلہ دیتی ہے کہ مقدمہ درست طور پر درج ہوا تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ صورتحال مختلف ہو گی۔ اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ جب تک writ petition کا فیصلہ نہیں ہو جاتا آپ اس تحریک کو pend فرمالیں۔

جناب محمد آجاسم شریف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محمد آجاسم شریف صاحب!

جناب محمد آجاسم شریف: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ معاملہ ہائیکورٹ میں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کیس ہائیکورٹ میں ضرور ہو گا لیکن 124-A ہوم ڈیپارٹمنٹ کی اجازت سے لگتی ہے لیکن ہمارے خلاف پندرہ منٹ کے اندر اندر 124-A لگادی گئی تو ان لوگوں پر کیوں نہیں لگائی گئی جو سبز نمبر پلیٹوں والی گاڑیاں لے کے علاقے میں گھومتے تھے اور ان کے اپنے وزراء وہاں تھے ان کے اوپر یہ 124-A کیوں نہیں لگی؟ اگر ہماری campaign کرنا جمہوریت کے خلاف ہے تو کیا انھوں نے باضابطہ طور پر campaign کی تھی؟ جناب والا! جب تک ہوم ڈیپارٹمنٹ یا چیف منسٹر صاحب سے اجازت نہ لی جائے تب تک 124-A نہیں لگتی لیکن انھوں نے پندرہ منٹ کے اندر اندر ہم پر یہ دفعہ لگائی۔ کیا اس ملک میں طوفان آ گیا تھا کہ ہم تین ممبر اپنے ایک معزز ممبر کی campaign کے لئے گئے اور جاتے ساتھ ہی ہم پر 124-A اور 16-M P O لگادی گئی۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ جو یہ کریں وہ ٹھیک اور جو ہم کریں وہ غلط۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! وزیر قانون بڑے اچھے طریقے سے جانتے ہیں کہ یہ جو معاملہ ہوا ہے یہ بالکل غلط ہوا ہے اور اس سے ایوان کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ ایک گاڑی سے کالے شیشے اتارنے والے ایک ادنیٰ سے سپاہی کو کان پکڑوائے جاتے ہیں اور اسے معطل کیا جاتا ہے لیکن ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے اور ہم پر 124-A لگادی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات تک رہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میری گزارش ہے کہ جو ان کا آدمی تھا جس نے کالے شیشے اتارنے کی کوشش کی تھی میں اس طرف نہیں جانا چاہ رہا تھا۔ میں نے تو صرف یہ گزارش کی ہے کہ اگر عدالت

عالیہ یہ قرار دے دیتی ہے کہ مقدمہ غلط طور پر درج ہوا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ان کو press کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی یہ تو ویسے ہی مجلس استحقاقات کو چلی جائے گی۔ میں اس کے میرٹ پر بات نہیں کرنا چاہ رہا۔ انھوں نے بات کی ہے کہ فلاں کے خلاف پرچہ کیوں نہیں درج کیا گیا۔ میرے پاس پورا جواب موجود ہے کہ انھوں نے وہاں کیا کیا؟ لاؤڈ سپیکر کا استعمال ہوا بغیر اجازت کے جلسہ ہوا اور جو تقریریں ہوئیں ان کا بھی ریکارڈ میرے پاس موجود ہے لیکن میں اس وقت میرٹ پر بات اس لئے نہیں کرنا چاہتا کیونکہ معاملہ عدالت عالیہ میں ہے۔ ویسے بھی دیکھا جائے تو میرے بھائی کی سب سے زیادہ تحاریک استحقاقات ہیں ان کا استحقاق تو ویسے ہی کمزور سا ہے ہر وقت مجروح ہو جاتا ہے۔ میں اس حوالے سے تو بات ہی نہیں کرنا چاہ رہا۔ میں تو صرف یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ معاملہ عدالت میں ہے اس لئے میری یا اس معزز ایوان کی کوئی بھی observation عدالت میں زیر سماعت مقدمے کے لئے درست نہیں ہے۔ اس لئے میں تو pend کرنے کے لئے کہہ رہا ہوں' dispose of کرنے کے لئے نہیں کہہ رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح بات ہے۔ میں لاء منسٹر صاحب سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب محمد آجاسم شریف: جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے مجھے بات کرنے دیں میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ آپ نے بات کی ہے Let me talk to you سوال یہ ہے کہ جب لاء منسٹر صاحب نے ایک بات کی ہے اور آپ نے بھی اپنا پوائنٹ raise کیا ہے یا تو آپ writ میں نہ جاتے اور یہاں پر آپ اس بات کو چھیڑتے تو آپ کی تحریک استحقاق بنتی تھی۔ اب جب آپ writ میں چلے گئے ہیں تو

It is subjudice Till the decision of the court what can the Assembly do? Assembly has to wait for the answer till decision by the court

جناب محمد آجاسم شریف: جناب والا! جیسے لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ پہلی دفعہ آپ کے پاس میری دو تحاریک استحقاق آئی ہیں۔ جب کوئی غلط بات ہو گی یا جھوٹے مقدمے بنائے جائیں گے تو پھر ہم تحریک استحقاق تو دیں گے۔ ہمارے 27 بندوں پر کیس بنایا گیا وہ بھی جھوٹا' رو کا بھی خود مقدمہ بھی خود بنایا۔ ڈاکٹر کے ساتھ صلح ہو گئی لیکن اس کا مقدمہ بھی ہو گیا۔ اب 124-A بھی لگ گئی۔ یہ کیا ہے؟ ہمارے وزیر قانون ماشاء اللہ بڑے سمجھدار ہیں ہم سے بہت زیادہ قابل

ہیں اور وہ سب چیزیں جانتے ہیں مگر مجھے یہ بات بتائیں کہ اگر ہم پر یہ مقدمہ درج ہو سکتا تھا تو ان کے ممبرز اور وزیروں پر کیوں نہیں ہوا؟ ایک ایک حلقے میں چھ چھ وزیر جا کر campaign کرتے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ جو بات فرما رہے ہیں۔ میں آپ سے اسی بات پر مخاطب ہوں کہ یا تو آپ ہائیکورٹ میں نہ جاتے اور یہاں پر تحریک استحقاق پیش کرتے تو آپ کی بات بنتی۔

شیخ امجد عزیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے۔

شیخ امجد عزیز، جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ writ میں نہ ہی آجاسم شریف گئے ہیں نہ ہی کامران مائیکل گئے اور نہ ہی مجتبیٰ شجاع الرحمٰن گئے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کے تینوں ممبران writ میں نہیں گئے۔ خواجہ سعد رفیق صاحب جو writ میں گئے ہیں وہ پنجاب اسمبلی کے ممبر نہیں ہیں وہ قومی اسمبلی کے ممبر ہیں۔ وہ رٹ اکیلے بندے خواجہ سعد رفیق نے کی ہے لیکن یہ تینوں معزز ممبران writ میں نہیں گئے۔ آپ اس کا ریکارڈ دیکھ لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شیخ صاحب! آخر ہائیکورٹ میں بھی یہی مقدمہ زیر بحث ہو گا۔ جو بھی writ کرے چاہے common man کرے This has come in the knowledge of the court and let the court decide first.

شیخ امجد عزیز، اب ہم اپنا لہو کس کی تلی پر تلاش کریں۔

MR DEPUTY SPEAKER: How can we take up an issue which is subjudice

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! اگر کوئی ایک فریق عدالت میں چلا گیا ہے تو یہاں اس پر bar نہیں لگ گیا کہ یہ اسمبلی اس معاملے کو دیکھ نہیں سکتی یا مجلس استحقاقات اس کو examine نہیں کر سکتی۔ وہ الگ independent forum ہے اور یہ الگ independent forum ہے۔ یہ کہنا کہ چونکہ یہ معاملہ عدالت میں چلا گیا ہے اور ہم اپنے ہاتھ پیچھے کر لیں تو میرا خیال ہے کہ یہ بات مناسب نہیں ہو گی۔ اسمبلی کی کسی پروسیڈنگ، اسمبلی کی کمیٹی کی کسی پروسیڈنگ کو عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا یہ کہنا

کہ چونکہ معاملہ عدالت میں ہے اس لئے یہاں take up نہ کیا جائے اس میں کوئی وزن نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! مجھے اپنے بھائی کی بات سن کر بڑا افسوس ہوا ہے۔ ایک ہی مقدمہ ہے ایک ہی ایف۔ آئی۔ آر ہے اسی میں ہمارے محترم بھائی ایم این اے بھی ملزم ہیں اور اسی میں ہمارے یہ بھائی بھی ہیں۔ اگر ہم اسی کے متعلق یہاں طے کر دیتے ہیں کہ یہ پرچہ غلط ہوا ہے اور ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور یہ معاملہ استحقاقات کمیٹی کے پاس چلا جائے تو کیا یہ عدالت میں زیر سماعت مقدمے کو effect نہیں کرے گا؟ دوسری بات یہ ہے کہ یہ تو کوئی issue ہے ہی نہیں۔ میں یہ تو گزارش نہیں کر رہا کہ آپ اسے dispose of فرما دیں۔ میں تو یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اس کو pend فرما لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہاں پر کوئی امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوا ہے یا نہیں ہوا؟ تقاریر کیں جیسے انھوں نے فرمایا کہ لاؤڈ سپیکر کا استعمال ہوا۔ ٹھیک ہے وہ سارا معاملہ 16-M P.O کی حد تک آتا ہے۔ اب اس میں وجہ تنازع یہ بات بنی ہے کہ انھوں نے ساتھ 124-A P P C insert کر دیا۔ 124-A اس طرح سے ہے کہ waging war against the State تو متعلقہ دفعہ کی insertion وجہ عناد بنی ہے کہ یہ وہاں پر ایک الیکشن campaign میں حصہ لے رہے تھے اگر حکومت کے خلاف کوئی تقریر بھی کر رہے تھے تو There was nothing to waging war against the State تو اس معاملے میں لاء اور ہوم ڈیپارٹمنٹ fully competent ہیں کہ وہ اس بات کا جائزہ لے لیں۔ وزیر قانون اس بات کو pending کروا لیں اور اس معاملے کے اس aspect کو کہ آیا They were waging war against the State there. تو یہ اس کا جائزہ لے لیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہائیکورٹ میں جس نوعیت کا معاملہ بھی pending ہے ہوم اور لاء ڈیپارٹمنٹ کو اس کا جائزہ لینے سے وہ چیز نہیں روکتی تو یہ اس کو دیکھ لیں یہ ان کی full competency ہے کہ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ آیا اس مقدمے میں ایسے facts پائے جاتے ہیں کہ ہمارے جو معزز ممبران ہیں They were waging war there against the State اتنی سی بات ہے کہ یہ اس معاملے کا جائزہ لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! میرا خیال ہے کہ ہائیکورٹ بھی اسی چیز کا جائزہ لے گی کہ ہے یا نہیں۔

either ہائیکورٹ میں اتنا انصاف تو ہے کہ اگر کسی نے کوئی حق غلط ڈالی ہے تو شاید اسے waive off کر دے اور یہاں یہ نوبت بھی نہ آئے۔

رانا ثناء اللہ خان، لیکن بات یہ ہے کہ اگر یہ معاملہ ہائیکورٹ میں زیر غور ہے تو اس کے باوجود under the Privilege Act یا اسمبلی کے جو رولز آف پروسیجرز ہیں اسمبلی کو کسی معاملے پر غور کرنے سے وہ بات نہیں روک سکتی۔ اسمبلی کا ایک اپنا procedure ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ تو لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم اسے pending کر دیتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! اس طرح سے تو کل کوئی آ کر ایسے ہی writ کر دے گا اور وہ کہے گا کہ آپ یہ بات بھی اسمبلی میں discuss نہیں کر سکتے۔ اس طرح تو یہ معاملہ نہیں چل سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں کہ اس چیز کے جائزے کے لئے ہم اسے pending کرتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، ٹھیک ہے یہ دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ رانا صاحب نے بالکل درست فرمایا ہے کہ اگر وہاں پر تقریریں ہوتی ہیں، لاؤڈ سپیکر کا استعمال ہوا ہے تو 16-M P O کے تحت مقدمہ درج ہونا چاہئے تھا یا P.P.C کے جو بھی relevant section effect ہوتے تھے ان کے تحت پرچہ ہو جاتا تو درست تھا۔ جس سے معزز اراکین اسمبلی انکار بھی نہیں کرتے کہ جلسہ بغیر اجازت ہوا یا جو بھی صورت حال ہے ہم اس بحث میں نہیں جاتے لیکن اس وقت جو grievances ہیں جس کے تحت قومی اسمبلی کے ایک معزز رکن ہائیکورٹ میں گئے ہیں exactly وہ اس لئے گئے ہیں کہ 124-A effect نہیں ہوتا تھا یہ کیوں لگایا گیا ہے؟ وہ اسی بات پر گئے ہیں اور میں بھی اسی لئے گزارش کر رہا ہوں کہ آپ انتظار فرمالیں ہائیکورٹ کا جو فیصلہ ہو گا ہم اس کے مطابق۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: May be quashed?

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اگر ہائیکورٹ quash کر دیتی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاید انھوں نے quashment کی درخواست دی ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! اگر ہائیکورٹ اسے quash کر دیتی ہے تب بھی اور اگر اس بات

کا حکم دیتی ہے کہ ہم اس کو review کریں تو وہ کر لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! اس وقت جو PPC کا سیکشن 124-A ہے وہ without prior permission of the Home Department & Law Department لگ ہی نہیں سکتا۔ یہ فرما دیں کہ کیا ان کے ڈیپارٹمنٹ نے اس کی prior approval دی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ رانا صاحب محترم میرے بھائی ہیں اور یہ قانون کو مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں۔ میں صرف گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ on the floor of the House میرا یہ کہہ دینا کہ اس مقدمے میں 124-A-attract نہیں ہوتی تھی تو کیا عدالت میں جو pending writ ہے اس کو یہ متاثر نہیں کرے گی۔ جناب یہ بات میں سمجھتا ہوں اس لئے میں آپکی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شاید عدالت میں یہی معاملہ زیر غور ہو کہ کیا حکومت کی طرف سے prior permission لی گئی ہے یا نہیں؟ So I don't want to comment on this issue اس لئے میں نے آپ سے گزارش کی تھی۔

MR DEPUTY SPEAKER: This is a very valid answer Rana Sahib!

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! Incharge Minister of Home Department or Law Department یہ بتا دیں کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو پھر وہی بات ہو گئی جیسے وزیر قانون کہہ رہے ہیں کہ اگر وہ کوئی رائے دیں۔ رائے تو پھر ان کی آ گئی۔

رانا ثناء اللہ خان: اس میں opinion کی کوئی بات نہیں ہے fact کی بات ہے کہ آیا permission ہوئی ہے کہ نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی چیز کو تو ہائیکورٹ نے decide کرنا ہے کہ انہوں نے پیشگی اجازت دی ہے کہ نہیں اگر نہیں دی تو

That is understood Let the decision come from the court and we should not interfere into the jurisdiction of the court

جی فرمائیے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جس طرح سے رانا ثناء اللہ صاحب نے کہا ہے کہ 124-A سیکشن جو ہے without prior permission from the Home Department نہیں لگتی ہے۔ صرف راجہ صاحب نے اتنی بات بتائی ہے کہ ان کی permission کے بعد لگی ہے یا نہیں لگی۔ اس میں تو کوئی لمبی بات ہی نہیں۔ "ہاں" "نہ" میں جواب دینا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! وہ کیسے کہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! چیک کر کے ہی بتایا جا سکتا ہے۔

محترمہ نشاط افزا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' بی بی! فرمائیے۔

محترمہ نشاط افزا، جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں یہ عرض کروں گی کہ آدھے گھنٹے سے میں یہی سن رہی ہوں کہ "استحقاق مجروح ہوا" استحقاق ہوا' استحقاق ہوا۔ مجھے تو ابھی تک یہی سمجھ نہیں آئی کہ استحقاق ہے کیا جو مجروح ہو رہا ہے؟ مہربانی فرما کر میری گزارشات سن لیں۔ میں آپ سے گزارش کرنا چاہ رہی ہوں۔

(قطع کلامیاں)

پلیز آپ ہاؤس کو in order کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ نشاط افزا، جناب ہاؤس کو in order کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ خاتون ہیں ان کو بات کرنے دیں۔

محترمہ نشاط افزا، جناب سپیکر! میں کہنا یہ چاہتی ہوں کہ یہاں پورا ملک محکوم ہے' پوری قوم غلام ہے' پوری قوم محکوم ہے' حکومت محکوم ہے' وزراء محکوم ہیں' وزیر اعظم محکوم ہیں' آپ کی اسمبلیاں محکوم ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ بھی محکوم ہیں تو استحقاق پوری قوم کا مجروح ہو رہا ہے۔ استحقاق ہو تو پھر بات ہے۔ کس استحقاق کی آپ بات کر رہے ہیں؟ پوری قوم محکوم ہے' استحقاق کہاں ہے جو مجروح ہو رہا ہے؟ سب کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ ہم محکوم ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : بہت شکریہ۔ جی بی بی! آپ فرمائیے۔

محترمہ شاہینہ اسد: جناب سپیکر! بہت شکریہ! آپ نے مجھے ایک چھوٹی سی بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر! میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر : بی بی! آپ تشریف رکھیں۔ اب ان کی باری ہے۔

محترمہ نشاط افزاء: میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ کون سا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ kindly اس کی وضاحت کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی بی بی! آپ فرمائیں۔

محترمہ شاہینہ اسد: جناب سپیکر! میں نہایت مؤدبانہ طریقے سے اپنی عزیزہ' اپنی آنٹی سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ مجھے وہ اتنا بتائیں۔(قہقہے) کہ اگر استحقاق نہیں ہے' اگر اسمبلیوں میں ان کو استحقاق نہیں مل رہا تو مجھے اتنا بتایا جائے کہ یہ کس استحقاق پر ادھر کھڑی ہو کر بول رہی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر : یہی تو ان کا استحقاق ہے۔

محترمہ شاہینہ اسد: یہ ان کو کون سمجھائے گا کہ ہم ان کی باتیں سننے کے لئے صبح گھر سے نکلتے ہیں اور یہاں آ کر صبر سے بیٹھ جاتے ہیں صرف اس لئے کہ ان کا استحقاق ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں استحقاق میسر نہیں ہے۔ ان کو یہ بتایا جائے کہ کیا ان کا استحقاق یہی ہے کہ آئیں دستخط کریں' اپنے بنک اکاؤنٹ بڑھائیں اور چلے جائیں۔ کیا ان کا صرف یہی استحقاق ہے؟ براہ مہربانی ان کو یہ clear کیا جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر : اب ہم تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

Decorum of the House should be maintained please

محترمہ نشاط افزاء: جناب والا! میں اپنی بات کو بڑھاتے ہوئے یہ عرض کروں گی کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر : فرمائیے۔

جناب محمد آجاسم شریف: جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ بات کر رہی ہیں۔

جناب محمد آجاسم شریف: جناب! ایک منٹ میں' میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ جیسا کہ محترم رانا صاحب نے فرمایا کہ وزیر قانون صاحب صرف یہ فرما دیں کہ کس کے کہنے پر دفعہ 124-A لگائی گئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بات ہو چکی ہے۔

جناب محمد آجاسم شریف: جناب! یہ جا کیوں نہیں رہے؟ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! ان کی بات ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ I will look into it

(قطع کلامیاں)

محترمہ نشاط افزاء: جناب والا! مجھے تو بات کرنے نہیں دی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! ابھی میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد آجاسم شریف: جب یہ لوگ cross talk کرتے ہیں تو آپ ہنس کر بٹھا دیتے ہیں' جب ہم لوگ بات کرتے ہیں تو آپ ناراض ہوتے ہیں۔ ہمارے اوپر 124-A لگے' ہمارے اوپر ڈاکٹر کا جھوٹا مقدمہ بنے' ہمارے 27 بندوں کی ایف۔ آئی۔ آر کٹوائی جائے۔ یہ بے شک جو مرضی کریں' ہمیں پھر دس دن کے لئے جیل بھی جانا پڑ جائے کوئی بات نہیں۔ ان چیزوں سے ہم نہیں گھبراتے۔ ہم لوگ میاں نواز شریف' میاں شہباز شریف' بے نظیر کے ساتھ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ مرتے دم تک ان کے ساتھ رہیں گے۔ یہ جو کر سکتے ہیں کر لیں' ہم ان کے ساتھ رہیں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! ابھی آپ نے بات کی ہے تو مجھے بھی بات کرنے دیں۔ وزیر قانون نے یہ کہا ہے کہ اس کو pending کرتے ہیں' ریکارڈ چیک کر کے آپ کو بتائیں گے۔

محترمہ نشاط افزاء: جناب والا! میری بات مکمل نہیں ہوئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' محترمہ! فرمائیے۔

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر! ابھی میری بہن نے میری بات کو کاٹتے ہوئے کہا کہ یہاں ہم اسمبلیوں میں بیٹھے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ میری بات آرام سے سنیں۔ یہ آپ کے حق میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : آپ کریں بات۔

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہاں A to Z everybody is saying کہ یہاں آپ ایل۔ایف۔او کی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں آپ کو یہاں وضاحت کر دوں کہ انتخابات نہ تو ایل۔ایف۔او کی وجہ سے ہوئے ہیں نہ ہم اسمبلیوں میں ایل۔ایف۔او کی وجہ سے آئے ہیں۔ یہ انتخابات قائداعظم کے وقت سے ہو رہے ہیں۔ انتخابات ہمارا بنیادی حق ہے اس میں ایل۔ایف۔او کی کوئی مہربانی نہیں ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ ملک بھی انتخابات کی وجہ سے بنا ہے۔ یہ جو ہم اسمبلیوں میں بیٹھے ہیں یہ ہمارا بنیادی حق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : بی بی! انہوں نے کہا ہے کہ یہ آپ کا استحقاق ہے کہ آپ بول رہی ہیں اور انہوں نے کوئی بات نہیں کی۔ (قطع کلامیاں)

تحاریک استحقاق ختم ہوتی ہیں۔ اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 675 ڈاکٹر سید وسیم اختر!

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: لوٹی لوٹی۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی' فرمائیے۔

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر! بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے floor دیا۔

معزز ممبران حزب اختلاف : لوٹی لوٹی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Please order in the House Every one has right to talk

معزز ممبران حزب اختلاف: لوٹی لوٹی۔

محترمہ انبساط خان: 1990 میں' میں نے پاکستان میں (قطع کلامیاں)

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کو in order کریں۔ آپ ان لوگوں کو چپ کرائیے۔ آپ ان سے کہیں کہ یہ سلسلہ بند کریں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Please order in the House please Order in the

House This is no way Order in the House. Please no cross talk.

میں آپ سے التماس کروں گا کہ آرام سے ان کی بات سنیں۔

This is no way This is not a Jalsagah. This is an Assembly Please maintain the decorum in the House

جی، فرمائیے۔

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر! مزارعوں کو جلسوں اور اسمبلی کے decorum کا نہیں پتا۔ ایک مزارع کیا جانے کہ جلسے میں اور اسمبلی میں کیا فرق ہوتا ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب والا! کل یہاں ایک رکن صوبائی اسمبلی عظمیٰ زاہد بخاری نے یہ فرمایا کہ میں ایک غلط عورت ہوں۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ عظمیٰ زاہد بخاری کے والد صاحب---(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ذاتی بات نہیں ہونی چاہئے۔

محترمہ انبساط خان: جناب والا! جب مجھ پر ذاتی بات ہوتی ہے، جب مجھ پر ذاتی حملہ ہوتا ہے---

MR DEPUTY SPEAKER: No personal attack

محترمہ انبساط خان: جب مجھ پر ذاتی حملہ ہوتا ہے تو یہ ہاؤس پھر in order نہیں ہو سکتا۔ جناب سپیکر! ان کے والد صاحب ایک جج تھے 1996 میں corruption کے الزامات پر انہیں نکالا گیا۔

MR DEPUTY SPEAKER: No personal attack

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر! ان لوگوں میں حوصلہ ہونا چاہئے یہ پاکستان پیپلز پارٹی کے جیالے اور نواز شریف کے نوخیز جیالے اکٹھے ہو کر ایک stable government کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن کی معزز خواتین احتجاجاً اپنی سیٹوں پر کھڑی ہو گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھ جائیے۔ دیکھئے اس ماحول کو خراب مت کیجیے۔

I will give you the floor. Please sit down I will just give you the floor Let me start the Adjournment Motion

تشریف رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مخدوم صاحب!

وزیر تحفظ ماحولیات: جناب سپیکر! ہمارے فاضل رکن نے اپنے استحقاق کی بات کی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! اچھا ماحول ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ اسے خراب نہ کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر---

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! میں نے انہیں بٹھا دیا ہے۔ آپ بھی بیٹھیں۔ This is no way I will not give the floor like that میں نے انہیں بٹھا دیا ہے آپ بھی بیٹھیں۔ (قطع کلامیاں)

Not like that This is no way I will not allow that I will give you floor

اگر آپ نے ہاؤس کو چلانا ہے تو پھر آپ بیٹھ جائیں۔ تحاریک التوائے کار شروع ہوتی ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 675 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب۔ یہ تحریک پیش ہو چکی ہے اس کا جواب وزیر جنگلات دیں گے۔

(اس مرحلے پر معزز ممبر اپوزیشن محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری point of clarification کی اجازت نہ ملنے پر ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

(قطع کلامیاں)

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر---

MR DEPUTY SPEAKER: Rana Sahib, I have given the floor to everybody. If this is the state, how can I give the floor. Everybody wants to talk. I also want to give the floor to everybody, but this is no way.

اگر آپ نے ہاؤس کو چلانا ہے تو پھر آپ مہربانی کر کے ہاؤس کا decorum مدنظر رکھیں۔ یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے ناں۔

فارسٹ سکول کا بہاولپور سے گھوڑا گلی مری میں منتقل کیا جانا

(---جاری)

وزیر جنگلات، جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار بہاول پور فارسٹ سکول کے بارے میں ہے۔اس میں انہوں نے کہا ہے کہ بہاولپور فارسٹ سکول ختم کر دیا گیا ہے حالانکہ سکول اپنی جگہ پر موجود ہے۔ صرف اس سکول کے پرنسپل کو تبدیل کر کے وہاں کے ڈی۔ایف۔او کو اس سکول کی ایڈمنسٹریشن دے دی گئی ہے کیونکہ کئی سالوں سے ہمارے محکموں میں بھرتی نہیں ہوئی تو ٹریننگ کا سلسلہ بند تھا اس لئے وقتی طور پر ڈی۔ایف۔او کو انچارج بنا کر وہاں پرنسپل بنا دیا گیا ہے۔ سکول اپنی جگہ پر موجود ہے اور کام کر رہا ہے۔ جب بھرتی کے لئے سٹوڈنٹس وہاں پر جائیں گے تو ہم انشاء اللہ پرنسپل کی تعیناتی بھی وہاں پر کر دیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے۔

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ آپ نے ایک ممبر اسمبلی کو یہاں بولنے کا موقع دیا۔

And she used very derogatory remarks against the father of a member

MR. DEPUTY SPEAKER: She did not mention about her father

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ ریکارڈنگ نکال لیں اس طرح ہم نے یہ اجلاس نہیں چلنے دینا آپ ہماری خاتون ممبر کو She has used that he was corrupt. He is very man of integrity point of clarification کا موقع دیں۔ یہ جو بات ہو رہی ہے تو پھر ہم بھی بات کریں گے۔ بات نکلے گی تو پھر دور تک جائے گی۔ یہاں پر موقع دیں ورنہ As a mark of protest, Opposition will go for walk out

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

MR DEPUTY SPEAKER: I would request the Opposition to come back in the House, because if there is any such thing, they will be given proper chance to

avail that Because she was just mentioning about the remarks. yesterday made by some honable members from that side. when I was not on the seat She mentioned I told her not to use personal remarks against anybody I made a request to her and made her sit I was wanted that personal things should not be discussed in House

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے جب ابھی آپ کی اجازت سے بات کی ہے تو انہوں نے یہ کہا کہ ایک معزز ممبر جنہوں نے کل میرے خلاف بات کی' ان کے والد ہائیکورٹ کے جج تھے اور انہیں کرپشن کی بنیاد پر نکالا گیا تھا۔ انہوں نے یہاں پر یہ الفاظ کہے ہیں۔ حالانکہ ان ججز کو سپریم کورٹ کے ایک فیصلے کی بنیاد پر سروس سے نکالا گیا تھا۔ تو میرا یہ خیال ہے کہ آپ متعلقہ ممبر عظمیٰ بخاری صاحبہ کو موقع دیں کہ وہ point of clarification پر بات کر سکیں اور آپ کی اس یقین دہانی پر اپوزیشن واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں آجائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں انہیں ضرور موقع دوں گا اور وہ اس کی وضاحت بھی کرنا چاہتی ہیں۔ اگر انہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے تو وہ وضاحت کرنا چاہتی ہیں۔ آپ انہیں لے آئیے میں انہیں بھی موقع دوں گا' ایسی کوئی بات نہیں۔ جی' فرمائیے۔

محترمہ انبساط خان، جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے personal clarification کا موقع دیا۔ میں نے restoration of women seats کے لئے 1990 سے کام کیا ہے اور میں یہ چاہتی تھی کہ عورتیں عوام کا نمائندہ بن کر اس floor تک پہنچ سکیں۔ آج جب ہم سب عورتیں اس فلور پر موجود ہیں تو مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے کہ سیاست میں میرے جونیئرز اور سیاست میں وہ لوگ جن کو میں نے ملک کی سیاسی کارکردگی میں کبھی نہیں دیکھا' فلور پر آ کر وہ باتیں کریں جو میرے لئے ذہنی پریشانی کا باعث بنیں۔ کل یا کبھی بھی' جب بھی میں نے فلور لینا چاہا اور جب بھی میں نے عورتوں کا ایشو یا کوئی اور ایشو یا کسی قسم کے رائٹس یا کسی بھی question/answer میں involve ہونے کی کوشش کی تو لوٹی لوٹی کے نعرے لگا کے مجھے روک دیا گیا اور میری آواز دبا دی گئی حالانکہ یہ وہی آواز ہے جو انہیں فلور پر لے کر آئی ہے کیونکہ یہ آواز 1990 سے سڑکوں پر تھی۔

جناب والا! ذاتیات کی بات کرتے ہیں۔ کل میری طلاق کی بات ہوئی' کل میری عزت کی بات ہوئی۔ آج بھی ایک محترم رکن صوبائی اسمبلی نے کہا کہ انبساط سے کہو' اپنی شادیوں کی فہرست دے۔ میں نے محترمہ بے نظیر بھٹو ضرور چھوڑی ہے لیکن میں نے عزت نہیں چھوڑی۔ میں نے پاکستان پیپلز پارٹی ضرور چھوڑی ہے لیکن میں نے اپنا ماں باپ نہیں چھوڑا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں نے زندگی ضرور چھوڑی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں قبر میں ہوں۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ بہت ہو چکا' اگر یہ floor میرا نہیں تو پھر یہ کسی کا بھی نہیں۔ اگر ذاتیات کی بات کرتے ہیں تو کل جس وقت میں floor پر کھڑی تھی تو میں اس کو جبر و تشدد کہوں گی جو میرے ساتھ ہو رہا تھا تو پیچھے سے آوازیں آئیں کہ ان کا باپ جج تھا' کرپٹ تھا۔ ان کا باپ سب انسپکٹر تھا' کرپٹ تھا۔ میں نے نہیں کہا لیکن کل رات جب پاکستان پیپلز پارٹی کے سازشی ٹولے نے مجھے بتایا کہ تمہارے بارے میں ایک مزید مہم تیار کی جا رہی ہے اور تم یہ معاملہ floor پر take up کرو ورنہ جو چپ رہتا ہے وہ جھوٹا ہوتا ہے تو میں نے سوچا کہ ان کے بھی بڑے خیالات ہیں' آج میں بھی کھڑے ہو کے اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ اگر ذاتیات میری نہیں تو ذاتیات ان کی بھی نہیں ہونی چاہئے۔ میں نے ایک پارٹی کی جنرل سیکرٹری ہو کر' ایک پارٹی کی میڈیا ایڈوائزر ہو کر' ایک پارٹی کی پنجاب کی پریذیڈنٹ ہو کر 1990 سے لے کر 2003 تک عورتوں کے لئے کام کیا۔ [****] ان جھوٹے اور dishonest لوگوں پر جو نیشنل ایشوز اور public interest پر بات نہیں کرتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لفظ [***] کو expunge کیا جائے۔

Any derogatory remarks expunged from the record

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر! میں چھوڑ کر ادھر اس لئے نہیں آئی کہ یہاں بھی میری تذلیل ہو۔ براہ کرم مجھے بھی اپنی رکنیت کے اعزاز کا صلہ ملنا چاہئے اور میری بھی بات سنی جانی چاہئے۔ بہت شکریہ۔

چودھری زاہد پرویز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں!

بحکم جناب ڈپٹی سپیکر لفظ کارروائی سے حذف کیا گیا۔

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! محترمہ نے [***] بھیجی ہے' جو آپ نے حذف کر دی ہے۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ پیپلز پارٹی کے ووٹوں سے کامیاب ہو کر آئی ہیں۔ [****] تو یہ استعفیٰ دیتیں اور دوبارہ الیکشن لڑ کر آتیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ [***] کی بات نہ کریں۔ میں یہ الفاظ حذف کرتا ہوں۔

چودھری زاہد پرویز: یہ باتیں تو بڑی کرتی ہیں' یہ ہاؤس میں بڑی تقریریں کرتی ہیں۔ [****] تو یہ استعفیٰ دے کر دوبارہ elect ہو کر آتیں تو پھر جو مرضی کرتیں۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ محترم شخصیت ہیں' آپ کو یہ زیب نہیں دیتا۔ میں اپوزیشن سے request کروں گا کہ تشریف لے آئیں۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے وہ الفاظ حذف کر دیئے ہیں۔

محترمہ گلشن ملک: ہم ان کے حق میں بولیں گے اور ہم اس کی بات ضرور کریں گے۔ اگر انھوں نے ویسے ہی باہر جانا ہوتا ہے تو بہانے سے کیوں جاتے ہیں۔ یہ ان کی عادت ہے کہ حاضری لگانا' اپنی دیہاڑی بنانا اور باہر جانا مگر ہم لوگ یہ پسند نہیں کرتے کہ کسی کا نام لے کر ذلیل کیا جائے' کسی کی طلاق گنی جائے' کسی کی ذات کو اچھالا جائے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ہم اس ایوان میں اس بات کو کہیں گے کہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' کیانی صاحب!

راجہ محمد طارق کیانی: جناب سپیکر! اس ایوان میں کل اور آج میرے مشاہدے کے مطابق جس وقت بھی کوئی بدمزگی یا کوئی ناخوشگوار صورتحال پیدا ہوتی ہے تو وہ صرف کسی خاص نکتے یا کسی خاص جواز پر معرض وجود میں آتی۔ جس طرح ابھی فاضل ممبر نے اپنا تمام استدلال ایک نکتے پر مرکوز کر کے کہ مجھے پاکستان پیپلز پارٹی کو defect کر کے ٹریژری بنچز کا حصہ بننے کی وجہ سے تضحیک اور طعنہ سازی کا نشانہ بنایا جا

بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رہا ہے اس پس منظر میں، میں اپنی فاضل خاتون ممبر سے یہ گزارش کروں گا کہ پارلیمان، جمہوریت اور سیاسیات میں political parties کی اپنی ایک تاریخ ہے۔ پوری دنیا میں جب بھی political parties کی بنیادوں پر کوئی شخص یا گروہ منتخب ہو کر معزز ایوانوں کا ممبر بنتا ہے تو یہ immemorial convention of parliamentry system کا ایک طے شدہ حصہ ہے جو یونان سے لے کر برطانیہ کی پارلیمنٹ تک مستعمل ہے کہ جب وہ فلور کو کراس کر کے اپنی جماعت، اپنے منشور اور اپنے اس پروگرام سے ہٹ کر دوسری طرف جاتا ہے تو وہ سیاسی تضحیک کا حصہ بن جاتا ہے۔ اب سیاسی تضحیک، سیاسی بداخلاقی یا سیاسی اخلاقیات کے اصولوں سے جب بھی کوئی جماعت، فرد یا گروہ انحراف کرے گا تو یہ فطرتی ردعمل ہو گا کہ دوسری طرف کے لوگ، دوسری طرف کی پارلیمانی پارٹی اخلاقی بددیانتی کا ارتکاب جاننا چاہے گی۔

محترمہ انبساط خان، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! آپ تشریف رکھیں وہ آپ کے خلاف کوئی بات نہیں کر رہے وہ ایک general بات کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

راجہ محمد طارق کیانی، جناب سپیکر! میں برطانیہ کی اس شہرہ آفاق شخصیت جس کا نام Edward تھا جو غالباً 1890 میں اپنی جماعت Tory کو defect کر کے دوسری طرف گئے تو اس قدر تضحیک کا نشانہ بنے کہ تین ماہ کے بعد انہوں نے خودکشی کے ذریعے اپنی جان کو ختم کر لیا۔ دوسری بات مجھے ان سے اتفاق ہے کہ سیاسی تضحیک، سیاسی اخلاقیات کی خلاف ورزی، سیاسی طور پر کسی جرم کا ارتکاب اس کی ذاتی زندگی پر نہیں آنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیانی صاحب! اصولاً تو یہ ہے کہ جب آپ ایوان میں ہیں تو پھر آپ چاہے حکومتی بنچز پر ہوں یا اپوزیشن بنچز پر آپ سب معزز ممبران ہیں۔ اگر ایک معزز رکن بات کر رہا ہو تو دوسرے کو برداشت کرنا چاہئے یہ تو نہیں ہونا چاہئے کہ ایک معزز رکن بات کرنے کے لئے کھڑا ہو اور آپ اس پر پھبتیاں کسیں اور اس کی بات بھی نہ سنیں اور اس کو بات کرنے کی اجازت بھی نہ دیں یہ تو مناسب نہیں ہے۔ باقی ٹھیک ہے آپ کا point of view ہے آپ تنقید کر سکتے ہیں مگر جائز تنقید کریں وہ جواب دیں اور وہ تنقید کریں تو آپ جواب دیں لیکن ذاتیات پر آنا مناسب نہیں۔ چاہے کوئی حکومتی بنچز سے ہو یا اپوزیشن سے ہو یہ

غلط بات ہے۔ کسی کی ذاتی تضحیک نہیں ہونی چاہئے۔ مجھے آج یہ سب کچھ دیکھ کر بڑا دکھ ہوا ہے۔ خواتین قابل احترام ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

and always a situation evolves when an honourable lady member is speaking

اس وقت ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہر رکن اسمبلی کا یہ استحقاق ہے۔ she has come by virtual elections and she is siting here اگر کسی کو محسوس ہوا ہے تو I have always given the floor to every body that is the way it should be done میں ابھی بھی آپ سے درخواست کروں گا کہ اس طرح وقت ضائع نہ کریں آپ جا کر اپنے دوستوں سے درخواست کریں کہ وہ تشریف لے آئیں I shall give the floor to the hounorable lady member if she has anything to say بجائے اس کے کہ آپ cross talk کریں۔ باقی آپ نے جو بات کی ہے وہ بھی صحیح ہے۔ جذبات ہوتے ہیں لیکن within the limits

راجہ محمد طارق کیانی، جناب سپیکر! محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کا جواب دینا چاہ رہی تھیں۔ انہوں نے بار بار چیئر کو مخاطب کیا مگر چیئر نے ان کو بات کرنے کی اجازت نہ دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب یہ کسی ذاتی point پر آ گئی تھیں تو اسی لئے میں نے ان کو بھی بٹھا دیا تھا۔ میں یہی چاہتا تھا کہ بات نہ بگڑے لیکن وہ غلط سمجھی ہیں۔ میں نے ابھی جیسے ان کو وقت دیا ہے وہ آئیں آرام سے بیٹھیں بات کریں I will give the floor to her Let her reply

محترمہ انبساط خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر! جب کسی عورت کا charactar assassinate ہوتا ہے تو اس کو اگلے دو تین مہینوں کے لئے ایک بہت بڑے بحران سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ ایک دن کی بات نہیں ہوتی اور میرا دوسرا point یہ ہے کہ مجھے تو پیچھے سے آواز آئی تھی کہ ان کے والد جج تھے اور کرپشن میں نکالے گئے۔ جیسا کہ آپ کو پیچھے سے میرے بارے میں آوازیں آ رہی ہیں۔ کیا آپ نے مجھے کبھی کہیں دیکھا؟ جو کل آپ نے اتنے دلائل کے ساتھ میرا character assassinate کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سب کے والدین قابل احترام ہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ کیانی صاحب میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ پلیز انھیں لے آئیں۔

محترمہ قدسیہ لودھی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں۔

محترمہ قدسیہ لودھی، جناب سپیکر! معزز رکن اسمبلی جنہوں نے ابھی برطانیہ کی مثال دی، ہم بھی برطانوی نظام حکومت کو لے کر ہی چل رہے ہیں۔ we are following the mother of all parliamentary systems۔ انہوں نے مثال دی کہ اگر فلور کراسنگ ہو تو اس طرح ہوتا ہے تو میں ان کو بتانا چاہوں گی کہ ونسٹن چرچل نے بھی اپنی جماعت چھوڑی تھی۔ اس نے Tory Party چھوڑی تھی on the financial crisis in Britain لیکن پھر اسی کو ہی برطانیہ نے وزیراعظم بھی بنایا، دوسری جنگ عظیم کا ہیرو بھی بنایا اور Statesman بھی بنایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

دعائے مغفرت

سابق ایم پی اے ضیاء صاحب کے بھائی کے قتل پر دعائے مغفرت

رائے اعجاز احمد: جناب سپیکر! میرے علاقہ میں ضیاء صاحب ایم پی اے تھے وہ دو دفعہ ایم پی اے منتخب ہو چکے ہیں ان پر قاتلانہ حملہ ہوا ان کے بھائی موقع پر ہی فوت ہو گئے تو ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! روزانہ خواتین بات کرتی ہیں اور یہ فرماتی ہیں کہ اپوزیشن ہاؤس کے بزنس میں کوئی دلچسپی نہیں لیتی۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اسمبلی کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں تو اس میں 80 فیصد بزنس اپوزیشن کی طرف سے ہوتا ہے اور ہم اس میں پوری طرح دلچسپی لیتے

ہیں۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ واک آؤٹ بھی اسمبلی کے norms کا ایک حصہ ہے۔ یہ پارلیمنٹ کی ایک روایت ہے اور بار بار طعنے دینا کہ آپ صرف دستخط کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اگر ہم دستخط کرنے کے لئے آتے ہیں تو یہ بھی دستخط کرنے کے لئے آتے ہیں۔ جنہوں نے چھ چھ مہینے میں کبھی ایک دفعہ بھی نہ کسی پوائنٹ پر بات کی ہے اور نہ ہی کوئی issue raise کیا ہے۔ ان کو اس بارے میں بات کرتے ہوئے تھوڑا سا دیکھنا چاہئے۔

میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری محترمہ جنہوں نے پیپلز پارٹی کو defect کیا ہے اس حوالے سے یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ مرد ممبران direct الیکشن میں حصہ لے کر آئے ہیں اور جو خواتین ممبران ہیں وہ مرد ممبران کے ذریعے سے ان کی پارٹی کو ملنے والے ووٹوں کی بنیاد پر اسمبلی کی رکن بنی ہیں۔ اب اگر وہ اس پارٹی کو defect کرتی ہیں تو یہ اس سے بھی زیادہ غلط بات ہو گی کہ کوئی مرد defect کرتا ہے۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی اپنی پارٹی کو چھوڑنے کی جو بات ہے وہ اس سے بھی زیادہ غلط ہے۔ یہ تو خالصتاً پیپلز پارٹی کے ملنے والے ووٹوں کی وجہ سے اسمبلی کی رکن بنی ہیں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ I would welcome the Opposition back to the House میں خصوصاً محترمہ کو یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ میرا قطعاً نہ یہ ارادہ ہے اور نہ خیال ہے کہ کسی معزز رکن کی خدانخواستہ تضحیک ہو یا ان کی شان میں کوئی گستاخی ہو۔ ہم یہاں سب بھائی ہیں اور سارا معزز ایوان قابل احترام ہے خواہ وہ ٹریژری بنچز کی طرف سے ہو یا اپوزیشن کی طرف سے ہو۔ میری اس وقت بھی یہ کوشش تھی کہ کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکلے جس سے دوسرے کی دل آزاری ہو۔ اگر میں نے ان کو بٹھایا تھا تو اس لئے بٹھایا تھا کہ بات ذاتیات پر نہ آئے۔ بہرحال اگر آپ میں سے کسی کو ذاتیات کا جواب دینا ہے تو میں پھر بھی آپ سے التماس کروں گا کہ آپ جواب ضرور دیجئے لیکن ایسا جواب دیجئے کہ جس سے clarification تو ضرور ہو لیکن وہ ذاتیات پر نہ آئے تاکہ ذاتیات کی جنگ دوبارہ نہ شروع ہو جائے' اس لئے اب میں آپ کو فلور دینا چاہتا ہوں' بات کیجئے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں personal explanation دے سکوں۔ ابھی آپ نے فرمایا کہ ذاتیات پر نہیں جانا۔ جب میں آپ سے بات کرنے کے

لئے ٹائم مانگ رہی تھی تب میں personal explanation کے لئے ہی ٹائم مانگ رہی تھی۔ میری پرورش جس گھر میں ہوئی ہے، ہمیں جو تعلیم دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ذاتیات پر نہیں اترتے۔ اگر میں ذاتیات پر اتروں گی تو بات بہت دور تک جائے گی۔

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر!---

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! پلیز آپ بیٹھ جائیں۔ No cross talk

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: اگر یہاں خاندان discuss ہوں گے تو بہت بُرا ہو گا۔ میں یہ message نہیں دینا چاہتی کہ ایوان میں بیٹھنے والی خواتین صرف لڑنے کے لئے آتی ہیں یا انہیں صرف لڑائی کا موقع چاہئے لیکن میری اس بہن نے میرے والد کے بارے میں جو issue raise کیا، میں یہ کہنا چاہوں گی کہ آج میرے باپ کے بارے میں بات ہوئی ہے کل میں بھی کسی کے باپ کے بارے میں بات کر سکتی ہوں---

جناب ڈپٹی سپیکر: سب کے والدین قابل احترام ہیں اور معزز حضرات ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر انہیں میرے والد کے بارے میں کوئی وضاحت چاہئے تھی تو مجھ سے مانگ لیتیں یا ویسے ہی کھڑے ہو کر کہہ دیتیں کہ بھئی! میں نے تمہارے باپ کے بارے میں یہ سنا ہے، اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے! اگر اس بی بی کو documentary proof چاہئے تو وہ بھی میں دینے کو تیار ہوں۔ میری بات اب آپ کو سننی پڑے گی۔ میں نے آج یہاں اپنی personal explanation دینی ہے، یہ میرے استحقاق کا معاملہ ہے، میری خاندانی عزت کا معاملہ ہے، میرے باپ کی عزت کا معاملہ ہے اور میں اس کو اس طرح سے جانے نہیں دوں گی---

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! آپ بات کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرے والد پر الجہاد ٹرسٹ کا جو جج کیس ہوا تھا اس کے تحت جو گیارہ جج remove کئے گئے اس میں میرے والد صاحب بھی شامل تھے---

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر!---

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk please. محترمہ! آپ بات جاری رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سپیکر! یہ ہاؤس کا ماحول خراب کر رہی ہیں۔ یہ cross talk کیوں کر رہی ہیں؟ میں اپنی وضاحت دے رہی ہوں اگر ان میں حوصلہ ہے تو یہ سن لیں۔ میں بی بی کو documentary proof دینے کے لئے تیار ہوں۔ جو ایجنسی کی رپورٹ آئی اس کے مطابق میرے والد صاحب کے بارے میں یہی کہا گیا کہ یہ جیالا ہے' یہ پارٹی کا بہت پرانا وفادار ساتھی ہے۔ میں بی بی کو یہ بھی بتا دوں کہ آج اگر میرے والد principal seat پر ہوتے تو وہ senior most میں تیسرے جج ہوتے اور اگلے تین سال میں وہ چیف جسٹس آف لاہور ہائیکورٹ بن سکتے تھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس وقت کی ایجنسیوں کو یہ گوارا نہیں تھا' اس وقت حکومت کو یہ گوارا نہیں تھا کہ ایک جیالا بندہ جس کے متعلق ایجنسیاں کہتی ہیں کہ یہ نہیں ملے گا' نہیں بکے گا جس وجہ سے وہ چیف جسٹس آف لاہور ہائیکورٹ نہ بن سکے۔ میں یہاں عدلیہ discuss نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ہمیں پتا ہے کہ اسمبلی میں کیا discuss کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا لیکن جہاں پر میرا ایک ذاتی واقعہ ہوا ہے مجھے اس کا جواب دینا پڑے گا۔ گیارہ ججوں کا واقعہ تھا جس میں سے 9 ججوں سے استعفے لے لئے گئے تھے اور جن 3 ججوں سے استعفے نہیں لئے گئے ان میں میرے باپ کا نام شامل تھا۔ ان سے استعفیٰ اس لئے نہیں لیا گیا کہ ان کی رپورٹ clear تھی۔ انہیں کہا گیا کہ ہم آپ کو reinstate کریں گے لیکن اس کے بعد جو political crisis ہوئے' مرتضیٰ بھٹو صاحب کا جب قتل ہوا اس کے بعد جو کچھ ہوا میں اس کو discuss نہیں کرنا چاہتی لیکن اس خاتون نے میرے باپ کے متعلق جس طرح گفتگو کی ہے اور جو میرے باپ پر allegations لگائے ہیں میں ان کو documentary proof دینے کے لئے تیار ہوں' تمام ایجنسیوں کی رپورٹ دینے کے لئے تیار ہوں اور یہ خود بخود اپنی presumptions لے کر بیٹھی ہوئی ہیں کہ نکالے نہیں گئے۔ میں ان سے یہ کہتی ہوں کہ بی بی! تم کس منہ سے یہ بات کرتی ہو۔ ہم نکالے نہیں گئے یا ہم remove کئے گئے لیکن ہم اب بھی آج تک اس پارٹی کے ساتھ ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

تمہیں کسی پریشر میں منسٹری نہیں ملی تو اس میں ہمارا تو کوئی قصور نہیں۔ تم صرف اپنی منسٹری پکی کرنے کے لئے آج ہم پر discuss کر رہی ہو اور کل کسی اور کو کرو گی تاکہ تمہارے پاس یہ چانس بن جائے کہ میں ان اپوزیشن کی خواتین کو بہت زیادہ tough time دے رہی ہوں' منسٹری میرا حق بنتا ہے اور مجھے اس کا حق دیا جائے۔ میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ اس قسم کی حرکتیں کر کے یہ وہ کچھ

نہیں کر سکتی جو یہ کرنا چاہتی ہے۔ اگر اس قسم کے واقعات یا گند اچھال کر یہ سمجھتی ہے کہ شاید میں بھی پیٹریاٹ میں شامل ہو جاؤں گی تو اس کی غلط فہمی ہے۔ ہم نے زندہ بھی اسی پارٹی میں رہنا ہے اور مرنا بھی اسی پارٹی میں ہے۔ اس نے جو غلط بات میرے والد کے بارے میں کرنے کی کوشش کی ہے میں اس کے لئے صرف اتنا کہوں گی کہ اگر ذاتیات پر جانا ہے تو بہت سی باتیں میں بھی کر سکتی ہوں اور بہت ساری باتوں کا مجھے بھی پتا ہے لیکن میں وہ کرنا نہیں چاہتی۔ یہ ان کا اپنا calibre ہے' اپنا اپنا status ہے' اپنا اپنا mental brought up ہے کہ کون اس کو کس طرح سے لیتا ہے؟ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔

جناب محمد اشرف خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Let's close chapter this now جی' فرمائیے۔

جناب محمد اشرف خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے ایک اصولی بات کرنی ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے لاء منسٹر صاحب کو بات کر لینے دیں۔ جی!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو کچھ بھی چند لمحے پہلے ماحول پیدا ہوا تھا' خدا خدا کر کے تھوڑا سا normalise ہوا ہے۔ جب اپوزیشن واک آؤٹ کر چکی تھی تو اس وقت محترمہ نے اپنا point of view بڑی تفصیل کے ساتھ دے دیا۔ مائیک لگے ہوئے تھے اور باہر اپوزیشن نے سن لیا۔ جب وہ واپس تشریف لائے تو دوسری طرف سے محترمہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اپنا point of view دے دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب اس ایشو کو ختم کریں۔ اب اگر کوئی دوسرا دوست اس پر کوئی بات کرے گا تو پھر دوبارہ ایک سلسلہ شروع ہو جائے گا اس لئے آپ ڈاکٹر وسیم صاحب کو اجازت دیجئے تاکہ وہ اپنی تحریک التوائے کار take up کریں۔

جناب محمد اشرف خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیں۔

جناب محمد اشرف خان: جناب سپیکر! میں ہاؤس کے سامنے ایک اصولی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں بطور ایک

سیاسی کارکن کے یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی سیاسی جماعت ایک شخص کے لئے اس کی سیاسی ماں کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ سیاسی جماعت سیاسی کارکنوں کو پہچان دیتی ہے' سیاسی جماعت سیاسی کارکنوں کی پرورش کرتی ہے' سیاسی جماعت کے لوگ ہمیں کندھوں پر اٹھا کر زندہ باد کے نعرے لگاتے ہیں۔ اگر سیاسی جماعت ہمیں شناخت دیتی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، This is no issue دیکھیں میں آپ کا احترام کرتا ہوں۔ اب بات کو ختم کریں۔ جی' وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ تحریک التوائے کار کا وقت چل رہا ہے۔ میری تحریک التوائے کار نمبر 675 پہلے پڑھی جا چکی تھی اس میں آپ نے وزیر جنگلات سے کہا تھا کہ وہ اس کا جواب دیں لیکن اتنے شور شرابے میں انہوں نے جو بات کی وہ میری سمجھ میں بالکل نہیں آئی کہ انہوں نے کیا بات کی ہے اور اس کے بعد وہ چلے گئے ہیں۔ میری التماس ہے کہ منسٹر صاحب آ کر اس کا دوبارہ جواب دیں تاکہ مجھے پتا لگے کہ اتنا اہم ایشو جو بہاولپور کی محرومیوں کے حوالے سے ہے' اس کی مجھے وضاحت ہو جائے کہ انہوں نے کیا بات کی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ وزیر جنگلات صاحب کہیں باہر گئے ہیں تو اس کو pending کر لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوا۔ جی محترمہ شگفتہ انور صاحبہ آپ فرمائیں۔

سرکاری کارروائی

رپورٹ

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ شگفتہ انور، جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2003 (Bill No 32 of 2003) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رپورٹ ایوان میں پیش ہوئی۔

پوائنٹ آف آرڈر

پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ کے الحاق کا مسئلہ

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت سے ایک وضاحت چاہوں گا کہ University of Health Sciences کے قیام کے بعد تمام میڈیکل کالج اس یونیورسٹی کے ساتھ affiliate کر دیئے گئے۔ مگر (P G M I) ایک پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ ہے۔ ابھی تک پتا نہیں چل رہا ہے کہ اس کی affiliation یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے ساتھ ہے یا پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ ہے۔ ڈاکٹروں میں اس بارے میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ براہ مہربانی اس بارے میں یہ فرمادیں کہ وہ کس ادارے کے ساتھ منسلک ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت ، میں معزز رکن اسمبلی کے گوش گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ جب یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کا قیام عمل میں لایا گیا تھا تو اس وقت ایک free option تھی کہ جو میڈیکل کالج اس کے ساتھ affiliate ہونا چاہے وہ ہو جائے اور جو کالج نہیں چاہتے وہ نہ ہوں۔جیسا کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اس کے ساتھ affiliated نہیں ہیں باقی جتنے بھی میڈیکل کالج ہیں وہ اس کے ساتھ affiliated ہیں۔ فیصل آباد میڈیکل کالج' نشتر میڈیکل کالج ' راولپنڈی میڈیکل کالج ' بہاولپور میڈیکل کالج وغیرہ اس کے ساتھ affiliated ہیں۔ جہاں تک P G M I کا تعلق ہے تو ان کو بھی یہی option دی ہے مگر ابھی تک وہ پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ affiliated ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ P G.M.I کا یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے قیام میں کافی وقت ہو گیا ہے ۔ وہاں کے ڈاکٹر جو اس وقت پوسٹ گریجوایشن کر رہے ہیں ان کو ڈگری ملنی ہے۔ یونیورسٹی آف پنجاب اپنی ایک تاریخ رکھتی ہے جبکہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز ابھی آئی ہے۔ option کی بات نہیں ہے option کسی کی بھی نہیں ہے۔ پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کی کبھی یہ option نہیں تھی

کہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے ساتھ attach ہو۔ students went up to the Supreme Court وہ فیصلہ ہو گیا ہے مگر یہ بتایا جائے کہ P.G.M I کس کے ساتھ منسلک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، ان کے ڈین سے بھی دوبارہ پوچھ لیتے ہیں لیکن فی الحال یہ پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ attach ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! attach کی بات نہیں ہے۔ آپ نے طریقہ کار change کرنا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! change کی بات نہیں ہے ہم نے ایک option دی ہے۔ ہم نے باقی میڈیکل کالجوں سے بھی پوچھا تھا انہوں نے کہا کہ ہمیں یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے ساتھ attach کر دیا جائے۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج، پی جی ایم آئی اور فاطمہ جناح میڈیکل کالج نے کہا کہ ہمیں پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ ہی رہنے دیا جائے۔ اب جیسے جیسے یونیورسٹی میں سہولیات میسر ہوں گی، نئے نئے ڈیپارٹمنٹ بنیں گے تو یہ ان کی اپنی option ہے کہ اگر وہ چاہیں گے تو ان کے ساتھ رہیں گے ورنہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے ساتھ چلے جائیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ options کے ساتھ نہیں ہوا بلکہ انہوں نے خود بخود ہی کر لیا ہے۔ بیشتر میڈیکل کالجز کے طلباء جو کہ 5th year میں تھے وہ چاہتے تھے کہ ہم پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ منسلک رہیں کیونکہ وہ first year سے ہی ان کے ساتھ رہے ہیں۔ مگر انہوں نے ایک فیصلہ کر دیا ہے اور یہ اس کے مطابق ہو گیا ہے۔ She is confused by the lot کہ یہ ان کی options نہیں تھیں۔ کسی نے option نہیں دیا انہوں نے اس کو پابند کر دیا تھا۔ اب simple انہوں نے یہ دے دیا کہ University of the Punjab کے ساتھ attach ہے۔ اگر یہ تبدیلی ہو گا تو یہ breach of trust ہو گا جیسے ہم move کر دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، ممبر پنجاب اسمبلی صاحب! جب آپ لوگوں نے بورڈ آف گورنرز کا شور مچایا تھا کہ اسے ہٹایا جائے۔ آپ کو یاد ہو گا کیونکہ آپ بھی اس میں بڑے پیش پیش تھے۔ مجدد مرزا کمیشن میں، میں بھی شامل تھی۔ آپ کی فرمائش پر وہ ہٹایا گیا۔ ہم نے facts and figures ذاتی طور پر جا کر دیکھے۔ آپ غور سے سنیں کہ اسی وقت یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کی بات ہوئی تھی۔ اس کے بعد میڈیکل کالجز کے

پرنسپلز کو لکھ کر بھیجا گیا۔ انہوں نے طلباء کے ساتھ مذاکرات کئے۔ آپ یہاں پر رپورٹ پیش کریں اور ان طلباء کے دستخط دکھائیں کہ جنہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ آپ کس base پر یہ بات کر رہے ہیں کہ نشتر میڈیکل کالج، پی جی ایم آئی کہہ رہے ہیں کہ نہیں۔ پی جی ایم آئی کے پرنسپل سے کل رات میری بات ہوئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں کوئی problem ہی نہیں ہے۔ یہ سب کچھ صرف frustrate کرنے کے لئے کر رہے ہیں، سوال در سوال پوچھنے کے لئے کر رہے ہیں۔ آپ کو facts and figures کا معلوم ہی نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں محترمہ کے علم میں اضافہ کروں کہ فرمائش گانوں کی ہوتی ہے ان کاموں کی نہیں ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! ایک میری تحریک ہے جو کہ تین دفعہ پینڈنگ ہو چکی ہے۔ کل چیئر نے یہ رولنگ دی تھی کہ منسٹر صاحب کو پابند کیا جائے کہ وہ یہاں آ کر بیٹھیں۔ وہ آئے تو سہی مگر ان کی تیاری نہیں تھی۔ آپ دیکھ رہے تھے کہ جب آپ نے سوال کیا تو وہ کسی اور طرف دیکھ رہے تھے اس کے بعد انہوں نے عافیت سمجھی اور خاموشی سے باہر چلے گئے ہیں لہذا پیر کو ان کو پابند کیا جائے تاکہ اس کا جواب آ جائے اور وہ بیٹھے رہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو پیر تک کے لئے پینڈنگ کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2002 پر بحث ہے۔ اس پر بحث کا آغاز وزیر بیت المال کی تحریک اور تقریر سے ہو گا۔ دیگر ارکان بھی بحث میں حصہ لیں گے۔ جی، وزیر بیت المال صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جن ممبران نے بحث میں حصہ لینا ہے اگر وہ اپنے خیالات کا اظہار کر دیں تو میں conclude کروں گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر صاحب ماشاء اللہ بڑے قابل انسان ہیں۔ جو بھی discussion ہوتی

ہے اس کی ابتداء متعلقہ وزیر ہی کرتا ہے۔ وہ اپنی achievements بتاتا ہے۔ اس لئے پہلے وزیر بیت المال صاحب بات کریں گے اس کے بعد ممبر بات کرتے ہیں۔ براہ مہربانی آپ اس precedent کو خراب نہ کریں۔ اگر وزیر صاحب تشریف نہیں رکھتے تو اس کے لئے آپ وقت لے لیں۔ہم اس کے لئے تیار ہیں مگر اس طرح نہ کریں یا پھر پارلیمانی سیکرٹری speech کرلے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ وزیر صاحب موجود نہیں ہیں میں بحث کا آغاز کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ میری تقریر پر بحث نہیں ہونی بلکہ اس رپورٹ پر بحث ہونی ہے جو already اس ایوان میں circulate ہو چکی ہے اور یقیناً تمام ممبران نے اس کو پڑھ لیا ہو گا لیکن اگر آپ مجھے حکم دیں تو میں بات کا آغاز کروں۔

رانا آفتاب احمد خان، آپ ہر مرض کا علاج نہ بنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! اس کا parent department سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ہے اور اسمبلی بزنس کے معاملات کے لئے چودھری ظہیر صاحب کو منتخب کیا گیا ہے لیکن وہ اس وقت تشریف نہیں رکھتے وہ فیصل آباد گئے ہوئے ہیں اگر آپ حکم دیں تو میں بحث کا آغاز کرنے کو تیار ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! متعلقہ وزیر نہیں تو پارلیمانی سیکرٹری پڑھ لے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! اگر معزز اراکین کا یہ استدلال ہے کہ وزیر متعلقہ ہی اس بحث کا آغاز کرے تو پھر اس کو پیر تک کے لئے پینڈنگ کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو پیر تک کے لئے پینڈنگ کیا جاتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آج کا دن بیت المال پر رپورٹ پیش کرنے کے لئے اور بحث کے لئے مختص تھا اور اس بحث کا آغاز وزیر متعلقہ نے کرنا ہے یہ رولز میں درج ہے۔ آپ حکومت کی seriousness دیکھیں کہ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہے اور اس کے بعد جس کو اسمبلی کی کارروائی کے لئے محکمہ تفویض ہوا ہے وہ بھی موجود نہیں ہے اور لاء منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ مجھے اجازت دے

دیں۔ انہیں رولز کا پتا نہیں ہے کہ وہ یہ نہیں کر سکتے۔ آپ کم از کم یہ بات on record لائیں' اس پر آپ اپنی observation دیں اس کے بعد آپ اس کا وقت پیر تک کے لئے ملتوی کر دیں' منگل کے لئے رکھ دیں لیکن اس پر آپ اپنی observation دیں کہ یہ صورتحال جو سامنے آئی ہے یہ غیر ذمہ دارانہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ایسی غیر ذمہ دارانہ صورتحال نہیں ہے۔ ایک متعلقہ وزیر نہیں ہیں تو ان کے behalf پر میں نے request کر دی ہے۔ آپ اس کو adjourn فرما دیں۔ Monday کو اسے take up کر لیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! سب سے important یہ چیز ہے کہ متعلقہ وزیر' پارلیمانی سیکرٹری کوئی آدمی تو ہو جیسے میں نے کہا کہ 47 پارلیمانی سیکرٹری ہیں اور میرا خیال ہے کہ 20/15 محکمے ہیں اور ایک ایک محکمے میں تین تین پارلیمانی سیکرٹری ہیں جبکہ وزراء بھی ہیں اور اگر تعداد کم ہے تو مزید بنا لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیونکہ اس وقت متعلقہ وزیر نہیں ہیں اس لئے with the permission of the House اس کو pending کیا جاتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! List of Business پر 23 اکتوبر کی تاریخ درج ہے اور آج 24 اکتوبر ہے۔ یہ List of Business جو کل circulate ہوئی ہے تو اس میں باقاعدہ لکھا ہوا ہے کہ سرکاری کارروائی پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2002 پر عام بحث جاری رہے گی۔ کیا کل انہیں یہ List circulate نہیں ہوئی تھی کہ official business یہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ پورے ہاؤس کی یہ رائے ہے کہ اسے peding کیا جائے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس میں ہاؤس کی رائے نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! ہاؤس نے اجازت دے دی ہے۔ لاء منسٹر صاحب کی طرف سے بھی کوئی

اعتراض نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! رائے تو آپ کی بھی ہے۔ آپ اسے pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! چونکہ آج جمعۃ المبارک ہے اس لئے نماز پڑھنے بھی جانا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آپ اس پر اپنی observation دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ سب کی بھلائی میں ہے کہ جمعۃ المبارک کی نماز کے لئے ہاؤس کو سوموار 11 بجے دن تک adjourn کیا جاتا ہے۔

	Issue Nr.	Page Nr.
ZAHOOR AHMAD SAJID JANJUA, MR		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Blame on Mian Zahoor Ahmed Sajid Janjua, M P A by Ch Bashir Ahmed E.D.O Works and Services Jhang	4	411
ZAIB-UN-NISA QURESHI, MISS		
QUESTIONS regarding-		
-Area of Government Forests in District Multan and steps for controlling wood theft *(Question No 2804*)*	6	638
-Dangers due to poisonous waste of industries in Multan and government steps thereupon *(Question No.2757*)*	5	492
-Detail of staff and problem of facilities in Treasury Office Lahore *(Question No 2796*)*	6	637
-Problem of cleanliness and detail of income and expenditure of Darbar Data Sahib *(Question No 2810*)*	3	219
-Procedure for taking convents (Khangahs) under control of Auqaf and legal share of the trustee from their income *(Question No 2812*)*	3	220

	Issue Nr.	Page Nr.
W		
WALKOUT-		
-and slogan rising by the members of the opposition against L.F.O	4	302
-Token walkout by the journalists on the murder of a journalist Raja Ijaz	2	46
W.A.S.A		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Refusal by M.D. WASA to visit M.P.A	6	647
WASEEM AKHTAR, DR SYED		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Dacoity on rights of Bahawalpur in Institution of Research on date trees	3	274
-Non-provision of Medical and Para-Medical staff in Thalassaemia Ward of Bahawalpur Victoria Hospital	3	272
-Show of immoral pictures on V.C.Rs in air conditioned coaches	3	268
-Transfer of Forest School and its Principal	3	267
QUESTIONS regarding-		
-Implementation on doctors' service structure formed in 1994 and other problems *(Question No.135)*	2	120
-Recruitment of Medical Officers on permanent basis *(Question No.105)*	2	113
Y		
YAWAR ZAMAN, MIAN		
QUESTIONS regarding-		
-Buildings of schools in P.P.191 Okara without holding classes *(Question No 1085*)*	4	383
-Control over disease of Hepatitis "B" and "C" *(Question No.1069*)*	2	86
-Extension in District Headquarter Hospital Okara *(Question No 1068*)*	2	86
-Number of Cooperative Credit Socities and detail of Loans *(Question No 1081*)*	5	465
-Provision of loans to the farmers at less rate of interest *(Question No 1070*)*	6	586
Z		
ZAHEER UD DIN KHAN, CHAUDHRY (Minister for Communication & Works)		
ANSWER TO ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Worst condition of Victoria Hospital, Bahawalpur *(...Contd.)*	4,5	417,556
ANSWERS TO PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
-Blame on Mian Zahoor Ahmed Sajid Janjua, M.P.A by Ch. Bashir Ahmed E.D.O Works and Services Jhang	4	412
-To deprive the Assembly Members of their right of representation in Punjab Social Welfare Board	4	407
BILL regarding- (introduced in the House)		
-The New Murree Development Authority Bill 2003 *(Bill No 33 of 2003)*	5	565
ZAHID PERVAIZ, CH		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Insulting behaviour of Saud Aziz D.P.O Gujranwala with M P.A	4	402
QUESTION regarding-		
-Establishment of Medical College in Gujranwala *(Question No.131)*	2	118

	Issue Nr.	Page Nr.
-Number of Rural Health Centres in P P 184 *(Question No 1078*)*	2	88
-Number of X-Ray plants and detail of their working in hospitals of District Lodhran *(Question No.125)*	2	115
-Payment of dues to the heirs of the deceased lady *(Question No.554*)*	2	75
-Payment of salary to the doctor punished by the Health Department *(Question No.1207*)*	2	99
-Possession of Nazim U C 113 on residence of L H V *(Question No 1295*)*	2	109
-Problem in re-imbursement of medicines purchased during admission in Government Hospitals *(Question No 1133*)*	2	93
-Problem of salaries of Lady Health workers of Sargodha *(Question No.1270*)*	2	108
-Provision of funds to Mian Munchhi Hospital for local purchase of Medicines *(Question No 519*)*	2	72
-Provision of machinery in Jand Hospital, Attock *(Question No 964*)*	2	82
-Recruitment of Medical Officers on permanent basis *(Question No 105)*	2	114
-Supply of electricity to B H U Bakhri Ahmad Khan, Layyah *(Question No.943*)*	2	79
-Upgradation of Rural Health Centres of Hujra Shah, Muqeem *(Question No 1176*)*	2	98
TAHIRA MUNIR, MRS		
-Leave of absence	5	534
TAJAMMAL HUSSAIN, RANA		
QUESTIONS regarding-		
-Against rules activities of District Wildlife Officer Sargodha *(Question No 1795*)*	6	631
Problem in re-imbursement of medicines purchased during admission in Government Hospitals *(Question No 1133*)*	2	93
-Rehabilitation of "Research and Development of Syllabus Centre" *(Question No 975*)*	4	374
-Upgradation of girls middle school in Jhang *(Question No 974*)*	4	373
TALLAT YAQOOB, MISS		
QUESTION regarding-		
-Detail of aid to deserving persons out of income of Auqaf Department in 2002 *(Question No 1949*)*	3	211
TANVEER AHMAD, SHEIKH		
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Death of the accused person Raja Muhammad Ashraf arrested in Police Station Dina (Jehlum) *(Call Attention Notice No.74)*	5	521
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Improper behaviour of traffic police employees with M P.A	5	541
QUESTIONS regarding-		
-Detail of cooperative societies of Jehlum, their office holders and loans *(Question No 1841*)*	5	475
-Detail of graveyards situated in Jehlum city *(Question No. 1676*)*	3	204
-Detail of offices and staff of Cooperative Department in Jehlum *(Question No.1842*)*	5	476
-Detail of transfer of teachers and other staff in District Jehlum *(Question No 36)*	4	384
-Re-auction of property allotted by Auqaf Department in Jehlum *(Question No 1639*)*	3	202
TASNEEM RASHEED, DR		
-Leave of absence	5	538

	Issue Nr.	Page Nr.
Detail of B.H.Us in P.P.32 & 35 *(Question No.645*)*	2	78
-Detail of construction and inauguration of General Hospital Ghulamabad, Faisalabad and facilities available therein *(Question No 1262*)*	2	103
-Detail of departments and staff in Government Hospital Kot Khawaja Saeed, Lahore *(Question No.1268*)*	2	105
-Detail of Eye Technician Course held in Mayo Hospital, Lahore *(Question No.101)*	2	113
-Detail of facilities available in Health Centres of Tehsils of Rawalpindi *(Question No.1140-A*)*	2	95
-Detail of funds and boards of Governors of Services Hospital, Lahore *(Question No.1163*)*	2	96
-Detail of Health Centres and their staff in Tehsil Sadiqabad *(Question No.1334*)*	2	110
-Detail of hospitals and dispensaries in P.P. 8 *(Question No.1001*)*	2	83
-Detail of imprisonment and treatment of Doctor of Health Department *(Question No.1208*)*	2	100
-Detail of illegal medical stores in Lahore and steps of the Government regarding thereto *(Question No.113)*	2	114
-Detail of installation of X-Ray plants in Rural Health Centres of Sheikhupura *(Question No.1037*)*	2	85
-Detail of laboratories of hospitals of District Lodhran and facilities available theirin *(Question No.128)*	2	117
-Detail of medicines and budget of B.H.Us in Faisalabad *(Question No.1333*)*	2	109-A
-Detail of proposed dental college hospital Chohung *(Question No.1224*)*	2	102
-Detail of recruitments and sanctioned vacant posts in Health Department in Tehsil Murree and Kotli Satyan Rawalpindi *(Question No.1140*)*	2	94
-Detail of staff and facilities available in Civil Hospital Pakpattan Sharif *(Question No 1346*)*	2	112
-Detail of staff and funds of Government Hospital Muzang *(Question No.1164*)*	2	97
-Difference in rates of private and Government purchase of medicines *(Question No.1335*)*	2	111
-Establishment of Basic Health Center in Kot Hussain Sheikhupura *(Question No.1237*)*	2	103
-Establishment of emergency ward in Tehsil Headquarter Hospital Jhang *(Question No 1106*)*	2	91
-Establishment of Medical College in Gujranwala *(Question No.131)*	2	119
-Establishment of modern hospital in new housing schemes of Lahore *(Question No.1221*)*	2	101
-Extension in District Headquarter Hospital Okara *(Question No.1068*)*	2	86
-Facility and timing of laboratory in Services Hospital, Lahore *(Question No. 553*)*	2	74
-Government steps to contract the re-use of clinical waste in hospitals *(Question No.134)*	2	119
-Implementation on doctors' service structure formed in 1994 and other problems *(Question No 135)*	2	121
-Information regarding Ex-Administrator and Principal Dr Ees Muhammad *(Question No.558*)*	2	78
-Number of Flying Squad Ambulances, staff and their working in District Lodhran *(Question No 126)*	2	116
-Number of private medical colleges in the province *(Question No.1116*)*	2	92

	Issue Nr.	Page Nr.
SAMI ULLAH KIJAN, MR		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	31
QUESTION regarding-		
-Worst condition of fish farm of Ravi National Park Lahore *(Question No.1541*)*	6	624
SANAULLAH KHAN, RANA		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	34
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Armed attack on the prize bond dealer by the robbers	2	122
POINT OF ORDER regarding-		
-Assaulting and beating of MPA by trespassing his house	3	239
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Wrong answer to Adjournment Motion No 10	3	247
QUESTION regarding-		
-Grant of BS-16 and selection grade to Medical Technicians of Health Department *(Question No.650*)*	6	572
SARFRAZ AHMED KHAN, HAJI RANA		
QUESTIONS regarding-		
-Detail regarding Chhanga Manga Forest *(Question No 1505*)*	6	623
-Number of high, middle and primary schools in P P 84 *(Question No 1079*)*	4	382
Number of Rural Health Centres in P.P.184 *(Question No.1078*)*	2	88
-Problems created by factory established in residential area of Hajvery Town Multan Road, Lahore *(Question No 2778*)*	5	493
Proprietary rights of lands of Auqaf for farmers of Phoolnagar Tehsil Pattoki *(Question No 1436*)*	3	195
SAUD HASSAN DAR, MIAN		
QUESTION regarding-		
Law of ban on serving meals at marriages *(Question No 180*)*	3	170
SHAGUFTA ANWAR, MS		
REPORT regarding- *(Submitted in the House)*		
-Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2003 *(Bill No 32 of 2003)*	6	680
SHAKEEL-UR-REHMAN, LALA, ADVOCATE		
QUESTION regarding-		
-Formula of distribution of resources among Districts according to Award Commission *(Question No 1249*)*	6	619
SPEAKER, MR		
See under Muhammad Afzal Sahi		
SUMMONING-		
-Notification regarding summoning of 12th session held on 17th October, 2003	1	1

T

TAHIR ALI JAVED, DR (Minister for Health)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Conditions for posting of Dean of Institute of Dental Sciences *(Question No.557*)*	2	77
-Control over disease of Hepatitis "B" and "C" *(Question No 1069*)*	2	87
-Detail of B H.U in P.P 19 Attock *(Question No 963*)*	2	80

	Issue Nr.	Page Nr.
-Detail of members, income, expenditure and financial aid of Data Darbar Committee *(Question No 1942*)*	3	208
-Detail of shrines, their income and expenditures under control of Auqaf Department in Pakpattan *(Question No 2379*)*	3	217
-Detail of vacant posts and recruitment of officers in Auqaf Department *(Question No 2626*)*	3	219
-Eradication of encroachments from graveyards of District Jhang *(Question No. 1093*)*	3	190
-Land belonging to Auqaf and detail of its unjust occupants in P.P.145 *(Question No.30)*	3	228
-Land of Muslim Auqaf in District Pakpattan *(Question No.2049*)*	3	212
-Law of ban on serving meals at marriages *(Question No.180*)*	3	170
-Mosques and Shrines under control of Auqaf Department in District Jhang and detail of their income and expenditures *(Question No.3033*)*	3	224
-Mutation of building belonging to Auqaf Department situated at G.T Road Sara-e-Aalamgir *(Question No.3065*)*	3	227
-Posting of Khadim at Muslim Mosque Lohari Gate *(Question No 1927*)*	3	205
-Problem of cleanliness and detail of income and expenditure of Darbar Data Sahib *(Question No 2810*)*	3	220
-Problems of mosque under control of Auqaf Department *(Question No 739*)*	3	184
Procedure for taking convents (Khangahs) under control of Auqaf and legal share of the trustee from their income *(Question No 2812*)*	3	221
-Proprietary rights of lands of Auqaf for farmers of Phoolnagar Tehsil Pattoki *(Question No 1436*)*	3	195
-Re-auction of property allotted by Auqaf Department in Jehlam *(Question No 1639*)*	3	202
-Repair and restoration of Darbar Shah Blawal and attached Bara Darri Gujarpura, Lahore *(Question No 2229*)*	3	216
-Repair of shrine of Hazrat Mian Meer and constitution of Religious Affairs Committee *(Question No 1635*)*	3	196
-Sanctioned posts of Data Darbar Hospital and present position thereof *(Question No 496*)*	3	179
-Steps for recovery of Nalain Mubarik (Shoes of the Holy Prophet Hazrat Muhammad Peace be upon him) *(Question No 907*)*	3	187
-Trust property of Darbar Shah Suleman Peer Pathan Tonsa Sharif and detail of its income and expenditure *(Question No 82)*	3	231
-Unjust occupants of land of Auqaf during 1990-2002 *(Question No 112*)*	3	169
SAGHIRA ISLAM, MS		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of illegal medical stores in Lahore and steps of Government regarding thereto *(Question No 113)*	2	114
-Funds of Cooperative Department and detail of its distribution among Districts *(Question No.2793*)*	5	494
SAMINA NAVEED, MISS		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	32
QUESTIONS regarding-		
-Detail of loans, mark up and procedure of Cooperative Department *(Question No.2820*)*	5	495
-Start of similar medium of teaching for law in the province *(Question No 903*)*	4	366

	Issue Nr.	Page Nr.
-Sanctioned posts of Data Darbar Hospital and present position thereof *(Question No 496*)*	3	178
-Steps for recovery of Nalain Mubarik (Shoes of the Holy Prophet Hazrat Muhammad peace be upon him) *(Question No. 907*)*	3	187
-Trust property of Darbar Shah Suleman Peer Pathan Tonsa Sharif and detail of its income and expenditure *(Question No 82)*	3	231
-Unjust occupants of land of Auqaf during 1990-2002 *(Question No 112*)*	3	169
REPORTS regarding- *(Submitted in the House)*		
-Observance and Implementation of Principles of policy for the year 2002	4	428
-Performance of the Provincial Ombudsman Office for the year 2002	4	428
-Privilege motions No.82, 83 and 85 by Muhammad Qamar Hayat Katha, M P A, Rai Ejaz Ahmed, M P A and Ch. Muhammad Arshad, M P A	4	424
-Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2003 *(Bill No 32 of 2003)*	6	680
-Punjab Bait-ul-Mall for the year 2002	4	428
-The Punjab Supervision and Control of Children Homes (Amendment) Bill, 2003 (Bill No 27 of 2003) (Report of Standing Committee on Welfare, Development of Women and Bait-ul-Mall)	3	286
RIAZ AHMAD, RAJA		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	16
CONDOLENCE		
-On the demise of a journalist Pir Bukhsh Brohi	2	50
QUESTION regarding-		
-Position of possession on land of Forest Department Faisalabad *(Question No 2251*)*	6	635

S

SABA SADIQ, MISS		
QUESTIONS regarding-		
-Ban of serving meals on marriages *(Question No. 262*)*	3	171
-Detail of members, income, expenditure and financial aid of Data Darbar Committee *(Question No 1942*)*	3	207
SAEED-UL-HASSAN, SYED (Minister for Religious Affairs and Auqaf)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Aims of Imam Ali-Al-Haq Trust (Registered) Sialkot and its total property and present position *(Question No.2153*)*	3	213
-Aims, total property and latest position of Amina Trust (Registered) Sialkot *(Question No 2152*)*	3	213
-Ban of serving meals on marriages *(Question No 262*)*	3	172
-Condition of building of Darbar Maee Heer (Jhang) and detail of its income and expenditure *(Question No 3034*)*	3	226
-Construction and repairment of mosque and graveyard of Darbar Shah Gohar *(Question No 502*)*	3	182
-Detail of aid to deserving persons out of income of Auqaf Department in 2002 *(Question No 1949*)*	3	211
-Detail of allotment of rooms and illegal occupants of Evan-e- Auqaf, Sharah-e-Quaid-e-Azam, Lahore *(Question No 2988*)*	3	223
-Detail of electricity meters, bills and air conditioners in Evan-e Auqaf Sharah-e-Quaid-e-Azam, Lahore *(Question No 2987*)*	3	223
-Detail of funds and expenditures on repair of historical mosques during 1990 to 2002 *(Question No 72)*	3	230
-Detail of graveyards situated in Jehlum city *(Question No 1676*)*	3	205
-Detail of land, shrines and mosques under control of Auqaf Department in Depalpur *(Question No 120*1)*	3	193

	Issue Nr.	Page Nr.
-Unjust occupants of land of Auqaf during 1990-2002 *(Question No.112*)*	3	169
RELIGIOUS AFFAIRS AND AUQAF DEPARTMETN		
QUESTIONS regarding-		
-Aims of Imam Ali-Al-Haq Trust (Registered) Sialkot and its total property and present position *(Question No 2153*)*	3	213
-Aims, total property and latest position of Amina Trust (Registered) Sialkot *(Question No.2152*)*	3	212
-Ban of serving meals on marriages *(Question No 262*)*	3	171
-Condition of building of Darbar Maee Heer (Jhang) and detail of its income and expenditure *(Question No.3034*)*	3	225
-Construction and repairment of mosque and graveyard of Darbar Shah Gohar *(Question No 502*)*	3	181
-Detail of aid to deserving persons out of income of Auqaf Department in 2002 *(Question No 1949*)*	3	211
-Detail of allotment of rooms and illegal occupants of Evan-e- Auqaf, Sharah-e-Quaid-e-Azam, Lahore *(Question No 2988*)*	3	223
-Detail of electricity meters, bills and air conditioners in Evan-e-Auqaf Shaah-e-Quaid-e-Azam, Lahore *(Question No 2987*)*	3	222
-Detail of funds and expenditures on repair of historical mosques during 1990 to 2002 *(Question No 72)*	3	229
-Detail of graveyards situated in Jehlum city *(Question No 1676*)*	3	204
-Detail of land, shrines and mosques under control of Auqaf Department in Depalpur *(Question No.1201*)*	3	192
-Detail of members, income, expenditure and financial aid of Data Darbar Committee *(Question No 1942*)*	3	207
-Detail of shrines, their income and expenditures under control of Auqaf Department in Pakpattan *(Question No 2379*)*	3	216
-Detail of vacant posts and recruitment of officers in Auqaf Department *(Question No 2626*)*	3	218
-Eradication of encroachments from graveyards of District Jhang *(Question No 1093*)*	3	189
-Land belonging to Auqaf and detail of its unjust occupants in P.P.145 *(Question No 30)*	3	227
-Land of Muslim Auqaf in District Pakpattan *(Question No 2049*)*	3	211
-Law of ban on serving meals at marriages *(Question No.180*)*	3	170
-Mosques and Shrines under control of Auqaf Department in District Jhang and detail of their income and expenditures *(Question No.3033*)*	3	224
-Mutation of building belonging to Auqaf Department situated at G.T Road Sara-e-Aalamgir *(Question No.3065*)*	3	226
-Posting of Khadim at Muslim Mosque Lohari Gate *(Question No.1927*)*	3	205
-Problem of cleanliness and detail of income and expenditure of Darbar Data Sahib *(Question No 2810*)*	3	219
-Problems of mosque under control of Auqaf Department *(Question No. 739*)*	3	183
-Procedure for taking convents (Khangahs) under control of Auqaf and legal share of the trustee from their income *(Question No.2812*)*	3	220
-Proprietary rights of lands of Auqaf for farmers of Phoolnagar Tehsil Pattoki *(Question No.1436*)*	3	195
-Re-auction of property allotted by Auqaf Department in Jehlam *(Question No 1639*)*	3	202
-Repair and restoration of Darbar Shah Blawal and attached Bara Darri Gujarpura, Lahore *(Question No.2229*)*	3	216
-Repair of shrine of Hazrat Mian Meer and constitution of Religious Affairs Committee *(Question No 1635*)*	3	195

	Issue Nr.	Page Nr.
-Repair and restoration of Darbar Shah Blawal and attached Bara Darri Gujarpura, Lahore *(Question No.2229*)*	3	216
-Repair of shrine of Hazrat Mian Meer and constitution of Religious Affairs Committee *(Question No 1635*)*	3	195
-Sanctioned posts of Data Darbar Hospital and present position thereof *(Question No 496*)*	3	178
-Steps for recovery of Nalain Mubarik (Shoes of the Holy Prophet Hazrat Muhammad peace be upon him) *(Question No 907*)*	3	187
-Trust property of Darbar Shah Suleman Peer Pathan Tonsa Sharif and detail of its income and expenditure *(Question No 82)*	3	231
-Unjust occupants of land of Auqaf during 1990-2002 *(Question No 112*)*	3	169

R

RAZA SHAHID WASEER, MALIK		
-Leave of absence	5	536
RECITATION-		
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 17th October, 2003	1	11
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 20th October, 2003	2	45
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 21st October, 2003	3	161
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 22nd October, 2003	4	301
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 23rd October, 2003	5	431
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 24th October, 2003	6	569
REHANA JAMIL, BEGUM		
QUESTIONS regarding-		
-Construction and repairment of mosque and graveyard of Darbar Shah Gohar *(Question No 502*)*	3	181
-Detail of Administrative Committee of Government Pak Model High School Sultanpura Lahore *(Question No 98)*	4	388
-Detail of contract of canteen of Government Pak Model High School Sultanpura Lahore*(Question No 99)*	4	389
-Detail of Eye Technician Course held in Mayo Hospital Lahore *(Question No 101)*	2	112
-Detail of Government Schools in P P 145 *(Question No 432*)*	4	355
-Detail of property purchased by Headmistress Government Pak Model Girls High School and permission certificate *(Question No 100-A)*	4	390
-Facility and timing of laboratory in Services Hospital Lahore *(Question No 553*)*	2	73
-Inquiry report against Headmistress Government Pak Model Girls High School Sultanpura Lahore and detail of action taken on it *(Question No 97)*	4	387
-Issuance of entry ticket for forests *(Question No 110*)*	6	610
-Land belonging to Auqaf and detail of its unjust occupants in P P 145 *(Question No 30)*	3	227
-Number of forests and incidents of wood thefts in Punjab *(Question No.137*)*	6	612
-Payment of dues to the heirs of the deceased lady *(Question No.554*)*	2	74
-Period of posting of Headmistress Government Pak Model High School Sultanpura Lahore and use of funds by her *(Question No.100)*	4	389

	Issue Nr.	Page Nr.
-Provision of machinery in Jand Hospital, Attock *(Question No.964*)*	2	82
Recruitment of Medical Officers on permanent basis *(Question No.105)*	2	113
-Supply of electricity to B.H.U. Bakhri Ahmad Khan Layyah *(Question No.943*)*	2	79
-Upgradation of Rural Health Centres of Hujra Shah Muqeem *(Question No.1176*)*	2	98
RELIGIOUS AFFAIRS AND AUQAF DEPARTMENT		
-Aims of Imam Ali-Al-Haq Trust (Registered) Sialkot and its total property and present position *(Question No.2153*)*	3	213
-Aims, total property and latest position of Amina Trust (Registered) Sialkot *(Question No.2152*)*	3	212
-Ban of serving meals on marriages *(Question No. 262*)*	3	171
-Condition of building of Darbar Macc Heer (Jhang) and detail of its income and expenditure *(Question No.3034*)*	3	225
-Construction and repairment of mosque and graveyard of Darbar Shah Gohar *(Question No 502*)*	3	181
-Detail of aid to deserving persons out of income of Auqaf Department in 2002 *(Question No. 1949*)*	3	211
-Detail of allotment of rooms and illegal occupants of Evan-e- Auqaf, Sharah-e-Quaid-e-Azam, Lahore *(Question No.2988*)*	3	223
-Detail of electricity meters, bills and air conditioners in Evan-e- Auqaf Sharah-e-Quaid-e-Azam, Lahore *(Question No.2987*)*	3	222
-Detail of funds and expenditures on repair of historical mosques during 1990 to 2002 *(Question No.72)*	3	229
-Detail of graveyards situated in Jehlum city *(Question No. 1676*)*	3	204
-Detail of land, shrines and mosques under control of Auqaf Department in Depalpur *(Question No 1201*)*	3	192
-Detail of members, income, expenditure and financial aid of Data Darbar Committee *(Question No.1942*)*	3	207
-Detail of shrines, their income and expenditures under control of Auqaf Department in Pakpattan *(Question No 2379*)*	3	216
-Detail of vacant posts and recruitment of officers in Auqaf Department *(Question No.2626*)*	3	218
-Eradication of encroachments from graveyards of District Jhang *(Question No. 1093*)*	3	189
-Land belonging to Auqaf and detail of its unjust occupants in P.P.145 *(Question No.30)*	3	227
-Land of Muslim Auqaf in District Pakpattan *(Question No.2049*)*	3	211
-Law of ban on serving meals at marriages *(Question No.180*)*	3	170
-Mosques and Shrines under control of Auqaf Department in District Jhang and detail of their income and expenditures *(Question No.3033*)*	3	224
-Mutation of building belonging to Auqaf Department situated at G.T Road Sara-e-Aalamgir *(Question No.3065*)*	3	226
-Posting of Khadim at Muslim Mosque Lohari Gate *(Question No.1927*)*	3	205
-Problem of cleanliness and detail of income and expenditure of Darbar Data Sahib *(Question No.2810*)*	3	219
-Problems of mosque under control of Auqaf Department *(Question No. 739*)*	3	183
-Procedure for taking convents (Khangahs) under control of Auqaf and legal share of the trustee from their income *(Question No.2812*)*	3	220
-Proprietary rights of lands of Auqaf for farmers of Phoolnagar Tehsil Pattoki *(Question No.1436*)*	3	195
-Re-auction of property allotted by Auqaf Department in Jehlam *(Question No 1639*)*	3	202

	Issue Nr.	Page Nr.
-Detail of illegal medical stores in Lahore and steps of Government regarding thereto *(Question No 113)*	2	114
-Detail of Imprisonment and treatment of Doctor of Health Department *(Question No 1208*)*	2	100
Detail of installation of X Ray plants in Rural Health Centres of Sheikhupura *(Question No 1037*)*	2	85
-Detail of laboratories of hospitals of District Lodhran and facilities available therein *(Question No 128)*	2	117
-Detail of medicines and budget of B H Us in Faisalabad *(Question No 1333*)*	2	109-A
-Detail of proposed dental college hospital Chohung *(Question No.1224*)*	2	102
-Detail of recruitments and sanctioned vacant posts in Health Department in Tehsil Murree and Kotli Satyan Rawalpindi *(Question No.1140*)*	2	94
-Detail of staff and facilities available in Civil Hospital Pakpattan Sharif *(Question No.1346*)*	2	112
-Detail of staff and funds of Government Hospital Muzang *(Question No 1164*)*	2	97
-Difference in rates of private and Government purchase of medicines *(Question No.1335*)*	2	110
-Establishment of Basic Health Center in Kot Hussain Sheikhupura *(Question No 1237*)*	2	102
-Establishment of emergency ward in Tehsil Headquarter Hospital Jhang *(Question No 1106*)*	2	90
-Establishment of Medical College in Gujranwala *(Question No 131)*	2	118
-Establishment of modern hospital in new housing schemes of Lahore *(Question No.1221*)*	2	101
-Extension in District Headquarter Hospital Okara *(Question No 1068*)*	2	86
-Facility and timing of laboratory in Services Hospital Lahore *(Question No. 553*)*	2	73
-Government steps to contract the re-use of clinical waste in hospitals *(Question No.134)*	2	119
-Implementation on doctors' service structure formed in 1994 and other problems *(Question No 135)*	2	120
-Information regarding Ex-Administrator and Principal Dr Ees Muhammad *(Question No 558*)*	2	77
-Number of Flying Squad Ambulances, staff and their working in District Lodhran *(Question No 126)*	2	116
-Number of private medical colleges in the province *(Question No 1116*)*	2	91
-Number of Rural Health Centres in P P.184 *(Question No 1078*)*	2	88
-Number of X-Ray plants and detail of their working in hospitals of District Lodhran *(Question No.125)*	2	115
-Payment of dues to the heirs of the deceased lady *(Question No.554*)*	2	74
-Payment of salary to the doctor punished by Health Department *(Question No 1207*)*	2	99
-Possession of Nazim U C 113 on residence of L H V *(Question No.1295*)*	2	108
-Problem in re-imbursement of medicines purchased during admission in Government Hospitals *(Question No 1133*)*	2	93
-Problem of salaries of Lady Health Workers of Sargodha *(Question No 1270*)*	2	108
-Provision of funds to Mian Munchhi Hospital for local purchase of medicines *(Question No.519*)*	2	72

	Issue Nr.	Page Nr.
-Conditions of Independency of Lahore Zoo and its problems *(Question No.1568*)*	6	627
-Damages due to burning of wood instead of coal in brick furnaces *(Question No.1153*)*	6	602
-Detail of areas, names and kinds of plants of nurseries of Forest Department in Lahore *(Question No. 1130*)*	6	597
-Detail of cases of wood theft in Forest Department *(Question No.1566*)*	6	626
-Detail of disease of Sisso Sheesham Tree and its control *(Question No.1472*)*	6	620
-Detail of forests in Bahawalpur, Rahim Yar Khan and Bahawalnagar *(Question No.1656*)*	6	628
-Detail of income and expenditure of Forest Department *(Question No.697*)*	6	615
-Detail of present funds and expenditures of Guzara section of Forest Department *(Question No.911*)*	6	582
-Detail of vehicles of Wildlife Department Bahawalpur *(Question No.2544*)*	6	637
-Detail of Wildlife Parks *(Question No.1562*)*	6	626
-Detail regarding Chhanga Manga Forest *(Question No 1505*)*	6	623
-Detail regarding Jalo Park, Lahore *(Question No.698*)*	6	616
-Establishment of Wildlife Park in Mandi Bahauddin *(Question No.613*)*	6	615
-Illegal cutting of trees in Hujra Shah Muqeem and administrative structure of Forest Department *(Question No.1812*)*	6	632
-Income and expenditures of the forests of Rahim Yar Khan, Bahawalnagar and Bahawalpur *(Question No.1657*)*	6	629
-Issuance of entry ticket for forests *(Question No 110*)*	6	610
-Number of forests and incidents of wood thefts in Punjab *(Question No.137*)*	6	612
-Position of possession on land of Forest Department Faisalabad *(Question No.2251*)*	6	635
-Steps for Development of Silkworm Cultivation Industry *(Question No.86)*	6	642
-Worst condition of fish farm of Ravi National Park Lahore *(Question No.1541*)*	6	624
HEALTH DEPARTMENT		
-Conditions for posting of Dean of Institute of Dental Sciences *(Question No.557*)*	2	76
-Control over disease of Hepatitis "B" and "C" *(Question No.1069*)*	2	86
-Detail of B.H.U. in P.P. 19 Attock *(Question No.963*)*	2	79
-Detail of B.H.Us in P.P. 32 & 35 *(Question No.645*)*	2	78
-Detail of construction and inauguration of General Hospital Ghulamabad Faisalabad and facilities available therein *(Question No.1262*)*	2	103
-Detail of departments and staff in Government Hospital Kot Khawaja Saeed Lahore *(Question No.1268*)*	2	104
-Detail of Eye Technician Course held in Mayo Hospital Lahore *(Question No.101)*	2	112
-Detail of facilities available in Health Centres of Tehsils of Rawalpindi *(Question No 1140-A*)*	2	95
-Detail of funds and boards of Governors of Services Hospital, Lahore *(Question No 1163*)*	2	96
-Detail of Health Centres and their staff in Tehsil Sadiqabad *(Question No 1334*)*	2	109-A
-Detail of hospitals and dispensaries in P.P. 8 *(Question No.1001*)*	2	83

	Issue Nr.	Page Nr.
-Shelterless schools of Lahore *(Question No. 42*)*	4	305
-Start of forced tuition study in Government Islamia High School Dhoria Tehsil Kharian *(Question No. 847*)*	4	364
-Start of I.C.S Classes in Government Colleges and detail of agreement with private institutions *(Question No. 831*)*	4	363
-Start of similar medium of teaching for law in the province *(Question No. 903*)*	4	366
-Transfer of bank accounts of 800 lady's and gent's teachers of Texila *(Question No.1006*)*	4	379
-Upgradation of girls middle school in Jhang *(Question No 974*)*	4	373
-Upgradation of Inter College Wahwa Tehsil Tonsa *(Question No 929*)*	4	367
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT		
-Dangers due to poisonous waste of industries in Multan and Government steps thereupon *(Question No.2757*)*	5	492
-Government steps for controlling air pollution in District Toba Tek Singh *(Question No 2490*)*	5	489
-Problem of poisonous water of factories in Toba Tek Singh and Government steps thereupon *(Question No.2491*)*	5	489
-Problems created by factories using rubber etc as fuel at Khokhar Road, Bund Road Lahore *(Question No 3068*)*	5	502
-Problems created by factory established in residential area of Hajvery Town Multan Road, Lahore *(Question No 2778*)*	5	493
-Problems created by poisonous water of Khanpur Canal Sheikhupura and Government steps thereupon *(Question No.2553*)*	5	490
-Problems due to chemical mixed water released by factories and tanneries in Sialkot City *(Question No 2307*)*	5	484
-Problems taken place due to factory established in residential area of Tayyab Colony Multan Road, Lahore *(Question No 3080*)*	5	503
FINANCE DEPARTMENT		
-Administrative structure of Finance Department *(Question No 1185*)*	6	618
-Detail of recruitments and retirements in Punjab Bank *(Question No.1730*)*	6	630
-Detail of staff and problem of facilities in Treasury Office Lahore *(Question No.2796*)*	6	637
-Formula of distribution of resources among Districts according to Award Commission *(Question No 1249*)*	6	619
-Grant of BS-16 and selection grade to Medical Technicians of Health Department *(Question No.650*)*	6	572
-Income by sale of stamp papers, court fee and stamp tickets *(Question No 193*)*	6	613
-Increase in pension and facilities for the pensioners of Provincial Government *(Question No.658*)*	6	580
-Provision of loans to the farmers at less rate of interest *(Question No.1070*)*	6	586
FOREST DEPARTMENT		
-Activities of Timber and Land Mafia in Murree and steps of Government against it *(Question No 3030*)*	6	640
-Against rules activities of District Wildlife Officer Sargodha *(Question No.1795*)*	6	631
-Against rules activities of Wildlife Officer Sargodha *(Question No.1836*)*	6	634
-Aims and Objects of Murree Kahota Development Authority *(Question No 1119*)*	6	591
-Area of Government Forests and sale of wood *(Question No 103*)*	6	607
-Area of Government Forests in District Multan and steps for controlling wood theft *(Question No 2804*)*	6	638

	Issue Nr.	Page Nr.
-Detail of procedure and period for marking of papers in Education Boards *(Question No 153)*	4	398
-Detail of property purchased by Headmistress Government Pak Model Girls High School and permission certificate *(Question No 100-A)*	4	390
-Detail of science teachers in Punjab *(Question No.991*)*	4	376
-Detail of transfer of teachers and other staff in District Jehlum *(Question No.36)*	4	384
-Detail of union councils deprived of girls high schools *(Question No.121)*	4	394
-Detail of vacant posts in schools of District Khushab *(Question No. 951*)*	4	371
-Education policy in the province and detail of professional colleges and private schools *(Question No. 878*)*	4	365
-Establishment of Boys and Girls Degree Colleges in Mauza Sarwar Shaheed Tehsil Kot Addu *(Question No.151)*	4	398
-Establishment of Degree College for boys and girls in Gojarkhan P.P.4 *(Question No 959*)*	4	372
-Establishment of Girls and Boys Inter/ Degree college in P P 265 Layya *(Question No. 939*)*	4	370
-Establishment of girls high school in Sohawa Bolai *(Question No 992*)*	4	377
-Grant of scale BS-16 to Arabic teachers *(Question No.139)*	4	395
-Grant of selection grade to Arabic teachers in District Layya *(Question No. 938*)*	4	369
-Inquiry report against Headmistress Government Pak Model Girls High School Sultanpura Lahore and detail of action taken on it *(Question No.97)*	4	387
-Number of boys and girls schools in P.P.4 and position of furniture therein *(Question No.116)*	4	391
-Number of high, middle and primary schools in P.P.84 *(Question No.1079*)*	4	382
-Number of Schools in PP.75 Jhang *(Question No 397*)*	4	343
-Particulars and performance of Lecturer U.C I T (Punjab University) *(Question No 702*)*	4	356
-Period of posting of Headmistress Government Pak Model High School Sultanpura Lahore and use of funds by her *(Question No.100)*	4	389
-Position of teachers and students in Education University *(Question No.98*)*	4	335
-Problem of 15% increase in salaries of teachers recruited on contract *(Question No.155)*	4	400
-Problems of Government High School, Town Ship, Lahore *(Question No.67)*	4	386
-Problems of schools in P.P.4 Gojarkhan *(Question No.117)*	4	392
-Problems of teachers recruited on contract and detail of Government steps *(Question No.149)*	4	396
-Problems of Government High School, Town Ship, Lahore *(Question No.67)*	4	386
-Provision of equipment for laboratories of schools of District Khushab *(Question No 952*)*	4	371
-Provision of staff to Government Boys Primary School Umar Sukha Ladhuka, Depalpur *(Question No. 823*)*	4	362
-Rehabilitation of "Research and Development of Syllabus Centre" *(Question No.975*)*	4	374
-Relaxation of condition of B.A. for the recruitment of P.T.C. teachers *(Question No 930*)*	4	368

	Issue Nr.	Page Nr.
-Detail of offices and staff of Cooperative Department in Jehlum *(Question No.1842*)*	5	476
-Funds of Cooperative Department and detail of its distribution among Districts *(Question No 2793*)*	5	494
-Issuance of loans to Cooperative Housing Socities for development works *(Question No.1447*)*	5	471
-Institutions of Cooperative Department for financial aid to the needy*(Question No.1095*)*	5	470
-Loot in the name of Welfare of Cooperative Housing Society *(Question No.1470*)*	5	472
-Number of Cooperative Credit Socities and detail of Loans *(Question No.1081*)*	5	465
Position of applications received by Punjab Employees Cooperative Housing Society in 1993 *(Question No 2905*)*	5	497
-Problem of ban on registration of new Cooperative Housing Society *(Question No.3095*)*	5	506
-Problems faced by Park View Cooperative Housing Society Lahore and role of Government in this regard *(Question No.2078*)*	5	477
-Problems of allottees of Revenue Employees Housing Society *(Question No.2241*)*	5	481
-Problems of the Punjab Government Employees Cooperative Housing Society, Lahore *(Question No.64)*	5	508
-Payment to the affected people by Cooperative Banks *(Question No. 1038*)*	5	458
-Redress of grievances of persons affected by Institute Mining Engineers Housing Society Lahore *(Question No 2306*)*	5	482
-Refund of amounts defrauded by Cooperative Finance Corporations *(Question No.30*)*	5	438
-Remission of agricultural loan and mark up *(Question No 1768*)*	5	474
EDUCATION DEPARTMENT		
-Buildings of schools in P P 191 Okara without holding classes *(Question No 1085*)*	4	383
-Construction and repair of primary, middle and high schools in P.P 164 *(Question No. 1026*)*	4	380
Construction of buildings for educational institutions in Jubilee Town *(Question No 345*)*	4	342
-Detail of Administrative Committee of Government Pak Model High School Sultanpura Lahore *(Question No 98)*	4	388
-Detail of boundary walls of middle and high schools for girls and boys in P P.164 *(Question No.1027*)*	4	381
-Detail of boys and girls schools in P P 8 *(Question No 1004*)*	4	378
-Detail of buses purchased for the Punjab University *(Question No 703*)*	4	359
-Detail of contract of canteen of Government Pak Model High School Sultanpura Lahore *(Question No.99)*	4	389
-Detail of girls and boys schools in Pakpattan Sharif *(Question No 881*)*	4	364
-Detail of Girls Primary School Umar Sukha Ladhuka, Depalpur *(Question No 758*)*	4	361
-Detail of Government Girls Middle School Ghos-e-Azam Colony Lahore *(Question No 453*)*	4	356
-Detail of Government Schools in P P 145 *(Question No 422*)*	4	355
-Detail of grants and steps for improvement of research in Punjab University *(Question No.54)*	4	385
-Detail of grants provided to Government Islamia High School Mohni Road Lahore *(Question No 600*)*	4	347
-Detail of merit for admission in Government Central Model School No.1& 2 *(Question No 601)*	4	350

	Issue Nr.	Page Nr.
POINTS OF ORDER regarding-		
-Assaulting and beating of MPA by trespassing his house	3	239
-Closure of sugar-mills by unity of mill owners	3	236
-Election of Chairman Standing Committee on Home Affairs	5	433
-Embezzlement by committee constituted for Data Darbar	3	235
-Necessity for inviting members of Sindh Assembly in Punjab Assembly	5	531
-Permission to the members who raised objections in the Punjab		
-Postponement of ruling of the Chair on saying Naat-e-Rasool-e Maqbool	3	162
-Prevention of Domestic Violence Bill 2003, to be the members of the Committee	4	302
-Problem of affiliation of Post Graduate Medical Institute	6	681
-Trial of a traffic police constable before a Brigadier	3	162
POST GRADUATE MEDICAL INSTITUTE		
POINT OF ORDER regarding-		
-Problem of affiliation of Post Graduate Medical Institute	6	681
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
-Blame on Mian Zahoor Ahmed Sajid Janjua, M.P.A by Ch. Bashir Ahmed E.D.O Works and Services Jhang	4	411
-Breakage of sill, by A.S.P. by order of S.S.P. Okara, installed by Chief Minister	3	253
-Improper behaviour of traffic police employees with M.P.A	5	541
-Insulting behaviour of police with M.P.A on presentation of no confidence motion against Tehsil Nazim Malikwal	2	135
-Insulting behaviour of Saud Aziz D.P.O Gujranwala with M.P.A	4	402
-Refusal by M.D. WASA to visit M.P.A	6	647
-Registration of bogus case of terrorism against M.P.A	6	654
-To deprive the Assembly Members of their right of representation in Punjab Social Welfare Board	4	407
-Violence with people and insulting behaviour with M.P.A by Railway Police in P.P 156	6	651
Wrong answer to Adjournment Motion No 10	3	247

Q

QASIM ZIA, MR (Leader of Opposition)		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	15
CONDOLENCE-		
-On the deaths of father of Mrs. Naseem Lodhi M.P.A, Nawabzada Nasrullah Khan, Maulana Azam Tariq and Ahmed Shah Khagga	1	13
QUESTION regarding-		
-Detail of recruitments and retirements in Punjab Bank *(Question No.1730*)*	6	630
QUESTIONS regarding-		
COOPERATIVES DEPARTMENT		
-Detail of allotments after 1st January 2002 in Punjab Government Employees Cooperative Housing Society, Lahore *(Question No.3094*)*	5	505
-Detail of cooperative societies of Jehlum, their office holders and loans *(Question No.1841*)*	5	475
-Detail of interest on loans and District wise distribution of funds of Cooperative Department *(Question No.2974*)*	5	500
-Detail of loans, mark up and procedure of Cooperative Department *(Question No.2820*)*	5	495
-Detail of office holders and extra building laws of Government Employees Cooperative Housing Society Lahore *(Question No.2444*)*	5	485

	Issue Nr.	Page Nr.
N		
NADIA AZIZ, DR		
QUESTION regarding-		
-Problem of salaries of Lady Health Workers of Sargodha *(Question No.1270*)*	2	108
NAWABZADA NASRULLAH KHAN		
-Attribution to the democratic efforts of--------	1	15
NAZAR FARID KHOKHAR, MALIK		
REPORTS regarding (submitted in the House)-		
-Privilege motions No 82, 83 and 85 by Muhammad Qamar Hayat Kathia, M.P.A, Rai Ejaz Ahmed, M.P.A and Ch. Muhammad Arshad, M.P.A	4	424
NAZIM HUSSAIN SHAH, SYED		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	29
NAZIR AHMAD MITHU DOGAR, DR		
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Misbehaviour with Hafiz-e-Quran girl by Police employees of Tehsil Burewala and Government steps thereupon *(Call Attention Notice No.73)*	5	513
NOOR-UN-NISA MALIK, MRS		
QUESTION regarding-		
-Detail of interest on loans and District wise distribution of funds of Cooperative Department *(Question No 2974*)*	5	500
NOTIFICATION regarding-		
-Summoning of 12th session held on 17th October, 2003	1	1
O		
OFFICERS-		
-of the House	1	10
P		
PARLIAMENTARY SECRETARIES		
-of the Punjab	1	7
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH		
See under Farzana Nazir, Dr		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOME		
See under Bushra Nawaz Gardezi, Syeda		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR TOURISM		
See Under Lubna Tariq, Mrs		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PARLIAMENTARY AFFAIRS		
See under Muhammad Ahmed Khan, Advocate, Malik		
PARVEEN MASOOD BHATTI, MRS		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	26
PARVEEN SIKANDAR GILL, MS		
CONDOLENCE-		
-On the deaths of father of Mrs. Naseem Lodhi M.P.A, Nawabzada Nasrullah Khan, Maulana Azam Tariq and Ahmed Shah Khagga	1	12
PANEL OF CHAIRMEN-		
-Announcement regarding ___ _____ for the 12th Session commenced on 17th October, 2003.	1	12

	Issue Nr.	Page Nr.
MUHAMMAD NAWAZ, MR		
QUESTION regarding-		
-Detail of construction and inauguration of General Hospital Ghulamabad Faisalabad and facilities available therein *(Question No 1262*)*	2	103
MUHAMMAD RAFI-UD-DIN BUKHARI, SYED		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of laboratories of hospitals of District Lodhran and facilities available therein *(Question No 128)*	2	117
-Number of Flying Squad Ambulances, staff and their working in District Lodhran *(Question No 126)*	2	116
-Number of X-Ray plants and detail of their working in hospitals of District Lodhran *(Question No 125)*	2	115
MUHAMMAD RIAZ SHAHID, MR		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	28
MUHAMMAD SHAFIQUE ANWAR, CHAUDHRY		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of Health Centres and their staff in Tehsil Sadiqabad *(Question No 1334*)*	2	109-A
-Difference in rates of private and Government purchase of medicines *(Question No 1335*)*	2	110
MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE		
QUESTIONS regarding-		
-Aims and Objects of Murree Kahuta Development Authority *(Question No 1119*)*	6	591
-Detail of facilities available in Health Centres of Tehsils of Rawalpindi *(Question No 1146-A)*	2	95
-Detail of present funds and expenditures of Guzara section of Forest Department *(Question No 911)*	6	582
-Detail of recruitments and sanctioned vacant posts in Health Department in Tehsil Murree and Kotli Satyan Rawalpindi *(Question No 1130)*	2	94
-Start of forced tuition study in Government Islamia High School Dhoria Tehsil Kharian *(Question No 847*)*	4	364
-Steps for recovery of Nalain Mubarik (Shoes of the Holy Prophet Hazrat Muhammad peace be upon him) *(Question No 907*)*	3	187
MUHAMMAD SHAUKAT, CHAUDHRY		
QUESTION regarding-		
-Detail of departments and staff in Government Hospital Kot Khawaja Saeed Lahore *(Question No 1268)*	2	104
MUHAMMAD WAQAS, MR		
POINT OF ORDER regarding-		
-Necessity for inviting members of Sindh Assembly in Punjab Assembly	5	55[illegible]
QUESTIONS regarding-		
-Detail of boys and girls schools in P.P.S *(Question No 1964)*	[illegible]	378
-Detail of hospitals and dispensaries in P.P.S *(Question No 1[illegible])*	2	93
-Transfer of bank accounts of SPS lady's and gent's teachers of Tehsil *(Question No 1996*)*	2	[illegible]
MUKHTAR AHMAD BHERTH, DR MALIK		
QUESTION regarding		
-Problems of allottees of Revenue Employees Housing Society *(Question No.2241*)*	5	481

	Issue Nr.	Page Nr.
BILLS regarding- *(Introduced in the House)*		
-Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2003	2	156
-The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2003 *(Bill No 32 of 2003)*	4	425
MUHAMMAD EJAZ, HAJI		
POINT OF ORDER regarding-		
-Postponement of ruling of the Chair on saying Naat-e-Rasool-e-Maqbool	3	162
QUESTIONS regarding-		
Detail of Girls Primary School Umar Sukha Ladhuka, Depalpur *(Question No. 758*)*	4	361
-Number of private medical colleges in the province *(Question No.1116*)*	2	91
-Provision of staff to Government Boys Primary School Umar Sukha Ladhuka, Depalpur *(Question No. 823*)*	4	362
MUHAMMAD HASSAN, BRIG (RETD)		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of union councils deprived of girls high schools *(Question No 121)*	4	394
-Establishment of Degree College for boys and girls in Gojarkhan P P 4 *(Question No.959*)*	4	372
-Number of boys and girls schools in P P 4 and position of furniture therein *(Question No 116)*	4	391
-Problems of schools in P P 4 Gojarkhan *(Question No 117)*	4	392
MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHRY (Minister for Food)		
ANSWER TO THE ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Dacoity on rights of Bahawalpur in Institution of Research on date trees	3	274
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	19
REPORTS regarding- *(submitted in the House)*		
-Observance and Implementation of Principles of policy for the year 2002	4	428
-Performance of the Provincial Ombudsman Office for the year 2002	4	428
-Punjab Bait-ul-Mall for the year 2002	4	428
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of allotments after 1st January 2002 in Punjab Government Employees Cooperative Housing Society, Lahore *(Question No.3094*)*	5	505
-Detail of forests in Bahawalpur, Rahim Yar Khan and Bahawalnagar *(Question No 1656*)*	6	628
-Income and expenditures of the forests of Rahim Yar Khan, Bahawalnagar and Bahawalpur *(Question No 1657*)*	6	629
-Loot in the name of Welfare of Cooperative Housing Society *(Question No 1470*)*	5	472
MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALI		
QUESTIONS regarding-		
-Damages due to burning of wood instead of coal in brick furnaces *(Question No 1153*)*	6	602
-Detail of vacant posts in the schools of District Khushab *(Question No 951*)*	4	371
-Provision of equipment for laboratories of schools of District Khushab *(Question No 952*)*	4	371
MUHAMMAD JAVED SIDDIQUI, DR		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	27

	Issue Nr.	Page Nr.
-Payment to the affected people by Cooperative Banks *(Question No 1038*)*	5	459
-Position of applications received by Punjab Employees Cooperative Housing Society in 1993 *(Question No 2905*)*	5	498
-Problem of ban on registration of new Cooperative Housing Society *(Question No.3095*)*	5	507
-Problems faced by Park View Cooperative Housing Society Lahore and role of Government in this regard *(Question No 2078*)*	5	478
-Problems of allottees of Revenue Employees Housing Society *(Question No.2241*)*	5	482
-Problems of the Punjab Government Employees Cooperative Housing Society, Lahore *(Question No.64)*	5	509
-Redress of grievances of persons affected by Institute Mining Engineers Housing Society Lahore *(Question No.2306*)*	5	483
-Refund of amounts defrauded by Cooperative Finance Corporations *(Question No 30*)*	5	439
-Remission of agricultural loan and mark up *(Question No 1768*)*	5	474
MUHAMMAD ARIF GONDAL CHIMOANA, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of science teachers in Punjab *(Question No.991*)*	4	376
-Establishment of girls high school in Sohawa Bolai *(Question No.992*)*	4	377
MUHAMMAD ASGHAR, MIAN		
QUESTION regarding-		
-Detail of procedure and period for marking of papers in education boards *(Question No 153)*	4	398
MUHAMMAD ASHRAF KHAN, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Payment of salary to the doctor punished by Health Department *(Question No 1207*)*	2	99
-Detail of Imprisonment and treatment of Doctor of Health Department *(Question No.1208*)*	2	100
MUHAMMAD AZEEM GHUMAN, MR		
-Leave of absence	5	539
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR (Minister for LG & RD, ADD. CHG. Law & Parliamentary Affairs)		
AMENDMENT in-		
-Rule 159 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997	4	426
ANSWERS TO CALL ATTENTION NOTICES regarding-		
-Armed attack on the prize bond dealer by the robbers	2	123
-Death of the accused person Raja Muhammad Ashraf arrested in Police Station Dina (Jehlum) *(Call Attention Notice No 74)*	5	521
-Misbehaviour with Hafiz-e-Quran girl by Police employees of Tehsil Borewala and Government steps thereupon *(Call Attention Notice No.73)*	5	514
ANSWERS TO POINTS OF ORDER regarding-		
-Assaulting and beating of MPA by trespassing his house	3	239
-Election of Chairman Standing Committee on Home Affairs	5	434
ANSWERS TO PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
-Breakage of sill by A S P by order of S S P Okara installed by Chief Minister	3	256
-Insulting behaviour of police with M P A on presentation of no confidence motion against Tehsil Nazim Mahkwal	2	138
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	36

	Issue Nr.	Page Nr.
MUHAMMAD AFZAL KHOKHAR, MALIK		
QUESTION regarding-		
-Position of applications received by Punjab Employees Cooperative Housing Society in 1993 *(Question No.2905*)*	5	497
MUHAMMAD AFZAL SAHI, MR (Mr Speaker)		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	41
MUHAMMAD AHMED KHAN, ADVOCATE, MALIK (Parliamentary Secretary for Parliamentary Affairs)		
ANSWER TO ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Supply of more funds for Rural Water Supply Scheme Jannat Abad	5	558
MUHAMMAD AJASAM SHARIFF, MR		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Refusal by M D WASA to visit M.P A	6	647
QUESTIONS regarding-		
-Detail of areas, names and kinds of plants of nurseries of Forest Department in Lahore *(Question No 1130*)*	6	597
-Detail of funds and boards of Governors of Services Hospital, Lahore *(Question No 1163*)*	2	96
-Detail of staff and funds of Government Hospital Muzang *(Question No 1164*)*	2	97
-Detail of Wildlife Parks *(Question No 1562*)*	6	626
-Redress of grievances of persons affected by Institute Mining Engineers Housing Society Lahore *(Question No 2306*)*	5	482
-Repair and restoration of Darbar Shah Blawal and attached Bara Darri Gujatpura Lahore *(Question No 2229*)*	3	216
MUHAMMAD AJAZ BALUCH, MR		
QUESTION regarding-		
-Detail of vehicles of Wildlife Department Bahawalpur *(Question No 2544*)*	6	637
MUHAMMAD ANWAR, COL (RETD) MALIK (Minister for Cooperatives)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
Detail of allotments after 1st January 2002 in Punjab Government Employees Cooperative Housing Society, Lahore *(Question No 3094*)*	5	505
-Detail of cooperative societies of Jehlum, their office holders and loans *(Question No 1841*)*	5	[illegible]
-Detail of interest on loans and District wise distribution of funds of Cooperative Department *(Question No 2978*)*	5	500
-Detail of loans, mark up and procedure of Cooperative Department *(Question No 2820*)*	5	496
-Detail of office holders and extra building funds of Government Employees Cooperative Housing Society, Lahore *(Question No 2244*)*	5	[illegible]
Detail of offices and staff of Cooperative Department in Jehlum *(Question No 1842*)*	5	[illegible]
-Funds of Cooperative Department and detail of its distribution among Districts *(Question No 2793*)*	5	494
-Issuance of loans to Cooperative Housing Societies for development works *(Question No 1847*)*	5	[illegible]
Institutions of Cooperative Department for Jehlum and its Tehsil *(Question No 1795*)*	5	[illegible]
-Loot in the name of Welfare of Cooperative Housing Society *(Question No [illegible])*	5	475
-Number of Cooperative Credit Societies and detail of Loans *(Question No [illegible])*	5	[illegible]

	Issue Nr.	Page Nr.
-Institutions of Cooperative Department for financial aid to the needy *(Question No.1095*)*	5	470
KHIZAR ILYAS VIRK, CH		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	21

L

LEAVE OF ABSENCE OF-		
-Abida Javid, Mrs	5	537
-Bilal Asghar, Chaudhri	5	534,537
-Ghulam Mohyuddin Chishti, Mr	5	538
-Humaira Awais Shahid, Mrs	5	533
-Ihsan Ullah Waqas, Syed	5	535
-Javed Akram, Brig (Rtd)	5	535
-Memona Nabeel, Mrs	5	536
-Muhammad Azeem Ghuman, Mr	5	539
-Raza Shahid Waseer, Malik	5	536
-Tahira Munir, Mrs	5	534
-Tasneem Rasheed, Dr	5	538
LUBNA TARIQ, MRS (Parliamentary Secretary for Tourism)		
REPORT (Submitted in the House) regarding-		
-The Punjab Supervision and Control of Children Homes (Amendment) Bill, 2003 (Bill No 27 of 2003) (Report of Standing Committee on Welfare, Development of Women and Bait-ul- Mall)	3	286

M

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	22
POINT OF ORDER regarding-		
-Embezzlement by committee constituted for Data Darbar	3	235
MEMONA NABEEL, MRS		
-Leave of absence	5	536
MINISTER FOR COMMUNICATIONS & WORKS		
See under Zaheer Ud Din Khan, Chaudhry		
MINISTER FOR COOPERATIVES		
See under Muhammad Anwar, Col (Retd) Malik		
MINISTER FOR EDUCATION		
See under Imran Masood, Mian		
MINISTER FOR FOOD		
See under Muhammad Iqbal, Chaudhry		
MINISTER FOR HEALTH		
See under Tahir Ali Javed.		
MINISTER FOR RELIGIOUS AFFAIRS AND AUQAF		
See Under Saeed-Ul-Hasson, Syed		
MINISTER FOR LG & RD, ADD.CHG.LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS		
See under Muhammad Basharat Raja, Mr		
MISBAH KOKAB, MISS ADVOCATE		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of allotment of rooms and illegal occupants of Evan-e Auqaf, Sharah-e-Quaid-e-Azam, Lahore *(Question No.2988*)*	3	223
-Detail of electricity meters, bills and air conditioners in Evan-e- Auqaf Sharah-e-Quaid-e-Azam, Lahore *(Question No 2987*)*	3	222

	Issue Nr.	Page Nr.
-Shelterless schools of Lahore *(Question No 42*)*	4	306
-Start of forced tuition study in Government Islamia High School Dhoria Tehsil Khartan *(Question No. 847*)*	4	364
-Start of I C S Classes in Government Colleges and detail of agreement with private institutions *(Question No. 831*)*	4	363
-Start of similar medium of teaching for law in the province *(Question No. 903*)*	4	367
-Transfer of bank accounts of 800 lady's and gent's teachers of Texila *(Question No 1006*)*	4	379
-Upgradation of girls middle school in Jhang *(Question No 974*)*	4	374
-Upgradation of Inter College Wahwa Tehsil Tonsa *(Question No 929*)*	4	367
ISHTIAQ AHMAD, MEHR		
QUESTION regarding-		
-Possession of Nazim U C 113 on residence of L H V *(Question No.1295*)*	2	108

J

JAVAID AHMED, CH		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	20
QUESTIONS regarding-		
-Detail of girls and boys schools in Pakpattan Sharif *(Question No 881*)*	4	364
-Detail of shrines, their income and expenditures under control of Auqaf Department in Pakpattan *(Question No 2379*)*	3	216
-Detail of staff and facilities available in Civil Hospital Pakpattan Sharif *(Question No 1346*)*	2	112
-Education policy in the province and detail of professional Colleges and private schools *(Question No 878*)*	4	365
-Land of Muslim Auqaf in District Pakpattan *(Question No 2049*)*	3	211
-Remission of agricultural loan and mark up *(Question No 1768*)*	5	474
JAVED AKRAM, BRIG (RETD), SITARA-E-IMTAIZ		
-Leave of absence	5	535
JEHANZEB RAO, MR		
QUESTION regarding-		
-Problems created by poisonous water of Khanpur Canal Sheikhupura and Government steps thereupon *(Question No 2553*)*	5	490

K

KAMRAN MICHAEL, MR		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Registration of bogus case of terrorism against M P A	6	654
KANWAL NASEEM, MRS		
QUESTION regarding-		
-Problems taken place due to factory established in residential area of Tayyab Colony, Multan Road, Lahore *(Question No 3080*)*	5	503
KHALIDA MANSOOR, MRS		
QUESTION regarding-		
-Detail of medicines and budget of B H Us in Faisalabad *(Question No 1333*)*	2	109-A
KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR		
QUESTIONS regarding-		
-Eradication of encroachments from graveyards of District Jhang *(Question No 1093*)*	3	189
-Establishment of emergency ward in Tehsil Headquarter Hospital Jhang *(Question No.1106*)*	2	90

	Issue Nr.	Page Nr.
-Detail of grants provided to Government Islamia High School Mohni Road Lahore *(Question. No 600*)*	4	347
-Detail of merit for admission in Government Central Model School No 1& 2 *(Question No 601)*	4	350
-Detail of procedure and period for marking of papers in education boards *(Question No.153)*	4	399
-Detail of property purchased by Headmistress Government Pak Model Girls High School and permission certificate *(Question No.100-A)*	4	391
-Detail of science teachers in Punjab *(Question No 991*)*	4	377
-Detail of transfer of teachers and other staff in District Jehlum *(Question No 36)*	4	385
-Detail of union councils deprived of girls high schools *(Question No 121)*	4	395
-Detail of vacant posts in schools of District Khushab *(Question No 951*)*	4	371
-Education policy in the province and detail of professional colleges and private schools *(Question No 878*)*	4	366
-Establishment of Boys and Girls Degree Colleges in Mauza Sarwar Shaheed Tehsil Kot Addu *(Question No.151)*	4	398
-Establishment of Degree College for boys and girls in Gojarkhan P P 4 *(Question No 959*)*	4	372
-Establishment of Girls and Boys Inter/ Degree college in P P 265 Layya *(Question No 939*)*	4	370
-Establishment of girls high school in Sohawa Bolai *(Question No 992*)*	4	378
-Grant of scale BS-16 to Arabic teachers *(Question No 139)*	4	395
-Grant of selection grade to Arabic teachers in District Layya *(Question No 938*)*	4	369
-Inquiry report against Headmistress Government Pak Model Girls High School Sultanpura Lahore and detail of action taken on it *(Question No 97)*	4	388
-Number of boys and girls schools in P P.4 and position of furniture thereon *(Question No 116)*	4	391
-Number of high, middle and primary schools in P P 84 *(Question No 1079*)*	4	382
-Number of schools in PP.75 Jhang *(Question No 397*)*	4	343
-Particulars and performance of Lecturer U C I T (Punjab University) *(Question No 702*)*	4	357
-Period of posting of Headmistress Government Pak Model High School Sultanpura Lahore and use of funds by her *(Question No 100)*	4	390
-Position of teachers and students in Education University *(Question No 98*)*	4	335
-Problem of 15% increase in salaries of teachers recruited on contract *(Question No 155)*	4	401
-Problems of Government High School, Town Ship, Lahore *(Question No 67)*	4	387
-Problems of schools in P P 4 Gojarkhan *(Question No 117)*	4	393
-Problems of teachers recruited on contract and detail of Government steps *(Question No 149)*	4	397
-Provision of equipment for laboratories of schools of District Khushab *(Question No.952*)*	4	372
-Provision of staff to Government Boys Primary School Umar Sukha Ladhuka, Depalpur *(Question No. 823*)*	4	362
-Rehabilitation of "Research and Development of Syllabus Centre" *(Question No 975*)*	4	375
-Relaxation of condition of B A for the recruitment of P T C teachers *(Question No.930*)*	4	368

	Issue Nr.	Page Nr.
-Detail of grants and steps for improvement of research in Punjab University *(Question No 54)*	4	385
-Detail of vacant posts and recruitment of officers in Auqaf Department *(Question No 2626*)*	3	218
-Government steps to contract the re-use of clinical waste in hospitals *(Question No.134)*	2	119
-Increase in pension and facilities for the pensioners of provincial Government *(Question No 658*)*	6	580
-Information regarding Ex-Administrator and Principal Dr Ees Muhammad *(Question No.558*)*	2	77
-Issuance of loans to Cooperative Housing Socities for development works *(Question No.1447*)*	5	471
-Position of teachers and students in Education University *(Question No.98*)*	4	335
-Problems faced by Park View Cooperative Housing Society Lahore and role of Government in this regard *(Question No.2078*)*	5	477
-Problems of Government High School, Town Ship, Lahore *(Question No.67)*	4	386
-Problems of teachers recruited on contract and detail of Government steps *(Question No.149)*	4	396
-Refund of amounts defrauded by Cooperative Finance Corporations *(Question No.30*)*	5	438
-Shelterless schools of Lahore *(Question No. 42*)*	4	305
-Steps for Development of Silkworm Cultivation Industry *(Question No 86)*	6	642
-Trust property of Darbar Shah Suleman Peer Pathan Tonsa Sharif and detail of its income and expenditure *(Question No.82)*	3	231
IJAZ AHMED SEHOLE, MR		
POINT OF ORDER regarding-		
-Election of Chairman Standing Committee on Home Affairs	5	433
IMRAN MASOOD, MIAN (Minister for Education)		
ANSWER TO THE PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Wrong answer to Adjournment Motion No 10	3	249
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Buildings of schools in P P 191 Okara without holding classes *(Question No 1085*)*	4	383
-Construction and repair of primary, middle and high schools in P P 164 *(Question No 1026*)*	4	380
-Construction of buildings for educational institutions in Jubilee Town *(Question No.345*)*	4	342
-Detail of Administrative Committee of Government Pak Model High School, Sultanpura, Lahore *(Question No 98)*	4	388
-Detail of boundary walls of middle and high schools for girls and boys in P P 164 *(Question No 1027*)*	4	381
-Detail of boys and girls schools in P.P.8 *(Question No.1004*)*	4	379
-Detail of buses purchased for the Punjab University *(Question No.703*)*	4	360
-Detail of contract of conteen of Government Pak Model High School, Sultanpura, Lahore *(Question No.99)*	4	389
-Detail of girls and boys schools in Pakpattan Sharif *(Question No.881*)*	4	365
-Detail of Girls Primary School, Umar Sukha Ladhuka, Depalpur *(Question No. 758*)*	4	361
-Detail of Government Girls Middle School, Ghos-e-Azam Colony, Lahore *(Question No 453*)*	4	356
-Detail of Government Schools in P.P.145 *(Question No 422*)*	4	355
-Detail of grants and steps for improvement of research in Punjab University *(Question No 54)*	4	386

	Issue Nr.	Page Nr.
-Establishment of modern hospital in new housing schemes of Lahore *(Question No 1221*)*	2	101
-Extension in District Headquarter Hospital Okara *(Question No.1068*)*	2	86
-Facility and timing of laboratory in Services Hospital Lahore *(Question No 553*)*	2	73
-Government steps to contract the re-use of clinical waste in hospitals *(Question No.134)*	2	119
-Implementation on doctors' service structure formed in 1994 and other problems *(Question No 135)*	2	120
-Information regarding Ex-Administrator and Principal Dr. Ees Muhammad *(Question No 558*)*	2	77
-Number of Flying Squad Ambulances, staff and their working in District Lodhran *(Question No 126)*	2	116
-Number of private medical colleges in the province *(Question No 1116*)*	2	91
-Number of Rural Health Centres in P.P 184 *(Question No 1078*)*	2	88
-Number of X-Ray plants and detail of their working in hospitals of District Lodhran *(Question No 125)*	2	115
-Payment of dues to the heirs of the deceased lady *(Question No 554*)*	2	74
-Payment of salary to the doctor punished by Health Department *(Question No 1207*)*	2	99
-Possession of Nazim U C 113 on residence of L H V *(Question No 1295)*	2	108
-Problem in re-imbursement of medicines purchased during admission in Government Hospitals *(Question No 1133*)*	2	93
-Problem of salaries of Lady Health Workers of Sargodha *(Question No 1270*)*	2	108
-Provision of funds to Mian Munchhi Hospital for local purchase of medicines *(Question No 519*)*	2	72
-Provision of machinery in Jand Hospital Attock *(Question No.964*)*	2	82
-Recruitment of Medical Officers on permanent basis *(Question No.105)*	2	113
-Supply of electricity to B H U Bakhi Ahmad Khan Layyah *(Question No 943 *)*	2	79
-Upgradation of Rural Health Centres of Hujra Shah Muqeem *(Question No.1176*)*	2	98
HUMAIRA AWAIS SHAHID, MRS		
-Leave of absence	5	533
QUESTIONS regarding-		
-Conditions of Independency of Lahore Zoo and its problems *(Question No 1568*)*	6	627
-Detail of cases of wood theft in Forest Department *(Question No 1566*)*	6	626

I

	Issue Nr.	Page Nr.
IHSAN ULLAH WAQAS, SYED		
-Leave of absence	5	535
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-To deprive the Assembly Members of their right of representation in Punjab Social Welfare Board	4	407
QUESTIONS regarding-		
-Area of Government Forests and sale of wood *(Question No 103*)*	6	607
-Conditions for posting of Dean of Institute of Dental Sciences *(Question No 557*)*	2	76
-Detail of funds and expenditures on repair of historical mosques during 1990 to 2002 *(Question No 72)*	3	229

	Issue Nr	Page Nr.
-Provision of loans to the farmers at less rate of interest *(Question No 1070*)*	6	586
HASSAN MURTAZA, SYED		
QUESTIONS regarding-		
-Condition of building of Darbar Muee Heer (Jhang) and detail of its income and expenditure *(Question No.3034*)*	3	225
-Mosques and Shrines under control of Auqaf Department in District Jhang and detail of their income and expenditures *(Question No 3033*)*	3	224
HEALTH DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Conditions for posting of Dean of Institute of Dental Sciences *(Question No 557*)*	2	76
-Control over disease of Hepatitis "B" and "C" *(Question No.1069*)*	2	86
-Detail of B H U in P P 19 Attock *(Question No 963*)*	2	79
-Detail of B H Us in P P 32 & 35 *(Question No 645*)*	2	78
-Detail of constuction and inauguration of General Hospital, Ghulamabad, Faisalabad and facilities available therein *(Question No 1262*)*	2	103
-Detail of departments and staff in Government Hospital, Kot Khawaja Saeed Lahore *(Question No 1268*)*	2	104
-Detail of Eye Technician Course held in Mayo Hospital Lahore *(Question No 101)*	2	112
-Detail of facilities available in Health Centres of Tehsils of Rawalpindi *(Question No 1140-A*)*	2	95
-Detail of funds and boards of Governors of Services Hospital, Lahore *(Question No 1163*)*	2	96
-Detail of Health Centres and their staff in Tehsil Sadiqabad *(Question No 1334*)*	2	109-A
-Detail of hospitals and dispensaries in P P 8 *(Question No 1601*)*	2	83
-Detail of illegal medical stores in Lahore and steps of Government regarding thereto *(Question No 115)*	2	114
-Detail of imprisonment and treatment of Doctor of Health Department *(Question No 1208*)*	2	100
-Detail of installation of X-Ray plants in Rural Health Centres of Sheikhupura *(Question No 1037*)*	2	85
-Detail of laboratories of hospitals of District Lodhran and facilities available therein *(Question No 128)*	2	117
-Detail of medicines and budget of B H Us in Faisalabad *(Question No 1333*)*	2	109-A
-Detail of proposed dental college hospital Chohung *(Question No 1224*)*	2	102
-Detail of recruitments and sanctioned vacant posts in Health Department in Tehsil Murree and Kotli Satyan Rawalpindi *(Question No 1140*)*	2	94
-Detail of staff and facilities available in Civil Hospital Pakpattan Sharif *(Question No 1346*)*	2	112
-Detail of staff and funds of Government Hospital Muzang *(Question No 1164*)*	2	97
-Difference in rates of private and Government purchase of medicines *(Question No.1335*)*	2	110
-Establishment of Basic Health Center in Kot Hussain Sheikhupura *(Question No 1237*)*	2	102
-Establishment of emergency ward in Tehsil Headquarter Hospital, Jhang *(Question No 1106*)*	2	90
-Establishment of Medical College in Gujranwala *(Question No 131)*	2	118

	Issue Nr.	Page Nr.
-Damages due to burning of wood instead of coal in brick furnaces *(Question No 1153*)*	6	602
-Detail of areas, names and kinds of plants of nurseries of Forest Department in Lahore *(Question No. 1130*)*	6	597
-Detail of cases of wood theft in Forest Department *(Question No 1566*)*	6	626
-Detail of disease of Sisso Sheesham Tree and its control *(Question No 1472*)*	6	620
-Detail of forests in Bahawalpur, Rahim Yar Khan and Bahawalnagar *(Question No 1656*)*	6	628
-Detail of income and expenditure of Forest Department *(Question No.697*)*	6	615
-Detail of present funds and expenditures of Guzara section of Forest Department *(Question No.911*)*	6	582
-Detail of vehicles of Wildlife Department Bahawalpur *(Question No 2544*)*	6	637
-Detail of Wildlife Parks *(Question No 1563*)*	6	626
-Detail regarding Chhanga Manga Forest *(Question No 1505*)*	6	623
-Detail regarding Jalo Park, Lahore *(Question No 698*)*	6	616
Establishment of Wildlife Park in Mandi Bahauddin *(Question No 613*)*	6	615
-Illegal cutting of trees in Hujra Shah Muqeem and administrative structure of Forest Department *(Question No 1812*)*	6	632
-Income and expenditures of the forests of Rahim Yar Khan, Bahawalnagar and Bahawalpur *(Question No 1657*)*	6	629
-Issuance of entry ticket for forests *(Question No 110*)*	6	610
-Number of forests and incidents of wood thefts in Punjab *(Question No 137*)*	6	612
-Position of possession on land of Forest Department Faisalabad *(Question No 2251*)*	6	635
-Steps for Development of Silkworm Cultivation Industry *(Question No 86)*	6	642
-Worst condition of fish farm of Ravi National Park Lahore *(Question No.1541*)*	6	624

G

GHULAM MOHYUDDIN CHISHTI, MR

-Leave of absence	5	538

H

HASNAIN BAHADUR DRESHAK, SARDAR (Minister for Finance)

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Administrative structure of Finance Department *(Question No.1185*)*	6	618
-Detail of recruitments and retirements in Punjab Bank *(Question No 1730*)*	6	631
-Detail of staff and problem of facilities in Treasury Office Lahore *(Question No.2796*)*	6	638
-Formula of distribution of resources among Districts according to Award Commission *(Question No.1249*)*	6	619
-Grant of BS-16 and selection grade to Medical Technicians of Health Department *(Question No 650*)*	6	573
Income by sale of stamp papers, court fee and stamp tickets *(Question No.193*)*	6	613
-Increase in pension and facilities for the pensioners of Provincial Government *(Question No 658*)*	6	580

	Issue Nr.	Page Nr.
F		
FAISAL FAROOQ CHEEMA, CHAUDHRY		
QUESTION regarding-		
-Detail of B.H Us in P.P. 32 & 35 *(Question No 645*)*	2	78
FAISAL HAYAT JABBOANA, MR		
QUESTION regarding-		
-Against rules activities of Wildlife Officer Sargodha *(Question No 1836*)*	6	634
FARZANA NAZIR, DR (Parliamentary Secretary for Health)		
ANSWER TO ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Purplexity among people due to danger of spreading epidemics on account of non distraction of germic material in hospital	2	148
ANSWER TO POINT OF ORDER regarding-		
-Problem of affiliation of Post Graduate Medical Institute	6	681
FATEH MUHAMMAD KHAN BUZDAR, SARDAR		
QUESTIONS regarding-		
-Relaxation of condition of B.A. for the recruitment of P.T.C. teachers *(Question No.930*)*	4	368
-Upgradation of Intet College Wahwa Tehsil Tonsa *(Question No 929*)*	4	367
FAZAL AHMED RANJHA, MR		
QUESTION regarding-		
-Detail of disease of Sisso Sheesham Tree and its control *(Question No.1472*)*	6	620
FINANCE DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Administrative structure of Finance Department *(Question No 1185*)*	6	618
-Detail of recruitments and retirements in Punjab Bank *(Question No.1730*)*	6	630
-Detail of staff and problem of facilities in Treasury Office Lahore *(Question No.2796*)*	6	637
-Formula of distribution of resources among Districts according to Award Commission *(Question No 1249*)*	6	619
-Grant of BS-16 and selection grade to Medical Technicians of Health Department *(Question No.650*)*	6	572
-Income by sale of stamp papers, court fee and stamp tickets *(Question No.193*)*	6	613
-Increase in pension and facilities for the pensioners of provincial Government *(Question No.658*)*	6	580
-Provision of loans to the farmers at less rate of interest *(Question No 1070*)*	6	586
FOREST DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Activities of Timber and Land Mafia in Murree and steps of Government against it *(Question No.3030*)*	6	640
-Against rules activities of District Wildlife Officer Sargodha *(Question No.1795*)*	6	631
-Against rules activities of Wildlife Officer Sargodha *(Question No 1836*)*	6	634
-Aims and Objects of Murree Kahota Development Authority *(Question No.1119*)*	6	591
-Area of Government Forests and sale of wood *(Question No 103*)*	6	607
-Area of Government Forests in District Multan and steps for controlling wood theft *(Question No.2804*)*	6	638
-Conditions of Independency of Lahore Zoo and its problems *(Question No 1568*)*	6	627

	Issue Nr.	Page Nr.
-Shelterless schools of Lahore *(Question No. 42*)*	4	305
-Start of forced tuition study in Government Islamia High School, Dhoria, Tehsil Kharian *(Question No. 847*)*	4	364
-Start of I.C.S Classes in Government Colleges and detail of agreement with private institutions *(Question No 831*)*	4	363
-Start of similar medium of teaching for law in the province *(Question No. 903*)*	4	366
-Transfer of bank accounts of 800 lady's and gent's teachers of Texila *(Question No.1006*)*	4	379
-Upgradation of girls middle school in Jhang *(Question No 974*)*	4	373
-Upgradation of Inter College Wahwa Tehsil Tonsa *(Question No.929*)*	4	367
EHSAN ILAHI CHAUDHRY, MAJ (RETD)		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Insulting behaviour of police with M P.A on presentation of no confidence motion against Tehsil Nazim Malikwal	2	135
QUESTION regarding-		
-Establishment of Wildlife Park in Mandi Bahauddin *(Question No 613*)*	6	615
EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOULATIA, MR		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	24
QUESTION regarding-		
-Establishment of Boys and Girls Degree Colleges in Mauza Sarwar Shaheed Tehsil Kot Addu *(Question No.151)*	4	398
EJAZ AHMAD ACHLANA, MEHER		
QUESTIONS regarding-		
-Establishment of Girls and Boys Inter/ Degree college in P.P.265 Layya *(Question No. 939*)*	4	370
-Grant of selection grade to Arabic teachers in District Layya *(Question No. 938*)*	4	369
-Supply of electricity to B H.U Bakhri Ahmad Khan Layyah *(Question No 943*)*	2	79
EJAZ AHMAD RAI,		
CONDOLENCE regarding-		
-On the demise of brother of Ex-M P A. Mr Zia	6	675
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Dangers due to poisonous waste of industries in Multan and Government steps thereupon *(Question No.2757*)*	5	492
-Government steps for controlling air pollution in District Toba Tek Singh *(Question No.2490*)*	5	489
-Problem of poisonous water of factories in Toba Tek Singh and Government steps thereupon *(Question No.2491*)*	5	489
-Problems created by factories using rubber etc as fuel at Khokhar Road, Bund Road, Lahore *(Question No.3068*)*	5	502
-Problems created by factory established in residential area of Hajvery Town, Multan Road, Lahore *(Question No 2778*)*	5	493
-Problems created by poisonous water of Khanpur Canal Sheikhupura and Government steps thereupon *(Question No.2553*)*	5	490
-Problems due to chemical mixed water released by factories and tanneries in Sialkot City *(Question No.2307*)*	5	484
Problems taken place due to factory established in residential area of Tayyab Colony, Multan Road, Lahore *(Question No.3080*)*	5	503

	Issue Nr.	Page Nr.
-Detail of grants provided to Government Islamia High School, Mohni Road, Lahore *(Question No 600*)*	4	347
-Detail of merit for admission in Government Central Model School No 1& 2. *(Question.No 601*)*	4	350
-Detail of procedure and period for marking of papers in education boards *(Question No.153)*	4	398
-Detail of property purchased by Headmistress Government Pak Model Girls High School and permission certificate *(Question No.100-A)*	4	390
-Detail of science teachers in Punjab *(Question No 991*)*	4	376
-Detail of transfer of teachers and other staff in District Jehlum *(Question No.36)*	4	384
-Detail of union councils deprived of girls high schools *(Question N o 121)*	4	394
-Detail of vacant posts in schools of District Khushab *(Question No. 951*)*	4	371
-Education policy in the province and detail of professional colleges and private schools *(Question No. 878*)*	4	365
-Establishment of Boys and Girls Degree Colleges in Mauza Sarwar Shaheed Tehsil Kot Addu *(Question No 151)*	4	398
-Establishment of Degree College for boys and girls in Gojarkhan P P 4 *(Question No 959*)*	4	372
Establishment of Girls and Boys Inter/Degree College in P.P.265 Layya *(Question No 939*)*	4	370
-Establishment of girls high school in Sohawa Bolai *(Question No.992*)*	4	377
-Grant of scale BS-16 to Arabic teachers *(Question No.139)*	4	395
-Grant of selection grade to Arabic teachers in District Layya *(Question No 938*)*	4	369
-Inquiry report against Headmistress Government Pak Model Girls High School Sultanpura Lahore and detail of action taken on it *(Question No 97)*	4	387
-Number of boys and girls schools in P P 4 and position of furniture therein *(Question No.116)*	4	391
-Number of high, middle and primary schools in P.P 84 *(Question No 1079*)*	4	382
-Number of schools in PP 75 Jhang *(Question No.397*)*	4	343
-Particulars and performance of Lecturer U.C.I.T. (Punjab University) *(Question No.702*)*	4	356
-Period of posting of Headmistress Government Pak Model High School Sultanpura Lahore and use of funds by her *(Question No.100)*	4	389
-Position of teachers and students in Education University *(Question No.98*)*	4	335
-Problem of 15% increase in salaries of teachers recruited on contract *(Question No.155)*	4	400
-Problems of Government High School, Town Ship, Lahore *(Question No.67)*	4	386
-Problems of schools in P.P.4 Gojarkhan *(Question No.117)*	4	392
-Problems of teachers recruited on contract and detail of Government steps *(Question No.149)*	4	396
-Provision of equipment for laboratories of schools of District Khushab *(Question No 952*)*	4	371
-Provision of staff to Government Boys Primary School, Umar Sukha Ladhuka, Depalpur *(Question No 823*)*	4	362
-Rehabilitation of "Research and Development of Syllabus Centre" *(Question No 975*)*	4	374
-Relaxation of condition of B A for the recruitment of P T C teachers *(Question No.930*)*	4	368

	Issue Nr.	Page Nr.
-Detail of office holders and extra building laws of Government Employees Cooperative Housing Society Lahore *(Question No.2444*)*	5	485
-Detail of offices and staff of Cooperative Department in Jehlum *(Question No.1842*)*	5	476
-Funds of Cooperative Department and detail of its distribution among Districts *(Question No.2793*)*	5	494
-Issuance of loans to Cooperative Housing Socities for development works *(Question No.1447*)*	5	471
-Institutions of Cooperative Department for financial aid to the needy*(Question No.1095*)*	5	470
-Loot in the name of Welfare of Cooperative Housing Society *(Question No 1470*)*	5	472
-Number of Cooperative Credit Socities and detail of Loans *(Question No.1081*)*	5	465
-Payment to the affected people by Cooperative Banks *(Question No 1038*)*	5	458
-Position of applications received by Punjab Employees Cooperative Housing Society in 1993 *(Question No 2905*)*	5	497
-Problem of ban on registration of new Cooperative Housing Society *(Question No.3095*)*	5	506
-Problems faced by Park View Cooperative Housing Society Lahore and role of Government in this regard *(Question No 2078*)*	5	477
-Problems of allottees of Revenue Employees Housing Society *(Question No.2241*)*	5	481
-Problems of the Punjab Government Employees Cooperative Housing Society, Lahore *(Question No 64)*	5	508
-Redress of grievances of persons affected by Institute Mining Engineers Housing Society Lahore *(Question No 2306*)*	5	482
-Refund of amounts defrauded by Cooperative Finance Corporations *(Question No.30*)*	5	438
-Remission of agricultural loan and mark up *(Question No 1768*)*	5	474

E

EDUCATION DEPARTMENT

QUESTIONS regarding-

-Buildings of schools in P P 191 Okara without holding classes *(Question No.1085*)*	4	383
-Construction and repair of primary, middle and high schools in P.P 164 *(Question No 1026*)*	4	380
-Construction of buildings for educational institutions in Jubilee Town *(Question No 345*)*	4	342
-Detail of Administrative Committee of Government Pak Model High School, Sultanpura, Lahore *(Question No 98)*	4	388
-Detail of boys and girls schools in P.P 8 *(Question No 1004*)*	4	378
-Detail of boundary walls of middle and high schools for girls and boys in P P 164 *(Question No.1027*)*	4	381
-Detail of buses purchased for the Punjab University *(Question No 703*)*	4	359
-Detail of contract of canteen of Government Pak Model High School, Sultanpura Lahore*(Question No 99)*	4	389
-Detail of girls and boys schools in Pakpattan Sharif *(Question No. 881*)*	4	364
-Detail of Girls Primary School, Umar Sukha Ladhuka, Depalpur *(Question No 758*)*	4	361
-Detail of Government Girls Middle School Ghos-e-Azam Colony Lahore *(Question No 455*)*	4	356
-Detail of Government Schools in P.P.145 *(Question No 422*)*	4	355
-Detail of grants and steps for improvement of research in Punjab University *(Question No 54)*	4	385

	Issue Nr.	Page Nr.
BILAL YASIN, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of grants provided to Government Islamia High School Mohni Road Lahore *(Question No 600*)*	4	347
-Detail of income and expenditure of Forest Department *(Question No 697*)*	6	615
-Detail of merit for admission in Government Central Model School No 1& 2 *(Question No.601*)*	4	350
-Detail regarding Jalo Park Lahore *(Question No.698*)*	6	616
-Provision of funds to Mian Munchhi Hospital for local purchase of medicines *(Question No.519*)*	2	72
-Sanctioned posts of Data Darbar Hospital and present position thereof *(Question No. 496*)*	3	178
BILLS regarding- *(Introduced in the House)*		
-Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2003	2	156
-Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2003 *(Bill No.32 of 2003)*	4	425
-The New Murree Development Authority Bill 2003 (Bill No.33 of 2003)	5	565
-The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003 *(Bill No 29 of 2003)*	3	287
REPORTS regarding- *(Submitted in the House)*		
-Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2003 *(Bill No 32 of 2003)*	6	680
BUSHRA NAWAZ GARDEZI, SYEDA (Parliamentary Secretary for Home)		
ANSWER TO THE ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Show of immoral pictures on V C Rs in air conditioned coaches	3	268

C

CABINET-		
-of the House	1	6
CALL ATTENTION NOTICE regarding -		
-Armed attack on the prize bond dealer by the robbers	2	122
-Death of the accused person Raja Muhammad Ashraf arrested in Police Station Dina (Jehlum) *(Call Attention Notice No.74)*	5	521
-Misbehaviour with Hafiz-e-Quran girl by Police employees of Tehsil Burewala and Government steps thereupon *(Call Attention Notice No 73)*	5	513
CHAIRMEN-		
-Panel of _____ for the 12th Session commenced on 17th October. 2003	1	12
CONDOLENCE-		
-On the deaths of father of Mrs. Naseem Lodhi M.P.A, Nawabzada Nasrullah Khan, Maulana Azam Tariq and Ahmed Shah Khagga	1	12
-On the demise of a journalist Pir Bukhsh Brohi	2	50
-On the demise of brother of Ex-M.P.A, Mr Zia	6	675
COOPERATIVE DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of allotments after 1st January 2002 in Punjab Government Employees Cooperative Housing Society, Lahore *(Question No 3094*)*	5	505
-Detail of cooperative societies of Jehlum, their office holders and loans *(Question No 1841*)*	5	475
-Detail of interest on loans and District wise distribution of funds of Cooperative Department *(Question No 2974*)*	5	500
-Detail of loans, mark up and procedure of Cooperative Department *(Question No.2820*)*	5	495

	Issue Nr.	Page Nr.
-Against rules activities of District Wildlife Officer Sargodha *(Question No 1795*)*	6	632
-Against rules activities of Wildlife Officer Sargodha *(Question No.1836*)*	6	635
-Aims and Objects of Murree Kahota Development Authority *(Question No.1119*)*	6	591
-Area of Government Forests and sale of wood *(Question No.103*)*	6	607
-Area of Government Forests in District Multan and steps for controlling wood theft *(Question No 2804*)*	6	639
-Conditions of Independency of Lahore Zoo and its problems *(Question No.1568*)*	6	627
-Damages due to burning of wood instead of coal in brick furnaces *(Question No.1153*)*	6	602
-Detail of areas, names and kinds of plants of nurseries of Forest Department in Lahore *(Question No.1130*)*	6	598
-Detail of cases of wood theft in Forest Department *(Question No.1566*)*	6	626
-Detail of disease of Sisso Sheesham Tree and its control *(Question No.1472*)*	6	621
-Detail of forests in Bahawalpur, Rahim Yar Khan and Bahawalnagar *(Question No 1656*)*	6	628
-Detail of income and expenditure of Forest Department *(Question No.697*)*	6	616
-Detail of present funds and expenditures of Guzara section of Forest Department *(Question No 911*)*	6	582
-Detail of vehicles of Wildlife Department Bahawalpur *(Question No.2544*)*	6	637
-Detail of Wildlife Parks *(Question No.1562*)*	6	626
-Detail regarding Chhanga Manga Forest *(Question No.1505*)*	6	623
-Detail regarding Jalo Park Lahore *(Question No 698*)*	6	617
-Establishment of Wildlife Park in Mandi Bahauddin *(Question No 613*)*	6	615
-Illegal cutting of trees in Hujra Shah Muqeem and administrative structure of Forest Department *(Question No 1812*)*	6	633
-Income and expenditures of the forests of Rahim Yar Khan, Bahawalnagar and Bahawalpur *(Question No.1657*)*	6	630
-Issuance of entry ticket for forests *(Question No.110*)*	6	610
-Number of forests and incidents of wood thefts in Punjab *(Question No.137*)*	6	612
-Position of possession on land of Forest Department Faisalabad *(Question No.2251*)*	6	636
-Steps for Development of Silkworm Cultivation Industry *(Question No.86)*	6	643
-Worst condition of fish farm of Ravi National Park Lahore *(Question No.1541*)*	6	625
AUTHORITIES-		
-of the House	1	5

B

BILAL ASGHAR, CH.		
-Leave of absence	5	534,537
QUESTIONS regarding-		
-Government steps for controlling air pollution in District Toba Tek Singh *(Question No 2490*)*	5	489
-Problem of poisonous water of factories in Toba Tek Singh and Government steps thereupon *(Question No.2491*)*	5	489

	Issue Nr.	Page Nr.
POINT OF ORDER regarding-		
-Permission to the members who raised objections in the Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003, to be the members of the Committee	4	302
QUESTIONS regarding-		
-Aims of Imam Ali-Al-Haq Trust (Registered) Sialkot and its total property and present position *(Question No 2153*)*	3	213
-Aims, total property and latest position of Amina Trust (Registered) Sialkot *(Question No.2152*)*	3	212
-Detail of buses purchased for the Punjab University *(Question No.703*)*	4	359
-Particulars and performance of Lecturer U.C.I.T (Punjab University) *(Question No.702*)*	4	356
-Problems due to chemical mixed water released by factories and tanneries in Sialkot City *(Question No.2307*)*	5	484
-Problems of the Punjab Government Employees Cooperative Housing Society, Lahore *(Question No 64)*	5	508
ASAD ASHRAF, DR		
QUESTIONS regarding-		
-Activities of Timber and Land Mafia in Murree and steps of Government against it *(Question No.3030*)*	6	640
-Problems created by factories using rubber etc as fuel at Khokhar Road, Bund Road Lahore *(Question No 3068*)*	5	502
ASGHAR ALI GUJJAR, CHAUDHRY		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	20
POINT OF ORDERS regarding-		
-Closure of sugar-mills by unity of mill owners	3	236
-Trial of a traffic police constable before a Brigadier	3	162
ASGHAR ALI QAISER, MALIK		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	18
ASHFAQ AHMAD, MAKHDOOM (Minister for Environment Protection)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Dangers due to poisonous waste of industries in Multan and Government steps thereupon *(Question No 2757*)*	5	492
-Government steps for controlling air pollution in District Toba Tek Singh *(Question No.2490*)*	5	489
-Problem of poisonous water of factories in Toba Tek Singh and Government steps thereupon *(Question No 2491*)*	5	490
-Problems created by factories using rubber etc as fuel at Khokhar Road, Bund Road Lahore *(Question No.3068*)*	5	502
-Problems created by factory established in residential area of Hajvery Town, Multan Road, Lahore *(Question No 2778*)*	5	493
-Problems created by poisonous water of Khanpur Canal Sheikhupura and Government steps thereupon *(Question No 2553*)*	5	491
-Problems due to chemical mixed water released by factories and tanneries in Sialkot City *(Question No 2307*)*	5	484
-Problems taken place due to factory established in residential area of Tayyab Colony, Multan Road, Lahore *(Question No 3080*)*	5	504
ASHFAQ-UR-RAHMAN DR (Minister for Forestry)		
ANSWER TO ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Shifting of Forest School from Bahawalpur to Ghora Galli Murree *(...Contd.)*	6	669
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Activities of Timber and Land Mafia in Murree and steps of Government against it *(Question No 3030*)*	6	641

	Issue Nr.	Page Nr.
-Establishment of Basic Health Center in Kot Hussain Sheikhupura *(Question No 1237*)*	2	102
-Payment to the affected people by Cooperative Banks *(Question No. 1038*)*	5	458
-Problem of 15% increase in salaries of teachers recruited on contract *(Question No.155)*	4	400
ALI HASSAN RAZA QAZI, MR		
QUESTION regarding-		
-Start of I C S Classes in Government Colleges and detail of agreement with private institutions *(Question No 831*)*	4	363
AMENDMENT IN-		
-Rule 159 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997	4	426
AMJAD AZIZ, SHEIKH		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Purplexity among people due to danger of spreading epidemics on account of non distraction of germic material in hospital	2	147
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Violence with people and insulting behaviour with M P A by Railway Police in P P 156	6	651
QUESTIONS regarding-		
-Construction of buildings for educational institutions in Jubilee Town *(Question No 345*)*	4	342
-Detail of proposed Dental College Hospital Chohung *(Question No 1224*)*	2	102
-Establishment of modern hospital in new Housing Schemes of Lahore *(Question No.1221*)*	2	101
-Number of schools in PP.75 Jhang *(Question No 397*)*	4	343
-Problem of ban on registration of new Cooperative Housing Society *(Question No.3095*)*	5	506
-Problems of mosque under control of Auqaf Department *(Question No 739*)*	3	183
-Repair of shrine of Hazrat Mian Meer and constitution of Religious Affairs Committee *(Question No 1635*)*	3	195
AMJID HAMEED KHAN DASTI, SARDAR		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	40
ANJUM AMJAD, DR		
BILL (Introduced in the House)		
-The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003 (Bill No 29 of 2003)	3	287
ANJUM SULTANA, MRS		
QUESTIONS regarding-		
-Administrative structure of Finance Department *(Question No 1185*)*	6	618
-Detail of land, shrines and mosques under control of Auqaf Department in Depalpur *(Question No 1201)*	3	192
-Grant of scale BS-16 to Arabic teachers *(Question No 139)*	4	395
-Illegal cutting of trees in Hujra Shah Muqeem and administrative structure of Forest Department *(Question No 1812*)*	6	632
-Upgradation of Rural Health Centres of Hujra Shah Muqeem *(Question No 1176*)*	2	98
ARSHAD MEHMOOD BAGGU		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Supply of more funds for Rural Water Supply Scheme Jannat Abad	5	557
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	32

INDEX

A

	Issue Nr.	Page Nr.
ABBAS MOHI UD DIN, SYED		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of B.H.U in P.P.19 Attock *(Question No 963*)*	2	79
-Provision of machinery in Jand Hospital, Attock *(Question No.964*)*	2	82
ABDUL GHAFOOR KHAN, CHAUDHRY		
ATTRIBUTION TO-		
-The democratic efforts of the deceased Nawabzada Nasrullah Khan	1	30
QUESTIONS regarding-		
-Detail of Government Girls Middle School Ghos-e-Azam Colony Lahore *(Question No 453*)*	4	356
-Posting of Khadim at Muslim Mosque Lohari Gate *(Question No.1927*)*	3	205
ABIDA JAVID, MRS		
-Leave of absence	5	537
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Dacoity on rights of Bahawalpur in Institution of Research on date trees	3	274
-Non-provision of Medical and Para-Medical staff in Thalassaemia Ward of Bahawalpur Victoria Hospital	3	272
-Purplexity among people due to danger of spreading epidemics on account of non distraction of germic material in hospital	2	147
-Shifting of Forest School from Bahawalpur to Ghora Galli Murree *(Contd)*	6	669
-Show of immoral pictures on V C Rs in air conditioned coaches	3	268
-Supply of more funds for Rural Water Supply Scheme Jannat Abad	5	557
-Transfer of Forest School and its Principal	3	267
-Worst condition of Victoria Hospital, Bahawalpur (.. Contd)	4,5	417,556
AFTAB AHMAD KHAN, RANA		
POINTS OF ORDER regarding-		
-Election of Chairman Standing Committee on Home Affairs	5	433
-Problem of affiliation of Post Graduate Medical Institute	6	681
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Breakage of sill, by A S P, by order of S.S.P Okara, installed by Chief Minister	3	253
QUESTIONS regarding-		
-Income by sale of stamp papers, court fee and stamp tickets *(Question No 193*)*	6	613
-Mutation of building belonging to Auqaf Department situated at G T Road Sara-e-Aalamgir *(Question No 3065*)*	3	226
AGENDA-		
For the session held on 17th October, 2003	1	3
-For the session held on 20th October, 2003	2	43
-For the session held on 21st October, 2003	3	159
-For the session held on 22nd October, 2003	4	299
-For the session held on 23rd October, 2003	5	429
-For the session held on 24th October, 2003	6	567
ALI ABBAS, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Construction and repair of primary, middle and high schools in P.P.164 *(Question No 1026*)*	4	380
-Detail of boundary walls of middle and high schools for girls and boys in P.P 164 *(Question No 1027*)*	4	381
-Detail of installation of X-Ray plants in Rural Health Centres of Sheikhupura *(Question No.1037*)*	2	85
-Detail of office holders and extra building laws of Government Employees Cooperative Housing Society Lahore *(Question No 2444*)*	5	485